قال سَيِّدُنا عُمَرُ بْنُ الخَطَّاب رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: تَعَلَّمُوْا النَّحْوَ كَمَا تَعَلَّمُوْنَ السُّنَنَ وَ الْفَرَائِضَ. (البيان و التبيين للجاحظ)

# فضلِ قدیر

شرح اردو

## نحوِ میر

مضامین کی سیر حاصل تشریح، اجرا اور تمرینات پر مشتمل ایک مفصل درسی شرح


تالیف

أبو حسان روح القادر عفا اللہ عنہ

استاذ جامعہ اسلامیہ، پٹیہ، چاٹگام، بنگلہ دیش

سابق استاذ جامعۂ مدنیہ، سیلونیا، فینی



الناشر

مکتبۃ الحسان






ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ (المائدۃ: ٥٤)

# فضلِ قدیر

شرح اردو

# نحوِ میر

مضامین کی سیر حاصل تشریح، اجرا اور تمرینات پر مشتمل ایک مفصل درسی شرح

تالیف
ابو حسان روح القادر عفا اللہ عنہ
استاذ جامعہ اسلامیہ، پٹیہ، چاٹگام، بنگلہ دیش
سابق استاذ جامعۂ مدنیہ، سیلونیا، فینی

ناشر
مکتبۃ الحسان

## انتساب

مشہور علمی و دینی مرکز مقبول ادارہ مدرسۂ عزیزیہ قاسم العلوم دوہزاری کے بانی مخلص حضرت علامہ حافظ محبوب الرحمن صاحب نَوَّرَاللّٰہُ مَرْقَدَہٗ، صاحبزادہ علامہ شاہ مفتی عزیز الحق صاحب نوراللہ مرقدہ (بانی جامعہ اسلامیہ پٹیہ چاٹگام) کے نام جن کی نظر پُر اثر اور تڑپا دینے والی دل سوز تقاریر نے ان گنت تاریک دلوں کو منور کیا اور جن کے علوم و فیوض نے ایک عالم کو سیراب کیا.

## اور

مادر علمی جامعہ اسلامیہ پٹیہ اور مدرسۂ عزیزیہ قاسم العلوم دوہزاری کے اساتذۂ کرام اور مربیان عظام اور والدین محترمین کے نام جن کی بے نظیر تعلیم و تربیت اور دعا کی بدولت اللہ تعالی نے تالیف کے مقدس میدان میں اقدام کی توفیق عنایت فرمائی.

## تفصیلات

نام کتاب: فضل قدیر شرح اردو نحوِ میر (تصحیح کردہ)

تالیف: ابو حسان روح القادر- استاد: جامعہ اسلامیہ پٹیہ چاٹگام، بنگلہ دیش
سابق استاد جامعۂ مدنیہ فینی بنگلہ دیش.

اتصال: ০১৮২৯ - ১৩১৬৪৫

اشاعت اول: محرم الحرام ۱۴۳۷ سنہ ھ، تصحیح ثالث و اشاعت ثالثہ: ذی الحجہ ۱۴۴۴ سنہ ھ

نشر و توزیع: مکتبۂ حسان چکریہ، کوکسبازار.

# فہرست مضامین فضل قدیر شرح اردو نحوِ میر

فضل قدیر

## تقریظ

از - کتب درس نظامی کا مشہور شارح حضرۃ العلام مولانا مفتی جمیل احمد صاحب دامت برکاتہم

محدث و مفتی جامعہ اسلامیہ دار العلوم دیوبند، یوپی، انڈیا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پیش نظر کتاب "فضل قدیر" شرح نحو میر مولانا ابو حسان روح اللہ صاحب
کی تالیف ہے نحو میر کی عبارات کی اور تشریح میں مؤلف موصوف نے نحو کے
مسائل کو بہت اچھے انداز میں سمجھانے کی کوشش کی ہے امید ہے کہ ان شاء اللہ یہ
کتاب طلبہ کو اور اساتذہ دونوں کیلئے مفید ہے
اللہ تعالیٰ مؤلف موصوف کو مزید کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے

جمیل احمد

استاذ دار العلوم دیوبند

۱۲ اپریل ۲۰۱۲ء

## کلمات دعائیہ

براعظم ایشیا کے بے نظیر شیخ الحدیث، جامع العلوم والحکم، حکیم الاسلام، استاد محترم المقام

**علامہ شاہ مفتی عبدالحلیم بخاری** صاحب بارک اللہ فی حیاتہ .

شیخ الحدیث ورئیس: الجامعہ الاسلامیہ پٹیہ چاٹگام وناظم انجمن اتحاد المدارس بنگلہ دیش .

আল-জামিয়া আল-ইসলামিয়া, পটিয়া
পটিয়া, চট্টগ্রাম, বাংলাদেশ

الجامعة الإسلامية فتية
فتية، شيتاغونغ، بنغلاديش

الحمدلله رب العالمين والصلاة والسلام على سيد المرسلين وعلى آله وصحبه أجمعين.

امابعد:

عزیزم مولانا ابوحسان روح القادر سلمہ ربہ تعالی فاضل جامعۂ اسلامیہ پٹیہ، استاد جامعۂ مدنیہ شولک بحر چاٹگام وسابق استاد جامعۂ مدنیہ سلونیافینی کی تالیف کردہ مایۂ ناز شرح" **فضل قدیر شرح اردو نحو میر** " کے بعض مقامات کو دیکھنے کا موقع ہو چکا ہے، ماشاء اللہ عزیز موصوف نے بڑی عرق ریزی سے نحو میر کی تمام ابحاث کی خوب آسان اور جامع تشریح کی ہے، خصوصا ہر بحث کے تحت تمرین اور مثالوں کی ترکیب اور ممثل لہ کی توضیح کا اہتمام کیا ہے۔

لہذا یہ شرح قابل تحسین ہے اور علم نحو کے مبتدی طلبہ کے لیے نہایت مفید ثابت ہو گی۔ ان شاء اللہ معلمین کرام بھی اس سے استفادہ کر سکیں گے۔

میں عزیز موصوف کو اس علمی اقدام کے لیے مبارکباد پیش کر رہا ہوں، مزید براں قلبی دعا ہے کہ اللہ تعالی اس کو قبولیت سے نوازے اور مفید عام بنائے۔ اور مزید علمی خدمات کی توفیق بخشے اور اس علمی اقدام کا نیک بدلہ نصیب فرمائے۔

آمین- بحرمة سيد المرسلين

دعاگو

محمد عبدالحکیم بخاری
۹۴/۱۲/۲۹

خادم الاہتمام

الجامعہ الاسلامیہ پٹیہ چاٹگام بنگلہ دیش

# خصوصیات "فضل قدیر"

## شرح اردو نحوِ میر - در نظم

از قلم: محمد اسامہ رضوان ٹیکنافی

متعلم: جماعت دورۂ حدیث - جامعہ اسلامیہ پٹیہ چاٹگام، بنگلہ دیش ۱۴۴۵ھ

| | | |
|---|---|---|
| گلشن میں عنادل کے لبوں پر ہے یہ نغمہ | ۱ | اک تحفہ عیاں "فضل قدیر" آئی مسمی |
| یہ نحو کے اسرار کی اک شرح مکمّل | ۲ | یہ نحوی قواعد کا ہے اک تاج مکلّل |
| تنقیح مسائل میں ہے یہ شرح مفصّل | ۳ | انداز انوکھا ہے، ہر اک بات مدلّل |
| یہ حل مشاکل میں ہے یکتائے زمانہ | ۴ | تمرین ہے تمثیل ہے، نایاب نمونہ |
| ترکیب کی تبیان میں یہ شرح مثالی | ۵ | یہ ضبط قواعد کے لیے شرح نرالی |
| توضیح مباحث میں نہیں اس کا مقابل | ۶ | اسرار ولطائف کا ہے یہ مجمع وحامل |
| افراط سے، تفریط سے ہر باب ہے مقفول | ۷ | دلکش ہے یہ دلدار ہے، یہ شرح ہے انمول |
| قرآں کی حفاظت کے لیے عہد خدا ہے | ۸ | استاد کی سوغات یہ اک دل کی شفا ہے |
| مدت کی پریشانی وغم ہو گیا کافور | ۹ | دل شاد ہوا، قلب وجگر ہو گیا معمور |
| استاد بوحسان کی تصنیف ہے ذیشاں | ۱۰ | در جملہ فنوں جن کی مہارت ہے بیکساں |
| شمشیر کی حدت میں اثر جو نہیں دیکھا | ۱۱ | تحریر میں قادر کی وہ پیدا نظر آیا |
| تقریر میں، تدریس میں یکتائے زمانہ | ۱۲ | اسلاف واکابر کا وہ اک زندہ نمونہ |
| یہ ایک کڑی سلسلۂ شاہ ولی کی | ۱۳ | تا مرگ رہے فیض قلم آپ کا جاری |
| مقبول ہو یہ عمدہ کتاب اس کی خدایا | ۱۴ | عقبی میں ملے ان کو کرم رب کا ہمیشہ |
| دربار میں تیرے یہ اسامہ کی دعا ہے | ۱۵ | ہر طالب فن کے بھی یہی دل کی ندا ہے |

# حرف آغاز

الحمد للہ وکفی وسلام علی عبادہ الذین اصطفی.

امابعد! اللہ رب العزت نے عربی زبان کو جو فضیلت ومزیت بخشی وہ روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ اپنے مقدس کلام ہی کے لیے قدرت کی نظر انتخاب اسی پر رہی، اوراپنے سب سے پیارے اورآخری نبی کو بھیجتے وقت رب کریم کاکرم انہی اہل زبان پر ہوا. حقیقت یہ ہے کہ یہی دوچیزیں یعنی کلام الہی اور کلام حبیب الہی پوری عالم انسانیت کی اصل اصیل اور سعادت کی کفیل ہیں. اسی کی پیش نظر ہر ہر دور میں فرزندانِ اسلام عربی زبان میں دین کے ہر ہر شعبہ میں گراں قدراور بیش بہاخدمات انجام دے رہے ہیں. اور قرن اول سے علوم عربیہ کے قواعدوضوابط جمع کرنے کی جو حرکت صفحۂ وجود میں دکھائی دی وہ اب تدوین،ترتیب وتہذیب کے مختلف دشوار گزار مراحل طے کرتے ہوئے اوج کمال تک پہنچاہوا ہے.

مخفی نہ رہے کہ ان علوم میں سب سے پہلے صرف ونحوکانام لیاجاتاہے چنانچہ زبان زدمقولہ ہے "اَلصَّرْفُ أُمُّ الْعُلُوْمِ وَالنَّحْوُ أَبُوْهَا" بندہ کی یہ کتاب جو اب ہدیۂ ناظرین ہے نَحْوِمیر کی شرح کے طور پر لکھی گئی جو کہ بر صغیربالخصوص بنگلہ دیش کے تمام مدارس قومیہ بلکہ مدارس سرکاری میں بھی داخل نصاب ہے اور علم نحو کی پہلی کتاب شمار کی جاتی ہے. جواس کی افادیت تامہ اور مقبولیت عامہ کی کافی دلیل ہے. مگراصل کتاب زبان فارسی میں ہونے کی وجہ سے اس کی بہت مختصرومبسوط شروحات بحمد اللہ منظر عام پر آتی رہیں.

پھر بھی چونکہ یہ کتاب کئے سال سے جامعہ مدنیہ فینی میں بندہ کی زیر تعلیم رہی لہذااحباب کی طرف سے بارہاگذارش ہورہی تھی کہ یہاں کی تدریسی طرز پر کوئی سہل انداز، عام فہم اورابتدائی طلبہ کی ذہنیت کے مطابق شرح لکھی جائے. مگرراہِ تصنیف نہایت خاردار ودشوار ہونے کی وجہ سے بہت تردد محسوس ہورہاتھا، لیکن ان مخلصین احباب کی ترغیب کے سامنے بے بس ہوناپڑا. لہذا توکلا علی اللہ اس کام کا افتتاح کیااور جوں جوں بڑھتا گیابحمد اللہ راہ بھی کھلتی گئی.

اللهُمَّ مَا أَصْبَحَ بِيْ /مَا أَمْسَى بِيْ مِنْ نِعْمَةٍ أَوْ بِأَحَدٍ مِنْ خَلْقِكَ فَمِنْكَ وَحْدَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ، فَلَكَ الْحَمْدُ، وَلَكَ الشُّكْرُ. (شعب الإیمان)

## اسلوب شرح:

(۱) اصل کتاب کی افادیت وبرکات سے محروم نہ ہونے کے لیے تمام فارسی عبارات ہو بہو نقل کی گئیں ہاں اختصار کی پیش نظر لفظی ترجمہ نہیں دیا گیا مگر تشریح کے ذیل مفہوم کو پوری وضاحت کے ساتھ بیان کیا گیا۔

(۲) ایک ایک پوری بحث پر عبارت کو نقل کیا گیا اور اس کے ماتحت "تین باتیں" کی عنوان سے مضمون کو اولا اجمالا پھر تفصیلا پوری وضاحت سے بیان کیا گیا۔

(۳) تمام مثالوں کے ممثل لہ اور اہتمام سے ابتدائی طلبہ کے انداز پر تراکیب پیش کی گئیں۔

(۴) ہر بحث کے تحت تمرین پیش کی گئی بلکہ اہم مسائل کی تمرینات سے پہلے تمرینات حل کرنے کے اصول، ضوابط وطریقے پیش کے گئے۔

(۵) مختلف مراکز کے سوالات کے جوابات کی حامل بنانے کی کوشش کی گئی۔

اخیراً ان مخلص اساتذہ واحباب کا شکر گزار ہوں جنہوں نے اپنے قیمتی اوقات صرف کر کے اس کتاب کے مسودہ دیکھ کر بندہ کی ہمت افزائی فرمائی ہیں، خصوصا ہمارے مادری علمی مدرسہ عزیزیہ قاسم العلوم دوہزاری کے استاد محترم حضرت مولانا حبیب اللہ صاحب (ہاشمپوری حضور) اور استاد محترم حضرت مولانا ساجد اللہ صاحب اور ہمارے جامعہ مدنیہ فینی کے استاد محترم حضرت مولانا عنایت اللہ صاحب اور حضرت مولانا عزیز الحق صاحب کے نام قابل ذکر ہیں۔

بالآخر تمام قارئین کرام کی خدمت میں نیاز مندانہ گذارش ہے کہ اگر کہیں کوئی خطا ونقصان دیکھے تو براہ کرم بندہ کو ضرور مطلع فرماکر شکر گزاری کا موقع بخشیں۔

بندہ بارگاہ رب العالمین میں دست بدعا ہے کہ رب کریم محض اپنے فضل وکرم سے اس چھوٹی سی کاوش کو قبول فرمائیں اور اس کی افادیت عام وتام فرمائیں اور بندہ اور اساتذۂ کرام ووالدین واقارب اور احباب ومعاونین کے لیے زاد آخرت بنائیں۔ آمین یارب العالمین۔

نیاز مند

ابوحسان- روح القادر

فاضل جامعہ اسلامیہ پٹیہ، استاد- جامعہ مدنیہ فینی

۱۴۳۷/۱/۴ھ

(حالًا استاد- جامعہ اسلامیہ پٹیہ چاٹگام۔)

۱۳ ذی الحجہ/ ۱۴۴۴ھ

## علم نحو کے بارے اجمالی کچھ باتیں

## علم نحو کی تعریف

نحو کے لغوی معنی:

اس کے بہت سے معانی ہیں لیکن سات معنی مشہور ہیں. جیسے کسی شاعر نے خوب کہا

| | | |
|---|---|---|
| ہفت معنی نحو دارد جملہ راز من بجو | ۱ | قصد و مقدار و قبیلہ ،نوع و صرف وشبہ وسو |

اس علم کو پہلے معنی کے اعتبار سے نحو کہا جاتا ہے کیونکہ مصدر بعض اوقات اسم مفعول کے معنی میں استعمال کیا جاتا ہے جیسے خلق بمعنی مخلوق اسی طرح نحو بمعنی قصد اور قصد بمعنی مقصود ہے. اب علم نحو کے معنی یہ نکلے علم نحو بمعنی علم مقصود یعنی جو علم مقصود ہے. [منقول از کتاب نحو میر شائع شدہ از پاکستان]

اصطلاحی معنی :

علم نحو ایسے چند قواعد کو جاننے کا نام ہے جن کے ذریعہ معرب و مبنی ہونے کی حیثیت سے کلمات ثلاثہ کی آخری حالت معلوم ہو اور کلمات کو آپس میں جوڑنے کا طریقہ دریافت ہو.

## علم نحو کا موضوع

کلمہ اور کلام ہے.

## علم نحو کی غرض

انسان کا عربی بول چال اور عبارت میں خطائے لفظی سے محفوظ رہنا.

## مصنف رحمۃ اللہ علیہ کی کچھ حالات

نام ونسب:

نام علی، والد کا نام محمد، کنیت ابو الحسن، لقب زین الدین، جرجان کے خاندان سادات سے نسبی تعلق رکھنے کی وجہ سے آپ میر سید شریف جُرجانی کے لقب سے مشہور ہیں.

**پیدائش :**

آپ کی پیدائش علاقہ جُرجان کی طاغو نامی بستی میں ۲۲ شعبان ۷۴۰ھ، مطابق ۱۳۳۹ عیسائی میں ہوئی، آپ بہت ذہین تھے جس کی بناپر آپ کو سید الأذکیاء کہا جاتا تھا اور آپ اپنے ہم عصر علماء سے سبقت لے گئے اور السید، السند، الشریف اور میر سید کے القاب سے مشہور ہوئے۔

**سن وفات :**

٦ ربیع الاول ۸۱٦ھ بروز بدھ آپ کا انتقال ہوا۔ اور مادۂ تاریخ: "مشہوردارین" ہے، کل عمر: ۷۵ سال ۷ مہینہ ۱۴ دن ہیں۔

اور "مشہوردارین" (۸۱٦) کی وضاحت:

| م | ش | ہ | و | ر | د | ا | ر | ی | ن | مجموعہ |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| ۴۰ | ۳۰۰ | ۵ | ٦ | ۲۰۰ | ۴ | ۱ | ۲۰۰ | ۱۰ | ۵۰ | ۸۱٦ مادۂ تاریخ وفات |

؎ مرے ہر عمل بس ترے واسطے ہو　　کر اخلاص ایسا عطا یا الٰہی

## دعائے مبتدی

| | | |
|---|---|---|
| خدایا ابھی ہوں میں در نحوِ میر | ۱ | خدا کردے تو مجھ کو دُرِ نحوِ میر |
| حقیقت میں ہے وہ رئیس و امیر | ۲ | ہے وابستگی جس کو از نحوِ میر |
| جو پڑھتا نہیں شوق سے نحوِ میر | ۳ | تو اس سے کہو قبل از مرگ میر |
| جسے یاد ہو جاتی ہے نحوِ میر | ۴ | تو بس ہوگیا وہ نحو کا امیر |
| مبارک ہوں تجھ کو محل اے امیر | ۵ | محل مجھ کو دکھتے ہیں در نحوِ میر |
| ہمیشہ رہوں تیرے در کا فقیر | ٦ | گداؤں پہ ہے تیرا فضل کبیر |
| الٰہی کرم کر کرم یا کریم | ۷ | کرم سے میرے دل کو کردے منیر |

[از دُرِّ بے نظیر]

اللهم أعطني أفضل

ماتؤتي عبادك الصالحين

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍوَّآلِہٖ أَجْمَعِیْنَ.

ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ تعالی کے لیے مخصوص ہیں جو سارے جہان کا پالنے والا ہے، اور آخرت کی بھلائی پرہیز گاروں کے لیے ہے، اور اللہ تعالی کی رحمت وراحت سرور کائنات محمد صلی اللہ علیہ وسلم، ان کے آل اور تمام صحابہ کرام پر نازل ہوں.

أَمَّابَعْدُ: بداں أَرْشَدَکَ اللّٰہُ تَعَالٰی کہ ایں مختصر یست مضبوط در علم نحو کہ مبتدی را بعد از حفظ مفردات لغت و معرفت اشتقاق وضبط مہمات تصریف بآسانی بکیفیت ترکیب عربی راہ نماید وبزودی در معرفت اعراب وبنا وسواد خواندن توانائی دہد بِتَوْفِیْقِ اللّٰہِ تَعَالٰی وَعَوْنِہٖ

ترجمہ:

واضح ہو - اللہ تعالی تجھے راہ راست دکھائیں - کہ یہ ایک ایسی مختصر کتاب ہے جو مرتب کی گئی ہے علم نحو کے بارے، جو ابتدائی طلبہ کو لغت کے مفرد الفاظ کے حفظ اور علم اشتقاق کی شناخت اور علم صرف کی اہم اہم گردانوں کے ضبط کے بعد عربی ترکیب کی کیفیت کی طرف راستہ دکھائے گی اور بہت جلدگی سے معرب اور مبنی کی شناخت اور عربی عبارت پڑھنے کا ملکہ حاصل ہونے میں قوت دیگی، اللہ تعالی کی توفیق اور مدد سے.

## مشکل الفاظ کی تحقیق :

**مختصر**: اختصارٌ مصدر سے باب افتعال کا اسم مفعول ہے. اصطلاح میں مختصر وہ کتاب ہے جس کے الفاظ کم اور معانی زیادہ ہوں. **مضبوط**: ضبطٌ مصدر سے صیغہ اسم مفعول بم تصحیح کیاہوا، مرتب کیاہوا. **مبتدی**: ابتداءٌ مصدر سے باب افتعال کا اسم فاعل ہے. بم شروع کرنے والا، اور یہاں مبتدی سے وہ طلبہ مراد ہیں جو علم نحو کے مسائل سے ناواقف ہیں. **مفردات**: مفردٌ کی جمع ہے. بم اکیلے الفاظ. **علم لغت**: اس علم کو کہاجاتا ہے جس سے الفاظ کے معنیٔ وضعی اور طریقۂ استعمال معلوم ہو. **معرفت**: باب ضرب کا مصدر ہے بم پہچاننا، شناخت کرنا. **اشتقاق**: باب افتعال کا مصدر ہے بم نکالنا. اور یہاں اس سے علم اشتقاق مراد ہے جس میں مصادر سے صیغے نکالنے کے طریقے اور اس کے قواعد مذکور ہوں. **مہمات تصریف**: مہمات- مُهِمٌّ کی جمع ہے. بم اہم، اور تصریف باب تفعیل کا مصدر ہے. بم پھرانا، گردانا. یہاں تصریف سے علم صرف مراد ہے اور مہمات تصریف سے علم صرف کی اہم اہم گردانیں مراد ہیں.

**اعراب وبنا**: اعراب باب افعال کا مصدر ہے. بم ظاہر کرنا اور یہاں اس سے الفاظ کا معرب ہونا مراد ہے اور بناء باب ضرب کا مصدر ہے. بم بنانا اور یہاں الفاظ کا مبنی ہونا مراد ہے.

**سواد خواندن**: سواد اگر دال کے سکون کے ساتھ ہو یعنی سوادْ خواندن تو یہ مصدر مرکب ہو گا اور معنی ہو گا عبارت پڑھنا، اور سواد کے معنی عبارت اس طرح ہوا کہ سواد بمعنی سیاہ ہے اور یہ ظاہر ہے کہ جب سفید کاغذ میں لکھاجائے تو وہ سیاہ ہو جائے گالہذا سواد کے معنی عبارت معنیٔ لازمی ہے. اور اگر سوادِ خواندن: دال کے کسرہ کے ساتھ مرکب اضافی ہو تو سواد کے معنی ہو گا ملکہ، سوادِ خواندن کے معنی عربی عبارت پڑھنے کا ملکہ.

---

**"نحو میر" کے بارے مولاناساجد خان صاحب نقشبندی حفظہ اللہ، فاضل جامعہ دارالعلوم کراچی کی اہم رائے**

"نحو میر میں جو طلباء جتنی محنت اور لگن کا مظاہر کرتے ہیں انہیں آگے آنے والے درجات میں اتناہی زیادہ فائدہ ہوتا ہے اور جو اس میں جتنی کم محنت کرتے ہیں انہیں اگلے درجات میں اتناہی نقصان ہوتا ہے" اور **مولاناعدنان کلیانوی کراچی حفظہ اللہ نے فرمایا**: "نحو میر کی حیثیت علم نحو میں ریڑھ کی ہڈی جیسی ہے، کیونکہ اس میں نحو کے تمام ضروری وبنیادی مسائل و قواعد موجود ہیں".

مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے مذکورہ عبارت میں نحو میر پڑھنے والوں کو تین باتوں کی طرف توجہ فرمائی :

[۱] کتاب نحو میر کا موضوع کیا ہے یعنی نحو میر کو کس فن میں لکھا گیا؟

[۲] کتاب نحو میر کا موقوف علیہ کیا ہے ؟ یعنی کن کن چیزوں یا علوم کو ازبر کرنے کے بعد نحو میر پڑھا جائیگا ؟

[۳] کتاب نحو میر کے مقدار استعداد اور فوائد کیا کیا ہیں ؟ یعنی نحو میر پڑھنے والوں کو ان کی یہ کتاب کیا استعداد عطا فرمائی گی ؟ یا نحو میر پڑھنے کا مقصد کیا ہے ؟

**پہلی بات (کتاب نحو میر کا موضوع کیا ہے یعنی نحو میر کو کس فن میں لکھا گیا؟) کی تفصیل :**

اس کے بارے مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے ایک لفظ بیان فرمایا "مضبوط در علم نحو" کہ اس کتابِ نحو میر کو علم نحو کے بارے لکھی گئی یعنی اس کا موضوع اور اس کتاب میں جس فن سے بحث ہو گا وہ علم نحو اور فن نحو ہے.

**دوسری بات (کتاب نحو میر کا موقوف علیہ کیا ہے ؟ یعنی کن کن چیزوں یا علوم کو ازبر کرنے کے بعد نحو میر پڑھا جائیگا؟) کی تفصیل :**

کتابِ نحو میر کے موقوف علیہ تین ہیں یا تین طرح کے علوم حاصل کرنے کے بعد نحو میر پڑھا جائے گا.

[۱] لغت کے اکیلے اکیلے الفاظ حفظ کرنا. (یہ علم- بَاكُوْرَةُ الْأَدَبِ یا رَوْضَةُ الْأَدَبِ یا هِدَايَةُ التِّلْمِيْذِ یا اَلْأَدَبُ الْعَرَبِيُّ وغیرہ کتابوں سے حاصل ہوا)

[۲] علم اشتقاق جاننا. (یہ علم- میزان و منشعب یا علم الصرف وغیرہ سے حاصل ہوا)

[۳] علم صرف کے اہم اہم مسائل کو ضبط کرنا. (یہ علم- پنج گنج یا زبدہ (چونکہ متقدمین حضرات نحو میر کے پہلے یہ کتاب پڑھاتے تھے) یا مراح الارواح وغیرہ کتابوں سے حاصل ہوا)

چنانچہ مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا "بعد از حفظ مفردات لغت، و معرفت اشتقاق، وضبط مہمات تصریف"

تیسری بات (کتاب نحو میر کے مقدار استعداد اور فوائد کیا کیا ہیں؟ یعنی نحو میر پڑھنے والوں کو ان کی یہ کتاب کیا استعداد عطا فرمائی گی؟ یا نحو میر پڑھنے کا مقصد کیا ہے؟ اس) کی تفصیل:

کتابِ نحو میر اپنے پڑھنے والوں کو تین فوائد اور تین طرح کی استعداد کا حامل کرے گی. یا نحو میر پڑھنے کا مقصد تین طرح کی استعداد حاصل کرنا ہے. (۱) آسانی سے عربی عبارت کی صحیح ترکیب کرنے کی کیفیت اور طریقہ کی طرف راستہ دکھلانا (۲) جلدگی سے معرب اور مبنی پہچاننے اور امتیاز کرنے میں قوت عطا فرمانا (۳) صحیح طریقے سے بلااعراب عربی عبارت پڑھنے کی قوت اور طاقت بخشنا. چنانچہ مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا "بآسانی بکیفیت ترکیب عربی راہ نماید وبزودی در معرفت اعراب وبنا وسواد خواندن توانائی دہد"

[آخر میں مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا یہ دعوی توحسن ظن سے کرتا ہوں لیکن سب اللہ تعالی کی توفیق اور مدد سے حاصل ہوگی]

**فصل: بدانکہ لفظ مستعمل در سخن عرب بر دو قسم ست مفرد و مرکب. مفرد: لفظے باشد تنہا کہ دلالت کند بر یک معنی وآں را کلمہ گویند. وکلمہ بر سہ قسم ست اسم چوں رَجُلٌ وفعل چوں ضَرَبَ وحرف چوں هَلْ چنانکہ در تصریف معلوم شدہ است.**

خلاصہ بحث: مذکورہ عبارت میں تین باتیں قابل تفصیل ہیں:

(۱) لفظ کی تعریف اور اس کی اقسام.

(۲) لفظ مستعمل کی تعریف اور اس کی اقسام مع مفرد کی تعریف، اس کی اقسام.

(۳) کلمہ کی تعریف اور اس کی اقسام مع تعریف.

پہلی بات (لفظ کی تعریف اور اس کی اقسام) کی تفصیل:

لفظ کی تعریف:

جو کچھ انسان کی زبان سے نکلتی ہے اس کو لفظ کہتے ہیں.

لفظ کی اقسام: لفظ کی دو قسمیں ہیں (۱) لفظ موضوع (۲) لفظ مہمل.

لفظ موضوع کی تعریف : معنی دار لفظ کو لفظ موضوع کہتے ہیں جیسے زید.

لفظ مہمل کی تعریف: بے معنی لفظ کو لفظ مہمل کہتے ہیں جیسے جسق.

دوسری بات (لفظ مستعمل کی تعریف اوراس کی اقسام مع مفرد کی تعریف،اس کی اقسام) کی تفصیل:

معلوم رہے کہ لفظ موضوع کو لفظ مستعمل بھی کہتے ہیں. لفظ مستعمل کی دو قسمیں ہیں(۱) مفرد(۲) مرکب.

مفرد کی تعریف :

مفرد اس لفظ کو کہتے ہیں جو اکیلا ہو اور ایک معنی پر دلالت کرے. جیسے رَجُلٌ بمعنی ایک مرد.

مفرد کو کلمہ بھی کہتے ہیں.

تیسری بات (کلمہ کی تعریف اوراس کی اقسام مع تعریف.) کی تفصیل:

معلوم رہے کہ کلمہ کی تین قسمیں ہیں(۱) اسم (۲) فعل(۳) حرف

اسم کی تعریف:

اسم وہ کلمہ ہے جو دوسرے کلمہ کے ساتھ ملنے کے بغیر اپنا معنی سمجھائے اور اس میں تین زمانوں سے کوئی زمانہ نہ پایاجائے. جیسے قَلَمٌ، رَجُلٌ، شَجَرٌ، خَالِدٌ، فَرَسٌ، حِنْطَةٌ، مَاءٌ.

فعل کی تعریف:

فعل وہ کلمہ ہے جو دوسرے کلمہ کے ساتھ ملنے کے بغیر اپنا معنی سمجھائے اوراس میں تین زمانوں سے کوئی زمانہ پایاجائے. جیسے ضَرَبَ، نَصَرَ، دَخَلَ، جَاءَ، يَجِيْءُ، جِيْءَ.

حرف کی تعریف: وہ کلمہ ہے جو تنہا اپنا معنی سمجھا نہ سکے. جیسے هَلْ، مِنْ ، فِيْ، لَمْ، عَلٰى، إِنْ.

اما مرکب: لفظے باشد کہ از دو کلمہ یا بیشتر حاصل شدہ باشد ومرکب بر دو گونہ است: مفید وغیر مفید. مفید آن ست کہ چوں قائل بر آں سکوت کند سامع را خبرے یا طلبے معلوم شود وآں را جملہ گویند وکلام نیز پس جملہ بر دو قسم است: خبریہ وانشائیہ.

خلاصۂ بحث: یہاں اہم تین باتوں کا ذکر ہے: (۱) لفظ کی دوسری قسم مرکب کی تعریف اور اس کی اقسام کا بیان (۲) مرکب مفید کی تعریف اور اس کی اقسام (۳) مرکب مفید کے دیگر اسامی کی طرف اشارہ.

**پہلی بات (لفظ کی دوسری قسم مرکب کی تعریف اور اس کی اقسام) کی تفصیل:**

**مرکب کی تعریف:**

مرکب وہ لفظ ہے جو دو یا اس سے زیادہ کلموں سے حاصل ہوتا ہے. جیسے غُلَامُ زَیْدٍ (زید کا غلام) زَیْدٌ قَائِمٌ (زید کھڑا ہے) مرکب کی دو قسمیں ہیں (۱) مرکب مفید (۲) مرکب غیر مفید.

**دوسری بات (مرکب مفید کی تعریف اور اس کی اقسام) کی تفصیل:**

**مرکب مفید کی تعریف:**

مرکب مفید وہ مرکب ہے جس کے کہنے والا بات کہہ کر چپ کرے تو سننے والے کو اس سے کوئی خبر یا طلب معلوم ہو. جیسے زَیْدٌ قَائِمٌ (زید کھڑا ہے) اِضْرِبْ زَیْدًا (زید کو مار تو) [یہاں خبر سے جملۂ خبریہ اور طلب سے جملۂ انشائیہ کی طرف اشارہ ہے]

مرکب مفید (جملہ) کی دو قسمیں ہیں. (۱) جملۂ خبریہ (۲) جملۂ انشائیہ

**تیسری بات (مرکب مفید کے دیگر اسامی کی طرف اشارہ) کی تفصیل:** مرکب مفید کے اور بھی چند نام ہیں (۱) جملہ (۲) کلام (۳) مرکب کلامی (۴) مرکب تام (۵) مرکب اسنادی.

## مرکب مفید اور غیر مفید کے درمیان تمیز کرنے کا طریقہ

یہاں دو طریقے ہیں (۱) اگر اس مرکب کے معنی سے مخاطب کو پورا فائدہ حاصل ہو تو مرکب مفید ہے ورنہ وہ مرکب غیر مفید ہے (۲) نحو میر میں ذکر شدہ مرکب مفید کے کل تیرہ اقسام سے کوئی ایک ہو تو وہ مرکب مفید ہے ورنہ وہ مرکب غیر مفید ہے.

(نوٹ) تمیز یہ دراصل باب تفعیل کا مصدر ہے لہٰذا اس کی کتابت دو یاء کے ساتھ "تَمْيِيْز" ہے لیکن اردو زبان میں تخفیف کے خاطر ایک یاء کے ساتھ "تمیز" لکھنا بھی جائز ہے. بنابریں اس کتاب میں تخفیفاً ایک یاء کے ساتھ لکھا گیا ہے.

مگر یہ گمان نہ کرنا چاہئے کہ عربی زبان میں بھی ایک یاء کے ساتھ "تمیز" جائز ہوگا کیونکہ اس وقت وہ باب تفعل کا مصدر ہو جائے گا حالانکہ وہ باب تفعیل کا مصدر ہے.

مذکورہ طریقوں کو سامنے رکھ کر غور سے بتاؤ کہ کون مفید ہے اور کون غیر مفید؟

الإسلامُ دِيْنُنَا، اِثْنَاعَشَرَ شَهْرًا، جَلِيْسُ السَّوْءِ شَيطَانٌ، صِرَاطٌ مُسْتَقِيْمٌ، سَيَنْجَحُ التِّلْمِيْذُ المُجْتَهِدُ، مِسْكَوَيْهِ. كِتَابٌ مَفْتُوْحٌ. سَاعَةُ الجِدَارِ. اَلْمُقِيْمِي الصَّلَاةِ. عَصَايَ. رَجُلٌ بَنْغَلَادِيْشِيٌّ. اَلرَّابِعَ عَشَرَ. اَلثَّانِيَ عَشَرَ. عَمْرَوَيْهِ وَنِفْطَوَيْهِ مِثَالَا المُرَكَّبِ الصَّوْتِيِّ، اَلنَّجَاةُ فِي الصِّدْقِ، نُوْرُ الشَّمْسِ.

**فصل** بدانکہ جملۂ خبریہ آنست کہ قائلش رابصدق وکذب صفت تواں کرد. وآں بر دو نوع است اول: آنکہ جزو اولش اسم باشد وآں را جملۂ اسمیہ گویند. چوں زَيْدٌ عَالِمٌ یعنی زید داناست، جزو اولش مسند الیہ است وآں رامبتدا گویند وجزو دوم مسند ست وآں راخبر گویند. دوم: آنکہ جزو اولش فعل باشد وآں را جملۂ فعلیہ گویند. چوں ضَرَبَ زَيْدٌ بزد زید. جزو اولش مسند است وآں رافعل گویند وجزو دوم مسند الیہ است وآں رافاعل گویند.

## خلاصۂ بحث

عبارت بالا میں مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے تین باتوں کا تذکرہ کیا ہے:

(۱) جملۂ خبریہ کی تعریف (۲) جملۂ خبریہ کی اقسام تعریف سمیت (۳) جملۂ خبریہ میں مسند ومسند الیہ کی تعیین اور اجزا کے اسامی مع تعریف مبتدا و خبر، صدق وکذب.

پہلی بات (جملۂ خبریہ کی تعریف) کی تفصیل:

جملۂ خبریہ کی تعریف:

جملۂ خبریہ وہ جملہ ہے جس کے قائل کو نفس معنی کے لحاظ سے سچائی اور جھوٹ کے ساتھ موصوف بنایا جاسکے، یعنی قائل کو سچا اور جھوٹا بولا جاسکے. جیسے زَيْدٌ قَائِمٌ (زید کھڑا ہے) فَازَ المُتَّقُوْنَ.

(نوٹ) "نفس معنی کے لحاظ" سے اس قید کو اس لیے اضافہ کیا گیا تا کہ لَاإِلٰهَ إِلَّااللهُ، السَّمَاءُ فَوْقَنَا جیسے جملۂ خبریہ کے ذریعہ اعتراض وارد نہ ہو، کہ یہ سب تو جملۂ خبریہ ہیں لیکن بظاہر صدق وکذب دونوں کا احتمال نہیں رکھتا ہے.

دوسری بات (جملۂ خبریہ کی اقسام تعریف سمیت) کی تفصیل:

جملۂ خبریہ کی اقسام: جملۂ خبریہ کی دو قسمیں ہیں (۱) جملۂ اسمیہ (۲) جملۂ فعلیہ.

جملۂ اسمیہ کی تعریف:

جملۂ اسمیہ وہ جملہ ہے جس کا پہلا جز اسم ہو اور دوسرا جز اسم ہو یا فعل جیسے زَیْدٌعَالِمٌ (زید جاننے والا ہے)، زَیْدٌضَرَبَ (زید نے مارا ہے)

جملۂ فعلیہ کی تعریف:

جملۂ فعلیہ وہ جملہ ہے جس کا پہلا جز فعل ہو اور دوسرا جز اسم ہی ہو، جیسے ضَرَبَ زَیْدٌ (زید نے مارا) (جملہ کے شروع میں اگر حرف ہو تو اس کا اعتبار نہیں جیسے مَازَیْدٌقَائِمٌ جملۂ اسمیہ ہے اور قَدْقَامَتِ الصَّلٰوۃُ جملۂ فعلیہ ہے یہاں مَانافیہ اور قَدْ کا اعتبار نہیں۔ (آسان نحو وصرف: ص/۹)

ذیل کی مثالوں میں جملۂ اسمیہ اور فعلیہ کی تعیین کرو

اَلْقُرْآنُ كِتَابُ اللهِ. طَلَعَتِ الشَّمْسُ مِنَ الْمُشْرِقِ. اَلْمُسْلِمُ يَعْبُدُ اللهَ. أَصْدُقُ دَائِمًا وَلَاأَكْذِبُ. وَهُوَوَلَدٌ غَبِيٌّ. اَلْكَعْبَةُ بَيْتُ اللهِ. نَزَلَ الْقُرْآنُ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ. شَرِبَتْ عَائِشَةُ مَاءً بَارِدًا، مَنْ صَدَقَ نَجَا.

تیسری بات (جملۂ خبریہ میں مسند و مسند الیہ کی تعیین اور اجزا کے اسامی مع تعریف مبتدا و خبر، صدق وکذب) کی تفصیل:

جملۂ اسمیہ کے اجزا کے اسامی: اس کا پہلا جز مسند الیہ ہے اور اس کا نام ہے مبتدا. اور دوسرا جز مسند ہے، اس کا نام ہے خبر.

جملۂ فعلیہ کے اجزا کے نام: اس کا پہلا جز مسند ہے اور اس کا نام ہے فعل. اور دوسرا جز مسند الیہ ہے، اس کا نام ہے فاعل.

(نوٹ) [۱] پس جملہ اسمیہ کے اجزا مبتدا اور خبر کی تعریف یہ نکلی............... :

مبتدا کی تعریف:

مبتدا وہ اسم ہے جو عوامل لفظی سے خالی ہو کر مسند الیہ ہووے. جیسے زَيْدٌ عَالِمٌ میں زَيْدٌ، اور اس صیغہ صفت کو بھی مبتدا کہتے ہیں جو حرف نفی یا حرف استفہام کے بعد واقع ہو کر اسم ظاہر کو رفع دیوے. جیسے أَقَائِمٌ زَيْدٌ، مَا قَائِمٌ زَيْدٌ. ہاں علمائے نحات اس کو "مبتدا کی قسم ثانی" کے نام سے یاد کرتے ہیں.

خبر کی تعریف:

خبر وہ اسم یا وہ جملہ ہے جو عوامل لفظی سے خالی ہو کر مسند ہووے. جیسے زَيْدٌ قَائِمٌ، زَيْدٌ ضَرَبَ میں قَائِمٌ اور ضَرَبَ .

[۲] صدق کی تعریف:

صدق کہتے ہیں خبر کے واقع کے مطابق ہونے کو جیسے کسی نے خبر دیتے ہوئے کہا زَيْدٌ قَائِمٌ (زید کھڑا ہے) اور فی الواقع زید کھڑا ہوا بھی ہے تو یہ خبر صادق ہے کہ اس میں صدق پایا گیا.

کذب کی تعریف: کذب کہتے ہیں خبر کے واقع کے مطابق نہ ہونے کو جیسے کسی نے خبر دیتے ہوئے کہا زَيْدٌ قَائِمٌ (زید کھڑا ہے) اور فی الواقع زید کھڑا نہیں ہے تو یہ خبر کاذب ہے کہ اس میں کذب پایا گیا. (شرح تہذیب)

**بدانکہ مسند حکم است و مسند الیہ آنچہ برو حکم کنند و اسم مسند و مسند الیہ تواند بود. و فعل مسند باشد و مسند الیہ نہ تواند بود و حرف نہ مسند باشد و نہ مسند الیہ.**

عبارت مرقومہ میں تین اہم باتوں کا حل ہے: (۱) مسند و مسند الیہ کی تعریف اور ان کے دیگر اسامی اور اسناد کی تعریف (۲) کلمات ثلاثہ اسم، فعل اور حرف میں کون مسند ہو سکتا ہے، کون مسند الیہ اور کون دونوں ہو سکتا ہے اور کس کس سے مرکب ہو کر جملہ ہو سکتا ہے اور کس کس سے نہیں (۳) حکم کے معنی کی تعیین.

**پہلی بات ( مسند و مسند الیہ کی تعریف اور ان کے دیگر اسامی اور اسناد کی تعریف ) کی تفصیل:**

مسند الیہ کی تعریف: مسند الیہ وہ اسم ہے جس کی طرف کسی اسم یا فعل کو اسناد کیا گیا. جیسے زَیْدٌ عَالِمٌ میں زَیْدٌ، زَیْدٌ ضَرَبَ میں زَیْدٌ.

مسند الیہ کے دوسرے نام: (۱) محکوم علیہ (۲) مخبر عنہ (۳) موضوع.

مسند کی تعریف: مسند وہ اسم یا فعل ہے جن کو کسی اسم کی طرف اسناد کیا گیا. جیسے زَیْدٌ عَالِمٌ میں عَالِمٌ زَیْدٌ ضَرَبَ میں ضَرَبَ.

مسند کے دوسرے نام: (۱) محکوم بہ (۲) مخبر بہ (۳) محمول.

اسناد کی تعریف:

اسناد کہتے ہیں ایک کلمہ کو دوسرے کلمہ کی طرف اس طرح نسبت کرنے کو جو مخاطب کو پورا فائدہ دیوے جس پر مخاطب کا چپ رہنا صحیح ہو. (ہدایۃ النحو: ص/۳۳)

**دوسری بات (کلمات ثلاثہ اسم، فعل اور حرف میں کون کون مسند ہو سکتا ہے اور کون کون مسند الیہ، کون کون دونوں ہو سکتا ہے اور کس کس سے مرکب ہو کر جملہ ہو سکتا ہے اور کس کس سے نہیں) کی تفصیل:**

جاننا چاہئے کہ اسم مسند اور مسند الیہ دونوں ہو سکتا ہے، اس لیے دو اسموں سے ملکر جملہ ہو سکتا ہے جیسے زَیْدٌ عَالِمٌ. اور فعل صرف مسند ہو سکتا ہے نہ کہ مسند الیہ، اس لیے دو فعلوں سے ملکر جملہ نہیں ہو سکتا ہے جیسے ضَرَبَ ضَرَبَ. بلکہ ایک اسم اور ایک فعل سے ملکر جملہ ہو گا جیسے ضَرَبَ زَیْدٌ، زَیْدٌ ضَرَبَ. اور حرف نہ مسند ہو سکتا ہے اور نہ مسند الیہ، اس لیے دو حروف سے جیسے هَلْ هَلْ، ایک اسم اور ایک حرف سے جیسے هَلْ زَیْدٌ، اور ایک فعل وایک حرف سے ملکر جیسے هَلْ ضَرَبَ جملہ نہیں ہو سکے گا. کیونکہ جملہ کے لیے دو چیزیں ضروری ہیں (۱) مسند الیہ (۲) مسند. اور ان صورتوں میں دونوں نہیں پائے جاتے ہیں.

(نوٹ) اوپر کے بیان سے معلوم ہوا کہ دو کلموں کے ذریعہ مرکب ہونے والی جو احتمالی چھ صورتیں ہیں جیسا کہ کسی شاعر نے کہا:

| | | |
|---|---|---|
| اسم و اسم، و فعل و فعل، و حرف و حرف | ا | اسم و فعل، و فعل و حرف، و اسم و حرف |

ان چھ صورتوں میں سے صرف دو صورتوں میں یعنی (۱) دو اسموں سے جیسے زَیْدٌ عَالِمٌ (۲) ایک اسم اور ایک فعل سے ملکر جملہ ہو سکے گا. جیسے ضَرَبَ زَیْدٌ، زَیْدٌ ضَرَبَ، باقی چار صورتوں میں جملہ نہیں ہو سکے گا.

## تیسری بات (حکم کے معنی کی تعیین) کی تفصیل:

### حکم کے معنی:

اس کے چھ معنی مشہور ہیں (۱) محکوم بہ (۲) نسبت تامہ خبریہ (۳) تصدیق (۴) قضیہ (۵) اَثَرٌ مُتَرَتِّبٌ عَلَی الشَّیْءِ (٦) خطاب اللہ تعالی. اور کتاب کی عبارت "مسند حکم ست" میں حکم سے مراد پہلے معنی یعنی محکوم بہ ہے.

(نوٹ) مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے اسم مسند اور مسند الیہ دونوں ہو سکتا ہے اس بات کو «تواند بود» سے اور فعل مسند ہو سکتا ہے اس بات کو «فعل مسند باشد» سے کیوں بیان کیا؟

تو اس کی وجہ یہ ہے کہ اسم بعض جگہ مسند الیہ ہوتا ہے اور بعض جگہ مسند جیسے زَیْدٌ عَالِمٌ کہ اس میں پہلا اسم مسند الیہ ہے اور دوسرا اسم مسند. اور بعض جگہ نہ مسند الیہ ہوتا ہے اور نہ مسند جیسے ضَرَبْتُ زَیْدًا فِي السُّوْقِ، کہ اس مثال میں زَیْدًا اور السُّوْق نہ مسند الیہ ہے اور نہ مسند، بلکہ دونوں مفعول ہونے کی وجہ سے فضلہ ہیں. اسی بات کی طرف مصنف علام رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی عبارت "اسم مسند و مسند الیہ تواند بود" کے ذریعہ اشارہ فرمایا کیونکہ عبارت کا مطلب یہی ہے کہ اسم مسند اور مسند الیہ ہو سکتا ہے لیکن ہر جگہ مسند یا مسند الیہ ہونا ضروری نہیں، چنانچہ مذکورہ مثال میں زَیْدًا اور السُّوْق نہ مسند الیہ ہے اور نہ مسند، بلکہ فضلہ ہیں.

اور فعل ہر وقت مسند ہوتا ہے اس میں دوسری اور کسی صورت کا احتمال نہیں اسی وجہ سے مصنف علام رحمۃ اللہ علیہ نے یوں فرمایا "و فعل مسند باشد" اور یوں نہ فرمایا کہ "و فعل مسند تواند بود".

بدانکہ جملۂ انشائیہ آنست کہ قائلش رابصدق وکذب صفت نہ تواں کرد. وآں بر چند قسم است: امر چوں اِضْرِبْ ونہی چوں لَا تَضْرِبْ واستفہام چوں هَلْ ضَرَبَ زَيْدٌ، وتمنی چوں لَيْتَ زَيْدًا حَاضِرٌ، وترجی چوں لَعَلَّ عَمْرًوا غَائِبٌ، وعقود چوں بِعْتُ وَاشْتَرَيْتُ، وندا چوں يَا اللّٰهُ، وعرض چوں أَلَا تَنْزِلُ بِنَا فَتُصِيْبَ خَيْرًا وقسم چوں وَاللّٰهِ لَأَضْرِبَنَّ زَيْدًا، وتعجب چوں مَا أَحْسَنَهٗ وَأَحْسِنْ بِهٖ.

عبارت مکتوبہ میں تین باتوں کا بیان ہے.

(۱) جملۂ انشائیہ کی تعریف: (۲) جملۂ انشائیہ کی اقسام بامثال:

(۳) ہر ایک قسم کی تعریف (ہاں یہ بیان ضمنا ہے) اور مثالوں کی ترکیب

(ان باتوں میں پہلی دونوں باتوں کو مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے عبارت میں بیان فرمایا ہے)

پہلی بات (جملۂ انشائیہ کی تعریف) کی تفصیل:

جملۂ انشائیہ کی تعریف:

جملۂ انشائیہ وہ جملہ ہے جس کے قائل کو نفس معنی کے لحاظ سے سچائی اور جھوٹ کے ساتھ موصوف نہ بنایا جاسکے، یعنی جس کے قائل کو سچا اور جھوٹا نہ بولا جاسکے. جیسے اِضْرِبْ (مار تو) لَاتَضْرِبْ (تو نہ مار)

مذکورہ دونوں مثالوں اوران کے مفہوم پر غور کرنے سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ ان کے قائل کو سچا اور جھوٹا نہیں کہا جاسکتا کیونکہ ان میں کسی قسم کی اطلاع اور خبر نہیں پائی جاتی، بلکہ ان کے ذریعہ صرف طلب اور خواہش کا اظہار کیا جارہا ہے اور یہی چیز جملۂ انشائیہ کو جملۂ خبریہ سے ممتاز کرتی ہے۔ (تبصیر: ص/۴۰)

دوسری بات (جملۂ انشائیہ کی اقسام بامثال) کی تفصیل:

جملۂ انشائیہ کی مشہور اور کثیر الاستعمال قسمیں دس ہیں

| شمار | اقسام جملۂ انشائیہ | کتابی مثال | قرآنی یا خارجی مثال |
|---|---|---|---|
| ۱ | امر | اِضْرِبْ | وَجَاهِدُوا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ. |
| ۲ | نہی | لَاتَضْرِبْ | وَلَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ . |
| ۳ | استفہام | هَلْ ضَرَبَ زَيْدٌ ؟ | هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الغَاشِيَةِ؟ |
| ۴ | تمنی | لَيْتَ زَيْدًا حَاضِرٌ | لَيْتَنِي لَمْ أَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِيلًا |
| ۵ | ترجی | لَعَلَّ عَمْرًوا غَائِبٌ | لَعَلَّ السَّاعَةَ تَكُونُ قَرِيبًا |
| ۶ | عقود | بِعْتُ وَاشْتَرَيْتُ | خارجی مثال :نَكَحْتُ وقَبِلْتُ |
| ۷ | ندا | يَـااللّٰهُ | يَا بُنَيَّ ارْكَبْ مَعَنَا . |
| ۸ | عرض | أَلَاتَنْزِلُ بِنَافَتُصِيبَ خَيْرًا | خارجی مثال: أَلَا تَجْتَهِدُ فَتَنْجَحَ فِي الْاِمْتِحَانِ. |
| ۹ | قسم | وَاللّٰهِ لَأَضْرِبَنَّ زَيْدًا | وَتَاللّٰهِ لَأَكِيدَنَّ أَصْنَامَكُمْ. |
| ۱۰ | تعجب | مَا أَحْسَنَهُ<br>وأَحْسِنْ بِهٖ | فَمَا أَصْبَرَهُمْ عَلَى النَّارِ.<br>أَبْصِرْ بِهٖ وَأَسْمِعْ. |

تیسری بات (ہر ایک قسم کی تعریف اور مثالوں کی ترکیب) کی تفصیل:

(۱) امر: لغوی معنیٰ: حکم کرنا.

اصطلاحی معنیٰ:

امر وہ فعل ہے جس کے ذریعہ فاعل مخاطب سے کسی کام کرنے کا مطالبہ کیا جائے. جیسے اِضْرِبْ (مار تو) (یہاں امر سے اس کے تمام صیغے مراد ہیں)

(۲) نہی: لغوی معنی: روکنا.

اصطلاحی معنی: نہی وہ فعل ہے جس کے ذریعہ فاعل مخاطب سے کسی کام سے رک جانے کامطالبہ کیاجائے. جیسے لَاتَضْرِبْ (تونہ مار) (یہاں بھی نہی سے اس کے تمام صیغے مراد ہیں)

(۳) استفہام:لغوی معنی : طلب فہم کرنا.

اصطلاحی معنی: استفہام وہ جملہ ہے جس کے ذریعہ کسی بات پوچھی جائے. جیسے هَلْ ضَرَبَ زَيْدٌ (کیازید نے مارا؟) (حروف استفہام دوہیں ہمزہ، ہل،اوراسمائے استفہامیہ مَا وغیرہ سے بھی جملۂ استفہامیہ ہو کر جملۂ انشائیہ ہو گا)

(۴) تمنی:لغوی معنی: آرزو کرنا.

اصطلاحی معنی: تمنی وہ جملہ ہے جس کے ذریعہ آرزو ظاہر کیاجائے. جیسے لَيتَ زَيْدًاحَاضِرٌ (کاش زید حاضر ہوتا) (حروف تمنی مشہور یہ ہیں لیت،لَوْ، لَوْلَا)

(۵) ترجی:لغوی معنی: امید کرنا.

اصطلاحی معنی: ترجی وہ جملہ ہے جس کے ذریعہ شک اظہار کیاجائے. جیسے لَعَلَّ عَمْرًوا غَائِبٌ (شاید عمرو غائب ہے) (حروف ترجی مشہور لَعَلَّ ہے،اورافعال رجا جیسے عسی وغیرہ بھی یہاں داخل ہیں)

(۶) عقود: لغوی معنی: یہ عقدؒ کی جمع ہے بمعنی گرہ باندھنا.

اصطلاحی معنی: عقوداس جملہ کالقب ہے جس کے ذریعہ کوئی سودایامعاملہ طے کیاجائے. جیسے بِعْتُ وَاشْتَرَيْتُ (بیچامیں نے خریدامیں نے) (یہاں بِعْتُ اوراشْتَرَيْتُ دونوں الگ الگ دو جملۂ انشائیہ ہیں اوران سے ایک عقد ہوا)

(۷) ندا: لغوی معنی : آوازدینا.

اصطلاحی معنی: نداوہ جملہ ہے جس کے ذریعہ کسی کو اپنی طرف متوجہ کرنا مقصود ہو. جیسے يَااللهُ (اے اللہ) (حروف نداپانچ ہیں یا، أیا، ہیا، أی، ہمزۂ مفتوحہ)

(۸) عرض: لغوی معنی: پیش کرنا.

اصطلاحی معنی: عرض وہ جملہ ہے جس کے ذریعہ دوسرے کو کسی کام کرنے پر ابھارا جائے.

جیسے أَلَاتَنْزِلُ بِنَا فَتُصِيبَ خَيْرًا (کیا تو ہمارے ساتھ نہیں اترے گا تو بھلائی پاتے) میں " أَلَاتَنْزِلُ بِنَا "

(۹) قسم: لغوی معنی: قسم کھانا.

اصطلاحی معنی: قسم وہ جملہ ہے جس سے کسی چیز پر قسم کھائی جائے. جیسے وَاللهِ لَأَضْرِبَنَّ زَيْدًا (قسم بخدا میں ضرور زید کو مارونگا) (حروف قسمیہ چار ہیں واو، با، تا، لام) میں " وَاللهِ "

(۱۰) تعجب: لغوی معنی: حیرت زدہ ہونا.

اصطلاحی معنی: تعجب وہ جملہ ہے جس کے ذریعہ کسی چیز پر اظہار تعجب کیا جائے. جیسے مَا أَحْسَنَهُ وأَحْسِنْ بِهٖ (وہ کتنا حسین ہے)

(نوٹ) تعجب کے فقط دو لفظ ہیں:

(۱) مَا أَفْعَلَهُ : یعنی باب افعال کے ماضی کے شروع میں "ما" لاکر کوئی اسم ضمیر یا اسم ظاہر منصوب کو بعد میں ذکر کرنا.

(۲) أَفْعِلْ بِهٖ : یعنی باب افعال کے امر حاضر معروف کے واحد کے بعد بائے جارہ لاکر کوئی اسم ضمیر یا کوئی اسم ظاہر مجرور کو اس کے بعد ذکر کرنا. (افعال تعجب کے بارے تفصیلی بیان ص/۲۷۲ میں آئے گا)

## مثالوں کی تراکیب

پہلی مثال: اِضْرِبْ:

اِضْرِبْ فعل، ضمیر مرفوع متصل مستتر معبر بہ أَنْتَ فاعل، فعل بافاعل جملہ فعلیہ انشائیہ.

دوسری مثال: لَاتَضْرِبْ:

لَاتَضْرِبْ فعل، ضمیر مستتر معبر بہ أَنْتَ فاعل، فعل بافاعل جملہ فعلیہ انشائیہ.

تیسری مثال: هَلْ ضَرَبَ زَیْدٌ ترکیب: هَلْ حرف استفہام، ضَرَبَ فعل، زَیْدٌ فاعل، فعل بافاعل جملہ فعلیہ انشائیہ.

چوتھی مثال: لَیْتَ زَیْدًا حَاضِرٌ: لَیْتَ حرف مشبہ بفعل، زَیْدًا اسم لَیْتَ اور حَاضِرٌ خبر لَیْتَ. حرف مشبہ بفعل اپنے اسم وخبر سے جملہ اسمیہ انشائیہ.

پانچویں مثال: لَعَلَّ عَمْرًوا غَائِبٌ: لَعَلَّ حرف مشبہ بفعل، عَمْرًوا اس کا اسم اور غَائِبٌ اس کی خبر. حرف مشبہ بفعل اپنے اسم وخبر سے جملہ اسمیہ انشائیہ.

چھٹی مثال: بِعْتُ وَاشْتَرَیْتُ: بِعْتُ فعل، ضمیر مرفوع متصل بارز تُ اس کا فاعل، فعل بافاعل جملہ فعلیہ انشائیہ معطوف علیہا. واو حرف عطف، اشْتَرَیْتُ فعل، ضمیر مرفوع متصل بارز تُ اس کا فاعل، فعل بافاعل جملہ فعلیہ انشائیہ معطوفہ. (دو جملہ انشائیہ سے ایک عقد ہوا)

ساتویں مثال: یَـااللّٰہُ: یَـا حرف ندا قائم مقام اَدعو، اَدعو فعل محذوف ضمیر مرفوع متصل مستتر معبر اَنَا فاعل، لفظ اللہ منادی مفعول بہ، فعل محذوف بافاعل و منادی مفعول بہ جملہ فعلیہ انشائیہ.

آٹھویں مثال: اَلَاتَنزِلُ بِنَا فَتُصِیْبَ خَیْرًا

یہاں اَلَاتَنْزِلُ بِنَا جملہ انشائیہ معطوف علیہا ہے اور اس کے بعد کا جملہ یعنی فَتُصِیْبَ خَیْرًا معطوفہ. اب یہاں عطف الخبر علی الانشاء ہوا یہ تو جائز نہیں اس لیے ہم اس کی تقدیری عبارت نکال کر ترکیب کریں گے اور تقدیری عبارت یہ ہے اَلَا یَکُوْنُ نُزُوْلُکَ بِنَا فَاِصَابَتُکَ خَیْرًا

(نوٹ)

اگر کہا جائے عطف الخبر علی الانشاء تو اس وقت ناجائز ہے جب عطف بواسطہ واو ہو اور یہاں تو بواسطہ فا ہوا تو ناجائز کیوں ہوا؟ (کمافی روح المعانی ۱/ص:۲۵۹) تو کہا جائے گا کہ اگرچہ بواسطہ فا ہونے کی صورت جائز ہو مگر یہ غیر اولی ہے اس لیے یہاں تاویل کی ضرورت ہوئی.

ترکیب: أ ہمزۂ استفہام، لَایَکُوْنُ فعل تام، نُزُوْلُکَ: نُزُوْلُ مصدر مضاف، کَ مضاف الیہ، بِنَا اس کے ساتھ متعلق پھر معطوف علیہ، فَا سببیہ حرف عطف، إِصَابَتُکَ خَیْرًا معطوف یعنی إِصَابَة مصدر مضاف، کَ مضاف الیہ، خَیْرًا مفعول بہ، سب ملکے معطوف، معطوف علیہ مع معطوف فاعل لَایَکُوْنُ فعل تام کا، فعل بافاعل جملۂ فعلیۂ انشائیہ.

اس ترکیب میں عطف المفرد علی المفرد ہے، اور یہاں عطف الجملہ علی الجملہ کی بھی ایک صورت ہے لیکن یہ مخدوش ہے، اس لیے اس کا ذکر نہیں کیا گیا.

نویں مثال: وَاللهِ لَأَضْرِبَنَّ زَیْدًا: واؤ برائے قسم حرف جر، لفظ اللهِ مجرور، جار و مجرور أُقْسِمُ فعل محذوف کے ساتھ متعلق ہیں، أُقْسِمُ فعل محذوف، ضمیر مرفوع متصل مستتر أنا فاعل، فعل بافاعل و متعلق جملۂ فعلیۂ انشائیہ قسم، لَأَضْرِبَنَّ فعل، ضمیر مرفوع متصل مستتر أنا فاعل، زَیْدًا مفعول بہ، فعل بافاعل و مفعول بہ جملۂ فعلیۂ خبریہ جواب قسم.

(نوٹ)

جاننا چاہئے کہ بِعْتُ اور اِشْتَرَیْتُ کے بارے بظاہر یہ اعتراض وارد ہوتا ہے کہ یہ دونوں تو جملۂ خبریہ ہیں تو ان کو جملۂ انشائیہ کی قسم عقود کی مثال کس طرح دی گئی؟

تو اس کا حل یہ ہے کہ بِعْتُ اور اِشْتَرَیْتُ کے محل استعمال دو ہیں:

(۱) وہ وقت جب کسی چیز کی خرید و فروخت کرتے ہیں جیسا کہ کسی نے کہا "بِعْتُ مِنْکَ هٰذَا الْکِتَابَ بِمِأَةٍ"، اور دوسرے نے کہا "اِشْتَرَیْتُهٗ" پس اس وقت بِعْتُ اور اِشْتَرَیْتُ جملۂ انشائیہ ہونگے.

(۲) وہ وقت جب کسی نے گھر میں جاکر کسی کو خبر دی اور کہا "بِعْتُ کِتَابِیْ بِمِأَةٍ" اور ویسا ہی دوسرے نے اپنے گھر میں جاکر کہا "اِشْتَرَیْتُهٗ بِکَذَا" پس اس وقت بِعْتُ اور اِشْتَرَیْتُ جملۂ خبریہ ہونگے.

پس معلوم ہوا کہ بِعتُ اور اِشتَرَیتُ اگر چہ لفظاً ایک جملہ ہیں مگر ان کے محل استعمال دو ہونے کی حیثیت سے وہ دو جملہ ہیں (۱) جملہ انشائیہ (۲) جملہ خبریہ۔ اور انشائیہ کی اقسام میں پہلے محل استعمال کی طرف نظر کر کے لائے گئے۔

وَاللهِ لَأَضرِبَنَّ زَیدًا میں صرف وَاللهِ جملہ انشائیہ کی مثال ہے، اور لَأَضرِبَنَّ زَیدًا جواب قسم ہے اور وہ جملہ خبریہ ہے، پس پوری عبارت دو جملے ہیں پہلا انشائیہ اور دوسرا خبریہ۔ چونکہ قسم کے لیے ایک جواب کی ضرورت ہوتی ہے، اس وجہ سے لَأَضرِبَنَّ زَیدًا کو اس کے ساتھ لایا گیا؛ ورنہ وہ جملہ انشائیہ نہیں، بلکہ جملہ خبریہ ہے۔

ایسا ہی أَلَا تَنزِلُ بِنَا فَتُصِیبَ خَیرًا میں صرف أَلَا تَنزِلُ بِنَا جملہ انشائیہ کی مثال ہے اور فَتُصِیبَ خَیرًا جواب عرض ہے اور وہ جملہ خبریہ ہے، پس پوری عبارت دو جملے ہیں پہلا انشائیہ اور دوسرا خبریہ، چونکہ عرض کے لیے ایک جواب کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس وجہ سے فَتُصِیبَ خَیرًا کو اس کے ساتھ لایا گیا؛ ورنہ وہ جملہ انشائیہ نہیں، بلکہ جملہ خبریہ ہے۔

دسویں مثال: مَا أَحسَنَهُ وأَحسِنْ بِهِ

دونوں جملوں کی تراکیب حضرات نحویوں کے اختلاف سمیت باب دوم کے آخر افعال تعجب کی بحث ص / ۲۷۲ میں آئینگی انشاء اللہ تعالیٰ

جملہ خبریہ اور انشائیہ کے باہم اور جملہ انشائیہ کی قسموں کے درمیان تمیز کرنے کا طریقہ:

اگر کسی مرکب مفید میں دونوں جز اسم ہو یا پہلا جز اسم اور دوسرا جز فعل ہو یا پہلا جز فعل (اقسام انشاء میں ذکر کردہ فعل کے بغیر) اور دوسرا جز اسم ہو تو یہ جملہ خبریہ ہے، اور اگر جملہ انشائیہ کی اقسام میں کوئی ایک ہو تو وہ جملہ انشائیہ ہے۔

(نوٹ)

(۱) جملہ انشائیہ بھی فعلیہ ہو سکتا ہے جیسے "اِضرِبْ زَیدًا" جملہ انشائیہ امر ہے اور جملہ فعلیہ بھی ہے۔

(۲) بعض نے افعال مقاربہ اور افعال مدح وذم اور دعا کو بھی انشائیہ میں شمار کیا ہے تب جملہ انشائیہ کی تیرہ قسم ہو جائے گی۔

## اقسام انشاء کی پہچان کا ایک دلکش طریقہ

(۱) امر: یہاں امر سے امر کے جمع صیغے مراد ہیں لہذا اگر امر کا صیغہ نظر آئے تو وہ جملۂ انشائیہ ہے (معلوم رہے کہ نحویوں کے نزدیک اعراب وبنا کے اعتبار سے فعل کی تین قسمیں ہیں (۱) فعل ماضی (۲) امر حاضر معروف (۳) فعل مضارع یعنی وہ افعال جن کے شروع میں علامات مضارع سے کوئی ایک ہو، اب امر باللام اگر چہ ان کے نزدیک امر میں داخل نہیں لیکن ان میں تو انشاء کے معنی موجود ہیں لہذا وہ بھی جملۂ انشائیہ میں داخل ہوگا، اور امر باللام کے بارے کہا جائے گا کہ وہ عملاً مضارع مجزوم ہے اور معنی انشاء ہے۔ اور "لِیَضْرِبْ" بلا اعراب ہو تو اس میں مضارع "بلام کَیْ" جس سے آخر میں نصب اور امر باللام جس سے آخر میں جزم ہو دونوں کا احتمال ہے)

(۲) نہی: یہاں نہی سے بھی اس کے جمع صیغے مراد ہیں، سو وہ امر کے مانند ہے۔

(۳) استفہام: اگر شروع میں حروف استفہام (ہمزہ، ہل) سے کوئی ایک ہو، یا استفہام کے معنی دینے والی چیز مَا وغیرہ کوئی آئے تو وہ جملۂ انشائیہ ہے۔

(۴) تمنی: اگر شروع میں حروف تمنی آئے تو وہ انشائیہ ہے، حروف تمنی: لیت، لو، لولا وغیرہ۔

(۵) ترجی: اگر شروع میں "لَعَلَّ" آئے تو وہ انشائیہ ہے۔

(۶) عقود: اگر ایسے الفاظ ہوں جو کسی معاملہ کے منعقد کرنے کے لیے بولے جائے تو انشائیہ ہے۔ جیسے بِعْتُ و اشْتَرَیْتُ، نَکَحْتُ و قَبِلْتُ، وَهَبْتُ وأَخَذْتُ، آجَرْتُ وامتَاجَرْتُ وغیرہ۔

(۷) ندا: اگر شروع میں حروف ندا (یا، أیا، ہیا، أی، ہمزۂ مفتوحہ) میں سے کوئی ایک ہو تو وہ جملۂ انشائیہ ہے۔

(۸) عرض: اگر شروع میں حرف عرض "اَلَا" ہو تو وہ جملۂ انشائیہ ہے۔

معلوم رہے کہ "اَلَاتَنْزِلُ بِنَا فَتُصِیْبَ خَیْرًا" میں جملۂ انشائیہ "اَلَاتَنْزِلُ" ہے (اس کے قائل کو سچا اور جھوٹا کہنے سے کلام لغو اور بے معنی ہو جاتا ہے) اور باقی جوابِ عرض اور وہ مستقل جملہ، جملۂ خبریہ ہے۔

(۹) قسم: اگر شروع میں حروف قسم (واو، با، تا، لام) میں سے کوئی ایک ہو تو وہ جملۂ انشائیہ ہے۔

معلوم رہے کہ وَاللہِ لَأَضْرِبَنَّ زَیْدًا میں "وَاللہِ" جملۂ انشائیہ ہے اور لَأَضْرِبَنَّ زَیْدًا جواب قسم اور وہ مستقل جملہ ہے جو جملۂ خبریہ ہے۔

(۱۰) تعجب : اوزانِ تعجب دو ہیں (۱) ما أفعَلَهٗ یعنی باب افعال کے ماضی کے شروع میں "ما" لاکر کوئی اسم ضمیر یا اسم ظاہر منصوب کو اس کے بعد ذکر کرنا جیسے مَاأَحْسَنَهٗ یا مَا أَحْسَنَ زَيْدًا (۲) افْعِلْ بِهٖ یعنی باب افعال کے امر حاضر معروف کے واحد کے بعد بائے جارہ لاکر کوئی اسم ضمیر یا اسم ظاہر مجرور کو اس کے بعد ذکر کرنا، جیسے أَحْسِنْ بِهٖ یا أَحْسِنْ بِزَيْدٍ. معلوم رہے ضمیر میں تمام ضمائر مجرور متصل داخل ہیں، جیساکہ أَحْسِنْ بِنَا/ بِيْ/ بِكَ/ بِكُمْ/ بِهِمَا..

غور کر کے بتاؤ کہ کون جملہ خبریہ اور کون انشائیہ، پھر انشائیہ کی کون سی قسم ہے؟

أَلَاتُكْرِمُ زَيْدًا فَتُكْرَمَ، حَمِدَبَكْرٌ، أَبْصِرْبِهٖ، هَلْ أَتَاكَ حَدِيْثُ مُوْسٰى؟، خَالِدٌ نَجَحَ، بَشِّرِالمنافِقِيْنَ، اَلْقُرْاٰنُ الْكَرِيْمُ كِتَابُنَا، لَوْتَجْتَهِدُ فِي الْاِمْتِحَانِ، لَعَلَّ اللهُ يُحْدِثُ...، وَاللهِ! لَاأَتْرُكُ الصَّلَاةَ قَطُّ.، مَاأَكْرَمَ زَيْدًا، بَكْرٌطَالِبٌ مُطِيْعٌ، لَاتَكْسَلْ فِي الدُّرُوْسِ. أَلَاتَلْعَبُ فِي الْمَلْعَبِ فَنُسَاهِمَ. بِمَاذَا تَكْتُبُ أَيُّهَا التِّلْمِيْذُ؟ طَلَّقْتُ. لِمَ رَفَعْتَ زَيْدًا؟

بدانکہ مرکب غیر مفید آنست کہ چوں قائل بر آں سکوت کند سامع را خبرے یا طلبے حاصل نہ شود. وآں بر سہ قسم است: اول مرکب اضافی چوں غُلَامُ زَيْدٍ. جزو اول رامضاف گویند وجزو دوم رامضاف الیہ، ومضاف الیہ ہمیشہ مجرور باشد.

عبارت مذکورہ میں مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے تین باتوں کا تذکرہ کیا ہے. (۱) مرکب غیر مفید کی تعریف (۲) مرکب غیر مفید کی اقسام کا اجمالی بیان (۳) اس کی اقسام میں سے پہلی قسم کی تعریف، حکم اور مثال.

**پہلی بات (مرکب غیر مفید کی تعریف) کی تفصیل:**

معلوم رہے کہ مرکب کی دوسری قسم مرکب غیر مفید ہے.

**مرکب غیر مفید کی تعریف:**

مرکب غیر مفید وہ مرکب ہے جس کے کہنے والا بات کہہ کر چپ کرے تو سننے والے کو اس سے کوئی خبر یا طلب معلوم نہ ہو. جیسے غُلَامُ زَيْدٍ، رَجُلٌ عَالِمٌ.

(نوٹ) مرکب غیر مفید کو اس لیے غیر مفید کہتے ہیں کہ وہ خبر وطلب کے لیے مفید نہیں ورنہ وہ اپنا معنی سمجھانے پر مفید ہے. اس لیے کہا جاتا ہے: مُرَكَّبٌ غَيْرُمُفِيْدٍ لِلْخَبَرِ وَالطَّلَبِ.

دوسری بات (مرکب غیر مفید کی اقسام کا اجمالی بیان) کی تفصیل:

مرکب غیر مفید کی اقسام: اولا مرکب غیر مفید کی دو قسمیں ہیں (۱) تقیدی (۲) غیر تقیدی۔

تقیدی کی تعریف: تقیدی وہ مرکب ہے جس کا دوسرا جز پہلے جز کے لیے قید ہو. جیسے غُلَامُ زَيْدٍ.

غیر تقیدی کی تعریف: غیر تقیدی وہ مرکب ہے جس کا دوسرا جز پہلے جز کے لیے قید نہ ہو. جیسے أَحَدَعَشَرَ.

پھر تقیدی کی دو قسمیں ہیں (۱) مرکب اضافی (۲) مرکب توصیفی.

اور غیر تقیدی کی تین قسمیں ہیں (۱) مرکب بنائی (۲) مرکب منع صرف (۳) مرکب صوتی.

پس مرکب غیر مفید کی کل پانچ قسمیں ہوئیں اور ادھر مرکب مفید کی ایک قسم ہے سب ملکر کل مرکب کی چھ قسمیں ہوئیں. اس بات کو کسی شاعر نے خوب کہا:

| | | |
|---|---|---|
| بود ترکیب نزد نحویاں شش | ۱ | بیادش گیر اگر خائف ز فوتی |
| اضافی داں وتوصیفی ومزجی | ۲ | ہم اسنادی وتعدادی وصوتی |

تیسری بات (مرکب غیر مفید کی اقسام میں سے پہلی قسم کی تعریف، حکم اور مثال) کی تفصیل:

مرکب اضافی کی تعریف:

مرکب اضافی وہ مرکب غیر مفید ہے جو مضاف اور مضاف الیہ سے ملکر حاصل ہو، جیسے غُلَامُ زَيْدٍ.

مرکب اضافی کا حکم:

مضاف کا اعراب عامل کے اعتبار سے ہوگا، اور مضاف الیہ ہمیشہ مجرور ہوگا، مثال: جَاءَ غُلَامُ زَيْدٍ، رَأَيْتُ غُلَامَ زَيْدٍ، مَرَرْتُ بِغُلَامِ زَيْدٍ. کہ یہاں "غُلَامُ" مضاف کا اعراب عامل کے اعتبار سے مختلف ہے مگر مضاف الیہ "زَيْدٍ" ہمیشہ مجرور ہے.

(نوٹ) (۱) مضاف کے شروع میں الف ولام اور آخر میں تنوین نہیں ہوسکتے ہیں، ایسا ہی اگر مثنی یا جمع مذکر سالم مضاف ہوں تو ان کے نون تثنیہ اور نون جمع گر جائیں گے جیسے جَاءَ غُلَامَازَيْدٍ، هُمْ مُسْلِمُوْبَلَدٍ.

(۲) قولہ: «ومضاف الیہ ہمیشہ مجرور باشد.» معلوم رہے کہ مضاف الیہ تو ہمیشہ مجرور ہوتا ہے مگر اس کے عامل جار کی تعیین میں علمائے نحات کا اختلاف ہے۔ چنانچہ بعضوں کے نزدیک =

= مضاف اس کا عامل جار ہے، اور بعضوں کے نزدیک معنیٔ اضافت، اور بعضوں کے نزدیک حروف جارۂ مقدرہ. اور یہی اکثر نحویوں کا مذہب ہے. پہلے مذہب کو صاحب کتاب نے اختیار فرمایا. اسی وجہ سے انہوں نے اسمائے عاملہ کی بحث میں مضاف کو اسمائے عاملہ سے شمار فرمایا. جو صفحہ نمبر/ ۳۰۷ میں آئے گا.

(۳) مرکب غیر مفید تقیدی کی اور ایک قسم کا ذکر کتاب میں نہیں، تو کہا گیا اس لیے اس کا ذکر چھوڑ دیا گیا کہ اس کا ذکر تابع کے بیان میں تابع کی دوسری قسم صفت ونعت کے ضمن میں صفحہ نمبر/ ۳۲۳ میں آئے گا. لیکن ہم طلبہ کے فائدہ کے لیے اس کو بھی یہاں ذکر کر دیتے ہیں. اور وہ مرکب توصیفی ہے :

**مرکب توصیفی کی تعریف:**

مرکب توصیفی وہ مرکب تقیدی ہے جو موصوف اور صفت سے ملکر حاصل ہو. جیسے رَجُلٌ عَالِمٌ.

**مرکب توصیفی کا حکم:**

موصوف کا اعراب عامل کے اعتبار سے ہوگا اور صفت موصوف کے مطابق ہوگا. مثال: جَاءَ رَجُلٌ عَالِمٌ، رَأَيْتُ رَجُلًا عَالِمًا ، مَرَرْتُ بِرَجُلٍ عَالِمٍ . اور جیسا کہ: فَازَ التِّلْمِيْذُ الْمُجْتَهِدُ، أَكْرَمْتُ التِّلْمِيْذَ الْمُجْتَهِدَ، طَابَتْ أَخْلَاقُ التِّلْمِيْذِ الْمُجْتَهِدِ. ان مثالوں میں نشاندادہ الفاظ مرکب توصیفی ہیں.

## مرکب توصیفی- مفید یا غیر مفید ہونے کا بیان

**سوال** : مرکب توصیفی- مرکب مفید سے ہے یا غیر مفید سے ؟ جو بھی ہو خوب وضاحت چاہئے.

**جواب:** معلوم رہے کہ مرکب توصیفی مرکب غیر مفید سے ہے کیونکہ مرکب مفید کے ذریعہ سامع کو خبر یا طلب معلوم ہوتا ہے اور مرکب توصیفی تو موصوف وصفت سے ملکر حاصل ہوتا ہے لیکن اس سے سامع کو کوئی خبر یا طلب معلوم نہیں ہوتا ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ مرکب توصیفی کا متکلم جملے کے سارے ارکان (یعنی مسند اور مسند الیہ ) نہیں بولتا ہے جس کی وجہ سے نہ کوئی خبر معلوم ہوتی ہے اور نہ کوئی طلب بلکہ وہ اس قدر کہہ کر خاموش ہو جاتا ہے جس کو یا تو مسند الیہ بنا سکتے ہیں یا مسند، اور صرف ایک رکن سے کلام تام نہیں ہوتا ہے اسی وجہ سے مرکب توصیفی مرکب غیر مفید سے ہے. ہاں اس کا ذکر مرکب غیر مفید کے بیان میں نہ کرنے کی وجہ یہ ہے کہ اس کا ذکر تفصیل سے توابع کے بیان صفحہ نمبر/ ۳۲۳ میں آئے گا.

دوم: مرکب بنائی واو آنست کہ دو اسم را یکے کردہ باشند واسم دوم متضمن حرفے باشد چوں اَحَدَ عَشَرَ تا تِسْعَةَ عَشَرَ کہ در اصل اَحَدٌ وَعَشَرٌ وتِسْعَةٌ وَّعَشَرٌ بودہ است واوُ را حذف کردہ ہر دو اسم را یکے کردند. وہر دو جزو مبنی باشد بر فتح الا اِثْنَا عَشَرَ کہ جزو اول معرب است.

عبارت بالا میں تین چیزوں کا بیان ہے: (۱) مرکب بنائی کی تعریف اور مثال (۲) مرکب بنائی کا حکم تفصیلوار (۳) عوامل کے ساتھ اس کی مثال کی وضاحت اور ایک سوال وجواب.

پہلی بات (مرکب بنائی کی تعریف اور مثال) کی تفصیل:

مرکب بنائی کی تعریف:

مرکب بنائی وہ مرکب غیر مفید ہے جو دو اسموں کو ایک اسم بنانے سے حاصل ہوتا ہے اور دوسرا اسم کسی حرف کا متضمن ہوتا ہے. اس کو مرکب تعدادی بھی کہتے ہیں. مثال: أَحَدَعَشَرَ سے تِسْعَةَ عَشَرَ تک، کہ یہ اصل میں أحَدٌوَّعشَرٌ اور تِسْعَةٌ وَّعَشَرٌ تھے، واؤ کو حذف کر کے دونوں اسموں کو ایک اسم بنایا گیا. اور حَادِيَ عَشَرَ سے تَاسِعَ عَشَرَ تک.

دوسری بات (مرکب بنائی کا تفصیلی حکم) کی تفصیل:

مرکب بنائی کا حکم: مرکب بنائی کے دونوں جز فتح پر مبنی ہو گا، مگر اِثْنَا عَشَرَ میں اِثْنَا کہ یہ معرب ہو گا اور دوسرا جز مبنی ہو گا.

دونوں جز فتح پر مبنی ہونے کی مثال: جَاءَ أَحَدَ عَشَرَ رَجُلًا، رَأَيْتُ أَحَدَ عَشَرَ رَجُلًا، مَرَرْتُ بِأَحَدَ عَشَرَ رَجُلًا. اور جیسا کہ: جَاءَ الْحَادِيَ عَشَرَ، رَأَيْتُ الْحَادِيَ عَشَرَ، مَرَرْتُ بِالْحَادِيَ عَشَرَ.

اور اِثْنَا معرب ہونے کی مثال: یعنی اِثْنَا یہ اسم متمکن (اسم معرب) کی نویں قسم میں داخل ہو کر اس کا اعراب پائیگا یعنی حالت رفع الف ما قبل مفتوح سے، اور حالت نصب وجر یائے ما قبل مفتوح سے. جیسے جَاءَ اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا، رَأَيْتُ اثْنَيْ عَشَرَ رَجُلًا، مَرَرْتُ بِاثْنَيْ عَشَرَ رَجُلًا.

## فائدۂ نافعہ:

معلوم رہے کہ جو عدد "فَاعِلٌ" کے وزن پر ہو کے "عَشَرَ" کے ساتھ مرکب ہو جیسا کہ اَلْحَادِيَ عَشَرَ سے اَلتَّاسِعَ عَشَرَ تک تو اس کے دونوں جز بھی فتح پر مبنی ہونگے خواہ جزو اول کے آخر یاء ہو جیسے اَلْحَادِيَ عَشَرَ، اَلثَّانِيَ عَشَرَ یا یاء نہ ہو جیسے اَلرَّابِعَ عَشَرَ خواہ مذکر ہو جیسے اَلرَّابِعَ عَشَرَ یا مؤنث جیسے اَلرَّابِعَةَ عَشَرَةَ وغیرہ جیسے: جَاءَ الحَادِيَ عَشَرَ، رَأَيْتُ الحَادِيَ عَشَرَ، مَرَرْتُ بِالحَادِيَ عَشَرَ، جَاءَتِ الرَّابِعَةَ عَشَرَةَ، رَأَيْتُ الرَّابِعَةَ عَشَرَةَ، مَرَرْتُ بِالخَامِسَةَ عَشَرَةَ.

(تبیین ابوسعید خانی علی شرح مأة عامل: ص/۸۱)

اور جزو اول کے آخر یاء ہونے کے وقت دونوں جز فتح پر مبنی ہونا یہ افصح ہے کیونکہ اس وقت مرکب بنائی کے نو الفاظ سب ایک نہج پر پائے جاتے ہیں، لیکن جامع الدروس: ص/۱۶ میں ہے کہ اگر جزو اول کے آخر یاء ہو تو جزو اول سکون پر مبنی ہو گا.

**تیسری بات (عوامل کے ساتھ اس کی مثال کی وضاحت ایک سوال وجواب) کی تفصیل:**

معلوم رہے کہ مرکب بنائی کے نو الفاظ اور اٹھارہ کلمات ہیں، ان میں سے سترہ کلمات مبنی بر فتح ہیں اور ایک کلمہ یعنی اِثْنَا عَشَرَ میں اِثْنَا معرب ہے جو اسم متمکن کی سولہ قسموں کی ایک مستقل قسم ہے یعنی نویں قسم، جس کا اعراب اعرابِ حرفی ہے یعنی حالت رفع الف ماقبل مفتوح سے، حالت نصب وجر یائے ماقبل مفتوح سے.

پس اوپر کے بیان سے یہ بات واضح ہوگئی کہ مرکب بنائی کے الفاظ مخصوص ہیں لیکن یہ قولِ مشہور ہے، ورنہ اس کے اور بھی الفاظ ہیں جیسے صَبَاحَ مَسَاءَ، لَيْلَ نَهَارَ، يَقَالُ هُوَ جَارِ بَيْتَ بَيْتَ، تَفَرَّقُوا شَذَرَ مَذَرَ، أو شَغَرَ بَغَرَ، لَقِيتُهُ كَفَّةَ كَفَّةَ وغیرہ. یہ بعض شارحین کے بیان کے مطابق ہے مگر جمہور نحات ان الفاظ کو مرکب امتزاجی میں شمار کرتے ہیں. (جامع الدروس: ص/۱۴)

## عوامل کے ساتھ مرکب بنائی کے نو الفاظ کی مثالیں:

| | مرکب بنائی کے الفاظ | حالت رفع | حالت نصب | حالت جر |
|---|---|---|---|---|
| ۱ | أَحَدَ عَشَرَ | جَاءَ أَحَدَ عَشَرَ رَجُلًا | رَأَيْتُ أَحَدَ عَشَرَ رَجُلًا | مَرَرْتُ بِأَحَدَ عَشَرَ رَجُلًا |
| ۲ | اِثْنَا عَشَرَ | جَاءَ اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا | رَأَيْتُ اثْنَيْ عَشَرَ رَجُلًا | مَرَرْتُ بِاثْنَيْ عَشَرَ رَجُلًا |
| 3 | ثَلَاثَةَ عَشَرَ | جَاءَ ثَلَاثَةَ عَشَرَ رَجُلًا | رَأَيْتُ ثَلَاثَةَ عَشَرَ رَجُلًا | مَرَرْتُ بِثَلَاثَةَ عَشَرَ رَجُلًا |
| ۴ | أَرْبَعَةَ عَشَرَ | جَاءَ أَرْبَعَةَ عَشَرَ رَجُلًا | رَأَيْتُ أَرْبَعَةَ عَشَرَ رَجُلًا | مَرَرْتُ بِأَرْبَعَةَ عَشَرَ رَجُلًا |
| ۵ | خَمْسَةَ عَشَرَ | جَاءَ خَمْسَةَ عَشَرَ رَجُلًا | رَأَيْتُ خَمْسَةَ عَشَرَ رَجُلًا | مَرَرْتُ بِخَمْسَةَ عَشَرَ رَجُلًا |
| ۶ | سِتَّةَ عَشَرَ | جَاءَ سِتَّةَ عَشَرَ رَجُلًا | رَأَيْتُ سِتَّةَ عَشَرَ رَجُلًا | مَرَرْتُ بِسِتَّةَ عَشَرَ رَجُلًا |
| ۷ | سَبْعَةَ عَشَرَ | جَاءَ سَبْعَةَ عَشَرَ رَجُلًا | رَأَيْتُ سَبْعَةَ عَشَرَ رَجُلًا | مَرَرْتُ بِسَبْعَةَ عَشَرَ رَجُلًا |
| ۸ | ثَمَانِيَةَ عَشَرَ | جَاءَ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ رَجُلًا | رَأَيْتُ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ رَجُلًا | مَرَرْتُ بِثَمَانِيَةَ عَشَرَ رَجُلًا |
| ۹ | تِسْعَةَ عَشَرَ | جَاءَ تِسْعَةَ عَشَرَ رَجُلًا | رَأَيْتُ تِسْعَةَ عَشَرَ رَجُلًا | مَرَرْتُ بِتِسْعَةَ عَشَرَ رَجُلًا |

## مرکب بنائی کے بارے ایک سوال اور اس کے جواب

سوال: (الف) مرکب بنائی معرب ہے یا مبنی؟ (ب) اگر مبنی ہو تو وجہ کیا ہے؟ (ج) پھر بتاؤ کہ وہ کس پر مبنی ہوتا ہے اور کیوں؟ (د) "اِثْنَـــا" کے بارے کیا رائے ہے؟ ہر ایک میں تفصیل مطلوب ہے.

اَلْجَوَابُ ـــــــ:

### الف - کا جواب

کل مرکب بنائی معرب بھی نہیں اور مبنی بھی نہیں، بلکہ مرکب بنائی کے نو الفاظ اور اٹھارہ کلمات میں سترہ کلمات مبنی ہیں اور ایک کلمہ "اِثْنَـــا" معرب ہے.

## ب - کا جواب

مرکب بنائی (یعنی اس کے دونوں جز سوائے "اِثْنَا" کے) مبنی ہونے کی وجہ:

جان تو کہ مرکب بنائی کا پہلا جز تو اس لیے مبنی ہوتا ہے اس کا آخر وسط کلمہ میں پڑتا ہے اور وسط کلمہ محل اعراب نہیں ہوا کرتا ہے اس لیے پہلا جز مبنی ہے. مثلا جب "أَحَدٌ وَعَشَرٌ" کو درمیان سے واؤ گرا کر ملا دیا اور دونوں اسموں کو ایک کر دیا تو "أَحَدٌ" کی دال درمیان کلام میں آگئی اور درمیان کا حصہ محل اعراب نہیں ہے بلکہ ہمیشہ مبنی ہوتا ہے اس لیے "أَحَدٌ" مبنی ہو گیا.

اور دوسرا جز اس لیے مبنی ہوتا ہے کہ دوسرا جز ایک حرف (یعنی اس کے معنی) کا متضمن ہے یعنی اس کے ساتھ ایک حرف تھا اور حرف چونکہ مبنیُ الاصل میں سے ہے لہذا مبنی اصل کو ضمن میں لینے والا بھی مبنی ہو گا یعنی جب دونوں اسموں کو ایک کرنے کے لیے حرف کو تو گرا دیا تو وہ اپنا مبنی ہونے کا اثر چھوڑ گیا. لہذا وہ اثر دوسرے جز کو دیدیا اس لیے وہ بھی مبنی ہو گیا.

## ج - کا جواب

پھر معلوم رہے کہ دونوں ہی جز فتحہ پر مبنی ہوتے ہیں نہ کہ ضمہ یا کسرہ پر، تو اس کی دو وجہ ہیں:

(۱) جب دونوں اسموں کو ایک کیا گیا تو ان میں ایک قسم کا ثقل پیدا ہو گیا اب فتحہ اخف الحرکات پر مبنی کیا گیا تاکہ ثقل دور ہو کے ہلکا پھلکا ہو جائے. (۲) حرکات میں سب سے زیادہ خفیف اور سہل الاداء حرکت فتحہ ہے اس لیے دونوں جز مبنی بر فتح ہوئے تاکہ گنتی جو کہ کثیر الاستعمال ہے اس کو بولنے میں آسانی ہو.

## د - کا جواب

یاد رہے کہ گیارہ سے انیس تک کے عدد میں صرف "اِثْنَاعَشَرَ" ایک ایسا عدد ہے جس کا پہلا جز معرب ہے اور رہا دوسرا جز تو وہ مبنی ہی ہے. جیسے: جَاءَ اثْنَاعَشَرَ رَجُلًا، رَأَيْتُ اثْنَيْ عَشَرَ رَجُلًا، مَرَرْتُ بِاثْنَيْ عَشَرَ رَجُلًا. اب پہلا جز اس لیے معرب ہے کہ "اِثْنَاعَشَرَ" اصل میں "اِثْنَانِ وَعَشَرٌ" تھا واؤ کو حذف کر کے دونوں اسموں کو ملا کر ایک کیا گیا =

= اب "اِثْنَانِ عَشَرٌ" ہوا، اب "عَشَرٌ" کے ساتھ پورا اتصال کرنے کے لیے نون کو بھی گرا دیا اور نون کا گرنا یہ مضاف سے مشابہت رکھتا ہے اس لیے کہ اضافت میں مضاف سے نون تثنیہ اور نون جمع گر جاتے ہیں جیسے: "کِتَابَانِ زَیْدٍ" سے کِتَابَازَیْدٍ، اور "مُسْلِمُوْنَ الھِنْدِ" سے مُسْلِمُوْ الھِنْدِ ہیں. اورآپ جان چکے ہیں کہ مضاف معرب ہوتا ہے تو "اِثْنَـا" کو بھی مضاف سے مشابہت ہونے کی وجہ سے معرب کر دیا. یعنی "اِثْنَـا" خود مضاف نہیں لیکن مضاف سے مشابہت کی وجہ سے اس میں معرب کا اثر آگیا اس لیے معرب ہو گیا.

جیسا کہ مرکب بنائی کے حکم کے بارے کہا گیا:

| | | |
|---|---|---|
| ہے مستثنیٰ فقط "اِثْنَاعَشَـرَ" | ۱ | کیونکہ "اِثْنَـا" میں ہے معرب کا اثر |

البتہ دوسرا جز تو وہ "أَحَدَ عَشَرَ" کے تحت ہی مبنی ہے. (در بے نظیر: ص ۶۷)

**سوم: مرکب منع صرف واو آنست کہ دو اسم را یکے کردہ باشند و اسم دوم متضمن حرفے نباشد. چوں بَعْلَبَکٌّ و حَضْرَمَوْتُ. کہ جزو اول مبنی باشد بر فتح بر مذہب اکثر علماء و جزو دوم معرب.**

اس عبارت میں بھی تین باتیں ہیں (۱) مرکب منع صرف کی تعریف مع مثال (۲) مرکب منع صرف کا حکم (۳) مرکب منع صرف کے حکم میں علمائے نحات کا اختلاف.

**پہلی بات (مرکب منع صرف کی تعریف مع مثال) کی تفصیل:**

**مرکب منع صرف کی تعریف:**

مرکب منع صرف وہ مرکب غیر تقیدی ہے جو دو اسموں کو ایک اسم بنانے سے حاصل ہوتا ہے اور دوسرا اسم کسی حرف کا متضمن نہ ہوگا، اور اسم صوت بھی نہ ہوگا. اس کو مرکب مَزجی بھی کہتے ہیں.

جیسے بَعْلَبَکٌّ، حَضْرَمَوْتُ، بَیْتَ لَحْمُ. (بَلْدَةٌ مِنَ الشَّامِ فِيْ فِلَسْطِيْنَ وُلِدَفِيْهَا الْمَسِيْحُ عَلَيْهِ السَّلَامُ)

بَعْلَبَکّ کہ اس کا اصل بَعْل اور بَکّ ہے، بَعْلٌ بُت کا نام ہے اور بکٌّ ایک بادشاہ ہے جو بَعْل کا پجاری تھا، بعد میں بَعْلَبَکّ شام کے ایک شہر کا نام ہو گیا جس کو اس بادشاہ نے آباد کیا تھا. اسی طرح حَضْرَمَوْتُ بھی دو اسموں سے مرکب ہے، یعنی حَضْرَ اور مَوْتُ، بعد میں حَضْرَمَوْتُ یمن کے ایک قبیلہ کا نام ہو گیا، پھر یمن کے اس قبیلہ کے شہر کا نام ہو گیا.

دوسری بات (مرکب منع صرف کے حکم) کی تفصیل:

میر سید شریف صاحبِ نحو میر نے اس کا حکم یہ بتایا ہے کہ اکثر علمائے نحات کے نزدیک مرکب منع صرف کا پہلا جز فتح پر مبنی ہو گا، اور دوسرا جز معربِ غیر منصرف ہو گا. (معرب غیر منصرف یعنی وہ تو معرب ہو گا مبنی نہ ہو گا لیکن اس پر غیر منصرف کا اعراب آئے گا لہذا اس پر کسرہ اور تنوین داخل نہ ہو گا) جیسے هذا بَعْلَبَکُّ، رَأَیْتُ بَعْلَبَکَّ، مَرَرْتُ بِبَعْلَبَکَّ۔ (حاشیہ نحو میر: ص/۵)

تیسری بات (مرکب منع صرف کے حکم میں علمائے نحات کے اختلاف) کی تفصیل:

مرکب منع صرف کے حکم میں علمائے نحات کا اختلاف ہے (یہاں چار اقوال مذکور ہیں)

(۱) اکثر نحویوں کا قول یہ ہے کہ اس کا پہلا جز فتح پر مبنی ہو گا اور دوسرا جز معرب غیر منصرف ہو گا. جو کتاب میں مذکور ہے۔ (اس کا ذکر تفصیل سے کچھ پہلے گذر گیا) (حاشیہ نحو میر: ص/۵)

(۲) بعض نے فرمایا کہ مرکب منع صرف کا پہلا جز دوسرے جز کی طرف مضاف ہو گا، اور دونوں جز معرب ہونگے، ہاں پہلا جز معربِ منصرف ہو گا اور دوسرا جز معربِ غیر منصرف ہو گا. جیسے جَاءَ بَعْلُبَکَّ، رَأَیْتُ بَعْلَبَکَّ، مَرَرْتُ بِبَعْلِبَکَّ. (حاشیہ نحو میر: ص/۵)

(۳) بعض نے کہا کہ اس کا پہلا جز سکون پر مبنی ہو گا، اور دوسرا جز معربِ غیر منصرف ہو گا. جیسے جَاءَ مَعْدِیْکَرِبُ، رَأَیْتُ مَعْدِیْکَرِبَ، مَرَرْتُ بِمَعْدِیْکَرِبَ. (اکثر لوگوں کے نام اس حکم میں داخل ہیں)

(۴) اصح حکم یہ ہے کہ مرکب منع صرف کا پہلا جز علم بنانے کے وقت جس حرکت یا سکون پر تھا اس پر مبنی ہو گا اور دوسرا جز معرب غیر منصرف ہو گا. (النحو الوافی: ص/۲۶۳)

(نوٹ) مرکب غیر مفید غیر تقیدی کی اور ایک قسم باقی رہ گئی وہ مرکب صوتی ہے.

مرکب صوتی کی تعریف:

مرکب صوتی وہ مرکب غیر تقیدی ہے جو دو اسموں کو ایک اسم بنانے سے حاصل ہوتا ہے اور دوسرا اسم اسم صوت (وَیْهِ) ہوگا جیسے سِیبَوَیْهِ، رَاهَوَیْهِ، نِفطَوَیْهِ، مِسکَوَیْهِ.

(لفظ "سیبویہ" کے معنی: یہ فارسی لفظ ہے اور معنی- رَائِحَةُ التُّفَّاحِ. حوالہ: معنی قول لا الہ.

مرکب صوتی کا حکم:

اس کا پہلا جز فتح پر مبنی ہوگا، اور دوسرا جز کسرہ پر مبنی ہوگا. مثال: جَاءَ سِیبَوَیْهِ، رَأَیْتُ سِیبَوَیْهِ، مَرَرْتُ بِسِیبَوَیْهِ. اور جیسے: سِیبَوَیْهِ عَالِمٌ کَبِیْرٌ، رَأَیْتُ سِیبَوَیْهِ عَالِمًا کَبِیْرًا، قَرأْتُ کِتَابَ سِیبَوَیْهِ.

مبتدی کے لیے مرکب غیر مفید کی پانچ قسموں کے درمیان تمیز کرنے کا طریقہ:

(۱) مرکب اضافی: اگر دو اسم جمع ہو کر اول نکرہ اور دوسرا معرفہ ہو تو وہ مرکب اضافی ہے جیسے غُلَامُ زَیْدٍ. (۲) مرکب توصیفی: اگر دو اسم جمع ہو کر دونوں نکرہ یا دونوں معرفہ ہوں تو وہ مرکب توصیفی ہے جیسے رَجُلٌ عَالِمٌ زَیْدُنِ الْعَالِمُ. (۳) مرکب بنائی: اس کے مشہور نو الفاظ اور سترہ کلمے ہیں یعنی أَحَدَ عَشَرَ، اِثْنَاعَشَرَ، ثَلَاثَةَ عَشَرَ، أَرْبَعَةَ عَشَرَ، خَمْسَةَ عَشَرَ، سِتَّةَ عَشَرَ، سَبْعَةَ عَشَرَ، ثَمَانِیَةَ عَشَرَ، تِسْعَةَ عَشَرَ یہاں نو الفاظ اور اِثْنَا کے بغیر کل سترہ کلمے ہیں، لیکن نادر کے طور پر ان کے سوا اور بھی کچھ کلمہ مرکب بنائی ہیں جیسے لَیْلَ نَهَارَ، صَبَاحَ مَسَاءَ، أَخْوَلَ أَخْوَلَ، بَیْتَ بَیْتَ وغیرہ.

(۴) مرکب منع صرف: اگر دو اسم کو ایک اسم بنا کے ایک نام اطلاق کیا جائے اور مذکورہ کلمات سے بھی نہ ہو اور وہ دوسرا اسم اسم صوت (ویہ) بھی نہ ہو تو وہ مرکب منع صرف ہے، جیسے بَعْلَبَكُّ، حَضْرَمَوْتُ، أحمدحسن، نورحسین وغیرہ.

(۵) مرکب صوتی: اگر دو اسم کو ایک اسم بنایا جائے اور دوسرا اسم اسم صوت (وَیْهِ) ہی ہو تو وہ مرکب صوتی ہے، جیسے سِیبَوَیْهِ، مِسکَوَیْهِ، رَاهَوَیْهِ، نِفطَوَیْهِ، خَالَوَیْهِ، عَمْرَوَیْهِ وغیرہ.

مذکورہ باتوں پر غور وحوض کر کے کہو کہ کون مرکب غیر مفید کی کس قسم سے ہے؟

صَلٰوۃُ الصُّبۡحِ، رَاھَوَیۡہِ، مَعۡدِیۡکَرِبُ، تِلۡمِیۡذٌ نَاجِحٌ، سَبۡعَۃَ عَشَرَ طَالِبًا، زُبَیۡرحسین، أَرۡضٌ وَاسِعَۃٌ، صَبَاحَ مَسَاءَ، خَالِدُنِ الفَاضِلُ، جَلِیۡسُ الۡفُضَلَاءِ، اَلۡکَعۡبَۃُ الشَّرِیۡفَۃُ، اَلجَامِعَۃُ الۡاِسۡلَامِیَّۃُ، ثَمَانِیَۃَ عَشَرَ کِتَابًا، سُلۡطَانٌ جَائِرٌ، غُلَامُ الرَّجُلِ، قَلۡمَوَیۡہِ، تَنۡزِلُ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ فِیۡ شَھۡرِ رَمَضَانَ لَیۡلَ نَھَارَ. کَانَ الۡاِمَامُ نِفۡطَوَیۡہِ نَحۡوِیًّا مَشۡھُوۡرًا. "شَابَ قَرۡنَاھَا" اِمۡرَأَۃٌ شَرِیۡفَۃٌ. عَامَئِذٍ. جَاءَ الحَادِیَ عَشَرَ وَالثَّانِیَ عَشَرَ. زُرۡنِیۡ صَبَاحَ مَسَاءَ، رَأَیۡتُ مَدۡرَسَۃَ نِظَامُھَا جَیِّدٌ. اَلدَّرۡسُ الحَادِیَ عَشَرَ وَالثَّانِیَ عَشَرَ مِنَ الۡقِرَاءَۃِ الۡوَاضِحَۃِ.

بدانکہ مرکب غیر مفید ہمیشہ جزو جملہ باشد. چوں غُلَامُ زَیۡدٍقَائِمٌ وعِنۡدِیۡ أَحَدَ عَشَرَ دِرۡھَمًا، وجَاءَ بَعۡلَبَکُّ.

مذکورہ عبارت میں مرکب غیر مفید جملہ ہونے اور نہ ہونے کے بارے ایک اہم اور ضروری بات کی طرف اشارہ فرمایا ہے:

پس عبارت کا معنی اور مطلب یہ ہے کہ مرکب غیر مفید ہمیشہ جزو جملہ ہوتا ہے خواہ وہ مرکب اضافی ہو یا بنائی یا منع صرف یا توصیفی یا صوتی، کامل جملہ نہیں ہوتا ہے جس سے مخاطب کو فائدۂ تامہ حاصل ہو. اور جزو جملہ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ وہ یا مسند الیہ ہوگا یا مسند، یا مسند و مسند الیہ کوئی بھی نہ ہوگا یعنی جملہ ہونے میں اس کی ضرورت نہ ہوگی.

## مرکب غیر مفید مسند الیہ ہونے کی پانچ مثالیں

| شمار | مرکب غیر مفید | مثال | مرکب غیر مفید مسند الیہ ہونے کی تشریح |
|---|---|---|---|
| ۱ | مرکب اضافی | غُلَامُ زَیۡدٍ قَائِمٌ | یہاں غُلَامُ زَیۡدٍ مرکب غیر مفید یعنی مرکب اضافی مسند الیہ ہوا |
| ۲ | مرکب بنائی | عِنۡدِیۡ أَحَدَ عَشَرَ رَجُلًا | یہاں أَحَدَ عَشَرَ مرکب غیر مفید یعنی مرکب بنائی مسند الیہ ہوا |

| | | | |
|---|---|---|---|
| ۳ | مرکب منع صرف | جَاءَ بَعْلَبَکُّ | یہاں بَعْلَبَکُّ مرکب غیر مفید یعنی مرکب منع صرف مسند الیہ ہوا |
| ۴ | مرکب توصیفی | جَاءَ رَجُلٌ عَالِمٌ | یہاں رَجُلٌ عَالِمٌ مرکب غیر مفید یعنی مرکب توصیفی مسند الیہ ہوا |
| ۵ | مرکب صوتی | خَطَبَ سِیْبَوَیْهِ | یہاں سِیْبَوَیْهِ مرکب غیر مفید یعنی مرکب صوتی مسند الیہ ہوا |

مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے مرکب غیر مفید مسند الیہ ہونے کی صرف تین مثالیں ذکر فرمایا ہے.

اور فرمایا: مرکب اضافی: جزو جملہ ہونے کی مثال غُلَامُ زَیْدٍ قَائِمٌ ہے کہ اس میں غُلَامُ زَیْدٍ مرکب اضافی مبتدا و مسند الیہ واقع ہوا. اور مرکب بنائی: جزو جملہ ہونے کی مثال عِنْدِیْ أَحَدَ عَشَرَ دِرْهَمًا ہے کہ اس میں أَحَدَ عَشَرَ مرکب بنائی مبتدا و مسند الیہ واقع ہوا. اور مرکب منع صرف: جزو جملہ ہونے کی مثال جَاءَ بَعْلَبَکُّ ہے کہ اس میں بَعْلَبَکُّ مرکب منع صرف فاعل و مسند الیہ واقع ہوا.

## مثالوں کی ترکیب:

**پہلی مثال: غُلَامُ زَیْدٍ قَائِمٌ**

غُلَامُ مضاف، زَیْدٍ مضاف الیہ، مرکب اضافی مبتدا، قَائِمٌ خبر، مبتدا و خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ.

**دوسری مثال: عِنْدِیْ أَحَدَ عَشَرَ دِرْهَمًا** - اس کی ترکیب دو طرح کی جاسکتی ہے:

(۱) عِنْدِیْ: عِنْدِ مضاف، یْ یائے متکلم مضاف الیہ، مرکب اضافی ظرف متعلق ہوا ثابت شبہ فعل کے ساتھ. شبہ فعل مع فاعل مستتر و متعلق خبر مقدم، أَحَدَ عَشَرَ ممیز، دِرْهَمًا تمیز، ممیز مع تمیز مبتدا مؤخر، مبتدا مع خبر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا.

(۲) عِنْدِیْ مرکب اضافی ظرف، أَحَدَ عَشَرَ ممیز، دِرْهَمًا تمیز، ممیز مع تمیز فاعل ظرف، ظرف بافاعل ظرف جملہ ظرفیہ.

تیسری مثال: جَاءَ بَعْلَبَکُّ:

جَاءَ فعل، بَعْلَبَکُّ فاعل، فعل بافاعل جملہ فعلیہ خبریہ۔

## مرکب غیر مفید مسند ہونے کی پانچ مثالیں

| نمبر | مرکب غیر مفید | مثال | مرکب غیر مفید مسند ہونے کی تشریح |
|---|---|---|---|
| ۱ | مرکب اضافی | هُوَ أَبِيْ | یہاں أَبِيْ مرکب غیر مفید یعنی مرکب اضافی مسند ہوا |
| ۲ | مرکب بنائی | هُمْ ثَلَاثَةَ عَشَرَ رَجُلًا | یہاں ثَلَاثَةَ عَشَرَ مرکب غیر مفید یعنی مرکب بنائی مسند ہوا |
| ۳ | مرکب منع صرف | هٰذَا حَضْرَ مَوْتُ | یہاں حَضْرَ مَوْتُ مرکب غیر مفید یعنی مرکب منع صرف مسند ہوا |
| ۴ | مرکب توصیفی | هٰذَا مَاءٌ بَارِدٌ | یہاں مَاءٌ بَارِدٌ مرکب غیر مفید یعنی مرکب توصیفی مسند ہوا |
| ۵ | مرکب صوتی | رَئِيْسُ النُّحَاةِ سِيْبَوَيْهِ | یہاں سِيْبَوَيْهِ مرکب غیر مفید یعنی مرکب صوتی مسند ہوا |

یا مسند و مسند الیہ کوئی بھی نہ ہوگا یعنی جملہ ہونے میں اس کی ضرورت نہ ہوگی. جیسے رَأَيْتُ أَحَدَعَشَرَ كَوْكَبًا اس مثال میں أَحَدَعَشَرَ كَوْكَبًا مرکب غیر مفید یعنی مرکب بنائی نہ مسند الیہ ہے اور نہ مسند بلکہ مفعول ہے جو فضلہ ہے۔

مرکب غیر مفید کی چند مثالیں:

(۱) كِتَابُ التِّلْمِيْذِ (۲) أَكْرَمْتُ اثْنَتَيْ عَشَرَةَ فَقِيْرَةً بِاثْنَيْ عَشَرَ دِرْهَمًا، (۳) خَاتَمُ فِضَّةٍ (٤) صَوْمُ النَّهَارِ (۵) سَافَرْتُ إِلٰى حَضْرَمَوْتَ (٦) أَحْسَنْتُ إِلٰى أَحَدَ عَشَرَ فَقِيْرًا (۷) مَرَرْتُ بِالثَّانِيْ عَشَرَ مُعَلِّمًا.

فصل بدانکہ ہیچ جملہ کمتر از دو کلمہ نباشد لفظا چوں ضَرَبَ زَیْدٌ وزَیْدٌ قَائِمٌ یا تقدیرا چوں اِضْرِبْ کہ أَنْتَ درو مستتر است وازیں بیشتر باشد وبیشتر را حدے نیست.

بدانکہ چوں کلمات جملہ بسیار باشد، اسم وفعل وحرف را بایکدیگر تمیز باید کردن ونظر نمودن کہ معرب ست یا مبنی وعامل ست یا معمول وباید دانستن کہ تعلقات کلمات بایکدیگر چگونہ است تا مسند ومسند الیہ پیدا گردد و معنیٔ جملہ بتحقیق معلوم شود.

مذکورہ عبارت میں مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے تین باتوں کا ذکر فرمایا ہے:

(۱) جملہ ہونے کے لیے کتنے کلمہ کی ضرورت ہے؟ (۲) جملہ کے کلمات کے اقل اور اکثر کی حد کیا ہے؟ (۳) مبتدئین کے لیے عربی عبارت میں اجرا کرنے کے لیے مصنف علام رحمۃ اللہ علیہ کی ایک انمول نصیحت اور اجرا کا ایک مؤثر طریقہ.

پہلی بات (جملہ ہونے کے لیے کتنے کلمہ کی ضرورت ہے) اس کی تفصیل:

معلوم رہے کہ کوئی جملہ دو کلمہ کے کم سے حاصل نہیں ہو سکتا ہے، کیونکہ جملہ ہونے کے لیے دو اہم اجزا کی ضرورت ہے ایک مسند الیہ اور دوسرا مسند ورنہ جملہ نہ ہوگا.

دوسری بات (جملہ کے کلمات کے اقل اور اکثر کی حد کیا ہے؟) اس کی تفصیل:

جملہ کے اقل حد- دو کلمہ ہیں چاہے دونوں کلمہ لفظی ہوں جیسے ضَرَبَ زَیْدٌ اور زَیْدٌ قَائِمٌ یا تقدیری جیسے اِضْرِبْ کہ اس میں ایک کلمہ لفظی ہے اور وہ اِضْرِبْ اور دوسرا کلمہ تقدیری ہے اور وہ ضمیر أَنْتَ مستتر. ہاں جملہ میں دو کلمہ سے زیادہ ہو سکتا ہے اور زیادہ کی کوئی حد نہیں، چنانچہ ضَرَبَ زَیْدٌ یَوْمَ الْجُمُعَةِ أَمَامَ الْأَمِیْرِ ضَرْبًا شَدِیْدًا فِيْ دَارِهٖ تَادِیْبًا وَالْخَشَبَةَ. کہ اس جملہ میں دس کلمات سے زیادہ ہیں.

تیسری بات (مبتدئین کے لیے عربی عبارت میں اجرا کرنے کے لیے مصنف علام رحمۃ اللہ علیہ کی ایک انمول نصیحت اور اجرا کا ایک مؤثر طریقہ) کی تفصیل:

## اجرا کا مؤثر طریقہ

جاننا چاہئے کہ مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے یہاں جملہ کے کلمات کے اندر مسند اور مسند الیہ نکالنے، جملہ کے معنی تحقیق کے ساتھ معلوم کرنے کا ایک اہم اور مؤثر طریقہ بیان فرمایا ہے. یہی ہے نحو میر کا خلاصہ اور یہی ہے عربی عبارت میں اجرا کرنے کا طریقہ.

پس صاحبِ نحو میر میر سید شریف جرجانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جملہ کے کلمات کے اندر مسند اور مسند الیہ نکالنے، جملہ کے معنی تحقیق کے ساتھ معلوم کرنے کے لیے چار کام کرنے کی ضرورت ہے۔(اور حروف غیر عاملہ کے آگے تک صرف ان چار کام کا ذکر ہے)

(۱) جملہ کے کلمات میں اسم، فعل اور حرف کو ایک دوسرے سے تمیز کرنا(اور یہ کام ان کی علامات کے ذریعہ حاصل ہو گا، اس لیے مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے بعد متصلا ان کی علامات کا ذکر فرمایا ہے)

(۲) ان کے اندر اس بات پر نظر کرنا کہ کون کلمہ معرب ہے اور کون مبنی؟(یہ کام ان کی اقسام پر غور کرنے سے حاصل ہو گا، اس لیے اس کے بعد کے دوسری فصل میں اس کے بارے بیان فرمایا ہے)

(۳) ان کلمات کے اندر اس بات پر غور کرنا کہ کون کلمہ عامل ہے اور کون معمول؟ (معمول کا کام اسم متمکن کی سولہ قسموں اور فعل مضارع کی چار قسموں پر غور کرنے سے، اور عامل کا کام باب اول، باب دوم اور باب سوم کے عوامل پر غور کرنے سے حاصل ہو جائے گا)

(۴) اس بات کو اچھی طرح جان لینا کہ ان کلمات کا تعلق ایک دوسرے کے ساتھ کس طرح ہے؟ یعنی صفت و موصوف کا تعلق ہے یا تاکید و مؤکد کا یا بدل و مبدل منہ کا یا معطوف و معطوف علیہ کا؟ (یہ کام توابع کے بیان سے حاصل ہو گا)

بدانکہ علامت اسم آنست کہ الف ولام یا حرف جر دراولش باشد چوں أَلْحَمْدُ وبِزَيْدٍ یا تنوین در آخرش باشد چوں زَيْدٌ، یا مسند الیہ باشد چوں زَيْدٌ قَائِمٌ، یا مضاف باشد چوں غُلَامُ زَيْدٍ، یا مصغر باشد چوں قُرَيْشٌ، یا منسوب باشد چوں بَغْدَادِيٌّ، یا مثنی باشد چوں رَجُلَانِ، یا مجموع باشد چوں رِجَالٌ، یا موصوف باشد چوں جَاءَ رَجُلٌ عَالِمٌ، یا تائے متحرک بدو پیوند د چوں ضَارِبَةٌ.

عبارت مذکورہ میں چار کاموں میں سے پہلے کام کا کچھ ذکر ہے،

اور یہاں تین باتوں کا ذکر ہوا (۱) اسم کی علامات (۲) علامتوں کی کتابی مثال (۳) خارجی مثال.

## ہماری کتاب میں اسم کی گیارہ علامات مذکور ہیں

| شمار | علامات | کتابی مثال | قرآنی یا خارجی مثال |
|---|---|---|---|
| ۱ | شروع میں الف و لام تعریفی کا داخل ہونا | أَلْحَمْدُ | الرَّحْمٰنُ [الرحمن:۱] |
| ۲ | شروع میں حرف جر کا داخل ہونا | بِزَيْدٍ | بِالْغَيْبِ |
| ۳ | آخر میں تنوین کا لاحق ہونا | زَيْدٌ | مُحَمَّدٌ (تنوین تمکن)، أُفٍّ (تنوین تنکیر)، مُسْلِمَاتٍ (تنوین مقابلہ)، يَوْمَئِذٍ (تنوین عوض) (حروف غیر عاملہ کے بیان میں تنوین کا تفصیلی ذکر آئے گا. ص/۳۵۷) |

| | | | |
|---|---|---|---|
| ۴ | مسند الیہ ہونا | زَيْدٌ قَائِمٌ میں زَيْدٌ | اَللّٰهُ رَبُّنَا میں اَللّٰهُ |
| ۵ | مضاف ہونا | غُلَامُ زَيْدٍ میں غُلَامُ | هٰذِهٖ نَاقَةُ اللّٰهِ (الاعراف:۷۳) میں نَاقَةُ |
| ۶ | مصغر ہونا یعنی کوئی کلمہ فُعَيْلٌ یا فُعَيْعِلٌ / فُعَيْلِلٌ یا فُعَيْعِيْلٌ / فُعَيْلِيْلٌ کے وزن پر ہونا. ( یہاں خصوصیت کلمہ مقصود نہیں بلکہ خصوصیت اوزان مقصود ہے۔حاشية الصبان) | | قُرَيْشٌ ، أُقَيْسٌ، قُرَيْطِيْسٌ. أُحَيْمِدٌ، سُفَيْرِجٌ، سُفَيْرِيْجٌ. |
| ۷ | منسوب ہونا یعنی کسی کلمہ کے آخر یائے نسبتی مشدد لاحق ہونا | بَغْدَادِيٌّ | أَعْجَمِيٌّ .....عَرَبِيٌّ [النحل:۱۰۳] |
| ۸ | مثنی ہونا | رَجُلَانِ | مُدْهَامَّتَانِ [الرحمن:٦٤] |
| ۹ | مجموع ہونا | رِجَالٌ | وَأَنَّ الْمَسَاجِدَ لِلّٰهِ میں الْمَسَاجِدَ [الجن:۱۸] |
| ۱۰ | موصوف ہونا | جَاءَ رَجُلٌ عَالِمٌ میں رَجُلٌ | اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ میں الصِّرَاطَ. |
| ۱۱ | آخر میں تائے متحرکہ لاحق ہونا، یعنی وہ تا جو وقف کی حالت میں «ہ» ہو جاتی ہے | ضَارِبَةٌ | لَيْسَ لِوَقْعَتِهَا كَاذِبَةٌ میں كَاذِبَةٌ [الواقعة:۲] |

## فائدۂ نافعہ

(۱) کسی چیز کی علامت وہ ہے جس سے اس کی شناخت اور پہچان ہو. مصنف علام رحمۃ اللہ علیہ نے مبتدئین کی رعایت کرتے ہوئے صرف گیارہ علامات ذکر فرمائی ہیں. اور نہ علاماتِ اسم تیس سے زائد ہیں. جیسے منادی ہونا اور دیگر علمائے نحات نے "مسند الیہ" ہونے کو "اخبار عنہ صحیح ہونے" کے لفظ کے ساتھ ذکر کیا ہے.

(۲) پہلی علامت شروع میں الف ولام تعریفی کا داخل ہونا ہے، یعنی وہ الف ولام جس کے ذریعہ اپنے مدخول میں معنیٰ تعریفی پیدا ہوتا ہے جیسے اَلْحَمْدُ. پس الف ولام زائدہ جو محض تحسین کلام کے لیے آتا ہے اس کا داخل ہونا علاماتِ اسم سے نہیں، کیونکہ وہ فعل میں بھی داخل ہوسکتا ہے جیسے اَلْیَتَقَصَّعُ.

اور مسند الیہ بننے کی صلاحیت رکھنا بھی اسم کی علامات میں سے ہے چنانچہ اگر کسی لفظ میں اسم کی کوئی علامت موجود نہیں مگر وہ مسند الیہ بننے کی صلاحیت رکھتا ہے وہ بھی اسم ہوگا. اسی بناپر "ذُرِّیَّةُ آدَمَ" میں "آدَمَ" اسم ہے.

(۳) یہاں اسم کی گیارہ علامات میں تین علامات معنوی ہیں (۱) مسند الیہ ہونا (۲) مضاف ہونا (۳) موصوف ہونا، اور باقی سب لفظی علامات ہیں.

(۴) یہاں تنوین سے تنوینِ ترنم کے علاوہ باقی چار تنوینات مراد ہیں، کیونکہ تنوین ترنم فعل اور حرف میں بھی داخل ہوسکتی ہے. (تنوین کا تفصیلی بیان: ص/ ۳۵۷ میں آئے گا)

(۵) ایک غلط فہمی کا ازالہ: تثنیہ اور جمع کو اسم کی علامات سے شمار کرنے کے متعلق کسی کو یہ غلط فہمی ہوسکتی ہے کہ تثنیہ وجمع افعال میں بھی پائی جاتی ہیں، جیسے فَعَلَا، فَعَلُوْا، یَفْعَلَانِ، یَفْعَلُوْنَ. ان کو اسم کی علامات سے شمار کرنا کس طرح صحیح ہوا؟

اس کا حل یہ ہے کہ اگرچہ بظاہر افعال کا تثنیہ وجمع ہونا نظر آتا ہے. لیکن حقیقۃً ان کا فاعل ہی تثنیہ وجمع ہوتا ہے جو ضمائر متصلہ ہونے کی وجہ سے افعال کے ساتھ ان کا اتصال ہوکر غلط فہمی کا باعث بن گیا، اسی وجہ سے تثنیہ وجمع کے صیغوں میں افعال کی تعدد نہیں ہوتی، بلکہ کرنے والوں کی کثرت ہوتی ہے.

**وعلامت فعل آنست کہ قد در اولش باشد چوں قَدْ ضَرَبَ، یا سین باشد چوں سَیَضْرِبُ، یا سوف باشد چوں سَوْفَ یَضْرِبُ، یا حرف جازم بود چوں لَمْ یَضْرِبْ، یا ضمیر مرفوع متصل بدو پیوندد چوں ضَرَبْتُ، یا تاء ساکن چوں ضَرَبَتْ، یا امر باشد چوں اِضْرِبْ، یا نہی باشد چوں لَا تَضْرِبْ.**

عبارت مذکورہ میں بھی چار کاموں میں سے پہلے کام کا کچھ ذکر ہے:

اور یہاں تین بحث ہیں : (۱) فعل کی علامت کا ذکر (۲) ان کی کتابی مثال (۳) قرآنی یا خارجی مثال.

ہماری کتاب میں فعل کی آٹھ علامات مذکور ہیں.

| شمار | علامات | کتابی مثال | قرآنی مثال |
|---|---|---|---|
| ۱ | شروع میں قد ہونا | قَدْ ضَرَبَ | قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ میں قَدْ أَفْلَحَ |
| ۲ | شروع میں سین ہونا | سَيَضْرِبُ | كَلَّا سَيَعْلَمُونَ میں سَيَعْلَمُونَ. |
| ۳ | شروع میں سوف ہونا | سَوْفَ يَضْرِبُ | سَوْفَ تَعْلَمُونَ .......[هود: ] |
| ۴ | شروع میں حرف جازم ہونا | لَمْ يَضْرِبْ | وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ مِنكُمْ میں لَمْ يَسْتَطِعْ |
| ۵ | آخر میں ضمیر مرفوع متصل (بازر) کا لاحق ہونا | ضَرَبْتُ، ضَرَبْتَ، ضَرَبْتِ | (۱) وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ میں خَلَقْتُ (۲) مِمَّا عُلِّمْتَ. (۳) فَإِذَا خِفْتِ عَلَيْهِ میں خِفْتِ |
| ۶ | آخر میں تائے تانیث ساکنہ ہونا | ضَرَبَتْ | وَإِلَى الْجِبَالِ كَيْفَ نُصِبَتْ میں نُصِبَتْ |
| ۷ | امر ہونا | اِضْرِبْ | وَاعْبُدْ رَبَّكَ میں اُعْبُدْ [الحجر: ] |
| ۸ | نہی ہونا | لَا تَضْرِبْ | يَا بُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللهِ میں لَا تُشْرِكْ |

فائدۂ نافعہ:

(۱) ماضی اور مضارع کی طرف گردانا جانا بھی فعل کی علامت ہے جیسے ضَرَبَ، يَضْرِبُ، تَضْرِبُ....

(۲) پانچویں علامت ضمیر مرفوع متصل کا لاحق ہونا ہے، لیکن اس سے مراد ضمیر مرفوع متصل بارز ہے، کیونکہ ضمیر مرفوع متصل مستتر اسمائے مشتقہ میں بھی ہوتی ہے۔

(۳) فعل کی تمام علامات لفظی ہیں جو پڑھنے میں آتی ہیں اس میں معنوی کوئی علامت نہیں.

**وعلامت حرف آنست کہ ہیچ علامتے از علامات اسم و فعل درو نبود.**

اس عبارت میں صرف ایک بات یعنی حرف کی علامت کا بیان ہے اور حرف کی علامت ایک ہے اور وہ بھی عدمی ہے، وہ یہ ہے کہ کسی کلمہ میں اسم اور فعل کی علامات میں سے کوئی علامت نہ رہنا. جیسے مِنْ ، عَنْ، فِي، هَلْ، لَمْ، عَلٰى، إِنْ.......

فائدۂ نافعہ: عدمی اسے کہتے ہیں جس میں کسی چیز کے نہ ہونے یا نہ کرنے کا اعتبار ہو، جیسے یہاں حرف کی علامت اسم اور فعل کی علامت نہ ہونا ہے. اب کبھی نہ ہونا بھی کسی چیز کی پہچاننے کی علامت ہو سکتی ہے جیسے اگر کہیں پانچ آدمی موجود ہوں، تو ان میں سے چار آدمی کی چار علامتیں بتلادی جائیں کہ ایک آدمی چادر والا ہے، دوسرا آدمی رومال والا ہے، تیسرا آدمی ٹوپی والا ہے، چوتھا آدمی کرتہ والا ہے. یہ بیان کر کے پانچویں آدمی کی یہ علامت بیان کی جائے کہ مذکورہ علامتیں جس میں نہیں ہیں وہی پانچویں آدمی ہے.

تو ظاہر ہے کہ اس علامت سے پانچویں آدمی کو پہچان لینا بالکل آسان ہو جائے گا کیونکہ مذکورہ علامتوں کا نہ ہونا ہی اس کی علامت ہے. ایسا ہی کسی کلمہ میں اسم اور فعل کی علامت نہ ہونا ہی حرف کی علامت ہے. (التیسیر)

## اسم، فعل اور حرف کے درمیان تمیز کرنے کا طریقہ:

ہر ایک کو ان کی علامات سے تمیز کی جائے گی، ہاں یہاں سات بات قابل ذکر ہیں:

(۱) ”الف لام داخل ہونا“ جو اسم کی علامت بتائی گئی یہاں الف لام سے الف لامِ تعریفی مراد ہے جس سے اپنے مدخول میں معنیٰ تعریف پیدا ہوتا ہے، پس جو الف لامِ زائد محض تحسین کلام کے لیے آتا ہے وہ علامت اسم نہیں ہے، اس لیے وہ فعل پر بھی داخل ہو سکتا ہے جیسے اَلْيَتَقَصَّعُ.

(۲) علامات اسم میں ”تنوین“ سے تنوین ترنم کے علاوہ باقی چار تنوینات یعنی تنوین تمکن، تنوین تنکیر، تنوین عوض اور تنوین مقابلہ مراد ہیں کیونکہ تنوین ترنم فعل اور حرف میں بھی داخل ہو سکتی ہے.

(۳) علامات اسم میں ”تائے متحرکہ لاحق ہونا“ اس سے مراد تاء تانیث متحرکہ ہے، جیسے ضَارِبَةٌ لیکن ”تاء تانیث ساکنہ کا لاحق ہونا“ فعل کی علامت ہے، جیسے ضربتْ.

(۴) علامات فعل میں ”ضمیر مرفوع متصل لاحق ہونا“ اس سے مراد ضمیر مرفوع متصل بارز ہے، کیونکہ ضمیر مرفوع متصل مستتر اسمائے مشتقہ میں بھی ہے. =

= (۵) اسم غیر متمکن: اسم ہونا علامات سے پہچاننا ضروری نہیں بلکہ وہ بغیر علامت اسم ہے کیونکہ یہ اسم کی علامات تو اسم متمکن کے لیے. (٦) ماضی اور مضارع کی طرف گردانا جانا بھی فعل کی علامت ہے. (٧) مسند الیہ بننے کی صلاحیت رکھنا بھی اسم کی علامات میں سے ہے.

علامات دیکھ کر بتاؤ کہ کون اسم، کون فعل اور کون حرف اگر کسی لفظ میں کئی علامات ہوں وہ بھی نشاندہی کرو:

بَلْخِيٌّ، رُجَيْلٌ، تَوْبَةٌ، فَتَحُوْا، بُيُوْتٌ، أُنْصُرُوْا، نَافِذَتَانِ، ضَرَبْنَ، سَمِعَ، عَلٰى، وَانْتَشَرَتْ ذُرِّيَّةُ آدَمَ وَكَثُرَتْ، الْعَالَمِيْنَ، لَنْ. حَتّٰى، صَائِمَةٌ، لَاتَحْزَنْ، نِسَاءٌ، هُمْ لَعِبُوْا، أَنْتُمْ تَذْهَبُوْنَ، فَاطِمَةُ الْمُعَلِّمَةُ، زُبَيْرٌ.

فصل: بدانکہ جملہ کلماتِ عرب بر دو قسم است معرب و مبنی. معرب آنست کہ آخرش باختلاف عوامل مختلف شود. چوں زَيْدٌ در جَاءَنِيْ زَيْدٌ ورَأَيْتُ زَيْدًا ومَرَرْتُ بِزَيْدٍ. جَاءَ عامل است و زَيْد معرب ست وضمہ اعراب ست ودال محل اعراب. ومبنی آنست کہ آخرش باختلاف عوامل مختلف نہ شود. چوں هٰؤُلَاءِ کہ در حالت رفع ونصب وجر یکسان است.

عبارت بالا میں تین باتوں کا ذکر ہے: (١) آخری حرف کے اعتبار سے کلماتِ عرب کی اقسام (٢) معرب ومبنی کی تعریف ومثال (٣) اعراب، عامل، معمول اور محل اعراب کی پہچان.

پہلی بات (آخری حرف کے اعتبار سے کلماتِ عربی کی اقسام) کی تفصیل:

جاننا چاہئے کہ آخری حرف کے اعتبار سے تمام کلماتِ عرب کی دو قسمیں ہیں: (١) معرب (٢) مبنی.

دوسری بات (معرب ومبنی کی تعریف ومثال) کی تفصیل:

معرب کی تعریف:

معرب وہ کلمہ ہے جس پر مختلف عمل والے عوامل کے آنے سے اس کا آخر مختلف ہوجائے. جیسے زَيْدٌ معرب ہے جو جَاءَ زَيْدٌ، رَأَيْتُ زَيْدًا اور مَرَرْتُ بِزَيْدٍ میں ہے.

**فائدۂ نافعہ:**

معلوم رہے کہ یہاں معرب کی تعریف "آخرش باختلاف عوامل مختلف شود" میں "آخر" سے مراد آخری حرف ہے. اوراس کے اختلاف کی دوصورتیں ہیں (۱) اختلاف ذاتی یعنی ذات حروف کا اختلاف ہوجانا، جیسے: جَاءَ اَبُوْکَ ،رَأَیْتُ اَبَاکَ، مَرَرْتُ بِأَبِیْکَ میں حروف کا اختلاف ہوا اس لیے یہ اختلاف ذاتی ہے.

(۲) اختلاف صفتی: یعنی حرکات کا اختلاف ہونا. جیسے جَاءَزَیْدٌ، رَأَیْتُ زَیْدًا، مَرَرْتُ بِزَیْدٍ میں حرکات کا اختلاف ہوا اس لیے یہ اختلاف صفتی ہے.

**مبنی کی تعریف:**

مبنی وہ کلمہ ہے جس پر مختلف عمل والے عوامل کے آنے کے باوجود اس کا آخر مختلف نہ ہوے، جیسے جَاءَ هٰؤُلَاءِ ، رَأَیْتُ هٰؤُلَاءِ، مَرَرْتُ بِهٰؤُلَاءِ میں هٰؤُلَاءِ مبنی ہے کہ اس پر عامل رافع، ناصب اور جارسے کسی قسم کا تغیر پیدا نہیں ہوا اور هٰؤُلَاءِ جو مبنی بکسر الہمزہ ہے وہ ہر حالت میں باقی ہے.

**تیسری بات (اعراب، عامل، معمول اور محل اعراب کی پہچان) کی تفصیل:**

**اعراب کی تعریف:**

اعراب وہ حروف اور حرکات ہیں جن کے ذریعہ معرب کا آخر مختلف ہوتا ہے یعنی اختلاف کا ظہور ہوتا ہے. جیسے جَاءَزَیْدٌ،رَأَیْتُ زَیْدًا اورمَرَرْتُ بِزَیْدٍ میں ضمہ، فتحہ اور کسرہ اعراب ہیں. اور جَاءَ اَبُوْکَ، رَأَیْتُ أَبَاکَ، مَرَرْتُ بِأَبِیْکَ میں واؤ، الف اور یاء اعراب ہیں.

**عامل کی تعریف:**

وہ شئ ہے جس کی وجہ سے آخر میں اختلاف ہوتا ہے یعنی جس کی وجہ سے اعراب ہوتا ہے. جیسے جَاءَزَیْدٌ،رَأَیْتُ زَیْدًا اورمَرَرْتُ بِزَیْدٍ میں جَاءَ، رَأَیْتُ اور بائے جارہ عامل ہیں.

**معمول کی تعریف:**

معمول وہ کلمہ ہے جس پر عامل داخل ہو. جیسے جَاءَزَیْدٌ میں زَیْدٌ.

**محل اعراب کی تعریف:**

معمول کے آخری حرف کو محل اعراب کہتے ہیں. جیسے جَاءَ زَیْدٌ میں دال محل اعراب ہے.

**ایک مثال میں معرب، معمول، عامل، اعراب اور محل اعراب کی پہچان:**

جَاءَ زَیْدٌ، رَأَیْتُ زَیْدًا اور مَرَرْتُ بِزَیْدٍ کہ اس میں زید معرب اور معمول ہے، کیونکہ وہ عامل رافع کی وجہ سے مرفوع اور عامل ناصب کی وجہ سے منصوب اور عامل جار کی وجہ سے مجرور ہو گیا اور اس پر عامل داخل ہوا. جَاءَ اور رَأَیْتُ اور بائے جارہ عوامل ہیں، کیونکہ ان کی وجہ سے زید میں اعراب ہوا ہے. اور لفظ زَیْد کے رفع، نصب اور جر اعراب ہیں، کیونکہ ان کے ذریعہ لفظ زَیْد میں اختلاف کا ظہور ہوا ہے. اور دال محل اعراب ہے کیونکہ یہ معمول کا آخری حرف ہے.

بدانکہ جملہ حروف مبنی ست واز افعال فعل ماضی وامر حاضر معروف وفعل مضارع بانونہائے جمع مؤنث وبانونہائے تاکید نیز مبنی ست. بدانکہ اسم غیر متمکن مبنی ست واما اسم متمکن معرب ست بشرط آنکہ در ترکیب واقع شود وفعل مضارع معرب ست بشرط آنکہ از نونہائے جمع مؤنث ونون تاکید خالی باشد. پس در کلام عرب بیش ازیں دو قسم معرب نیست، باقی ہمہ مبنی ست.

مذکورہ عبارت میں تین باتوں کا بیان ہے.

(۱) مبنی کی اقسام.

(۲) معرب کی اقسام.

(۳) کلام عرب میں کون زیادہ ہے؟ اس کا حل.

**پہلی بات (مبنی کی اقسام) کی تفصیل:**

## مبنی کی چھ قسمیں ہیں

| شمار | اقسام مبنی | مثال |
|---|---|---|
| ١ | تمام حروف | هَلْ، مِنْ، فِيْ ........ |
| ٢ | فعل ماضی | ضَرَبَ، قَدْ ضَرَبَ، كَانَ ضَرَبَ، كَانَ يَضْرِبُ، لَعَلَّمَا ضَرَبَ، لَيْتَمَا ضَرَبَ. |
| ٣ | امر حاضر معروف | اِضْرِبْ، اِضْرِبِيْ، اِضْرِبَنْ، اِضْرِبْنَانٌ |
| ٤ | اسم غیرِ متمکن | هُوَ، هٰذَا، اَلَّذِيْ، بَلْهَ، شَتَّانَ، أُفٌّ، حَيْثُ، أَحَدَعَشَرَ |
| ٥ | اسم متمکن جب ترکیب میں واقع نہ ہو | زَيْدْ، بَكْرْ، خَالِدْ ......وغیرہ |
| ٦ | فعل مضارع بانون جمع مؤنث وبانون تاکید (ثقیلہ وخفیفہ) | يَضْرِبْنَ، لَمْ يَضْرِبْنَ، لَنْ يَضْرِبْنَ، لَيَضْرِبَنَّ، لَيَضْرِبَنْ ، لَايَضْرِبْنَ . |

**فائدہ نافعہ:** مذکورہ چھ قسم کی مبنیات میں سے پہلی تین قسمیں مبنی اصل ہیں، اور باقی تینوں میں پہلا یعنی اسم غیر متمکن مشابہ مبنی ہے اور آخری دو یعنی اسم متمکن جب ترکیب میں واقع نہ ہو اور فعل مضارع بانون جمع مؤنث وبانون تاکید مبنی بالشرط ہیں.

**دوسری بات (معرب کی اقسام) کی تفصیل:**

## کلام عرب میں معرب کی فقط دو قسمیں ہیں

| شمار | اقسامِ معرب | مثال |
|---|---|---|
| ١ | اسم متمکن جب ترکیب میں واقع ہو<br>یعنی کسی عامل کے ساتھ ملکر آئے. (اور یہ اسم متمکن مرکب مع عاملہ ہے) | جَاءَ زَيْدٌ<br>میں زید. |
| ٢ | فعل مضارع بے نونہائے تاکید<br>و بے نونہائے جمع مؤنث | يَضْرِبُ، لَمْ يَضْرِبْ، لِيَضْرِبْ. |

## ایک ضروری تنبیہ

اوپر کے بیان سے معلوم ہوا کہ اسم متمکن اور فعل مضارع کا معرب یا مبنی ہونے کے لیے شرط ہے، یعنی اسم متمکن اس وقت مبنی ہو گا جب ترکیب میں واقع نہ ہو اور اس وقت معرب ہو گا جب ترکیب میں واقع ہو. ایسا ہی فعل مضارع اس وقت مبنی ہو گا جب نون جمع مؤنث اور نون تاکید کے ساتھ ہو اور اس وقت معرب ہو گا جب فعل مضارع نون جمع مؤنث اور نون تاکید سے خالی ہو.

اب ان دونوں کا مشروط بالشرط ہونے کی وجہ یہ ہے کہ اگر یہ شرط نہ ہو تو بعض ان سب کو مبنی قرار دینگے اور بعض ان سب کو معرب قرار دینگے حالانکہ یہ دونوں باتیں غلط ہیں اس لیے مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے ان کا معرب و مبنی ہونے کے لیے شرط لگا دیا تاکہ یہ بات ظاہر ہو جائے کہ کون معرب ہے اور کون مبنی.

تیسری بات (کلام عرب میں کون زیادہ ہے؟ اس) کی تفصیل:

معلوم رہے کہ کلام عرب میں کل معرب کی فقط دو قسمیں ہیں:

(۱) اسم متمکن / اسم معرب.

(۲) فعلِ معرب. (ہاں معرب کے افراد زیادہ ہیں) اور معرب کی دو قسم کے علاوہ باقی سب مبنیات ہیں.

## فائدۂ نافعہ:

(۱) اس بیان میں فعل مضارع سے مراد وہ افعال ہیں جن کے شروع میں علامت مضارع سے کوئی علامت موجود ہو. (بحث جو بھی ہو)

(۲) اسمِ معرب کا دوسرا نام اسمِ متمکن ہے. (اور اس کی سولہ قسمیں ہیں انشاء اللہ سامنے آئینگی. ص/۱۱٦)

## معرب اور مبنی کے درمیان تمیز کرنے کا طریقہ :

(۱) اگر عربی کلمہ نظر آئے اور وہ حرف ہو تو بلا فکر کہدینا کہ وہ مبنی ہے.

(۲) اگر اسم نظر آئے تو دو حال ہیں یا تو اسم غیر متمکن ہو گا (جس کی آٹھ قسمیں ہیں مضمرات، اسمائے اشارات، اسمائے موصولات، اسمائے افعال، اسمائے اصوات، اسمائے ظروف، اسمائے کنایات، مرکب بنائی) تو بھی مبنی ہیں، یا تو اسم متمکن ہو گا تو صاحب نحو میر کے بیان کے مطابق اگر وہ ترکیب میں آئے یعنی کسی عامل کے ساتھ ملکے آئے تو معرب ہے ورنہ وہ بھی مبنی ہے لیکن علامہ زمحشری رحمۃ اللہ علیہ کی رائے کے مطابق اگر اس میں اعراب کی صلاحیت رہے تو وہ معرب ہے اگرچہ اسی وقت ترکیب میں واقع نہ ہو.

(۳) اگر فعل نظر آئے تو اس میں کچھ تفصیل ہے (۱) اگر فعل ماضی ہے تو مبنی ہے خواہ ماضی کی جو بھی قسم ہو لہذا اس میں ماضی کی چھ اقسام سب داخل ہیں اس لیے "کَانَ یَضْرِبُ" بھی مبنی ہے. (۲) اگر امر حاضر معروف ہو خواہ با نون ثقیلہ ہو یا با نون خفیفہ یا بلا نون تاکید تو بھی مبنی ہے اور اس میں کل پندرہ صیغے داخل ہیں. (۳) اگر فعل مضارع ہو یعنی وہ افعال ہوں جن کے شروع میں علامات مضارع سے کوئی ایک علامت ہو تو آخر میں نظر کی جائے گی جس کی دو حال ہیں یا تو اس کے آخر نون جمع مؤنث یا نون تاکید ثقیلہ اور خفیفہ میں سے کوئی ایک ہو گی تو وہ بھی مبنی ہے جیسے یَضْرِبْنَ، تَضْرِبْنَ، لَیَضْرِبَنَّ، لَیَضْرِبَنْ. یا تو ان نونات سے خالی ہو گی تو وہ معرب ہے. اوپر کے بیان سے معلوم ہوا کل مبنی کی چھ قسمیں ہیں اور معرب کی فقط دو قسمیں ہیں، اور اضْرِبْنَانٌ مبنی کی قسم امر حاضر معروف میں داخل ہے.

### اوپر کے بیان کے مطابق معرب اور مبنی کی پہچان دو، ساتھ ساتھ مبنی کی قسم بھی تعیین کرو:

(احتمالی صیغوں میں تفصیل مطلوب ہے)

لَمْ یَفْعَلْ، اِضْرِبْنَ، یَسْمَعْنَ، تَرْمِیْنَ، تَضْرِبِیْنَ، یَدْعُوْنَ، لَنْ تَفْعَلْنَ، أَحَدَعَشَرَ، نَخٍّ، قَبْلُ زَیْدٍ، ذُوْ، لَهُمْ، رُوَیْدَ، ثَمَانِیَةَ عَشَرَ. مَدْرَسَهْ. قَالَ أَبِیْ بَخٍّ بَخٍّ. فَشَتَّانَ زَیْدٌ وَ عَمْرٌو، هٰذِهِ كُرَّاسَةٌ. فُلَانٌ كَیْتَ.

واسم غیر متمکن اسمی ست کہ با مبنی اصل مشابہت دارد. و مبنی اصل سہ چیز ست فعل ماضی وامر حاضر معروف و جملہ حروف. واسم متمکن اسمی ست کہ با مبنی اصل مشابہ نباشد.

عبارت بالا میں تین چیزیں ہیں: (۱) اسم غیر متمکن کی تعریف (۲) بنی اصل کی تعریف اور تعداد (۳) اسم متمکن کی تعریف.

پہلی بات (اسم غیر متمکن کی تعریف) کی تفصیل:

اسم غیر متمکن کی تعریف:

اسم غیر متمکن وہ اسم ہے جو کسی بنی اصل کے ساتھ مشابہت رکھتا ہے. جیسے هُوَ، ذَا، اَلَّذِيْ.

دوسری بات (مبنی اصل کی تعریف اور تعداد) کی تفصیل:

مبنی اصل کی تعریف:

مبنی اصل وہ کلمہ ہے جو اصل یعنی وضع کے اعتبار سے بنی ہو، کسی بنی کی مشابہت سے بنی نہ ہو. جیسے ضَرَبَ، اِضْرِبْ، مِنْ وغیرہ.

مبنی اصل کی تعداد: مبنی اصل تین ہیں (۱) تمام حروف جیسے مِنْ (۲) فعل ماضی جیسے ضَرَبَ (۳) امر حاضر معروف جیسے اِضْرِبْ.

تیسری بات (اسم متمکن کی تعریف) کی تفصیل:

اسم متمکن کی تعریف:

اسم متمکن وہ اسم ہے جو بنی اصل کے ساتھ مشابہت نہیں رکھتا ہے. جیسے جَاءَ زَيْدٌ میں زید.

فصل بدانکہ اسم غیر متمکن ہشت قسم ست: اول مضمرات چوں أَنَا من مرد وزن وضَرَبْتُ زدم من و إِيَّايَ خاص مرا، وضَرَبَنِيْ بزد مرا، و لِيْ مرا، وایں ہفتاد ضمیر ست۔ چہاردہ مرفوع متصل: ضَرَبْتُ ضَرَبْنَا ضَرَبْتَ ضَرَبْتُمَا ضَرَبْتُمْ ضَرَبْتِ ضَرَبْتُمَا ضَرَبْتُنَّ ، ضَرَبَ ضَرَبَا ضَرَبُوْا ضَرَبَتْ ضَرَبَتَا ضَرَبْنَ.

وچہاردہ مرفوع منفصل: أَنَا نَحْنُ أَنْتَ أَنْتُمَا أَنْتُمْ أَنْتِ أَنْتُمَا أَنْتُنَّ هُوَ هُمَا هُمْ هِيَ هُمَا هُنَّ. وچہاردہ منصوب متصل: ضَرَبَنِيْ ضَرَبَنَا ضَرَبَکَ ضَرَبَکُمَا ضَرَبَکُمْ ضَرَبَکِ ضَرَبَکُمَا ضَرَبَکُنَّ ضَرَبَهٗ ضَرَبَهُمَا ضَرَبَهُمْ ضَرَبَهَا ضَرَبَهُمَا ضَرَبَهُنَّ. وچہاردہ منصوب منفصل: إِيَّايَ إِيَّانَا إِيَّاکَ إِيَّاکُمَا إِيَّاکُمْ إِيَّاکِ إِيَّاکُمَا إِيَّاکُنَّ إِيَّاهُ إِيَّاهُمَا إِيَّاهُمْ إِيَّاهَا إِيَّاهُمَا إِيَّاهُنَّ. وچہاردہ مجرور متصل: لِيْ لَنَا لَکَ لَکُمَا لَکُمْ لَکِ لَکُمَا لَکُنَّ لَهٗ لَهُمَا لَهُمْ لَهَا لَهُمَا لَهُنَّ.

عبارت مذکورہ میں تین چیزوں کا بیان ہے : (۱) اسم غیر متمکن کی اقسام کا بیان (۲) اس کی پہلی قسم مضمرات کا بیان (۳) اقسام مضمرات کی تعریف اور تمام ضمائر کا ذکر باوضاحت.

پہلی چیز (اسم غیر متمکن کی اقسام) کی تفصیل:

معلوم رہے کہ اسم غیر متمکن کی کل آٹھ قسمیں ہیں: - اقسام بامثال

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| ۱ | مضمرات | أَنَا، إِيَّايَ .... | ۵ | اسمائے اصوات | أُخ، أُفّ، بَخّ... |
| ۲ | اسمائے اشارات | ذَا، ذَانِ، ذَيْنِ... | ٦ | اسمائے ظروف | إِذْ، إِذَا، مَتٰی... |
| ۳ | اسمائے موصولات | اَلَّذِيْ، اَلَّذَانِ... | ۷ | اسمائے کنایات | کَمْ، کَذَا، کَيْتَ..... |
| ۴ | اسمائے افعال | رُوَيْدَ، شَتَّانَ... | ۸ | مرکب بنائی | أَحَدَعَشَرَ، تِسْعَةَ عَشَرَ |

دوسری چیز (اسم غیر متمکن کی پہلی قسم مضمرات) کی تفصیل:

## (۱) مضمرات کا بیان

ضمیر کی پانچ قسمیں ہیں، اور کل ضمائر ستر (۷۰) ہیں.

اولاً ضمیر کی تین قسمیں ہیں: (۱) مرفوع (۲) منصوب (۳) مجرور.

پھر مرفوع اور منصوب دو دو قسم پر ہیں: متصل اور منفصل، اب چار قسم ہوئیں: (۱) مرفوع متصل (۲) مرفوع منفصل (۳) منصوب متصل (۴) منصوب منفصل، اور ضمیر مجرور کی ایک قسم ہے مجرور متصل. کل پانچ قسمیں ہوئیں، ہر ایک کی چودہ چودہ ضمائر ہیں. لہذا کل [۱۴×۵=۷۰] ستر ضمائر ہیں.

## تیسری چیز (اقسام مضمرات کی تعریف اور تمام ضمائر) کی تفصیل:

## ہر ایک کی تعریف:

### ضمیر کی تعریف:

ضمیر وہ اسم ہے جو اسم ظاہر کے عوض متکلم یا مخاطب یا ایسے غائب پر دلالت کرے جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہو. جیسے أَنَا، نَحْنُ، أَنْتَ، هُوَ وغیرہ.

### ضمیر مرفوع کی تعریف:

ضمیر مرفوع وہ ضمیر ہے جو ترکیباً محل رفع میں واقع ہو. خواہ فاعل حقیقی ہو جیسے ضَرَبْتُ، یا فاعل حکمی ہو جیسے ضُرِبَ، یا مبتدا ہو جیسے هُوَ زَيْد. یا خبر ہو جیسے مَنْ أَنْتَ.

### ضمیر مرفوع متصل کی تعریف:

ضمیر مرفوع متصل وہ ضمیر ہے جو اپنے عامل رافع فعل وشبہ فعل کے ساتھ ملکر آئے اور اپنے عامل کے بغیر نہ پڑھی جاسکتی ہو. خواہ وہ ترکیب میں فاعل واقع ہو یعنی وہ اگر فعل معروف، اسم فاعل، صفت مشبہ اور اسم تفضیل کے ساتھ متصل ہو تو فاعل واقع ہوے. جیسے ضَرَبْتُ، ضَارِبٌ، حَسَنٌ، أَفْضَلُ یا نائب فاعل ہو یعنی وہ اگر فعل مجہول اور اسم مفعول کے ساتھ متصل ہو تو نائب فاعل واقع ہوے جیسے ضُرِبْتُ، مَضْرُوْبٌ.

پھر ضمیر مرفوع متصل کی دو قسمیں ہیں: (۱) ضمیر مرفوع متصل بارز (۲) ضمیر مرفوع متصل مستتر.

### ضمیر مرفوع متصل بارز کی تعریف:

ضمیر مرفوع متصل بارز وہ ضمیر مرفوع متصل ہے جو ظاہر ہو اور پڑھنے میں صراحةً آئے. ضَرَبْتُ میں تُ.

## ضمیر مرفوع متصل مستتر کی تعریف:

ضمیر مرفوع متصل مستتر وہ ضمیر مرفوع متصل ہے جو پوشیدہ ہو اور پڑھنے میں صراحۃً نہ آئے بلکہ ضمناً. جیسے أَضْرِبُ میں أَنَا، نَضْرِبُ میں نَحْنُ.

## ضمائر کے بارے چند یادداشت باتیں

(۱) ماضی اور مضارع کی کل ضمائر مرفوعہ مشترک سمیت اٹھائیس (۲۸) ہیں. اور مشترک کے بغیر کل ضمائر مرفوعہ متصلہ سولہ ہیں: ان کو ماضی اور مضارع کے اٹھائیس صیغوں میں تقسیم کی گئی. وہ ضمائر (بغیر مشترک) یہ ہیں: تُ، نَا، تَ، تُمَا، تُمْ، تِ، تُنَّ، الف، واو ، نون، یاء، هُوَ ، هِيَ، أَنَا، نَحْنُ، أَنْتَ. ان سولہ ضمائر میں اول گیارہ بارز ہیں اور آخری پانچ مستتر ہیں. اوران سولہ ضمائر میں سات ضمائر یعنی تُ، نَا، تَ، تُمَا، تُمْ، تِ، تُنَّ ماضی کے لیے خاص ہیں، اور چار ضمائر یعنی یاء،أَنَا، نَحْنُ، أَنْتَ مضارع کے لیے خاص ہیں،اور باقی پانچ ضمائر یعنی الف، واؤ ، نون، هُوَ ، هِيَ ماضی اور مضارع دونوں میں آتی ہیں.

(۲) فعل ماضی کے دو صیغوں میں ضمیر مستتر رہتی ہے اگر کوئی اسم ظاہر ان کا فاعل نہ ہو. ایک صیغہ واحد مذکر غائب، دوسرا صیغہ واحد مؤنث غائب جیسے زَيْدٌ ضَرَبَ، هِنْدٌ ضَرَبَتْ. پس ضَرَبَ میں هُوَ اور ضَرَبَتْ میں هِيَ مستتر ہیں اور باقی بارہ صیغوں میں ضمیر ہمیشہ بارز رہتی ہے پس ضَرَبَا میں الف اور ضَرَبُوْا میں واوٗ اور ضَرَبَتَا میں الف اور باقی صیغوں میں نَ، تَ، تُمَا، تُمْ ، تِ، تُمَا ، تُنَّ ، تُ ، نَا علی ترتیب الصیغ ضمائر ہیں جو صراحۃً تلفظ ہونے کی وجہ سے بارز ہیں.

(۳) فعل کے چودہ صیغوں میں سے فقط دو صیغے یعنی واحد مذکر غائب اور واحد مؤنث غائب کے بعد جو اسم ظاہر آتا ہے وہ مرفوع ہو گا اور اس وقت ان میں کوئی ضمیر مستتر نہ ہو گی، بشرطیکہ ان صیغوں کا فاعل آگے مذکور نہ ہو جیسے ضَرَبَ زَيْدٌ. اگر مذکور ہو تو منصوب ہو گا. جیسے زَيْدٌ ضَرَبَ عَمْرًوا. اور باقی بارہ صیغوں کے بعد جو اسم آئے گا وہ منصوب ہی ہو گا.

(۴) فعل مضارع کے تین صیغوں میں ضمائر ہمیشہ مستتر رہتی ہیں یعنی یہ واجب الاستتار ہیں اور وہ صیغہ واحد مذکر حاضر، واحد متکلم اور جمع متکلم ہیں کیونکہ واحد مذکر حاضر میں أَنْتَ اور واحد متکلم میں أَنَا اور جمع متکلم میں نَحْنُ مستتر ہیں، اور دو صیغوں میں کبھی مستتر رہتی ہیں اور کبھی ان میں کوئی ضمیر نہیں رہتی، بلکہ اسم ظاہر ان کا فاعل ہوتا ہے یعنی یہ جائز الاستتار ہیں اور وہ دو صیغے واحد مذکر غائب اور واحد مؤنث غائب ہیں، کیونکہ اسم ظاہر ان کے فاعل بننے کی صورت میں ان میں نہ ضمیر بارز رہتی ہے اور نہ ضمیر مستتر جیسے يَضْرِبُ زَيْدٌ، تَضْرِبُ هِنْدٌ. لیکن اسم ظاہر ان کے فاعل نہ ہونے کی صورت میں ضمیر مستتر رہتی ہے. جیسے زَيْدٌ يَضْرِبُ عَمْرًوا، هِنْدٌ تَضْرِبُ بَكْرًا. یہاں يَضْرِبُ کے اندر هُوَ اور تَضْرِبُ کے اندر هِيَ مستتر ہے.

ان کے علاوہ باقی نو (۹) صیغوں میں ہمیشہ ضمائر بارز رہتی ہیں. چنانچہ تثنیہ کے صیغوں میں الف اور جمع مذکر غائب وحاضر کے صیغوں میں واؤ اور واحد مؤنث حاضر کے صیغہ میں یاء اور جمع مؤنث غائب وحاضر کے صیغوں میں نون جمع مؤنث ضمائر ہیں اور جو صراحۃً تلفظ ہونے کی وجہ سے بارز ہیں.

## فائدہ نافعہ:

### نون وقایہ کا بیان:

معلوم رہے کہ جب فعل یا اسمائے افعال کے ساتھ یائے متکلم کی ضمیر لاحق ہوتی ہے تو ضمیر اور فعل کے درمیان نون کے ذریعہ فاصلہ لانا واجب ہے اور اس نون کو نون وقایہ کہا جاتا ہے، جیسے أَكْرَمَنِيْ، يُكْرِمُنِيْ، تُكْرِمُوْنَنِيْ، أَكْرَمَتْنِيْ، أَكْرَمَتْنِيْ فَاطِمَةُ. اور جیسے رُوَيْدَنِيْ، عَلَيْكَنِيْ.

حروف مشبہ بفعل میں "لَيْتَ" کے ساتھ اکثر وقت نون وقایہ لایا جاتا ہے جیسے ﴿يَا لَيْتَنِيْ كُنْتُ تُرَابًا﴾ اور "لَعَلَّ" کے ساتھ حذف نون اکثر ہے جیسے ﴿لَعَلِّيْ أَعْمَلُ صَالِحًا﴾. إِنَّ، أَنَّ، كَأَنَّ، لٰكِنَّ کے ساتھ دونوں جائز ہے. حروف جارہ میں مِنْ اور عَنْ کے ساتھ نون وقایہ لانا واجب ہے. اور باقیوں میں نہ لانا ضروری ہے. نون وقایہ کی وجہ تسمیہ: چونکہ وہ نون فعل کے ساتھ کسرہ ملنے سے حفاظت کرتا ہے اس لیے اس کو نون وقایہ کہا جاتا ہے.

(جامع الدروس: ص / ۱۱۷)

## نقشہ ضمیر مرفوع متصل در ماضی (چودہ ضمائر)

| مثال | صیغہ کے نام | توضیح | ضمائر | شمار |
|---|---|---|---|---|
| ضَرَبْتُ - قتلْتُ | واحد متکلم | ضمیر بارز | تُ | ۱ |
| ضَرَبْنَا - قتلْنَا | جمع متکلم | " " | نَا | ۲ |
| ضَرَبْتَ - قَتَلْتَ | واحد مذکر حاضر | " " | تَ | ۳ |
| ضَرَبْتُمَ - قَتَلْتُمَا | تثنیہ مذکر حاضر | " " | تُمَا | ۴ |
| ضَرَبْتُمْ - قَتَلْتُمْ | جمع مذکر حاضر | " " | تُمْ | ۵ |
| ضَرَبْتِ - قَتَلْتِ | واحد مؤنث حاضر | " " | تِ | ۶ |
| ضَرَبْتُمَا - قَتَلْتُمَا | تثنیہ مؤنث حاضر | " " | تُمَا | ۷ |
| ضَرَبْتُنَّ، قَتَلْتُنَّ | جمع مؤنث حاضر | " " | تُنَّ | ۸ |
| ضَرَبَ - قَتَلَ | واحد مذکر غائب | ضمیر مستتر | هُوَ | ۹ |
| ضَرَبَا - قَتَلَا | تثنیہ مذکر غائب | ضمیر بارز | الف | ۱۰ |
| ضَرَبُوْا - قَتَلُوْا | جمع مذکر غائب | " " | واو | ۱۱ |
| ضَرَبَتْ - قَتَلَتْ | واحد مؤنث غائب | ضمیر مستتر | هِيَ | ۱۲ |
| ضَرَبَتَا - قَتَلَتَا | تثنیہ مؤنث غائب | ضمیر بارز | الف | ۱۳ |
| ضَرَبْنَ - قَتَلْنَ | جمع مؤنث غائب | " " | نَ | ۱۴ |

**فائدۂ نافعہ:** اے طالبو! تم مذکورہ نقشہ میں دیکھ رہے ہو کہ یہاں صرف دو صیغہ میں ضمیر۔ مستتر ہے اور باقی صیغوں میں بارز. بنابریں "ضَرَبْنَا زَيْدًا" کی ترکیب کرنے کے وقت کہیں گے ضَرَبَ فعل، نَا ضمیر بارز فاعل، زَيْدًا مفعول بہ۔

## نقشہ ضمیر مرفوع متصل در مضارع (چودہ ضمائر)

| شمار | ضمائر | توضیح | صیغہ کے نام | مثال |
|---|---|---|---|---|
| ۱ | أَنَا | ضمیر مستتر | واحد متکلم | أَضْرِبُ |
| ۲ | نَحْنُ | " " | جمع متکلم | نَضْرِبُ |
| ۳ | أَنْتَ | " " | واحد مذکر حاضر | تَضْرِبُ |
| ۴ | الف | ضمیر بارز | تثنیہ مذکر حاضر | تَضْرِبَانِ |
| ۵ | واو | " " | جمع مذکر حاضر | تَضْرِبُوْنَ |
| ۶ | یاء | " " | واحد مؤنث حاضر | تَضْرِبِیْنَ |
| ۷ | الف | " " | تثنیہ مؤنث حاضر | تَضْرِبَانِ |
| ۸ | نَ | " " | جمع مؤنث حاضر | تَضْرِبْنَ |
| ۹ | هُوَ | ضمیر مستتر | واحد مذکر غائب | يَضْرِبُ |
| ۱۰ | الف | ضمیر بارز | تثنیہ مذکر غائب | يَضْرِبَانِ |
| ۱۱ | واو | " " | جمع مذکر غائب | يَضْرِبُوْنَ |
| ۱۲ | هِيَ | ضمیر مستتر | واحد مؤنث غائب | تَضْرِبُ |
| ۱۳ | الف | ضمیر بارز | تثنیہ مؤنث غائب | تَضْرِبَانِ |
| ۱۴ | نَ | " " | جمع مؤنث غائب | يَضْرِبْنَ |

### ضمیر مرفوع منفصل کی تعریف:

ضمیر مرفوع منفصل وہ ضمیر ہے جو اپنے عامل رافع سے جدا ہو کر آئے اور اپنے عامل کے بغیر پڑھی جاسکتی ہو۔ (یہ صرف بارز ہوتی ہے مستتر نہیں ہوتی)

=

= اور ترکیب میں کبھی فاعل جیسے ماضَرَبَ عَمْرًوا إِلَّا أَنَا یا نائب فاعل جیسے مَاضُرِبَ إِلَّا أَنَا

اور کبھی مبتدا جیسے أَنَا زَيْدٌ یا خبر واقع ہوتی ہے. جیسے مَنْ أَنتَ.

## نقشہ ضمیر مرفوع منفصل (چودہ ضمائر)

| شمار | ضمائر | صیغہ کے نام | شمار | ضمائر | صیغہ کے نام |
|---|---|---|---|---|---|
| ۱ | أَنَا | ضمیر واحد متکلم | ۸ | أَنْتُنَّ | ضمیر جمع مؤنث حاضر |
| ۲ | نَحْنُ | ضمیر جمع متکلم | ۹ | هُوَ | ضمیر واحد مذکر غائب |
| ۳ | أَنتَ | ضمیر واحد مذکر حاضر | ۱۰ | هُمَا | ضمیر تثنیہ مذکر غائب |
| ۴ | أَنْتُمَا | ضمیر تثنیہ مذکر حاضر | ۱۱ | هُمْ | ضمیر جمع مذکر غائب |
| ۵ | أَنْتُمْ | ضمیر جمع مذکر حاضر | ۱۲ | هِيَ | ضمیر واحد مؤنث غائب |
| ۶ | أَنْتِ | ضمیر واحد مؤنث حاضر | ۱۳ | هُمَا | ضمیر تثنیہ مؤنث غائب |
| ۷ | أَنْتُمَا | ضمیر تثنیہ مؤنث حاضر | ۱۴ | هُنَّ | ضمیر جمع مؤنث غائب |

### ضمیر منصوب کی تعریف:

ضمیر منصوب وہ ضمیر ہے جو ترکیب میں مفعول واقع ہو یا جن کے اول میں کوئی عامل ناصب آئے. یعنی ترکیبا محل نصب میں واقع ہو.

### ضمیر منصوب متصل کی تعریف:

ضمیر منصوب متصل وہ ضمیر ہے جو اپنے عاملِ ناصب فعل کے ساتھ یا حروف مشبہ بفعل کے ساتھ مل کر آئے. اور اپنے عامل کے بغیر نہ پڑھی جاسکتی ہو. اگر فعل کے ساتھ ملکے آئے اور وہ فعل متعدی ہو تو ترکیب میں مفعول بہ واقع ہو گی. جیسے ضَرَبَنِيْ. اور اگر وہ فعل لازم ہو تو ترکیب میں مفعول فیہ / مفعول بہ واقع ہو گی. (راجح مفعول بہ / مشابہ مفعول بہ) جیسے أَتَيْتُكَ. اور اگر حروف مشبہ بفعل کے ساتھ ملکے آئے تو ان کا اسم واقع ہو گی. جیسے إِنَّنِيْ، إِنَّنَا، إِنَّا.

## نقشہ ضمیر منصوب متصل (چودہ ضمائر)

| شمار | ضمائر | صیغہ کے نام | مثال متصل بہ فعل | مثال متصل حروف مشبہ بفعل |
|---|---|---|---|---|
| ۱ | يَ | ضمیر واحد متکلم | ضَرَبَنِيْ، يَضْرِبُنِيْ | إِنَّنِيْ، لَعَلِّيْ |
| ۲ | نَا | ضمیر جمع متکلم | ضَرَبَنَا، يَضْرِبُنَا | إِنَّنَا، لَعَلَّنَا |
| ۳ | كَ | ضمیر واحد مذکر حاضر | ضَرَبَكَ، يَضْرِبُكَ | إِنَّكَ، لَعَلَّكَ |
| ۴ | كُمَا | ضمیر تثنیہ مذکر حاضر | ضَرَبَكُمَا، يَضْرِبُكُمَا | إِنَّكُمَا، لَعَلَّكُمَا |
| ۵ | كُمْ | ضمیر جمع مذکر حاضر | ضَرَبَكُمْ، يَضْرِبُكُمْ | إِنَّكُمْ، لَعَلَّكُمْ |
| ۶ | كِ | ضمیر واحد مؤنث حاضر | ضَرَبَكِ، يَضْرِبُكِ | إِنَّكِ، لَعَلَّكِ |
| ۷ | كُمَا | ضمیر تثنیہ مؤنث حاضر | ضَرَبَكُمَا، يَضْرِبُكُمَا | إِنَّكُمَا، لَعَلَّكُمَا |
| ۸ | كُنَّ | ضمیر جمع مؤنث حاضر | ضَرَبَكُنَّ، يَضْرِبُكُنَّ | إِنَّكُنَّ، لَعَلَّكُنَّ |
| ۹ | هَاء | ضمیر واحد مذکر غائب | ضَرَبَهٗ، يَضْرِبُهٗ | إِنَّهٗ، لَعَلَّهٗ |
| ۱۰ | هُمَا | ضمیر تثنیہ مذکر غائب | ضَرَبَهُمَا، يَضْرِبُهُمَا | إِنَّهُمَا، لَعَلَّهُمَا |
| ۱۱ | هُمْ | ضمیر جمع مذکر غائب | ضَرَبَهُمْ، يَضْرِبُهُمْ | إِنَّهُمْ، لَعَلَّهُمْ |
| ۱۲ | هَا | ضمیر واحد مؤنث غائب | ضَرَبَهَا، يَضْرِبُهَا | إِنَّهَا، لَعَلَّهَا |
| ۱۳ | هُمَا | ضمیر تثنیہ مؤنث غائب | ضَرَبَهُمَا، يَضْرِبُهُمَا | إِنَّهُمَا، لَعَلَّهُمَا |
| ۱۴ | هُنَّ | ضمیر جمع مؤنث غائب | ضَرَبَهُنَّ، يَضْرِبُهُنَّ | إِنَّهُنَّ، لَعَلَّهُنَّ |

### ضمیر منصوب منفصل کی تعریف:

ضمیر منصوب منفصل وہ ضمیر ہے جو اپنے عامل ناصب سے جدا ہو کر آئے اور اپنے عامل کے بغیر پڑھی جاسکتی ہو اور وہ ہمیشہ مفعول بہ واقع ہوتی ہے چاہے اپنے عامل پر مقدم ہو جیسے إِيَّاكَ نَعْبُدُ یا مؤخر ہو جیسے أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ.

## نقشۂ ضمیر منصوب منفصل (چودہ ضمائر)

| شمار | ضمائر | صیغہ کے نام | شمار | ضمائر | صیغہ کے نام |
|---|---|---|---|---|---|
| ۱ | إِيَّايَ | ضمیر واحد متکلم | ۸ | إِيَّاكُنَّ | ضمیر جمع مؤنث حاضر |
| ۲ | إِيَّانَا | ضمیر جمع متکلم | ۹ | إِيَّاهُ | ضمیر واحد مذکر غائب |
| ۳ | إِيَّاكَ | ضمیر واحد مذکر حاضر | ۱۰ | إِيَّاهُمَا | ضمیر تثنیہ مذکر غائب |
| ۴ | إِيَّاكُمَا | ضمیر تثنیہ مذکر حاضر | ۱۱ | إِيَّاهُمْ | ضمیر جمع مذکر غائب |
| ۵ | إِيَّاكُمْ | ضمیر جمع مذکر حاضر | ۱۲ | إِيَّاهَا | ضمیر واحد مؤنث غائب |
| ۶ | إِيَّاكِ | ضمیر واحد مؤنث حاضر | ۱۳ | إِيَّاهُمَا | ضمیر تثنیہ مؤنث غائب |
| ۷ | إِيَّاكُمَا | ضمیر تثنیہ مؤنث حاضر | ۱۴ | إِيَّاهُنَّ | ضمیر جمع مؤنث غائب |

### ضمیر مجرور متصل کی تعریف:

ضمیر مجرور متصل وہ ضمیر ہے جو حرف جر یا اسم مضاف کے ساتھ ملکر آئے. اگر حرف جر کے ساتھ ملکر آئے تو ترکیب میں مجرور واقع ہو گی. جیسے لِيْ ، لَنَا. اور اگر اسم مضاف کے ساتھ ملکر آئے تو مضاف الیہ واقع ہو گی. جیسے غُلَامِيْ.

(یہاں حرف جر سے سات حروف مراد ہیں: باء ، لام، مِنْ، فِيْ ، عَنْ، عَلٰی، إِلٰی، بعض نے رُبَّ کو بھی شمار کیا)

فائدہ: ضمیر مجرور منفصل عربی میں نہیں آتی ہے:

اس لیے کہ یہ ضمائر یا تو مجرور کی صورت میں ہوتی ہے یا مضاف الیہ کی صورت میں، پس اگر یہ ضمائر- حرف جر یا مضاف سے پہلے آئیں تو مجرور کا جار سے اور مضاف الیہ کا مضاف سے مقدم ہونا لازم آئے گا یہ تو جائز نہیں. اور اگر یہ ضمائر- حرف جر یا مضاف کے بعد منفصل طور پر لائی جائیں تو جار کا اپنے مجرور سے اور مضاف کا اپنے مضاف الیہ سے الگ ہونا لازم آئے گا =

= اور یہ بھی جائز نہیں، کیونکہ نحویوں کا قاعدہ ہے کہ جار اپنے مجرور سے اور مضاف اپنے مضاف الیہ سے جدا نہیں ہوتا یعنی ان میں فصل نہیں ہوتا. (درِ بے نظیر: ص/ ۹۰)

## نقشہ ضمیر مجرور متصل (چودہ ضمائر)

| شمار | ضمائر | صیغہ کے نام | متصل بہ حرف جر | متصل باسم مضاف |
|---|---|---|---|---|
| ۱ | يَ | ضمیر واحد متکلم | لِيْ، عليَّ | غُلَامِيْ، كِتَابِيْ |
| ۲ | نَا | ضمیر جمع متکلم | لَنَا، عَلَيْنَا | غُلَامُنَا، كِتَابُنَا |
| ۳ | كَ | ضمیر واحد مذکر حاضر | لَكَ، عَلَيْكَ | غُلَامُكَ، كِتَابُكَ |
| ۴ | كُمَا | ضمیر تثنیہ مذکر حاضر | لَكُمَا، عَلَيْكُمَا | غُلَامُكُمَا، كِتَابُكُمَا |
| ۵ | كُمْ | ضمیر جمع مذکر حاضر | لَكُمْ، عَلَيْكُمْ | غُلَامُكُمْ، كِتَابُكُمْ |
| ۶ | كِ | ضمیر واحد مؤنث حاضر | لَكِ، عَلَيْكِ | غُلَامُكِ، كِتَابُكِ |
| ۷ | كُمَا | ضمیر تثنیہ مؤنث حاضر | لَكُمَا، عَلَيْكُمَا | غُلَامُكُمَا، كِتَابُكُمَا |
| ۸ | كُنَّ | ضمیر جمع مؤنث حاضر | لَكُنَّ، عَلَيْكُنَّ | غُلَامُكُنَّ، كِتَابُكُنَّ |
| ۹ | هَاء | ضمیر واحد مذکر غائب | لَهٗ، عَلَيْهِ | غُلَامُهٗ، كِتَابُهٗ |
| ۱۰ | هُمَا | ضمیر تثنیہ مذکر غائب | لَهُمَا، عَلَيْهِمَا | غُلَامُهُمَا، كِتَابُهُمَا |
| ۱۱ | هُمْ | ضمیر جمع مذکر غائب | لَهُمْ، عَلَيْهِمْ | غُلَامُهُمْ، كِتَابُهُمْ |
| ۱۲ | هَا | ضمیر واحد مؤنث غائب | لَهَا، عَلَيْهَا | غُلَامُهَا، كِتَابُهَا |
| ۱۳ | هُمَا | ضمیر تثنیہ مؤنث غائب | لَهُمَا، عَلَيْهِمَا | غُلَامُهُمَا، كِتَابُهُمَا |
| ۱۴ | هُنَّ | ضمیر جمع مؤنث غائب | لَهُنَّ، عَلَيْهِنَّ | غُلَامُهُنَّ، كِتَابُهُنَّ |

## ضمائر کی پانچ قسموں کی پہچان کے بارے ایک اجمالی بحث:

(۱) ضمیر غائب جس کی طرف راجع ہو اسے مرجع (بکسر جیم) کہتے ہیں. جیسے مَرَرْتُ بِزَيْدٍ وَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ اس میں (ہ) ضمیر مجرور کا مرجع "زید" ہے.

(۲) ضمیر کا اعراب محلی ہوتا ہے، اور اعراب محلی کا مطلب یہ ہے کہ کوئی اسمِ مبنی ایسی جگہ پر آجائے کہ اس جگہ اگر اسمِ معرب آتا تو اس پر اعراب لفظی یا تقدیری آجاتا.

(۳) ضمیر کبھی محل رفع میں ہوتی ہے تو اسے ضمیر مرفوع کہا جائے گا، اور اگر محل نصب میں واقع ہو تو اسے ضمیر منصوب کہتے ہیں، اور اگر محل جر میں واقع ہو یعنی مضاف الیہ ہو یا حرف جر کے بعد ہو تو اسے ضمیر مجرور کہا جائے گا.

(۴) پھر مرفوع و منصوب کی دو دو قسمیں ہیں: اگر وہ اپنے عامل کے ساتھ ملی ہوئی ہو اور اس سے پہلے نہ آسکے تو اسے ضمیر مرفوع متصل یا ضمیر منصوب متصل کہیں گے، ورنہ ضمیر مرفوع منفصل یا ضمیر منصوب منفصل کہیں گے. اور ضمیر مجرور صرف متصل ہوتی ہے منفصل نہیں ہوتی. اس طرح کل ضمائر کی پانچ قسمیں بنتی ہیں.

## ضمائر کی پانچ قسموں کے درمیان تمیز کرنے کا طریقہ:

(۱) ضمیر مرفوع متصل: اس کی دو قسمیں ہیں (۱) بارز: وہ تو گیارہ ہیں تُ، نَا، تَ، تُمَا، تُمْ، تِ، تُنَّ (یہ ماضی کے ساتھ خاص ہیں) الف، واو، نون، یاء (پہلے تین ماضی اور مضارع دونوں میں ہیں اور آخری ضمیر مضارع کے ساتھ خاص ہے) (۲) مستتر: وہ پانچ ہیں هُوَ، هِيَ، أَنَا، نَحْنُ، أَنْتَ (پہلے دو ماضی اور مضارع دونوں میں آتی ہیں اور باقی تین مضارع کے ساتھ خاص ہیں) اب ان میں ضمائر بارز فعل کے ساتھ فعل کے جز بنکر آتی ہیں، لہٰذا اگر وہ ضمائر نظر آئیں تو کہا جائیگا کہ وہ ضمائرِ مرفوعِ متصل ہیں. اور ضمائر مستتر بھی ماضی اور مضارع کے صرف پانچ صیغوں میں ہیں (واحد مذکر غائب، واحد مؤنث غائب اور صرف مضارع کے واحد مذکر حاضر، واحد متکلم اور جمع متکلم). اور امر اور نہی کا حال مضارع کے جس صیغہ سے امر و نہی بنے ہیں اس کے مانند ہے.

(۲) ضمیر مرفوع منفصل: وہ تو ظاہر ہے یعنی أنَا، نَحْنُ، أَنْتَ ..... جدا ہو کر آنا. (۳) ضمیر منصوب متصل: يِ، نا، كَ ، كِ، كُمَا، كُمْ ، كِ، كُمَا، كُنَّ،ہ، هُمَا، هُمْ، هَا، هُمَا، هُنَّ، اگر یہ ضمائر جو کسی فعل کے ساتھ یا چھ حروف مشبہ بفعل میں سے کسی ایک کے ساتھ ملکے آئیں تو وہ ضمیر منصوب متصل ہو گی. (۴) ضمیر منصوب منفصل: اگر منصوب متصل میں ذکر شدہ ضمائر "إِيَّا" کے ساتھ ملکے آنا نظر آئیں تو وہ ضمائر منصوب منفصل ہیں.

(۵) ضمیر مجرور متصل: اگریِ، نَا، كَ..... ضمائر مشہورہ سات حروف جارہ (بَا، لام، مِنْ، فِيْ ، عَنْ، عَلٰى، إِلٰى، بقول بعض رُبَّ) میں سے کسی ایک کے ساتھ ملکے آئیں یا کسی بھی اسم ظاہر کے ساتھ ملکے آئیں تو وہ ضمائر مجرور متصل ہیں.

ضمائر کی پہچاننے کے طریقوں کو سامنے رکھ کر ضمائر کی شناخت کرو اور اقسام بتاؤ:

مِنْهَا خَلَقْنَاكُمْ وَفِيهَا نُعِيدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ ، إِنَّكُمْ ظَلَمْتُمْ أَنْفُسَكُمْ بِاتِّخَاذِكُمْ، هُمُ الْمُفْلِحُونَ، إِيَّاكَ نَعْبُدُ، رَأَيْتُهُمْ لِي سَاجِدِينَ، ضَرَبْتُكُنَّ فَاطِمَةُ، إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ. أَنَا زَيْدٌ، أَلْفَتُهَا، وَهُوَ حَسْبِيْ.

«إِنَّهُ، لَهُ، بِهٖ، عَلَيْهِ، مِنْهُ» کے ہائے ضمیر کے بارے ایک مفید قاعدہ:

(۱) اگر ہائے ضمیر کے پہلے فتحہ ہو تو اس کے بعد (واؤ) زیادہ کرے. (اور یہ الٹا پیش کی صورت میں ہو گا) جیسے لَهٗ، لٰكِنَّهٗ ، بَعْدَهٗ وغیرہ لیکن سورۂ زمر کے پہلے رکوع میں ﴿ وَإِنْ تَشْكُرُوا يَرْضَهُ لَكُمْ ﴾ [الزمر:٧] میں ہائے ضمیر کے بعد واؤ زیادہ نہ کرنا یہ قرآن مجید کا خاص رسم ہے.

(۲) اگر ہائے ضمیر کے پہلے کسرہ ہو تو اس کے بعد ایک (یاء) زیادہ کرے. (اور یہ کھڑی زیر کی صورت میں ہو گا) جیسے بِهٖ، مِنْ بَعْدِهٖ.

(۳) اگر ہائے ضمیر کے پہلے یائے ساکن ہو تو ہائے ضمیر میں صرف ایک کسرہ ہوتی ہے. جیسے عَلَيْهِ، فِيْهِ مگر سورۂ فرقان کے پانچویں رکوع ﴿ وَيَخْلُدْ فِيهٖ مُهَانًا ﴾ [الفرقان:٦٩] میں کسرہ کے ساتھ یاء زیادہ کرنا قرآن کریم کا خاص رسم خط ہے. (خَطَّانِ لَا يُقَاسَانِ خَطُّ الْقُرْآنِ وَخَطُّ الْعَرُوْضِ)

(۴) اگر ہائے ضمیر کے پہلے یائے ساکن کے بغیر دوسرا کوئی ساکن ہو تو ہائے ضمیر میں صرف ایک ضمہ ہو گا. جیسے مِنْهُ ، عَنْهُ.

(نوٹ) "ہ" ضمیر کا اصل حرکت تو ضمہ ہے مگر جب اس سے پہلے کسرہ یا یائے ساکنہ آجائے تو خلاف قیاس مکسور پڑھی جاتی ہے جیسے بِهٖ، فِيْهِ اور ما قبل فتحہ یا ضمہ یا الف یا واؤ ساکن ہو تو مضموم ہوتی ہے مثل: لَهٗ، رَسُوْلُهٗ، أَخَاهُ، أَخُوْهُ. (درب نظیر ص ۱۵۸)

| |
|---|
| دوم اسمائے اشارات: ذَا، ذَانِ، ذَيْنِ، تَا، تِيْ، تِهْ، ذِهْ، ذِهِيْ، تِهِيْ، تَانِ، تَيْنِ، أُولَاءِ بمد، أُولٰی بقصر. |

## (۲) اسمائے اشارات کا بیان

عبارت بالا میں تین باتیں ہیں: (۱) اسم اشارہ اور مشار الیہ کی تعریف (۲) اسمائے اشارات کی تعداد اور کیا کیا؟ ان کے مواقع استعمال سمیت (۳) اسمائے اشارات کے طریق استعمال.

**پہلی بات (اسم اشارہ اور مشار الیہ کی تعریف) کی تفصیل:**

**اسم اشارہ کی تعریف:**

اسم اشارہ وہ اسم ہے جس کو مشار الیہ کی تعیین کے لیے وضع کیا گیا.

**مشار الیہ کی تعریف :**

مشار الیہ وہ شئ ہے جس کی طرف اشارہ کیا جائے. جیسے ﴿وَتِلْكَ الْأَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ﴾ [آل عمران: ١٤٠] کہ اس میں تِلْكَ اسم اشارہ اور الْأَيَّامُ مشار الیہ ہے.

**دوسری بات (اسمائے اشارات کی تعداد، وہ کیا کیا اور ان کے مواقع استعمال) کی تفصیل:**

**اسمائے اشارہ کی تعداد:** اسمائے اشارہ مشہور اور کثیر الاستعمال (۱۳) تیرہ ہیں.

## اسمائے اشارہ اور ان کے مواقع استعمال

| مثال | مواقع استعمال | اسمائے اشارہ | تعداد/۱۳ |
|---|---|---|---|
| جَاءَ هٰذَا الرَّجُلُ | واحد مذکر کے لیے | ذَا | ۱ |
| جَاءَ هٰذَانِ الرَّجُلَانِ، رَأَيْتُ هٰذَيْنِ الرَّجُلَيْنِ | یہ دونوں تثنیہ مذکر کے لیے | ذَانِ، ذَيْنِ | ۲،۳ |
| وَيَا قَوْمِ هَذِهِ نَاقَةُ اللهِ لَكُمْ آيَةً [هود:٦٤] .... | یہ چھ واحد مؤنث اور جمع غیر عاقل کے لیے | تَا، تِيْ، تِهْ، ذِهْ، ذِهِيْ، تِهِيْ | ۴،۵،۶، ۷،۸،۹ |
| جَاءَتْنِيْ هَاتَانِ الْمَرْأَتَانِ، رَأَيْتُ هَاتَيْنِ الْمَرْأَتَيْنِ. | یہ دونوں تثنیہ مؤنث کے لیے | تَانِ، تَيْنِ | ۱۰،۱۱ |
| جَاءَنِيْ هٰؤُلَاءِ الرِّجَالُ، جَاءَتْنِيْ هٰؤُلَاءِ النِّسَاءُ. | یہ دونوں جمع مذکر اور جمع مؤنث کے لیے | أُولَاءِ (بمد) أُولٰی (بقصر) | ۱۲،۱۳ |

(نوٹ): أُولَاءِ، أُولٰی میں واؤ لکھا جائے گا مگر پڑھا نہ جائے گا، پس أُلَاءِ، أُلٰی پڑھیں گے. (جامع الدروس: ص/۱۲۶)

**تیسری بات (اسمائے اشارات کے طریق استعمال) کی تفصیل:**

**اسمائے اشارہ کے طریق استعمال** (طریق استعمال تین ہیں)

(۱) کبھی اسمائے اشارہ کے شروع میں "ھا" حرف تنبیہ بڑھاتے ہیں جیسے هٰذَا، تو اس وقت دو فائدے حاصل ہوتے ہیں: (۱) قریب کی طرف اشارہ سمجھانا (۲) مخاطب کو ہوشیار کرنا. جیسے أَكْرِمْ هٰذَا الرَّجُلَ.

(۲) کبھی اسمائے اشارہ کے آخر حرف خطاب بڑھاتے ہیں جیسے ذَاكَ، تو اس وقت بھی دو فائدے حاصل ہوتے ہیں: (۱) درمیانی چیز کی طرف اشارہ سمجھانا (۲) مخاطب کی حالت بیان کرنا، کہ وہ مخاطب ایک ہے یا دو یا زیادہ، مذکر ہے یا مؤنث. جیسے اِرْكَبْ ذَاكَ الْحِصَانَ، اِرْكَبْ تِيْكَ النَّاقَةَ.

(۳) کبھی اسمائے اشارہ کے آخر حرف خطاب اور اسمائے اشارہ و حرف خطاب کے درمیان لام مکسور لایا جاتا ہے جیسے ذَالِکَ، تو اس وقت بھی دو فائدے حاصل ہوتے ہیں (۱) بعید کی طرف اشارہ سمجھانا (۲) مخاطب کی حالت بیان کرنا. کمامر آنفا. جیسے خُذْ ذٰلِكَ الْقَلَمَ ، خُذْ تِلْكَ الدَّوَاةَ.

معلوم رہے کہ حروف خطاب چھ ہیں: کَ، کُمَا، کُمْ، کِ، کُمَا، کُنَّ.

**ذیل کی مثالوں میں اسمائے اشارات کی تعیین کرکے بتاؤ کہ وہ مذکر یا مؤنث کے لیے، واحد یا تثنیہ یا جمع کے لیے، قریب یا متوسط یا بعید کے لیے۔**

ذٰلِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ فِيهِ، أُولٰئِكَ حِزْبُ اللهِ ، هَذِهِ نَاقَةُ اللهِ، فَمَالِ هٰؤُلَاءِ الْقَوْمِ لَا يَكَادُوْنَ يَفْقَهُوْنَ حَدِيْثًا،أُدْعُ ذَيْنِكَ الْوَلَدَيْنِ، تَانِكَ شَجَرَتَانِ، قَرَأْتُ هٰذَيْنِ الْكِتَابَيْنِ، فِيْ تَيْنِكَ الْقَرْيَتَيْنِ مَسْجِدَانِ، هَاتَانِ مِلْعَقَتَانِ، هٰذَانِ إِبْرِيْقَانِ،تِلْكَ أَمَانِيُّهُمْ،هَاتِهِيْ إِمْرَأَةٌ. هٰذَاكِتَابٌ، تِلْكَ الرُّسُلُ، فَذَانِكَ بُرْهَانَانِ، إِحْدَى ابْنَتَيَّ هَاتَيْنِ ، قَالُوا إِنْ هٰذَانِ لَسَاحِرَانِ، كُلُّ أُولٰئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْؤُوْلًا.

سوم اسمائے موصولہ: اَلَّذِيْ، اَلَّذَانِ، اَلَّذَيْنِ، اَلَّذِيْنَ، اَلَّتِيْ، اَللَّتَانِ، اَللَّتَيْنِ، اَللَّاتِيْ، اَللَّوَاتِيْ، مَا، مَنْ، أَيٌّ، أَيَّةٌ و الف ولام بمعنی اَلَّذِيْ در اسم فاعل و مفعول چوں اَلضَّارِبُ و اَلْمَضْرُوْبُ و ذُوْ بمعنی اَلَّذِيْ در لغت بنی طے نحو جَاءَنِيْ ذُوْ ضَرَبَکَ. بدانکہ أَيٌّ و أَيَّةٌ معرب ست.

## (۳) اسمائے موصولہ کا بیان

اوپر کی عبارت کے پیش نظر تین باتوں کا ذکر: (۱) اسم موصول، صلہ اور صدر صلہ کی تعریف (۲) اسمائے موصولہ کی تعداد اور مواقع استعمال (۳) أَيٌّ و أَيَّةٌ کی حالات مع احکام.

## پہلی بات (اسم موصول، صلہ اور صدر صلہ کی تعریف) کی تفصیل:

### اسم موصول کی تعریف:

اسم موصول وہ اسم ہے جو صلہ کے بغیر جملہ کا کامل جز نہیں ہو سکتا ہے، اور صلہ کے ساتھ ملکر جملہ کا جزو تام یعنی فاعل و مفعول اور مبتدا و خبر وغیرہ ہوے.

### صلہ کی تعریف:

صلہ وہ جملۂ خبریہ ہے جو اسم موصول کے بعد آتا ہے اسم موصول کے معنی کو پورا کرنے کے لیے، اور اس میں ایک ضمیر ہوتی ہے جو اسم موصول کی طرف لوٹتی ہے جس کو نحویوں کے اصطلاح میں عائد کہا جاتا ہے، البتہ الف ولام موصول کے صلہ کا مسئلہ دوسرے موصولات کے خلاف ہے، کیونکہ ان کا صلہ وہی اسم فاعل و مفعول ہیں جو ان کے مدخول ہوتے ہیں.

### صدر صلہ سے مراد:

صدر صلہ سے مراد جملۂ صلہ کا مسند الیہ خواہ مبتدا ہو، یا فاعل، یا نائب فاعل. جیسے جَاءَنِيْ الَّذِيْ ضَرَبْتُهٗ، کہ یہاں الَّذِيْ اسم موصول ہے، ضَرَبْتُهٗ صلہ ہے، ضَرَبْتُهٗ کی ضمیر منصوب متصل (ہ) عائد ہے اور ضَرَبْتُهٗ کی ضمیر مرفوع متصل (تُ) صدر صلہ ہے. (معلوم رہے کہ أَيٌّ وَ أَيَّةٌ کی حالتوں میں صدر صلہ سے مراد خاص صدر صلہ ہے جس کا ذکر وہاں ہو گا. ص/٨٩ میں)

## دوسری بات (اسمائے موصولہ کی تعداد اور مواقع استعمال) کی تفصیل:

**اسمائے موصولہ کی تعداد:** اسمائے موصولہ پندرہ (١٥) ہیں.

### اسمائے موصولہ اور ان کے مواقع استعمال

| تعداد / ١٥ | اسمائے موصولہ | مواقع استعمال | مثال |
|---|---|---|---|
| ١ | اَلَّذِيْ | واحد مذکر کے لیے | يُفْلِحُ الَّذِيْ يَجْتَهِدُ. |
| ٢،٣ | اَلَّذَانِ، اَلَّذَيْنِ | یہ دونوں تثنیہ مذکر کے لیے | يُفْلِحُ الَّذَانِ يَجْتَهِدَانِ، رَحَّبْتُ الَّذَيْنِ يَجْتَهِدَانِ. |

| | | | |
|---|---|---|---|
| ۴ | اَلَّذِيْنَ | یہ جمع مذکر عاقل کے لیے | يُفْلِحُ الَّذِيْنَ يَجْتَهِدُوْنَ. |
| ۵ | اَللَّتِيْ | یہ واحد مؤنث اور جمع غیر عاقل کے لیے | تُفْلِحُ اللَّتِيْ تَجْتَهِدُ. |
| ۶،۷ | اَللَّتَانِ، اَللَّتَيْنِ | یہ دونوں تثنیہ مؤنث کے لیے | تُفْلِحُ اللَّتَانِ تَجْتَهِدَانِ، رَحَّبْتُ اللَّتَيْنِ تَجْتَهِدَانِ. |
| ۸،۹ | اَللَّاتِيْ، اَللَّوَاتِيْ (اَللَّائِيْ) | یہ جمع مؤنث کے لیے | تُفْلِحُ اللَّاتِيْ، /اللَّوَاتِيْ/ اللَّائِيْ يَجْتَهِدْنَ. |
| ۱۰ | مَا | غیر ذوی العقول کے لیے (غالبا) | وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُوْنَ |
| ۱۱ | مَنْ | یہ ذوی العقول کے لیے (غالبا) | قَدْ أَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى |
| ۱۲ | أَيٌّ | مذکر کے لیے | أَكْرِمْ أَيُّهُمْ (مَبْنِيٌّ عَلَى الضَّمِّ لِكَوْنِهِ مَبْنِيًّا) أَحْسَنُ أَخْلَاقًا. |
| ۱۳ | أَيَّــةٌ | مؤنث کے لیے | لَاتَضْرِبْ أَيَّتُهُنَّ فِي الدَّارِ. |
| ۱۴ | الف ولام) بمعنی الَّذِيْ، الَّذَانِ، الَّذِيْنَ، اللَّتِيْ....) | یہ واحد، تثنیہ، جمع اور مذکر و مؤنث کے لیے ہونے میں اسم فاعل واسم مفعول کا اعتبار کیا جائے گا | الضَّارِبُ، الضَّارِبَانِ، الضَّارِبُوْنَ، الضَّارِبَةُ ... الْمَضْرُوْبُ، الْمَضْرُوْبَانِ، الْمَضْرُوْبُوْنَ.. الْمَضْرُوْبَةُ. |
| ۱۵ | ذُوْ (بمعنی الَّذِيْ... ) در لغت بنی طے | یہ بھی واحد، تثنیہ، جمع اور مذکر و مؤنث کے لیے ہے | جَاءَنِيْ ذُوْضَرَبَكَ، جَاءَنِيْ ذُوْضَرَبَاكَ، جَاءَنِيْ ذُوْضَرَبُوْكَ، جَاءَتْنِيْ ذُوْضَرَبَتْكَ. |

٭ جاننا چاہئے کہ اسمائے موصولات میں چھ اسمائے موصولہ ( یعنی أيٌّ ، أيـّـةٌ ، مَا ، مَنْ ، الف ولام بمعنی الذی دراسم فاعل واسم مفعول اور ذُوْ ) مشترکہ ہیں (یعنی یہ واحد، تثنیہ ، جمع اور مذکر و مؤنث سب کے لیے ہیں) ہاں «مَا» اکثر غیر عاقل اور «مَنْ» اکثر عاقل کے لیے آتے ہیں. اوران چھ کے علاوہ باقی سب اسمائے موصولہ خاصہ ہیں.

«ذُو» کی اقسام : «ذُو» دو طرح کے ہیں:

(۱) بنی طے کا «ذُو» جو الَّذِیْ اسم موصول کے معنی میں ہے جس کو ذوطائیہ کہتے ہیں، یہ مبنی ہے. اور یہ عوامل کے اختلاف سے مختلف نہیں ہوتا ہے جیسے جَاءَنِيْ ذُوْضَرَبَكَ، رَأَيْتُ ذُوْضَرَبَكَ، مَرَرْتُ بِذُوْضَرَبَكَ. اوراس بیان میں یہی «ذُو» مراد ہے.

(۲) اہل حجاز کا «ذُو» جو "والا" کے معنی میں ہے جس کو ذوحجازیہ کہتے ہیں، یہ معرب ہے اوراس کا اعراب حالت رفع واؤ سے ، حالت نصب الف سے، حالت جریاء سے جیسے: جَاءَنِيْ ذُوْمَالٍ، رَأَيْتُ ذَامَالٍ، مَرَرْتُ بِذِيْ مَالٍ. جس کا ذکر اسم متمکن کی چھٹی قسم میں آئے گا. إنْ شَاءَ اللّٰہُ تَعَالٰی.

تیسری بات (أَيٌّ و أَيَّةٌ کی حالات مع احکام) کی تفصیل:

بدانکہ أَيٌّ و أَيَّةٌ معرب ست، أَيٌّ و أَيَّةٌ کی چار حالتیں ہیں:

## أَيٌّ و أَيَّةٌ کی حالات مع احکام

| شمار | حالات | حکم | حالت رفع | حالت نصب | حالت جر |
|---|---|---|---|---|---|
| ۱ | یہ دونوں مضاف ہونگے اور صدر صلہ بھی مذکور ہو گا | معرب | جَاءَنِيْ أَيُّهُمْ هُوَ قَائِمٌ | رَأَيْتُ أَيَّهُمْ هُوَ قَائِمٌ | مَرَرْتُ بِأَيِّهِمْ هُوَ قَائِمٌ |

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| ۲ | یہ دونوں مضاف ہونگے اور صدر صلہ مذکور نہ ہوگا. یہاں صدر صلہ سے مراد: ایسا مبتدا ہے جو أَيٌّ کی طرف ضمیر راجع ہو.(حاشیۂ شرح جامی) | مبنی | جَاءَنِيْ أَيُّهُمْ قَائِمٌ | رَأَيْتُ أَيُّهُمْ قَائِمٌ | مَرَرْتُ بِأَيُّهُمْ قَائِمٌ |
| ۳ | یہ دونوں مضاف نہ ہونگے اور صدر صلہ مذکور ہوگا | معرب | جَاءَنِيْ أَيٌّ هُوَ قَائِمٌ | رَأَيْتُ أَيًّا هُوَ قَائِمٌ | مَرَرْتُ بِأَيٍّ هُوَ قَائِمٌ |
| ۴ | یہ دونوں مضاف نہ ہونگے اور صدر صلہ بھی مذکور نہ ہوگا | معرب | جَاءَنِيْ أَيٌّ قَائِمٌ | رَأَيْتُ أَيًّا قَائِمٌ | مَرَرْتُ بِأَيٍّ قَائِمٌ |

(أَيَّةٌ) کی مثال کو اس پر قیاس کر کے کہو (۱): جَاءَتْنِيْ أَيَّتُهُنَّ هِيَ قَائِمَةٌ، (۲) جَاءَتْنِيْ أَيَّتُهُنَّ قَائِمَةٌ، (۳) جَاءَتْنِيْ أَيَّةٌ هِيَ قَائِمَةٌ، (۴) جَاءَتْنِيْ أَيَّةٌ قَائِمَةٌ. قرآن کریم میں " أَيٌّ" مبنی کی مثال یہ ہے: ﴿ثُمَّ لَنَنْزِعَنَّ مِنْ كُلِّ شِيعَةٍ أَيُّهُمْ أَشَدُّ عَلَى الرَّحْمٰنِ عِتِيًّا﴾ [مریم:۶۹]

★ أَيٌّ و أَيَّةٌ کی حالات سے یہ بات واضح ہو گئی کہ وہ ایک حالت میں مبنی اور تین حالت میں معرب ہیں، پس ان کے مبنی کی حالت کی طرف لحاظ کر کے اسم غیر متمکن مبنی میں ان کو شمار کئے گئے، اور معرب کی حالت کی طرف نظر کر کے فرمایا کہ أَيٌّ و أَيَّةٌ معرب ست، لہذا اعتراض کا رفع ہو گیا.

## ایک مشہور اعتراض

اسمائے اشارہ اور اسمائے موصولہ اسم غیر متمکن ہونے کی وجہ سے مبنی ہیں، لیکن بعض اسمائے اشارہ اور موصولہ کے اواخر میں اختلاف نظر آتا ہے. جیسے ذَانِ، ذَيْنِ، تَانِ، تَيْنِ - اَلَّذَانِ، اَلَّذَيْنِ، اَللَّتَانِ، اَللَّتَيْنِ، حالانکہ اختلافِ عوامل کی وجہ سے آخر کو مختلف ہونا معرب کی شان ہے اور مبنی کے آخر ہمیشہ یکساں رہتا ہے. اب اسمائے اشارہ اور اسمائے موصولہ مبنیات سے ہونے کے باوجود اختلافِ عوامل سے مختلف کس طرح ہوتے ہیں؟

**تو اس کا حل یہ ہے :**

(۱) جمہور نحات کے نزدیک یہ سب مبنی ہیں، اور بعض اسمائے اشارہ اور بعض اسمائے موصولہ کے اواخر میں جو اختلاف نظر آتا ہے وہ اختلاف عوامل کی وجہ سے نہیں، بلکہ وضعی ہے. یعنی عامل رافع کے ساتھ مستعمل ہونے کے لیے ان کا وضع الف کے ساتھ، عامل ناصب اور عامل جار کے ساتھ مستعمل ہونے کے لیے ان کا وضع یائے ماقبل مفتوح کے ساتھ ہے. جیسا کہ ضمیر (ہ) جر اور یا کے ساتھ مستعمل ہونے کے لیے (ہِ، ہِ) بالکسر کا وضع ہے، اور دوسری جگہ کے لیے (ہُ، ہُ) بالضم کا وضع ہے. پس ان کے اختلاف وضعی ہونے کی وجہ سے مبنی کے آخر اختلاف عوامل کی وجہ سے مختلف ہونے کا اعتراض بیجا ہوگا.

(۲) بعض نے کہا کہ دوسرے مثنی کی طرح ذَانِ، ذَیْنِ وغیرہ بھی معرب ہیں، جیسا کہ اسمائے موصولہ میں أَيٌّ و أَيَّـةٌ معرب بھی ہوتے ہیں، لہذا یہ اختلافِ اعرابی ہے اور عوامل کی وجہ سے ہے.

(۳) بعض نے کہا کہ یہاں ذَانِ، تَانِ، اَلَّذَانِ، اَللَّتَانِ حالت رفع کے لیے اور ذَیْنِ، تَیْنِ، اَلَّذَیْنِ، اَللَّتَیْنِ حالت نصب وجر کے لیے نہیں، بلکہ یہاں حالت رفع ونصب وجر کا لحاظ کئے بغیر تثنیہ مذکر کے لیے ذَانِ، ذَیْنِ، اَلَّذَانِ، اَلَّذَیْنِ کو اور تثنیہ مؤنث کے لیے تَانِ، تَیْنِ، اَللَّتَانِ، اَللَّتَیْنِ کو وضع کئے گئے ہیں. جس طرح واحد مؤنث کے لیے چھ اسمائے اشارہ وضع کئے گئے. اسی وجہ سے تو کلام باری تعالی کے اندر حالت نصب میں بجائے ذَیْنِ کے ذَانِ مستعمل ہوا. کمافی قولہ تعالی: ﴿قَالُوا إِنْ هَذَانِ لَسَاحِرَانِ يُرِيدَانِ أَنْ يُخْرِجَاكُمْ مِنْ أَرْضِكُمْ بِسِحْرِهِمَا﴾ [طه:٦٣] اس میں جو "إِنْ" ہے یہ اِن مخففہ من المثقلہ ہے اور اس کے بعد "هٰذَانِ" مستعمل ہے نہ کہ "هٰذَیْنِ".

**خلاصہ کلام:** اس کلام باری سے ان نحویوں نے استشہاد پیش کی ہے جنہوں نے کہا کہ مثنی کا اعراب تینوں حالتوں (رفع، نصب اور جر) میں الف کے ساتھ ہے. (جامع الدروس: ص/۱۲۹)

ذیل کی مثالوں میں اسم موصول کی نشاندہی کرو

وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسَّاهَا،الزَّانِيَةُ وَالزَّانِي فَاجْلِدُوا.....،لَعَلَّ الشَّيْخُوخَةَ تَأْخُذُ ذُوضَرَبَنِي، وَلَتَعْلَمُنَّ أَيُّنَا أَشَدُّ.. ،وَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِي أُعِدَّتْ ..، وَاللَّائِي يَئِسْنَ مِنَ الْمَحِيضِ، كُلُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ، لِنَبْلُوَهُمْ أَيُّهُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا، عَادَالَّذَانِ كَانَامُسَافِرَيْنِ.جَاءَ ذُواجْتَهَدَ، وَاللَّذَانِ يَأْتِيَانِهَا مِنْكُمْ.

چہارم اسمائے افعال وآں بر دو قسم ست : اول بمعنی امر حاضر معروف چوں رُوَيْدَ وبَلْهَ وحَيَّهَلْ وهَلُمَّ. دوم بمعنی فعل ماضی چوں هَيْهَاتَ وشَتَّانَ.

## (۴) اسمائے افعال کا بیان

یہاں تین باتیں ہیں:

(۱) اسمائے افعال کی تعریف اوراس کی اقسام (۲) اسمائے افعال بمعنی امر حاضر معروف کیا کیا؟ (۳) اسمائے افعال بمعنی فعل ماضی کیا کیا؟

پہلی بات (اسمائے افعال کی تعریف اوراس کی اقسام) کی تفصیل:

اسمائے افعال کی تعریف:

اسمائے افعال وہ اسماء ہیں جو اصل وضع کے اعتبار سے اسم ہوں مگر امر حاضر معروف یا فعل ماضی کے معنی میں مستعمل ہوں. جیسے هَيْهَاتَ بمعنی بَعُدَ، رُوَيْدَ بمعنی أَمْهِلْ .

چنانچہ جامع الدروس: ص/ ۱۵۵ میں اس کی تعریف اس طرح آئی: اِسْمُ الْفِعْلِ : كَلِمَةٌ تَدُلُّ عَلٰى مَا يَدُلُّ عَلَيْهِ الْفِعْلِ، غَيْرَ أَنَّهَا لَايَقْبَلُ عَلَامَتَهُ. (جامع الدروس: ص/ ۱۵۵)

اس کی دو قسمیں ہیں:

(۱) اسمائے افعال بمعنی امر حاضر معروف. جیسے رُوَيْدَ.

(۲) اسمائے افعال بمعنی فعل ماضی. جیسے هَيْهَاتَ.

دوسری بات (اسمائے افعال بمعنی امر حاضر معروف کیا کیا؟اس) کی تفصیل:

اسمائے افعال بمعنی امر حاضر معروف مشہور چھ ہیں

| شمار | اسمائے افعال | بمعنی امر حاضر | اردو معنی | شمار | اسمائے افعال | بمعنی امر حاضر | اردو معنی |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| ۱ | رُوَيْدَ | بمعنی أَمْهِلْ | مہلت دے تو | ۴ | عَلَيْكَ | بمعنی اِلْزَمْ | لازم ہو جاتو |
| ۲ | بَلْهَ | بمعنی دَعْ | چھوڑ دے تو | ۵ | دُوْنَكَ | بمعنی خُذْ | پکڑ تو |
| ۳ | حَيَّهَلْ | بمعنی اِيْتِ | آتو | ۶ | هَا | بمعنی خُذْ | پکڑ تو |

چند غیر مشہور اسمائے افعال بمعنی امر حاضر معروف یہ ہیں

| شمار | اسمائے افعال | بمعنی امر حاضر | اردو معنی | شمار | اسمائے افعال | بمعنی امر حاضر | اردو معنی |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| ۱ | آمِيْنَ | بمعنی اِسْتَجِبْ | قبول کر تو | ۴ | صَهْ | بمعنی اُسْكُتْ | چپ رہ تو |
| ۲ | قَطْ | بمعنی اِنْتَهِ | رک جاتو | ۵ | مَهْ | بمعنی اُكْفُفْ | رک جاتو |
| ۳ | هَلُمَّ | بمعنی اِيْتِ | آتو/لاتو | ۶ | ضَرَابِ | بمعنی اِضْرِبْ | مار تو |

تیسری بات (اسمائے افعال بمعنی فعل ماضی کیا کیا؟اس) کی تفصیل:

اسمائے افعال بمعنی فعل ماضی یہ ہیں

| شمار | اسمائے افعال | بمعنی فعل ماضی | اردو معنی | شمار | اسمائے افعال | بمعنی فعل ماضی | اردو معنی |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| ۱ | هَيْهَاتَ | بمعنی بَعُدَ | دور ہوا | ۳ | سَرْعَانَ | بمعنی عَجَّلَ | جلدی کی |
| ۲ | شَتَّانَ | بمعنی اِفْتَرَقَ | جدا ہوا | (نوٹ) آمِيْنَ میں تخفیف کے لیے آمِيْنْ بالسکون بھی جائز ہے۔ (موسوعة النحو والصرف: ص/۱۵۴) | | | |

**پنجم اسمائے اصوات چوں أُخْ أُخْ، أُفٌّ، بَخَّ،نَخَّ، غَاقَ.**

## (۵) اسمائے اصوات کا بیان

یہاں بھی تین باتیں ہیں: (۱) اسمائے اصوات کی تعریف (۲) اسمائے اصوات (۳) ان کے مواقع استعمال.

**پہلی بات (اسمائے اصوات کی تعریف) کی تفصیل:**

**اسمائے اصوات کی تعریف:**

اصوات یہ صوتٌ کی جمع ہے بمعنی آواز، اسمائے اصوات وہ اسماء ہیں جو کسی آواز کی نقل یا درد و کھانسی یا کسی جانور وغیرہ کو پکارنے پر دلالت کرتے ہیں. جیسے أُخْ أُخْ، أُفٌّ.

**دوسری بات (اسمائے اصوات ) کی تفصیل:**

اسمائے اصوات یہ ہیں: أُخْ أُخْ، أُفٌّ، بَخَّ،نَخَّ، غَاقَ.

(أُفٌّ یہ بتشدید الفاء ہے اور فاء میں ہر حرکت صحیح ہے، کمافی المعجم الوسیط "وَتَأْخُذُ الْفَاءُ كُلَّ شَكْلٍ")

**تیسری بات (اسمائے اصوات کے مواقع استعمال) کی تفصیل:**

### اسمائے اصوات کے مواقع استعمال

| شمار | اسمائے اصوات | مواقع استعمال |
|---|---|---|
| ۱ | أُخ ،أُخ | وہ آواز جو انسان کی زبان سے کھانسی کے وقت نکلتی ہے. |
| ۲ | أُفٌّ | وہ آواز جو سخت درد اور صدمہ پہنچنے کے وقت انسان کی زبان سے نکلتی ہے. |
| ۳ | بَخَّ | وہ آواز جو خوشی یا تعجب کے وقت انسان کی زبان سے نکلتی ہے. |
| ۴ | نَخَّ | وہ آواز جو اونٹ کو بٹھانے کے لیے بولی جاتی ہے. |
| ۵ | غَاقِ | وہ آواز جس سے کوّے کی آواز کی نقل کی جاتی ہے. |

ششم اسمائے ظروف: ظرف زمان چوں إِذْ، إِذَا، مَتٰی، كَيْفَ، أَيَّانَ، أَمْسِ، مُذْ، مُنْذُ، قَطُّ، عَوْضُ، قَبْلُ، بَعْدُ وقتے کہ مضاف باشند و مضاف الیہ محذوف منوی باشد. و ظرف مکان چوں حَيْثُ، قُدَّامُ، تَحْتُ، فَوْقُ وقتے کہ مضاف باشند و مضاف الیہ محذوف منوی باشد.

## (٦) اسمائے ظروف کا بیان

عبارت بالا میں تین باتوں کا بیان ہے: (۱) اسمائے ظروف کی تعریف (۲) اسمائے ظروف کی تقسیم اور ان کی تعداد (۳) قَبْلُ وبَعْدُ..... کی حالات مع احکام.

پہلی بات (اسمائے ظروف کی تعریف) کی تفصیل:

اسمائے ظروف کی تعریف:

اسمائے ظروف وہ اسماء ہیں جو کسی زمان یا مکان پر دلالت کریں. جیسے إِذْ، إِذَا... حَيْثُ....

دوسری بات (اسمائے ظروف کی تقسیم اور ان کی تعداد) کی تفصیل:

ان کی دو قسمیں ہیں: [۱] ظرف زمان یعنی جو محدود یا مبہم وقت اور زمانہ پر دلالت کرے.

[۲] ظرف مکان یعنی جو کسی مخصوص یا مبہم جگہ پر دلالت کرے.

اسمائے ظروف کی تعداد: یوں تو اوقات اور جگہوں پر دلالت کرنے والے الفاظ بے شمار ہیں، لیکن یہ مبنیات کی بحث ہونے کی وجہ سے صرف ان اسموں کو یہاں لایا گیا جو اوقات اور جگہوں پر دلالت کرنے کے ساتھ ساتھ مبنی بھی ہوں، ورنہ دَارٌ، بَيْتٌ، مَسْجِدٌ، وَقْتٌ، زَمَانٌ وغیرہ بھی اسمائے ظروف ہیں، لیکن وہ معرب ہونے کی وجہ سے ان کا ذکر نہ فرمایا.

اسمائے ظروف مبنیہ بارہ/ ۱۲ ہیں: کسی شاعر نے خوب بیان کیا:

| | | |
|---|---|---|
| حَيْثُ، تَحْتُ، فَوْقُ با قُدَّامُ دیگر یاد داں | ۱ | بہر حال اینہا چہارند اسمہا ظرف مکاں |
| إِذْ، إِذَا و قَبْلُ، بَعْدُ، قَطُّ، عَوْضُ، مُذْ، مَتٰی | ۲ | مُنْذُ، كَيْفَ، أَيَّانَ، أَمْسِ اسمہا ظرف زماں |

## اسمائے ظروف (ظرف زمان / ۱۲)

| شمار / ۱۲ | ظرف زمان | معنی | شمار | ظرف زمان | معنی |
|---|---|---|---|---|---|
| ۱ | إِذْ | جس وقت | ۷ | مُذْ | غیر معین وقت |
| ۲ | إِذَا | جس وقت، جبکہ | ۸ | مُنْذُ | غیر معین وقت |
| ۳ | مَتٰی | کس وقت، کب | ۹ | قَطُّ | کبھی |
| ۴ | کَیْفَ | کیسا | ۱۰ | عَوْضُ | ہر گز |
| ۵ | أَیَّانَ | کس وقت | ۱۱ | قَبْلُ | پہلے |
| ۶ | أَمْسِ | گزشتہ کل | ۱۲ | بَعْدُ | پیچھے |

## اسمائے ظروف (ظرف مکان / ۴)

| شمار / ۴ | ظرف مکان | معنی | شمار | ظرف مکان | معنی |
|---|---|---|---|---|---|
| ۱ | حَیْثُ | جس جگہ | ۳ | تَحْتُ | نیچے |
| ۲ | قُدَّامُ | سامنے | ۴ | فَوْقُ | اوپر |

تیسری بات (قَبْلُ وبَعْدُ..... کی حالات مع احکام) کی تفصیل

قَبْلُ، بَعْدُ، قُدَّامُ، تَحْتُ، فَوْقُ کی حالات: جاننا چاہئے کہ مصنف علام رحمۃ اللہ علیہ کے ذکر کردہ اسمائے ظروف میں بعض ایسے ہیں جو ہمیشہ مبنی ہوتے ہیں جیسے إِذْ، إِذَا، مَتٰی، کَیْفَ، أَیَّانَ، أَمْسِ، مُذْ، مُنْذُ، قَطُّ، عَوْضُ، حَیْثُ. اور بعض ایسے ہیں جو مخصوص شرائط کے ساتھ خاص وقتوں میں مبنی ہوتے ہیں اور وہ یہ ہیں: قَبْلُ، بَعْدُ، قُدَّامُ، تَحْتُ، فَوْقُ. اسی بات کی طرف مصنف علام رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی عبارت "وقتے کہ مضاف باشند و مضاف الیہ محذوف منوی باشد" سے اشارہ فرمایا.

اوپر کے بیان سے یہ بات واضح ہوگئی کہ عبارت مذکورہ میں پہلے "باشند" کی ضمیر مرفوع متصل ظروف زمان میں سے صرف "قَبْلُ، بَعْدُ" کی طرف راجع ہے، اور معنی ہونگے: قَبْلُ اور بَعْدُ اس وقت مبنی ہونگے جب وہ مضاف ہوں اور مضاف الیہ محذوف منوی ہو، اور دوسرے "باشند" کی ضمیر "قُدَّامُ، تَحْتُ، اور فَوْقُ" کی طرف راجع ہے، اور معنی ہونگے: قُدَّامُ، تَحْتُ اور فَوْقُ اس وقت مبنی ہونگے جب وہ مضاف ہوں اور مضاف الیہ محذوف منوی ہو۔ ایسا ہی "باشد" کی ضمیر دونوں جگہوں میں مضاف الیہ کی طرف راجع ہے.

معلوم رہے کہ قَبْلُ، بَعْدُ، قُدَّامُ، تَحْتُ، فَوْقُ کی تین حالات ہیں اس کی وجہ حصر یہ ہے کہ وہ لازمۃ الاضافت ہونے کی وجہ سے بغیر اضافت ان کا استعمال نہیں ہوتا. پس ان کا مضاف الیہ مذکور ہوگا یا محذوف. اور محذوف ہونے کی صورت میں اس کا حذف نسیًا منسیًا ہوگا یا وہ محذوفِ منوی ہوگا. پہلی دو صورتوں میں وہ معرب اور آخری صورت میں وہ مبنی ہونگے.

## قَبْلُ، بَعْدُ، قُدَّامُ، تَحْتُ اورفَوْقُ کی حالات مع احکام (ان کی تین حالات ہیں)

| شمار | حالات | حکم | مثال |
|---|---|---|---|
| ۱ | یہ مضاف ہوں اور مضاف الیہ محذوف نہ ہو بلکہ لفظ میں مذکور ہو. | معرب | جَاءَنِيْ زَيْدٌ مِنْ قَبْلِ عَمْرٍو، وَمِنْ بَعْدِ بَكْرٍ. وفي قوله تعالى: قَالُوا أُوذِينَا مِنْ قَبْلِ أَنْ تَأْتِيَنَا وَمِنْ بَعْدِ مَا جِئْتَنَا. (الأعراف.) زَيْدٌ قُدَّامَ الفَرَسِ، الجَنَّةُ تَحْتَ أَقْدَامِ الأُمَّهَاتِ، السَّماءُ فَوْقَنَا. |
| ۲ | یہ مضاف ہوں مگر مضاف الیہ نسیًا منسیًا محذوف ہوگا. یعنی نہ ذہن میں ہوگا اور نہ کتاب وکلام میں. | معرب | رُبَّ بَعْدٍ كَانَ خَيْرًا مِنْ قَبْلٍ، قَامَ زَيْدٌ قُدَّامًا، جَلَسَ زَيْدٌ تَحْتًا، صَعِدَ زَيْدٌ فَوْقًا. |

| | | | |
|---|---|---|---|
| ۳ | یہ مضاف ہوں لیکن مضاف الیہ محذوف منوی ہو گا. یعنی مضاف الیہ لفظ میں مذکور نہ ہو مگر نیت وارادہ میں موجود ہو. | مبنی علی الضم | لِلّٰہِ الأَمْرُ مِنْ قَبْلُ وَمِنْ بَعْدُ (الرُّوم:٤) (اگر یہاں مضاف الیہ مذکور ہو تو عبارت اس طرح ہوگی: لِلّٰہِ الأَمْرُ مِنْ قَبْلِ كُلِّ شَيْءٍ وَمِنْ بَعْدِ كُلِّ شَيْءٍ.) قَامَ النَّاسُ قُدَّامُ أي قُدَّامَ الشَّجَرَةِ، جَلَسَ زَيْدٌ تَحْتُ أي تَحْتَ الشَّجَرَةِ، صَعِدَ زَيْدٌ فَوْقُ أي فَوْقَ الشَّجَرَة. |

**ہفتم اسمائے کنایات چوں کَمْ و کَذَا کنایت از عدد وکَیْتَ و ذَیْتَ کنایت از حدیث.**

**ہشتم مرکب بنائی چوں أَحَدَعَشَرَ.**

## (۷) اسمائے کنایات کا بیان

یہاں تین باتیں ہیں: (۱) اسمائے کنایات کی تعریف (۲) اسمائے کنایات کی تقسیم اور مرکب بنائی کا بیان (۳) اسم غیر متمکن کی جمیع اقسام مبنی ہونے کی وجوہات کا بیان.

**پہلی بات (اسمائے کنایات کی تعریف) کی تفصیل:**

**اسمائے کنایات کی تعریف:**

کنایات یہ کِنَایَۃٌ کی جمع ہے. اسمائے کنایات وہ اسماء ہیں جو کسی عدد مبہم یا کسی حدیث مبہم پر اس طرح دلالت کرے کہ اس کی مراد متکلم یا مخاطب کے سوا کسی دوسرے کو معلوم نہ ہو. اس کا ذکر: ص/۳۱۶ میں بھی ہے.

**دوسری بات (اسمائے کنایات کی تقسیم اور مرکب بنائی) کی تفصیل:**

اسمائے کنایت کی دو قسمیں ہیں: (۱) کنایت از عدد (۲) کنایت از حدیث.

کنایت از عدد دو ہیں: (۱) کَمْ (۲) کَذَا، پھر کَمْ کی دو قسمیں ہیں (۱) کَمْ استفہامیہ: یعنی وہ کم جس کے ذریعہ عدد مبہم سے استفہام کیا جائے. جیسے کَمْ رَجُلًا عِنْدَکَ (تیرے پاس کتنے مرد ہیں؟)

(۲) كَمْ خبریہ: یعنی وہ کم جس کے ذریعہ عدد مبہم کی خبر دی جائے. جیسے كَمْ كِتَابٍ عِنْدِيْ (میرے پاس بہت کتابیں ہیں) كَذَا: یہ صرف خبریہ ہوتا ہے: جیسے عِنْدِيْ كَذَا دِرْهَمًا (میرے پاس اتنے درہم ہیں)

کنایت از حدیث بھی دو ہیں:

(۱) كَيْتَ: جیسے فُلَانٌ كَيْتَ كَيْتَ (فلاں شخص ایسا ایسا ہے)

(۲) ذَيْتَ: جیسے قُلْتُ لَهٗ ذَيْتَ ذَيْتَ (میں نے اس کو ایسا ایسا کہا)

فائدہ: معلوم رہے کہ كَيْتَ اور ذَيْتَ یہ دونوں بلا تکرار استعمال نہیں ہوتے ہیں. (جامع الدروس: ص/۱۴۶)

## (۸) مرکب بنائی کا بیان

مرکب بنائی: جیسے أَحَدَعَشَرَ.

(مرکب بنائی کی تعریف اور ان کی تعداد اور ان کے دونوں اجزا کے احکام مرکب غیر مفید کی بحث میں گزر چکے. وہاں ملاحظہ ہو. ص/ ۴۷)

### ایک اشکال اور اس کا حل:

مرکب بنائی مرکب ہونے کی وجہ سے کلمہ اور اسم کی اقسام سے نہیں تاہم اس کو اِسم غیر متمکن کی اقسام سے کس طرح شمار کیا گیا؟

الجواب

مرکب بنائی لفظ کے اعتبار سے اگرچہ مرکب ہ، اسی وجہ سے اس کو مرکب غیر مفید سے شمار کیا گیا، لیکن معنی کے اعتبار سے وہ مفرد ہے، کیونکہ اس میں واؤ کو حذف کرکے دونوں اسموں کو ایک عدد مخصوص کا علم بنایا گیا اسی وجہ سے تو أَحَدَعَشَرَ کے معنی "ایک اور دس" نہیں بلکہ "گیارہ" ہیں اور أَحَدَعَشَرَ گیارہ کا علم ہے. پھر دونوں اجزا کو مبنی بر فتح قرار دیا گیا. اسی اعتبار سے اس کو اسم غیر متمکن کی قسموں سے شمار کیا گیا.

## تیسری بات (اسم غیر متمکن کی جمیع اقسام مبنی ہونے کی وجوہات) کی تفصیل:

## اسم غیر متمکن کی جمیع اقسام مبنی ہونے کی وجہ تفصیل سے یہ ہے

(۱) مضمرات (ضمائر)

مبنی ہونے کی وجہ یہ ہے کہ ضمائر نفس احتیاج میں مبنیٔ اصل حرف کے ساتھ مشابہ ہیں. یعنی جس طرح حرف اپنے معنی بتانے میں دوسرے کلمہ کا محتاج ہوتا ہے اسی طرح ضمیریں بھی محتاج ہیں چنانچہ ضمیر غائب اپنے مراجع کی طرف، اور ضمیر مخاطب اپنے ذات مخاطب کی حضور کی طرف اور ضمیر متکلم اپنے ذات متکلم کی وجود کی طرف محتاج ہوتا ہے.

(۲) اسمائے اشارات:

مبنی ہونے کی وجہ یہ ہے کہ یہ بھی نفس احتیاج میں مبنیٔ اصل حرف کے ساتھ مشابہ ہیں. یعنی جس طرح حرف اپنے معنی بتانے میں دوسرے کلمہ کا محتاج ہوتا ہے اسی طرح اسم اشارہ اپنے مشارالیہ کا محتاج ہوتا ہے اب مبنیٔ اصل کے ساتھ مشابہ ہونے کی وجہ سے اسمائے اشارات کو مبنی قرار دیا گیا.

(۳) اسمائے موصولہ:

مبنی ہونے کی وجہ یہ ہے کہ یہ بھی نفس احتیاج میں مبنیٔ اصل حرف کے ساتھ مشابہ ہیں. یعنی جس طرح حرف اپنے معنی بتانے میں دوسرے کلمہ کا محتاج ہوتا ہے اسی طرح اسم موصول اپنے صلہ کا محتاج ہوتا ہے اب مبنیٔ اصل کے ساتھ مشابہ ہونے کی وجہ سے اسمائے موصولہ کو مبنی قرار دیا گیا.

(۴) اسمائے افعال:

مبنی ہونے کی وجہ یہ ہے کہ اسمائے افعال بمعنی امر حاضر مبنیٔ اصل امر حاضر کے ساتھ مشابہ ہیں اس لیے کہ ان میں امر حاضر کے معنی پائے جاتے ہیں. اور اسی طرح اسمائے افعال بمعنی فعل ماضی مبنیٔ اصل فعل ماضی کے ساتھ مشابہ ہیں کیونکہ ان میں بھی فعل ماضی کے معنی پائے جاتے ہیں، اسی وجہ سے اسمائے افعال کو مبنی قرار دیا گیا.

**(۵) اسمائے اصوات:**

مبنی ہونے کی وجہ یہ ہے کہ یہ مبنیُ اصل حرف کے ساتھ مشابہ ہیں اس لیے کہ یہ نہ محکوم علیہ بن سکتے ہیں اور نہ محکوم بہ یا بالفاظ دیگر نہ مسند الیہ بن سکتے ہیں نہ مسند، اس لیے کہ مسند و مسند الیہ کے لیے ترکیب ضروری ہے حالانکہ اسمائے اصوات ترکیب میں واقع نہیں ہوتے ہیں بلکہ تنہا تنہا بولے جاتے ہیں، اور یہ شان حروف کی ہے کہ وہ نہ مسند الیہ بن سکتے ہیں نہ مسند، لہذا ان کو بھی مبنیُ اصل حروف سے مشابہ ہوئی اسی وجہ سے ان کو مبنی قرار دیا گیا.

**(٦) اسمائے ظروف :**

مبنی ہونے کی وجہ یہ ہے کہ تمام اسمائے ظروف خواہ زمانیہ ہوں یا مکانیہ مبنیُ اصل حروف کے مشابہ ہیں. (تفصیل درِ بے نظیر ص: ١١١ میں ملاحظہ ہو)

**(۷) اسمائے کنایات:**

مبنی ہونے کی وجہ یہ ہے کہ اسمائے کنایہ میں سے "کَمْ استفہامیہ" حرف استفہام کے معنی کو متضمن ہونے کی وجہ سے مبنیُ اصل حرف کے مشابہ ہے، اور "کَمْ خبریہ" چونکہ لفظاً کَمْ استفہامیہ کے مشابہ ہے اس لیے اس کو بھی اسی پر حمل کیا گیا. اور "کَذَا" چونکہ "کاف تشبیہ" اور " ذا اسم اشارہ" سے مرکب ہے اور یہ دونوں الگ الگ مبنی ہیں لہذا ان کا مجموعہ "کَذَا" بھی مبنی ہو گا.

اور کَیْتَ و ذَیْتَ اس لیے مبنی ہیں کہ ان کا استعمال اس جملہ کی جگہ میں ہوتا ہے جس جملہ سے ان کے ذریعہ کنایہ کیا جاتا ہے (مثلا استاذ صاحب نے آپ کو یہ جملہ بتایا" اَلصَّرْفُ أُمُّ الْعُلُوْمِ وَالنَّحْوُ أَبُوْهَا" اب آپ کَیْتَ کے ذریعہ اس جملہ سے کنایہ کر کے یوں کہیں کہ " قَالَ الْأُسْتَاذُ: کَیْتَ وَکَیْتَ، تو دیکھو اس جملہ کی جگہ آپ کنایہ کے لیے کَیْتَ لے آئے تو کَیْتَ جملہ کی جگہ میں واقع ہوا اور جملہ مطلق جملہ ہونے کی حیثیت سے علامہ زمخشری رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک مبنی ہے اور جو مبنی کی جگہ میں واقع ہو یعنی اس کا قائم مقام ہو وہ بھی مبنی ہو گا، پس کَیْتَ و ذَیْتَ بھی مبنی ہونگے. (درِ بے نظیر: ص ١١٤)

(۸) مرکب بنائی:

مبنی ہونے کی وجہ یہ ہے کہ یہ حرف واؤ کو متضمن ہونے کی وجہ سے مبنیُ اصل کے مشابہ ہے.

خلاصہ ٔ کلام: اسم غیر متمکن کی آٹھ قسموں میں سے سات قسمیں ( سوائے اسمائے افعال کے ) مبنیُ اصل حرف کے مشابہ ہیں اس لیے کہ جس طرح حرف محتاج ہے اسی طرح یہ سب بھی اپنے معنی سمجھانے میں کسی نہ کسی درجہ میں دوسرے کے محتاج ہیں، اوراسمائے افعال بمعنی فعل امر- مبنیُ اصل فعل امر کے مشابہ اور اسمائے افعال بمعنی فعل ماضی- مبنیُ اصل فعل ماضی کے مشابہ ہے.

## ضمیر شان اور ضمیر قصہ کا بیان

ضمیر شان اور ضمیر قصہ کی تعریف: ضمیر شان -مفرد مذکر غائب، ضمیر قصہ - مفرد مؤنث غائب کی وہ ضمیر جس کو تعظیم واجلال کے لیے وضع کیا گیا ہو اور وہ ضمیر مجرور کی نہ ہو اور نہ اس کا مرجع اس سے پہلے موجود ہو۔ جیسے (ضمیر شان) ﴿وَأَنَّهُ لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللهِ﴾ [الجن:۱۹] (ضمیر قصہ) ﴿فَإِنَّهَا لَا تَعْمَى الْأَبْصَارُ﴾ [الحج:٤٦] (تبصیر: ص/۸۵)

فصل: بدانکہ اسم بر دو ضرب ست معرفہ و نکرہ.

معرفہ آنست کہ موضوع باشد برائے چیزے معین. وآں بر ہفت نوع ست: اول مضمرات، دوم اعلام چوں زید و عمرو، سوم اسمائے اشارات، چہارم اسمائے موصولہ، وایں دو قسم را مبہمات گویند. پنجم معرفہ بہ ندا چوں یَارَجُلُ، ششم معرفہ بالف ولام چوں الرَّجُلُ، ہفتم مضاف بیکے از ینہا چوں غُلَامُهُ، غُلَامُ زَيْدٍ، غُلَامُ هٰذَا، غُلَامُ الَّذِيْ عِنْدِيْ، غُلَامُ الرَّجُلِ.

ونکرہ آنست کہ موضوع باشد برائے چیزے غیر معین چوں رَجُلٌ و فَرَسٌ.

# معرفہ ونکرہ کا بیان

یہاں تین باتیں ہیں : (۱) اسم کی تقسیم اور پہلی تقسیم کے معرفہ ونکرہ کی تعریف (۲) اقسام معرفہ کا بیان (۳) مبہمات کی تشریح مع سوال وجواب.

**پہلی بات (اسم کی تقسیم، اور پہلی تقسیم کے معرفہ ونکرہ کی تعریف) کی تفصیل:**

اسم کی تین تقسیمات ہیں: (۱) باعتبار کیفیت (۲) باعتبار جنسیت (۳) باعتبار کمیت.

اسم باعتبار کیفیت کی دو قسمیں ہیں: (۱) معرفہ (۲) نکرہ

**معرفہ کی تعریف:**

معرفہ وہ اسم ہے جس کو کسی معین شخص یا چیز پر دلالت کرنے کیلیے وضع کیا گیا ہے. جیسے هُوَ، زَيْدٌ، هٰذَا وغیرہ.

**نکرہ کی تعریف:**

نکرہ وہ اسم ہے جس کو کسی غیر معین شخص یا چیز پر دلالت کرنے کیلیے وضع کیا گیا ہے. جیسے رَجُلٌ، فَرَسٌ.

**دوسری بات (اقسام معرفہ) کی تفصیل:**

## اقسام معرفہ کا بیان

معرفہ کی سات قسمیں ہیں

| شمار | اقسام معرفہ | مثال |
|---|---|---|
| ۱ | مضمرات یعنی تمام ضمائر. | هُوَ، هُمَا، أَنْتَ، إِيَّايَ، إِيَّانَا، لِيْ. |
| ۲ | اعلام یعنی تمام چیزوں کا مخصوص نام. | زید، عمرو، خالد. |
| ۳ | اسمائے اشارات | ذَا، ذَانِ، ذَيْنِ وغیرہ |
| ۴ | اسمائے موصولہ —— | الَّذِيْ، اللَّتِيْ وغیرہ |
| | اِن دونوں قسموں کو مبہمات کہتے ہیں | |

| | | |
|---|---|---|
| ۵ | معرفہ بہ ندا یعنی اگر کوئی اسم نکرہ ندا دینے کے ذریعہ معین ہو جائے تو وہ بھی معرفہ بن جاتا ہے | یَا رَجُلُ، یَا غُلَامُ |
| ۶ | معرفہ بالف ولام یعنی اگر کسی اسم نکرہ کے شروع میں الف ولام لا یا جائے تو وہ بھی معرفہ بن جاتا ہے | رَجُلٌ سے الرَّجُلُ، قَلَمٌ سے القَلَمُ |
| ۷ | مضاف بیکے از ینہا یعنی اگر کسی اسم نکرہ کو معرفہ بہ ندا کے علاوہ معرفہ کی باقی پانچ قسموں سے کسی ایک کی طرف اضافت کی جائے تو وہ بھی معرفہ بن جاتا ہے | غُلَامُهُ (مضاف بسوئے مضمر) غُلَامُ زَيْدٍ (مضاف بسوئے علم) غُلَامُ هٰذَا (مضاف بسوئے اسم اشارہ) غُلَامُ الَّذِيْ عِنْدِيْ (مضاف بسوئے اسم موصول) غُلَامُ الرَّجُلِ (مضاف بسوئے معرفہ بالف ولام) |

معلوم رہے کہ ان سات قسموں سے پہلی چار قسموں کو اصلی معرفہ اور باقی تین قسموں کو جعلی (یعنی بنایا ہوا) معرفہ کہتے ہیں.

## تیسری بات (مبہمات کی تشریح مع سوال وجواب) کی تفصیل:

### معرفہ کی بحث میں چار اہم سوالات وجوابات ہیں:

سوال اول: مبہم کی تعریف کیا ہے؟ اور اس میں کیا کیا داخل ہیں اور کس طرح؟

جواب: مبہمات یہ مُبْهَمٌ کی جمع ہے بمعنی وہ چیز جس میں ابہام ہو، اور اس میں اسمائے اشارات اور اسمائے موصولات داخل ہیں.

اب یہ دونوں اس طرح داخل ہیں کہ اسمائے اشارات اور اسمائے موصولات دونوں ذاتًا و صفًا مبہم ہیں.

ذاتًا - مبہم اس طرح کہ اسمائے اشارات مشار الیہ کے بغیر اور اسمائے موصولہ صلہ کے بغیر مخاطب کے نزدیک مبہم رہتے ہیں.

وصفًا - مبہم اس طرح کہ اسمائے اشارات کا " ذَا " مثلاً، اور اسمائے موصولہ کا " الَّذِيْ " مثلاً ہر مفرد مذکر کے لیے موضوع ہے چاہے وہ رجل ہو یا قلم یا اور کچھ اس میں کوئی چیز معین نہیں. اب چونکہ یہ دونوں ذاتًا و صفًا مبہم ہیں اس لیے ان دونوں کو مبہمات کہتے ہیں.

سوال دوم: مبہم تو غیر معین ہے، پس اسمائے اشارات اور اسمائے موصولات مبہم ہونے کی وجہ سے وہ بھی غیر معین ہیں، لہذا ان دونوں کو معرفہ کی اقسام میں شمار کرنا کس طرح صحیح ہوا؟

جواب: اسمائے اشارات مشارالیہ کے بغیر اور اسمائے موصولات صلہ کے بغیر مستعمل نہیں ہوتے ہیں، اور جب اسمائے اشارات مشارالیہ کے ساتھ اور اسمائے موصولات صلہ کے ساتھ مستعمل ہوں تو وہ معین ہو جاتے ہیں، اگرچہ ذاتا اور وصفا مبہم ہیں. اور مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے ان کے استعمال کی طرف نظر کر کے معرفہ کی اقسام میں ان دونوں کو شمار کیا ہے. لہذا کوئی اشکال نہیں.

سوال سوم: "مضاف بیکے ازینہا" سے مصنف رحمۃ اللہ علیہ کی مراد کیا ہے؟ اور اس عبارت میں اعتراض کیا ہے اور اس کا جواب کیا ہے؟

جواب: "مضاف بیکے ازینہا" سے معرفہ کی ساتویں قسم کا بیان کرنا مقصود ہے،

اور یہاں اعتراض یہ ہے کہ "مضاف بیکے ازینہا" کہنے سے اوپر ذکر شدہ چھ قسموں سے کسی ایک کی طرف مضاف ہونا سمجھا گیا ہے حالانکہ معرفہ بہ ندا کی طرف مضاف نہیں ہو سکتا ہے، لہذا مذکورہ بات کس طرح صحیح ہوا؟

تو اس اعتراض کا جواب یہ ہے: چونکہ معرفہ کی چھ قسموں سے پانچ قسموں کی طرف مضاف ہو سکتا ہے (یعنی اکثر اقسام کی طرف مضاف ہو سکتا ہے) صرف ایک قسم یعنی معرفہ بہ ندا کی طرف نہیں ہو سکتا ہے پس وَلِلْاَكْثَرِ حُكْمُ الْكُلِّ (یعنی کبھی کبھی اکثر پر کل کا حکم لگا دیا جاتا ہے) کے اعتبار سے گویا کہ تمام قسموں کی طرف مضاف ہو سکتا ہے، اس لیے مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے "مضاف بیکے ازینہا" کہدیا.

سوال چہارم: معرفہ بہ ندا کی طرف اضافت کیوں نہیں کی جا سکتی ہے؟

جواب: معرفہ بہ ندا کی طرف اس لیے اضافت نہیں کی جا سکتی ہے کہ معرفہ بہ ندا کی طرف اضافت کرنے کی دو صورتیں ہیں: (۱) حرف ندا کو باقی رکھ کر اضافت کرنا (۲) حرف ندا کو باقی نہ رکھ کر اضافت کرنا. پس اگر پہلی صورت یعنی حرف ندا کو باقی رکھ کر اضافت کرے جیسے غُلَامُ يَارَجُلُ =

= تو مضاف اور مضاف الیہ کے درمیان ایک فاصلہ لازم آئے گا اور یہ درست نہیں.
اور اگر دوسری صورت یعنی حرف ندا کو باقی نہ رکھ کر اضافت کرے جیسے غُلَامُ رَجُلٍ تو معرفہ بہ ندا نہیں رہیگا. پس سمجھا گیا کہ معرفہ بہ ندا کی طرف اضافت کرنے کی کوئی صورت نہیں.

## معرفہ اور نکرہ کے درمیان اور معرفہ کی اقسام سبعہ کے درمیان تمیز کرنے کا طریقہ:

(۱) اگر کوئی اسم نظر آئے اور وہ ضمائر کی اقسامِ خمسہ سے کسی ایک سے ہے خواہ بارز ہو یا مستتر تو وہ معرفہ ہے (۲) اور اگر وہ اسم کسی کا مخصوص نام ہو تب بھی معرفہ ہے (۳) اور اگر وہ اسم تیرہ اسمائے اشارہ سے کوئی ایک ہو تب بھی معرفہ ہے (۴) اور اگر وہ اسم پندرہ اسمائے موصولہ سے کوئی ایک ہو تب بھی معرفہ ہے (۵) اگر اس اسم کے شروع میں حروف ندا پانچ میں سے کوئی ایک ہو اور وہ اسم ندا دینے سے معین ہونے والا ہو تب بھی وہ معرفہ ہے (٦) اگر اس اسم کے شروع میں الف ولام تعریفی ہے تب بھی معرفہ ہے (۷) اگر وہ اسم معرفہ بہ ندا کے سوا کسی اور ایک کی طرف مضاف ہے تب بھی وہ معرفہ ہے. اور اگر کوئی اسم مذکورہ اقسام میں سے کسی ایک سے نہ ہونے کے ساتھ ساتھ غیر معین چیز یا شخص پر دلالت کرے تو وہ نکرہ ہے.

## مذکورۂ بالا اصول کے مطابق معرفہ اور نکرہ مع اقسام معرفہ غور سے بتاؤ:

هٰؤُلاءِ عَبِيْدُ يُوْسُفَ، صَبْرُكَ يُوْرِثُ الخَيْرَ، ياَعِبَادِيْ كُلُّكُمْ جَائِعٌ، مَنْ شَكَرَ فَإِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهِ، صَمْتُ الجَاهِلِ سَتْرُهُ، ذَالِكُمُ الشَّيْطَانُ. لاإِلٰهَ.. تِلْكَ مَدْرَسَةٌ أَهْلِيَّةٌ. يا تِلْمِيْذُ.

بدانکہ اسم بر دو صنف ست مذکر و مؤنث. مذکر آنست کہ درو علامت تانیث نباشد. چوں رَجُلٌ. و مؤنث آنست کہ درو علامت تانیث باشد. چوں اِمْرَأَةٌ.

وعلامت تانیث چہار است. تا چوں طَلْحَةُ والف مقصورہ چوں حُبْلٰی، والف ممدودہ چوں حَمْرَاءُ وتائے مقدرہ چوں أَرْضٌ. وایں را مؤنث سماعی گویند.

# مذکر ومؤنث کا بیان

اوپر کی عبارت میں تین باتوں کا بیان ہے: (۱) اسم کی تقسیم ثانی مذکر ومؤنث کی تعریف (۲) علامات تانیث کا بیان (۳) مؤنث سماعی کا بیان.

**پہلی بات (اسم کی تقسیم ثانی مذکر ومؤنث کی تعریف) کی تفصیل:**

اسم کی باعتبار جنسیت دو قسمیں ہیں: (۱) مذکر (۲) مؤنث

**مذکر کی تعریف:**

مذکر وہ اسم ہے جس میں علامات تانیث سے کوئی علامت نہ ہو۔ جیسے رَجُلٌ، فَرَسٌ.

**مؤنث کی تعریف:**

مؤنث وہ اسم ہے جس میں علامات تانیث سے کوئی علامت ہو. جیسے اِمْرَأَةٌ، طَلْحَةُ.

**دوسری بات (علامات تانیث) کی تفصیل:**

علامات تانیث چار ہیں: (۱) تائے ملفوظہ (۲) الف مقصورہ (۳) الف ممدودہ (۴) تائے مقدرہ.

## ہر ایک کی تعریف:

**(۱) تائے ملفوظہ کی تعریف:**

تائے ملفوظہ وہ تائے مربوطہ (گول تا) ہے جو کلمہ کے آخر لاحق ہوتا ہے، ماقبل فتحہ یا الف ہوا کرتا ہے اور حالت وقف میں (ہ) ہو جاتا ہے. جیسے طَلْحَةُ، شَاةٌ. پس بِنْتٌ کی تا تانیث کے لیے نہیں.

**(۲) الف مقصورہ کی تعریف:**

الف مقصورہ وہ الف ہے جو خوب کھینچ کر پڑھا نہ جائے، اور اس کے بعد ہمزہ نہ ہو اور اسم کے آخر یاء سے پہلے کھڑے زبر کی صورت میں لکھا جاتا ہے. جیسے حُبْلٰی، سُفْلٰی .

(۳) **الف ممدودہ کی تعریف:**

الف ممدودہ وہ الف ہے جو خوب کھینچ کر پڑھا جائے اور اس کے بعد ہمزہ ہو. جیسے **حَمْرَاءُ، صَفْرَاءُ.**

(۴) **تائے مقدرہ کی تعریف:**

تائے مقدرہ وہ تا ہے جو کسی اسم کے آخر میں موجود تو ہو لیکن پڑھنے میں نہ آتی ہو. جیسے **أَرْضٌ** جو اصل میں **أَرْضَةٌ** تھا، اس کی دلیل **أَرْضٌ** کی تصغیر **أُرَيْضَةٌ** کا آنا ہے، کیونکہ تصغیر اسم کو اپنی اصل کی طرف لے جاتی ہے یعنی تصغیر سے اسموں کی اصل کیا ہے اس کی واقفیت حاصل ہوتی ہے. اس کو مؤنث سماعی کہتے ہیں.

**تیسری بات (مؤنث سماعی) کی تفصیل:**

اوپر کے بیان سے معلوم ہوا کہ مؤنث سماعی وہ مؤنث ہے جس میں تائے تانیث مقدر ہو. جیسے **أَرْضٌ ، شَمْسٌ، يَدٌ** وغیرہ. مگر دراصل مؤنث سماعی تاء مقدرہ والے اسموں میں منحصر نہیں، کیونکہ بہت ایسے اسموں کو بھی مؤنث سماعی کہا جاتا ہے جن میں تائے تانیث مقدر نہیں. جیسے **عَقْرَبٌ** کیونکہ اس کی تصغیر **عُقَيْرِبٌ** آتی ہے جس میں تائے تانیث مقدر نہیں.

بنابریں مؤنث سماعی حقیقۃ وہ ہے جس میں علامت تانیث لفظی پائی نہ جاوے لیکن اہل عرب کے استعمال سے اس کا مؤنث ہونا مسموع ہو چاہے اس میں تائے تانیث مقدر ہو. جیسے **أَرْضٌ ، شَمْسٌ** یا تائے تانیث مقدر نہ ہو جیسے **عَقْرَبٌ.**

**مؤنث سماعی کی وجہ تسمیہ:**

ایسے مؤنث کو مؤنث سماعی کہنے کی وجہ یہ ہے کہ ان جیسے الفاظ اہل عرب سے مؤنث کے طور پر استعمال ہونا ثابت ہے، مگر ان میں تانیث کی کوئی علامت نہیں ہے، پھر چونکہ یہ مؤنث ہونا یعنی ان کی تانیث اہل عرب کے سماع پر موقوف ہے اس لیے سماع کی طرف نسبت کرتے ہوئے ان کو مؤنث سماعی کہتے ہیں.

**نوٹ:** (باعتبار علامت تانیث) مؤنث کی تین قسمیں ہیں [۱] مؤنث قیاسی [۲] مؤنث معنوی [۳] مؤنث سماعی.

**مؤنث قیاسی کی تعریف:**

مؤنث قیاسی وہ مؤنث ہے جس میں تانیث کی کوئی ظاہری علامت پائی جاوے. جیسے طَلْحَةُ وغیرہ.

**مؤنث معنوی کی تعریف:**

مؤنث معنوی وہ مؤنث ہے جو معنی کے لحاظ سے مؤنث ہو. جیسے أُخْتٌ، بِنْتٌ، أُمٌّ.

**مؤنث سماعی کی تعریف:**

مؤنث سماعی وہ مؤنث ہے جو اہل عرب کے سماع سے مؤنث ہو. جیسے أَرْضٌ، عَقْرَبٌ وغیرہ.

بدانکہ مؤنث بر دو قسم ست حقیقی و لفظی. حقیقی آنست کہ بازائے او حیوان مذکر باشد چوں اِمْرَأَةٌ کہ بازائے او رَجُلٌ است و نَاقَةٌ کہ بازائے او جَمَلٌ است و لفظی آنست کہ بازائے او حیوان مذکر نباشد چوں ظُلْمَةٌ و قُوَّةٌ.

## مؤنث کی اقسام کا بیان

اوپر کی عبارت میں ایک بات کا ذکر ہے اور وہ اسم مؤنث کی اقسام.

(باعتبار حقیقت و غیر حقیقت) مؤنث کی دو قسمیں ہیں: (۱) مؤنث حقیقی (۲) مؤنث لفظی.

**مؤنث حقیقی کی تعریف:**

مؤنث حقیقی وہ مؤنث ہے جس کے مقابلے میں کوئی حیوان مذکر (نر جاندار) ہو جیسے اِمْرَأَةٌ (عورت) کہ اس کے مقابلے میں رَجُلٌ (مرد) ہے جو حیوان مذکر ہے، اور نَاقَةٌ (اونٹنی) کہ اس کے مقابلے میں جَمَلٌ (اونٹ) ہے جو حیوان مذکر ہے.

## مؤنث لفظی کی تعریف:

مؤنث لفظی وہ مؤنث ہے جس کے مقابلے میں کوئی حیوان مذکر (نر جاندار) نہ ہو. جیسے ظُلْمَةٌ (تاریکی) کہ اس کے مقابلے میں نُوْرٌ (روشنی) ہے جو مذکر تو ہے لیکن حیوان مذکر نہیں، اور قُوَّةٌ (طاقت) کہ اس کے مقابلے میں ضُعْفٌ (کمزوری) ہے جو مذکر تو ہے مگر حیوان مذکر نہیں.

## مذکورۃ الذیل مثالوں میں مذکر و مؤنث کی تعیین کر کے مؤنث الفاظ کی علامات اور قسم کی نشاندہی کرو:

تَفَتَّحَتْ وَرْدَةٌ حَمْرَاءُ فِي حَدِيقَةِ عَائِشَةَ، اُنْظُرْ إِلَى الصَّحْرَاءِ الْمُتَرَامِيَةِ وَانْظُرْ إِلَى السَّمَاءِ الزَّرْقَاءِ، إِنَّ هَذِهِ الدُّنْيَا فَانِيَةٌ، أَنَا أُحِبُّ صُحْبَةَ الصَّالِحِيْنَ، حَامِدٌ تِلْمِيْذٌ ذَكِيٌّ فِيْ يَدِهٖ حَقِيْبَةٌ جَدِيْدَةٌ، أَنْ يُوْقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ، أَرْضُ اللهِ وَاسِعَةٌ، إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ. يَدُ اللهِ مَغْلُوْلَةٌ. أُولٰئِكَ لَهُمْ عُقْبَى الدَّارِ، فِيهَا عَيْنٌ جَارِيَةٌ، اللهُ نُوْرُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكَاةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ الْمِصْبَاحُ فِيْ زُجَاجَةٍ الزُّجَاجَةُ كَأَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ يُوْقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُبَارَكَةٍ زَيْتُوْنَةٍ.

بدانکہ اسم بر سہ صنف ست واحد و مثنی و مجموع. واحد آنست کہ دلالت کند بر یکے چوں رَجُلٌ. و مثنی آنست کہ دلالت کند بر دو بسبب آنکہ الف یا یائے ماقبل مفتوح و نون مکسورہ بآخرش پیوند د چوں رَجُلَانِ و رَجُلَيْنِ. و مجموع آنست کہ دلالت کند بر بیش از دو بسبب آنکہ تغیرے بر واحد کردہ باشد لفظا چوں رِجَالٌ یا تقدیرا چوں فُلْکٌ کہ واحدش نیز فُلْکٌ ست بر وزن قُفْلٌ و جمعش ہم فُلْکٌ ست بر وزن أُسْدٌ.

## واحد، مثنی اور مجموع کا بیان

عبارت بالا میں تین باتیں ہیں: (۱) اسم کی تیسری تقسیم اور واحد کی تعریف (۲) مثنی کی تعریف (۳) مجموع کی تعریف.

**پہلی بات (اسم کی تیسری تقسیم اور واحد کی تعریف) کی تفصیل:**

اسم کی باعتبار کمیت تین قسمیں ہیں: (۱) واحد (۲) مثنی (۳) مجموع.

واحد کی تعریف: واحد وہ اسم ہے جو ایک فرد پر دلالت کرے. جیسے رَجُلٌ یعنی غیر معین ایک فرد.

**دوسری بات (مثنی کی تعریف) کی تفصیل:**

**مثنی کی تعریف:**

مثنی وہ اسم ہے جس کے واحد کے آخر الف اور نون مکسورہ یا یائے ماقبل مفتوح اور نون مکسورہ کے ملنے کی وجہ سے دو فرد پر دلالت کرے. جیسے رَجُلَانِ، رَجُلَيْنِ (دو مرد) جو رَجُلٌ کے مثنی ہیں.

**تیسری بات (مجموع کی تعریف) کی تفصیل:**

**مجموع کی تعریف:**

مجموع وہ اسم ہے جس کے واحد میں کسی لفظی یا تقدیری تغیر کی وجہ سے دو سے زائد افراد پر دلالت کرے.

لفظی تغیر کی مثال: رِجَالٌ جو رَجُلٌ کی جمع ہے، اور مَسَاجِدُ جو مَسْجِدٌ کی جمع ہے. پس ان میں حرکات سکونات اور حروف کی کمی اور بیشی کے اعتبار سے تغیر پائی گئی ہے.

اور تغیر تقدیری کی مثال: فُلْكٌ کہ اس کی جمع بھی فُلْكٌ ہے اور واحد بھی فُلْكٌ، لیکن واحد ہونے کی صورت میں اس کو قُفْلٌ کے وزن پر فرض کیا جاوے اور قُفْلٌ واحد ہے (تو فُلْكٌ کے معنی ہونگے ایک کشتی) اور جمع ہونے کی صورت میں اس کو أُسْدٌ کے وزن پر فرض کیا جاوے، اور أُسْدٌ یہ اَسَدٌ کی جمع ہے (تو فُلْكٌ کے معنی ہونگے بہت کشتیاں) (اور بھی چند الفاظ ص/۱۵۳ مذکور ہیں)

اور یہ بات ظاہر ہے کہ فُلْكٌ (واحد) اور فُلْكٌ (جمع) کے درمیان تلفظ میں کوئی تفاوت نہیں لہذا لفظی تغیر نہیں، بلکہ صرف تقدیری اور فرضی تغیر ہے یعنی موزون بہ کے دو ہونے کے اعتبار سے دو فرض کیا گیا.

فائدہ: قرآن کریم میں فُلْكٌ واحد اور جمع دونوں طرح کا استعمال ہے: چنانچہ ﴿فَأَنْجَيْنَاهُ وَمَنْ مَعَهُ فِي الْفُلْكِ الْمَشْحُونِ﴾ [الشعراء:۱۱۹] میں واحد ﴿حَتَّى إِذَا كُنْتُمْ فِي الْفُلْكِ وَجَرَيْنَ بِهِمْ﴾ [یونس:۲۲] میں جمع کے طور پر استعمال ہے.

بدانکہ جمع باعتبار لفظ بر دو قسم است جمع تکسیر و جمع تصحیح. جمع تکسیر آنست کہ بنائے واحد درو سلامت نباشد چوں رِجَالٌ و مَسَاجِدُ وابنیۂ جمع تکسیر در ثلاثی بسماع تعلق دارد و قیاس رادرو مجالے نیست. اما رباعی و خماسی بر وزن فَعَالِلُ آید چوں جَعْفَرٌ جَعَافِرُ، جَحْمَرِشٌ جَحَامِرُ بحذف حرف خامس. و جمع تصحیح آنست کہ بنائے واحد درو سلامت ماند وآں بر دو قسم ست جمع مذکر و جمع مؤنث. جمع مذکر آنست کہ واوے ماقبل مضموم یا یائے ماقبل مکسور و نون مفتوح در آخرش پیوندد. چوں مُسْلِمُوْنَ و مُسْلِمِیْنَ. و جمع مؤنث آنست کہ الفے با تائے بآخرش پیوندد چوں مُسْلِمَاتٌ.

## جمع کی تقسیمات کا بیان

مذکورہ عبارت میں تین باتوں کا ذکر ہے:

(۱) مجموع / جمع کی تقسیم اور جمع تکسیر کی تعریف (۲) جمع تکسیر کے سماعی اور قیاسی اوزان (۳) جمع تصحیح کی تعریف اور اس کی اقسام کا بیان.

پہلی بات (مجموع / جمع کی تقسیم اور جمع تکسیر کی تعریف) کی تفصیل:

جمع کی دو تقسیم ہیں: (۱) باعتبار لفظ (۲) باعتبار معنی.

## جمع باعتبار لفظ کا بیان

جمع باعتبار لفظ کی دو قسمیں ہیں:

(۱) جمع تکسیر (۲) جمع تصحیح

**جمع تکسیر کی تعریف:**

جمع تکسیر وہ جمع ہے جس میں واحد کا وزن سالم نہ رہے جیسے رِجَالٌ (یہ رَجُلٌ کی جمع)،مَسَاجِدُ (یہ مَسْجِدٌ کی جمع) کہ ان دونوں میں واحد کا وزن سالم نہیں بلکہ عددِ حروف اور حرکات وسکونات کے اعتبار سے تغیر ہے. جمع تکسیر کو جمعِ مکسّر اور جمع غیر صحیح بھی کہتے ہیں.

**دوسری بات (جمع تکسیر کے سماعی اور قیاسی اوزان) کی تفصیل:**

## جمع تکسیر کے سماعی اور قیاسی اوزان

(۱) ثلاثی میں جمع تکسیر کا وزن قیاسی نہیں بلکہ سَماعی ہے یعنی اہل عرب کے سماع کے مطابق اس کی جمع تکسیر ہو گی. (لہذا قیاس کا اس میں کوئی دخل نہیں)

(۲) رباعی سے جمع تکسیر فَعَالِلُ کے وزن پر آتی ہے جیسے جَعَافِرُ یہ جَعْفَرٌ کی جمع ہے (ایک شخص کا نام)، دَرَاهِمُ یہ دِرْهَمٌ کی جمع (چاندی کا سکہ)

(۳) خماسی سے بھی جمع تکسیر فَعَالِلُ کے وزن پر آتی ہے مگر پانچواں حرف کو حذف کرنے کے ساتھ. جیسے جَحَامِرُ یہ جَحْمَرِشٌ کی جمع (بد شکل عورت) سَفَارِجُ یہ سَفَرْجَلٌ کی جمع (بہی پھل) لہذا معلوم ہوا کہ رباعی اور خماسی کے اوزان قیاسی ہیں.

(نوٹ) جاننا چاہئے کہ کتاب میں مذکور ہے کہ رباعی اور خماسی کی جمع تکسیر صرف فَعَالِلُ کے وزن پر آتی ہے لیکن استعمال سے سمجھا جاتا ہے کہ فَعَالِيْلُ اور فَعَالٌّ کے وزن پر بھی ان کی جمع آتی ہے. جیسے مِصْبَاحٌ کی جمع مَصَابِيْحُ، دَابَّةٌ کی جمع دَوَابُّ.

**تیسری بات (جمع تصحیح کی تعریف اور اس کی اقسام) کی تفصیل:**

**جمع تصحیح کی تعریف:**

جمع تصحیح وہ جمع ہے جس میں واحد کا وزن سالم رہتا ہے. جیسے مُسْلِمُوْنَ، مُسْلِمِيْنَ، مُسْلِمَاتٌ. (کہ ان میں صرف مُسْلِمٌ واحد کے بعد جمع کے لیے واؤ، نون اور یاء نون زیادہ کیا گیا.) جمع تصحیح کو جمع سالم اور جمع مصحّح بھی کہتے ہیں.

## جمع تصحیح (جمع سالم) کی اقسام

جمع تصحیح (جمع سالم) کی دو قسمیں ہیں: (۱) جمع مذکر سالم (۲) جمع مؤنث سالم

**جمع مذکر سالم کی تعریف:**

جمع مذکر سالم وہ جمع ہے جس کے آخر (حالت رفع میں) واوما قبل مضموم اور نون مفتوح، یا (حالت نصب و جر میں) یائے ما قبل مکسور اور نون مفتوح ہونگے جیسے مُسْلِمُوْنَ، مُسْلِمِیْنَ.

**جمع مؤنث سالم کی تعریف:**

جمع مؤنث سالم وہ جمع ہے جس کے آخر الف اور لمبی تا زائد ہوں. جیسے مُسْلِمَاتٌ، مُسْلِمَاتٍ.

بدانکہ جمع باعتبار معنی بر دو نوع است جمع قلت و جمع کثرت. جمع قلت آنست کہ بر کم از دہ اطلاق کنند و آں را چہار بنا است: أَفْعُلٌ چوں أَكْلُبٌ، أَفْعَالٌ چوں أَقْوَالٌ، أَفْعِلَةٌ چوں أَعْوِنَةٌ، فِعْلَةٌ چوں غِلْمَةٌ، و دو جمع تصحیح بے الف ولام چوں مُسْلِمُوْنَ و مُسْلِمَاتٌ. و جمع کثرت آنست کہ بر دہ و بیشتر از دہ اطلاق کنند. و ابنیۂ آں ہر چہ غیر ازیں شش بنا است.

## جمع باعتبار معنی کا بیان

**عبارت بالا میں تین باتیں مذکور ہیں:**

(۱) جمع باعتبار معنی کی اقسام (۲) جمع قلت کی تعریف اور اس کے اوزان (۳) جمع کثرت کی تعریف اور اس کے اوزان کا بیان.

**پہلی بات (جمع باعتبار معنی کی اقسام) کی تفصیل:**

**جمع باعتبار معنی کی دو قسمیں ہیں:**

(۱) جمع قلت (۲) جمع کثرت

## دوسری بات (جمع قلت کی تعریف اوراس کے اوزان) کی تفصیل:

### جمع قلت کی تعریف:

جمع قلت وہ جمع ہے جس کو اہل لسان دس سے کم (یعنی تین سے نو) پر اطلاق یااستعمال کرتے ہیں. جیسے أَرْغِفَةٌ (تین سے نوتک روٹیاں)

অর্থাৎ : যে جمع টি আরবীভাষীরা দশ থেকে কম তথা তিন থেকে নয় এর জন্য ব্যবহার করেন ।

### جمع قلت کے اوزان

جمع قلت دوطرح کے ہیں (۱) جمع قلت مکسر (۲) جمع قلت سالم. واضح ہو کہ جمع قلت مکسر کے چاراوزان ہیں اور جمع قلت سالم کے دواوزان ہیں. لہذا جمع قلت کے اوزان کل چھ ہیں

| شمار/٦ | اوازانِ جمع قلت | مثال اور معنی |
|---|---|---|
| ۱ | أَفْعُلٌ | أَكْلُبٌ (كَلْبٌ کی جمع) بم کتا، أَرْجُلٌ (رِجْلٌ کی جمع) بم پاؤں |
| ۲ | أَفْعَالٌ | أَقْوَالٌ (قَوْلٌ کی جمع) بم بات، أَخْبَارٌ (خَبَرٌ کی جمع) بم خبر |
| ۳ | أَفْعِلَةٌ | أَعْوِنَةٌ (عَوَانٌ کی جمع) بم میانہ سال، أَرْغِفَةٌ (رَغِيفٌ کی جمع) بم روٹی |
| ۴ | فِعْلَةٌ | غِلْمَةٌ (غُلَامٌ کی جمع) بم جوان، فِتْيَةٌ (فَتًى کی جمع) بم جوان. |
| ۵ | جمع مذکر سالم بے الف ولام | مُسْلِمُوْنَ، مُسْلِمِيْنَ بمعنی تین سے نوتک مسلمان مرد. |
| ٦ | جمع مؤنث سالم بے الف ولام | مُسْلِمَاتٌ، مُسْلِمَاتٍ بمعنی تین سے نوتک مسلمان عورتیں. |

## تیسری بات (جمع کثرت کی تعریف اوراس کے اوزان) کی تفصیل:

### جمع کثرت کی تعریف:

جمع کثرت وہ جمع ہے جس کو اہل لسان دس یااس سے زیادہ پر اطلاق یااستعمال کرتے ہیں. جیسے رِجَالٌ (دس یااس سے زیادہ مرد) (جامع الدروس میں ہے کہ جمع کثرت گیارہ سے شروع ہوگا. ج/۲، ص/۲۸)

অর্থাৎ : যে جمع টি আরবীভাষীরা দশ বা ততোধিক এর জন্য ব্যবহার করেন।

جمع کثرت کے اوزان: جمع قلت کے چھ اوزان یعنی أَفْعُلٌ، أَفْعَالٌ، أَفْعِلَةٌ ،فِعْلَةٌ جمع مذکر سالم بے الف ولام اور جمع مؤنث سالم بے الف ولام کے علاوہ باقی سب جمع کثرت کے اوزان ہیں، چاہے وہ جمع مکسر ہو جیسے رِجَالٌ، یا جمع سالم باالف ولام ہو جیسے الْمُسْلِمُوْنَ ، الْمُسْلِمَاتُ.

صاحب پنج گنج کے نزدیک جمع کثرت کے اوزان پانچ ہیں: (۱) فِعَالٌ جیسے قِدَاحٌ (۲) فُعُوْلٌ جیسے فُلُوْسٌ (۳) فُعْلَانٌ جیسے بُطْنَانٌ (۴) فِعْلَانٌ جیسے صِنْوَانٌ (۵) فُعُلٌ جیسے سُقُفٌ. (پنج گنج: ص/۵۹)

ایک ضروری بات: یادرکھنا چاہئے کہ بسااوقات جمع قلت کثرت کی جگہ اور جمع کثرت قلت کی جگہ مستعمل ہوتی ہے. چنانچہ کلام پاک میں ہے: ﴿ وَالْمُطَلَّقَاتُ يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ ثَلَاثَةَ قُرُوْءٍ ﴾ [البقرة:۲۲۸] اس آیت میں قُرُوْءٌ جمع کثرت ہے (جو قَرْءٌ کی جمع ہے بمعنی حیض یا طہر)، حالانکہ اس سے تین حیض یا تین طہر مراد ہیں. ایسا ہی باری تعالی کا قول ﴿ فَأَصْحَابُ الْمَيْمَنَةِ ﴾ میں أَصْحَابُ جمع قلت ہے، حالانکہ وہ کثرت کے معنی میں ہے یعنی تمام ساتھی.

جمع تکسیر اور تصحیح کے باہم اور جمع قلت اور کثرت کے درمیان تمیز کرنے کا طریقہ:

اگر کسی اسم کے بارے غور وفکر سے معلوم ہو گیا کہ وہ اسم جمع ہے تو دیکھا جائیگا (۱) کہ اس کے واحد کا وزن جمع میں سالم ہے یا نہیں، اگر سالم نہیں تو وہ جمع تکسیر ہے پھر اگر وہ أَفْعُلٌ ، أَفْعَالٌ ، أَفْعِلَةٌ اور فِعْلَةٌ ان چار اوزان سے نہیں تو وہ جمع کثرت ہے اور کسی ایک وزن سے ہے تو وہ جمع قلت (۲) اور اگر یہ معلوم ہو کہ اسی جمع میں واحد کا وزن بالکل سالم ہے تو وہ جمع سالم اور جمع تصحیح ہے پھر اگر اس کے آخر واو ما قبل مضموم اور نون مفتوح یا تو یائے ما قبل مکسور اور نون مفتوح ہے تو جمع مذکر سالم ہے اور الف اور لمبی تا ہے تو جمع مؤنث سالم، پھر جمع سالم کے شروع میں اگر الف ولام ہے تو جمع کثرت اور اگر نہیں تو جمع قلت.

ذیل کی مثالوں میں جمع تکسیر، جمع تصحیح اور اس کی قسم، پھر قلت و کثرت کی نشاندہی کرو:

مُصْطَفَوْنَ، مُتَّقُوْنَ، أَغْبِرَةٌ، أَقْطَارٌ، غِزْلَةٌ، غِلْمَانٌ، سَلَاطِيْنُ، أَصْوَاتٌ، أَبْيَاتٌ، عُلَمَاءُ، آذَانٌ، بِلَادُ الْمُسْلِمِيْنَ، مَرْضٰى. حِسَانٌ، سِنُوْنَ، بَنِيْنَ، غُرَفٌ، حِجَارَةٌ. قَلَانِسُ، ثُبَاتٌ، مَشَارِقُ، الصَّالِحَاتُ، مِحَنٌ، حُمُرٌ، دَرَاهِمُ، عِضِيْنَ، وَإِنَّهُمْ عِنْدَنَا لَمِنَ الْمُصْطَفَيْنَ الْأَخْيَارِ، مِنْ مَحَارِيبَ وَتَمَاثِيلَ وَجِفَانٍ كَالْجَوَابِ وَقُدُورٍ رَاسِيَاتٍ. وَ فُرُشٍ مَرْفُوعَةٍ.

**بدانکه اعراب اسم سہ است رفع و نصب و جر. اسم متمکن باعتبار وجوہ اعراب بر شانزدہ قسم است**

## اسم متمکن کے اعراب کا بیان

یہاں تین اہم باتیں ہیں: (۱) اسم کے اعراب اور اسم متمکن کی اجمالی اقسام (۲) وجوہِ اعراب کی مراد (۳) اصناف اعراب کیا کیا ہیں؟

**پہلی بات (اسم کے اعراب اور اسم متمکن کی اجمالی اقسام) کی تفصیل:**

**جان تو کہ اسم کے اعراب تین ہیں:**

(۱) رفع (۲) نصب (۳) جر. اور ایک بھی اعراب ہے اور وہ جزم، لیکن وہ فعل مضارع پر آتی ہے اور یہاں اسم کا اعراب بیان کرنا مقصود ہے، اس لیے مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: کہ اسم کے اعراب تین ہیں: رفع و نصب و جر. رفع فاعل ہونے کی علامت ہے، مبتدا، خبر اور دیگر مرفوعات فاعل کے ساتھ ملحق ہیں. نصب مفعول ہونے کی علامت ہے حال، دیگر منصوبات مفعول کے ساتھ ملحق ہیں. اور جر مضاف الیہ ہونے کی علامت ہے، مجرور بحرف جار مضاف الیہ کے ساتھ ملحق ہے.

### اسم متمکن کی باعتبار وجوہ اعراب سولہ قسمیں ہیں

| شمار | اسم متمکن | مثال | شمار | اسم متمکن | مثال |
|---|---|---|---|---|---|
| ۱ | مفرد منصرف صحیح | زَيْدٌ | ۲ | مفرد منصرف جاریِ مجرائے صحیح | دَلْوٌ، ظَبْيٌ |
| ۳ | جمع مکسر منصرف | رِجَالٌ | ۴ | جمع مؤنث سالم | مُسْلِمَاتٌ |
| ۵ | غیر منصرف | عُمَرُ، زُفَرُ | ۶ | اسمائے ستہ مکبرہ، موحدہ، مضاف بغیریائے متکلم | أَبُوْكَ، أَخُوْكَ، حَمُوْكِ، فُوْكَ، هَنُوْكَ، ذُوْمَالٍ |
| ۷ | مثنی (تثنیہ حقیقی) | رَجُلَانِ | ۸ | کلا وکلتا مضاف بمضمر (تثنیہ معنوی) | كِلَاهُمَا، كِلْتَاهُمَا |

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| ۹ | اِثْنَانِ واِثْنَتَانِ (تثنیہ صوری) | اِثْنَانِ، اِثْنَتَانِ | ۱۰ | جمع مذکر سالم (جمع حقیقی) | مُسْلِمُوْنَ |
| ۱۱ | اُولُوْ (جمع معنوی) | اُولُوْمَالٍ | ۱۲ | عشرون تا تسعون (جمع صوری، عقود ثمانیہ) | ثَلَاثُوْنَ |
| ۱۳ | اسم مقصور | مُوْسٰی | ۱۴ | غیر جمع مذکر سالم (وغیر مثنی) مضاف بیائے متکلم | غُلَامِيْ |
| ۱۵ | اسم منقوص | قَاضٍ، اَلْقَاضِيْ | ۱۶ | جمع مذکر سالم مضاف بیائے متکلم | مُسْلِمِيَّ |

**دوسری بات (وجوہِ اعراب کی مراد) کی تفصیل:**

اسم متمکن باعتبار وجوہ اعراب بر شانزدہ قسم ست: اس عبارت کے متعلق تین باتیں قابل یاد ہیں.

(۱) وجوہ اعراب سے کیا مراد ہے؟

تواس کا جواب یہ ہے: کہ وجوہِ اعراب کے معنی اعراب ہونے کے طریقے، اور چونکہ اسم متمکن کے اعراب تین ہیں: رفع، نصب اور جر. اس لیے وجوہِ اعراب کی مراد یہ نکلی کہ رفع ونصب اور جر ہونے کے طریقے. (بعض کے نزدیک اصناف اعراب مراد ہیں جس کا بیان عنقریب آئے گا. ص/ ۱۲۰- فانتظر)

(۲) پوری عبارت کا مطلب کیا ہے؟

تواس کا جواب یہ ہے:

کہ اسم متمکن کی رفع، نصب اور جر ہونے کے طریقے کے اعتبار سے سولہ قسمیں ہیں.

(۳) وجوہِ اعراب کتنے ہیں اور کیا کیا؟ پھر ان کی مثال کیا ہے؟

تواس کا جواب یہ ہے کہ وجوہِ اعراب اٹھارہ ہیں، کیونکہ رفع، نصب اور جر ہر ایک کے چھ چھ وجوہ ہیں (۳×۶ = ۱۸) کل اٹھارہ ہوئیں.

## رفع کے وجوہ یعنی علامات رفع چھ (۶) ہیں

| شمار | رفع کے وجوہ | مثال | شمار | رفع کے وجوہ | مثال |
|---|---|---|---|---|---|
| ۱ | ضمہ لفظی | جَاءَنِيْ زَيْدٌ، هُوَ يَضْرِبُ | ۴ | واو تقدیری | هٰؤُلَاءِ مُسْلِمِيَّ |
| ۲ | ضمہ تقدیری | جَاءَنِيْ مُوْسٰى، هُوَ يَرْمِىْ | ۵ | الف | جَاءَنِيْ رَجُلَانِ |
| ۳ | واو لفظی | جَاءَنِيْ أَبُوْكَ. | ۶ | واو ما قبل مضموم | جَاءَنِيْ مُسْلِمُوْنَ |

(نوٹ) (۱) فعل مضارع میں ایک زائد علامت رفع ہے یعنی اثبات نون اعرابی جیسے يَضْرِبَانِ. اس لیے دونوں مل کر کل علامات رفع سات (۷) ہوئیں.

(۲) معلوم رہے کہ یہاں ضمہ لفظی اور ضمہ تقدیری یہ دونوں اسم اور فعل میں مشترک ہیں اور اثبات نون اعرابی یہ فعل کے ساتھ خاص ہے اور باقی سب اسم کے ساتھ خاص ہیں.

## نصب کے وجوہ یعنی علامات نصب بھی چھ (۶) ہیں

| شمار | نصب کے وجوہ | مثال | شمار | نصب کے وجوہ | مثال |
|---|---|---|---|---|---|
| ۱ | فتحہ لفظی | رَأَيْتُ زَيْدًا، لَنْ يَضْرِبَ | ۴ | الف | رَأَيْتُ أَبَاكَ |
| ۲ | فتحہ تقدیری | رَأَيْتُ عَصًا، لَنْ يَرْضٰى | ۵ | یائے ماقبل مفتوح | رَأَيْتُ رَجُلَيْنِ |
| ۳ | کسرہ | رَأَيْتُ مُسْلِمَاتٍ | ۶ | یائے ماقبل مکسور | رَأَيْتُ مُسْلِمِيْنَ |

(نوٹ) (۱) فعل مضارع میں ایک زائد علامت نصب ہے یعنی حذف نون اعرابی جیسے لَنْ یَّضْرِبَا اس لیے دونوں مل کر کل علامات نصب سات (۷) ہوئیں.

(۲) معلوم رہے کہ یہاں فتحۂ لفظی اور فتحۂ تقدیری یہ دونوں اسم اور فعل میں مشترک ہیں اور حذف نون اعرابی فعل کے ساتھ خاص ہے اور باقی سب اسم کے ساتھ خاص ہیں.

## جر کے وجوہ یعنی علاماتِ جر بھی چھ (۶) ہیں

| شمار | جر کے وجوہ | مثال | شمار | جر کے وجوہ | مثال |
|---|---|---|---|---|---|
| ۱ | کسرۂ لفظی | مَرَرْتُ بِزَیْدٍ | ۴ | یاء | مَرَرْتُ بِأَبِیکَ |
| ۲ | کسرۂ تقدیری | مَرَرْتُ بِقَاضٍ | ۵ | یائے ما قبل مفتوح | مررت بِرَجُلَیْنِ |
| ۳ | فتحۂ لفظی | مَرَرْتُ بِعُمَرَ | ۶ | یائے ما قبل مکسور | مررت بِمُسْلِمِیْنَ |
| یہ سب اسم کے ساتھ خاص ہیں کیونکہ فعل مضارع میں جر نہیں آتا ہے. | | | | | |

(نوٹ) معلوم رہے کہ فعل مضارع کے جزم کے وجوہ تین ہیں:

## جزم کے وجوہ یعنی علاماتِ جزم تین (۳) ہیں

| شمار | جزم کے وجوہ | مثال | شمار | جزم کے وجوہ | مثال |
|---|---|---|---|---|---|
| ۱ | سکون | لَمْ یَضْرِبْ | ۳ | حذف نون اعرابی | لَمْ یَضْرِبَا |
| ۲ | حذف لام | لَمْ یَدْعُ | یہ سب فعل مضارع کے ساتھ خاص ہیں کیونکہ اسم میں جزم نہیں آتا ہے. | | |

وجوہ اعراب کی یہ تفصیل اسلامیہ کتاب خانہ بنگلہ بازار، ڈھاکہ سے شائع شدہ نحومیر کے حاشیہ صفحہ نمبر/ ۱۲ میں مذکور ہے. فمن شاء فلیراجعہ .

لیکن بعض نے ھدایۃ النحو میں ذکر شدہ اصنافِ اعراب نو (۹) کو وجوہ اعراب فرمایا ہے.

**تیسری بات (اصناف اعراب کیا کیا ہیں؟اس) کی تفصیل:**

## اصنافِ اعراب نو (۹) ہیں

| شمار | حالت رفع | حالت نصب | حالت جر | شمار | حالت رفع | حالت نصب | حالت جر |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| ۱ | ضمہ سے | فتحہ سے | کسرہ سے | ٦ | واؤ ما قبل مضموم سے | (نصب وجر) یائے ما قبل مکسور سے | |
| ۲ | ضمہ سے | (نصب وجر) کسرہ سے | | ۷ | ضمہً تقدیری سے | فتحہً تقدیری سے | کسرہً تقدیری سے |
| ۳ | ضمہ - بغیر تنوین سے | (نصب وجر) فتحہ بغیر تنوین سے | | ۸ | ضمہً تقدیری سے | فتحہً لفظی سے | کسرہً تقدیری سے |
| ۴ | واؤ سے | الف سے | یاء سے | ۹ | واؤ تقدیری سے | (نصب وجر) یائے ما قبل مکسور سے | |
| ۵ | الف ما قبل مفتوح سے | (نصب وجر) یائے ما قبل مفتوح سے | | (یہ نوطرح کے اعراب سولہ قسم کے اسموں میں تقسیم کی گئی جن کو مستحقاتِ اعراب کہتے ہیں.) | | | |

اول مفرد منصرف صحیح چوں زَیْدٌ. دوم مفرد منصرف جاری مجرائے صحیح چوں دَلْوٌ. سوم جمع مکسر منصرف چوں رِجَالٌ. رفع شاں بضمہ باشد ونصب بفتحہ وجر بکسرہ چوں جَاءَنِيْ زَيْدٌ وَدَلْوٌ وَرِجَالٌ، وَرَأَيْتُ زَيْدًا وَدَلْوًا وَرِجَالًا، وَمَرَرْتُ بِزَيْدٍ وَدَلْوٍ وَرِجَالٍ.

**عبارت بالا میں تین باتیں قابل ذکر ہیں:**

(۱) مستحقاتِ اعراب (۲) مفرد منصرف صحیح اور جاری مجرائے صحیح کا بیان (۳) جمع مکسر منصرف کے بارے تفصیلی بیان.

## پہلی بات (مستحقاتِ اعراب) کی تفصیل:

## مستحقاتِ اعراب کا بیان

مستحقاتِ اعراب سولہ (۱۶) ہیں:

| نمبر | مستحقاتِ اعراب | مثال | اعراب مع مثال بعواملِ ثلاثہ |
|---|---|---|---|
| ۱ | مفرد منصرف صحیح | زَيْدٌ | حالت رفع ضمہ سے، حالت نصب فتحہ سے، حالت جر کسرہ سے<br>جیسے جَاءَ زَيْدٌ، رَأَيْتُ زَيْدًا، مَرَرْتُ بِزَيْدٍ |
| ۲ | مفرد منصرف جاریِ مجرائے صحیح | دَلْوٌ، ظَبْيٌ | حالت رفع ضمہ سے، حالت نصب فتحہ سے، حالت جر کسرہ سے<br>جیسے هٰذَا دَلْوٌ، اِشْتَرَيْتُ دَلْوًا، فِي الدَّلْوِ مَاءٌ. |
| ۳ | جمع مکسر منصرف | رِجَالٌ | حالت رفع ضمہ سے، حالت نصب فتحہ سے، حالت جر کسرہ سے<br>جیسے جَاءَ رِجَالٌ، رَأَيْتُ رِجَالًا، مَرَرْتُ بِرِجَالٍ |
| ۴ | جمع مؤنث سالم | مُسْلِمَاتٌ | حالت رفع ضمہ سے، حالت نصب و جر کسرہ سے<br>جیسے هُنَّ مُسْلِمَاتٌ، رَأَيْتُ مُسْلِمَاتٍ، مَرَرْتُ بِمُسْلِمَاتٍ |
| ۵ | غیر منصرف | عُمَرُ، زُفَرُ | حالت رفع ضمہ بغیر تنوین سے، حالت نصب و جر فتحہ بغیر تنوین سے<br>جیسے جَاءَ عُمَرُ، رَأَيْتُ عُمَرَ، مَرَرْتُ بِعُمَرَ |
| ۶ | اسمائے ستہ مکبرہ، موحدہ، مضاف بغیر یائے متکلم | أَبُوْكَ، أَخُوْكَ، حَمُوْكِ، فُوْكَ، هَنُوْكَ، ذُوْمَالٍ | حالت رفع واؤ سے، حالت نصب الف سے، حالت جر یاء سے<br>جیسے جَاءَ أَبُوْكَ، رَأَيْتُ أَبَاكَ، مَرَرْتُ بِأَبِيْكَ،<br>جَاءَ أَخُوْكَ، رَأَيْتُ أَخَاكَ، مَرَرْتُ بِأَخِيْكَ،<br>جَاءَ حموكِ، رَأَيْتُ حَمَاكِ، مَرَرْتُ بِحَمِيْكِ،<br>هذا فُوْكَ، رَأَيْتُ فَاكَ، قَلْبُ الْأَحْمَقِ فِيْ فِيْهِ<br>جَاءَ ذُوْمَالٍ، رَأَيْتُ ذَامَالٍ، مَرَرْتُ بِذِيْ مَالٍ. |

| | | | |
|---|---|---|---|
| ۷ | مثنی (تثنیہ حقیقی) | رَجُلَانِ | حالت رفع الف ماقبل مفتوح سے، حالت نصب و جر یائے ماقبل مفتوح سے<br>جیسے جَاءَ رَجُلَانِ، رَأَیْتُ رَجُلَیْنِ، مَرَرْتُ بِرَجُلَیْنِ. |
| ۸ | کِلَا کِلْتَا مضاف بمضمر (تثنیہ معنوی) | یہ اعراب جب وہ ضمیر کی طرف مضاف ہوں ورنہ اس میں اسم مقصور کا اعراب ہوگا | حالت رفع الف ماقبل مفتوح سے، حالت نصب و جر یائے ماقبل مفتوح سے<br>جیسے جَاءَ الرَّجُلَانِ کِلَاهُمَا، رَأَیْتُ الرَّجُلَیْنِ کِلَیْهِمَا، مَرَرْتُ بِالرَّجُلَیْنِ کِلَیْهِمَا. جَاءَتِ الْمَرْأَتَانِ کِلْتَاهُمَا، رَأَیْتُ الْمَرْأَتَیْنِ کِلْتَیْهِمَا، مَرَرْتُ بِالْمَرْأَتَیْنِ کِلْتَیْهِمَا. |
| ۹ | اِثْنَانِ و اِثْنَتَانِ (تثنیہ صوری) | اِثْنَتَانِ کے بجائے ثِنْتَانِ بھی آیا ہے | حالت رفع الف ماقبل مفتوح سے، حالت نصب و جر یائے ماقبل مفتوح سے<br>جیسے جَاءَ رَجُلَانِ اثْنَانِ، رَأَیْتُ رَجُلَیْنِ اثْنَیْنِ، مَرَرْتُ بِرَجُلَیْنِ اثْنَیْنِ. جَاءَتِ الْمَرْأَتَانِ اثْنَتَانِ، رَأَیْتُ الْمَرْأَتَیْنِ اثْنَتَیْنِ، مَرَرْتُ بِالْمَرْأَتَیْنِ اثْنَتَیْنِ. |
| ۱۰ | جمع مذکر سالم (جمع حقیقی) | مُسْلِمُوْنَ | حالت رفع واؤ ماقبل مضموم سے، حالت نصب و جر یائے ماقبل مکسور سے<br>جیسے جَاءَ الْمُسْلِمُوْنَ، أَکْرَمْتُ الْمُسْلِمِیْنَ، سَلَّمْتُ عَلَی الْمُسْلِمِیْنَ. |
| ۱۱ | أولوا (جمع معنوی) | أُولُوْا | حالت رفع واؤ ماقبل مضموم سے، حالت نصب و جر یائے ماقبل مکسور سے<br>جیسے جَاءَ أُولُوْا عِلْمٍ، أَکْرَمْتُ أُولِیْ عِلْمٍ، سَلَّمْتُ عَلٰی أُولِیْ عِلْمٍ. |

| | | | |
|---|---|---|---|
| ۱۲ | عِشْرُوْنَ<br>تا<br>تِسْعُوْنَ<br>(جمع صوری، عقود ثمانیہ) | عِشْرُوْنَ، ثَلَاثُوْنَ، أَرْبَعُوْنَ، خَمْسُوْنَ، سِتُّوْنَ، سَبْعُوْنَ، ثَمَانُوْنَ، تِسْعُوْنَ. | حالت رفع واؤ ماقبل مضموم سے، حالت نصب وجر یائے ماقبل مکسور سے<br>جیسے جَاءَ ثَلَاثُوْنَ تِلْمِيْذًا، أَكْرَمْتُ سَبْعِيْنَ عَالِمًا، سَلَّمْتُ عَلٰى ثَمَانِيْنَ مُسْلِمًا. |
| ۱۳ | اسم مقصور | مُوْسٰى، عَصَا | حالت رفع ضمۂ تقدیری سے، حالت نصب فتحۂ تقدیری سے، حالت جر کسرۂ تقدیری سے<br>هٰذِهٖ عَصَا، اِشْتَرَيْتُ عَصَا، قَتَلْتُ بِعَصَا حَيَّةً |
| ۱۴ | غیر جمع مذکر سالم (وغیر مثنی) مضاف بیائے متکلم | غُلَامِيْ، أَخِيْ | حالت رفع ضمۂ تقدیری سے، حالت نصب فتحۂ تقدیری سے، حالت جر کسرۂ تقدیری سے<br>هٰذَا غُلَامِيْ، بِعْتُ غُلَامِيْ ، قُلْتُ لِغُلَامِيْ |
| ۱۵ | اسم منقوص | اَلْقَاضِيْ، قَاضٍ | حالت رفع ضمۂ تقدیری سے، حالت نصب فتحۂ لفظی سے، حالت جر کسرۂ تقدیری سے<br>جَاءَ الْقَاضِيْ، رَأَيْتُ الْقَاضِيَ، سَلَّمْتُ عَلَى الْقَاضِيْ<br>جَاءَ قَاضٍ، رَأَيْتُ قَاضِيًا، سَلَّمْتُ عَلٰى قَاضٍ |
| ۱۶ | جمع مذکر سالم مضاف بیائے متکلم | مُسْلِمِيَّ، مُعَلِّمِيَّ | حالت رفع واؤ تقدیری سے، حالت نصب وجر یائے ماقبل مکسور سے (البتہ دیکھنے میں تینوں ایک ہیں)<br>هٰؤُلَاءِ مُعَلِّمِيَّ ،أَكْرَمْتُ مُعَلِّمِيَّ ، سَلَّمْتُ عَلٰى مُعَلِّمِيَّ |

# اسم متمکن کی سولہ قسموں کا تفصیلی بیان

دوسری بات (مفرد منصرف صحیح اور جاری مجرائے صحیح) کی تفصیل:

(۱) مفرد منصرف صحیح کا بیان: (یہاں تین الفاظ ہیں تینوں کی تشریح)

[۱] مفرد: اس سے مراد یہاں جو تثنیہ اور جمع نہ ہو.

معلوم رہے کہ نحویوں کے اصطلاح میں مفرد کا اطلاق پانچ چیزوں پر ہوتا ہے:

(۱) مفرد یعنی جو مرکب نہ ہو. (جو کتاب کے شروع میں لفظ مستعمل کے بیان میں ہے)

(۲) مفرد یعنی جو تثنیہ و جمع نہ ہو. (جو یہاں اسم متمکن کے بیان میں ہے)

(۳) مفرد یعنی فعل مضارع ضمیر بارز مرفوع اور نون اعرابی سے خالی ہونا. (جو فعل مضارع کے بیان میں ہے)

(۴) مفرد یعنی جو مضاف وشبہ مضاف نہ ہو. (جو لائے نفی جنس اور منادی کے بیان میں ہے)

(۵) مفرد یعنی جو جملہ وشبہ جملہ نہ ہو. (جو تمیز کے بیان میں ہے)

[۲] منصرف: یعنی جو غیر منصرف نہ ہو.

[۳] صحیح: یعنی جس کے آخر میں حرف علت نہ ہو.

(فائدہ) نحویوں کے نزدیک صحیح وہ اسم ہے جس کا آخری حرف حرف علت نہ ہو. جیسے زَیْدٌ. پس مہموز: جیسے قَرْأٌ، مضاعف: جیسے فَرٌّ، اجوف: جیسے زَیْدٌ اور مثال جیسے وَعْدٌ یہ سب صحیح میں داخل ہیں.

اب تینوں الفاظ کی طرف لحاظ کر کے مفرد منصرف صحیح کا مطلب و تعریف یہ نکلا کہ

مفرد منصرف صحیح کی تعریف و مطلب:

مفرد منصرف صحیح وہ اسم ہے جو تثنیہ و جمع نہ ہو اور غیر منصرف نہ ہو اور اس کا آخری حرف حرف علت نہ ہو. جیسے زَیْدٌ، عِلْمٌ، کِتَابٌ، مُعَلِّمٌ، مَدْرَسَةٌ، جَامِعَةٌ.

## (۲) مفرد منصرف جاریِ مجرائے صحیح کا بیان :

یہاں بھی مفرد اور منصرف سے حسب سابق وہ کلمہ مراد ہے جو تثنیہ و جمع نہ ہو اور غیر منصرف نہ ہو.

اور جاری مجرائے صحیح کی تعریف:

جاری مجرائے صحیح اس اسم کو کہتے ہیں جس کے آخر میں حرف علت واؤ یا یاء ہو اور ان کے ماقبل ساکن ہو. جیسے دَلْوٌ (ڈول) ظَبْيٌ (ہرن)

معلوم رہے کہ جاریِ مجرائے صحیح میں تین طرح کے الفاظ داخل ہیں:

(۱) وہ لفظ جس کے آخر واؤ یا یائے متحرک ماقبل ساکن ہو. جیسے نَحْوٌ، بَغْيٌ، سَعْيٌ، لَغْوٌ.

(۲) وہ لفظ جس کے آخر واؤ یا یائے مشدد ہو. جیسے عَدُوٌّ، نَبِيٌّ، اَلْجُوْدِيُّ، مَرْجُوٌّ، صَبِيٌّ.

(۳) وہ لفظ جس کے آخر ضمہ کے بعد واؤ ہو. جیسے کُفُوًا، هُزُوًا. (اجراء النحو: ص/ ۶۰)

[بعض نے کہا یہ الفاظ ایک لغت میں کُفْوًا بسکون العین ہیں جو کہ جاری مجرائے صحیح ہونے میں کوئی اشکال نہیں اور ان کو بسکون العین والے الفاظ پر حمل کر کے جاری مجرائے صحیح پڑھتے ہیں۔]

## (۳) جمع مکسر منصرف کا بیان :

تیسری بات (جمع مکسر منصرف کے بارے تفصیلی بیان) :

جمع مکسر منصرف: جمع مکسر منصرف سے مراد وہ جمع ہے جس کے واحد کا وزن جمع میں سالم نہ ہو اور اس میں منع صرف کا کوئی سبب نہ پایا جائے. جیسے رِجَالٌ.

پس معلوم ہوا کہ جمع مکسر کی دو قسمیں ہیں: (۱) جمع مکسر منصرف (۲) جمع مکسر غیر منصرف

یعنی جو جمع مکسر ایسی ہو جس میں پہلا حرف مفتوح اور تیسرا حرف الف جمع پھر الف جمع کے بعد دو حروف ہوں پہلا حرف مکسور جیسے مَفَاعِلُ اور مَسَاجِدُ، یا ایک حرف مشدد جیسے فَعَالُّ اور دَوَابُّ یا تین حروف ہو کے پہلا حرف مکسور اور دوسرا حرف یائے ساکن جیسے مَفَاعِيْلُ اور مَصَابِيْحُ۔ وہ جمع مکسر غیر منصرف ہے (یہ منتہی الجموع کے اوزان ہیں) اور نہ ہو تو وہ جمع مکسر منصرف ہے. ہاں اگر اوپر کے تین اوزان پر ہو کے آخر میں گول تا (ۃ) ہو تو وہ جمع مکسر منصرف کے حکم میں ہو گا. جیسے فَرَازِنَةٌ، اور جو جمع مکسر مذکورہ اوزان پر نہ ہو کے آخر میں الف ممدودہ زائدہ ہو تو وہ غیر منصرف ہو گا. جیسے عُلَمَاءُ، شُهَدَاءُ.

**ایک اہم فائدہ:**

معلوم رہے کہ نو(۹) طرح کی جمع کے سوا باقی سب جمعِ مکسر منصرف ہیں.

## اور وہ نو طرح کی جمع مع حکم

| شمار | نوطرح کی جمع | مثال | حکم |
|---|---|---|---|
| ۱ | جو جمع مَفَاعِلُ /أَفَاعِلُ /فَوَاعِلُ/ فَعَالِلُ/ فَعَائِلُ کے وزن پر ہو | مَسَاجِدُ/أَفَاضِلُ /ضَوَارِبُ / حَضَاجِرُ /فَضَائِلُ | یہ سب غیر منصرف ہیں |
| ۲ | جو جمع مَفَاعِيْلُ /أَفَاعِيْلُ / فَعَالِيْلُ کے وزن پر ہو | مَصَابِيْحُ/ أَكَالِيْبُ / صَعَالِيْكُ | یہ سب غیر منصرف ہیں |
| ۳ | جو جمع فَعَالٌّ کے وزن پر ہو | دَوَابُّ | یہ بھی غیر منصرف ہے |
| ۴ | جو جمع فَعَالِلُ کے وزن پر ہو کے آخر میں یاء ہو | اَلْجَوَارِيْ، اَلرَّوَاسِيْ | یہ حالت نصب میں غیر منصرف، حالت رفع و جر میں اسم منقوص ہے |
| ۵ | جو جمع الف ممدودہ زائدہ کے ساتھ جمع ہو | عُلَمَاءُ | یہ بھی غیر منصرف ہے |
| ٦ | جو جمع الف مقصورہ زائدہ کے ساتھ جمع ہو | مَرْضٰی | یہ اسم مقصورِ غیر منصرف ہے |
| ۷ | جو جمع یائے ماقبل مکسور کے ساتھ جمع ہو | الْأَيْدِيْ | یہ اسم منقوص ہے |
| ۸ | جو جمع واوَ ماقبل مضموم اور نون مفتوح یا یائے ماقبل مکسور اور نون مفتوح کے ساتھ جمع ہو. | مُسْلِمُوْنَ مُسْلِمِيْنَ | یہ اسم متمکن کی دسویں قسم سے ہے |
| ۹ | جو جمع الف اور لمبی تا زائدہ کے ساتھ جمع ہو. | مُسْلِمَاتٌ | یہ اسم متمکن کی چوتھی قسم سے ہے |

چہارم جمع مؤنث سالم: رفعش بضمہ باشد و نصب و جر بکسرہ. چوں هُنَّ مُسْلِمَاتٌ ورَأَيْتُ مُسْلِمَاتٍ ومَرَرْتُ بِمُسْلِمَاتٍ. پنجم غیر منصرف وآں اسمی است کہ دو سبب از اسباب منع صرف درو باشد واسباب منع صرف نہ است: عدل، وصف و تانیث و معرفہ و عجمہ و جمع و ترکیب و وزن فعل والف ونون زائدتان. چوں عُمَرُ وأَحْمَرُ وطَلْحَةُ وزَيْنَبُ وإِبْرَاهِيْمُ ومَسَاجِدُ ومَعْدِيْكَرِبُ وأَحْمَدُ وعِمْرَانُ. رفعش بضمہ باشد و نصب و جر بفتحہ چوں جَاءَ عُمَرُ ورَأَيْتُ عُمَرَ ومَرَرْتُ بِعُمَرَ.

یہاں تین باتیں قابل یاد ہیں: (۱) جمع مؤنث سالم کی تعریف مع تعارف (۲) غیر منصرف کی تعریف اور اسباب منع صرف کا ذکر مع تعارف (۳) غیر منصرف کو پہچاننے کی کچھ علامات.

پہلی بات (جمع مؤنث سالم کی تعریف مع تعارف) کی تفصیل:

## (۴) جمع مؤنث سالم کا بیان:

### جمع مؤنث سالم کی تعریف:

جمع مؤنث سالم وہ جمع ہے جس کے آخر الف اور لمبی تا زائدہ ہوں. جیسے مُسْلِمَاتٌ.

اوپر کی تعریف سے یہ بات واضح ہوگئی کہ جس جمع کے آخر الف اور لمبی تا ہوں، البتہ زائدہ نہوں تو وہ جمع مکسر منصرف ہیں. ایسی چند جمع پیش کی جاتی ہیں

| | | | |
|---|---|---|---|
| ۱ | أَوْقَاتٌ یہ وَقْتٌ کی جمع ہے | ۲ | أَصْوَاتٌ یہ صَوْتٌ کی جمع ہے |
| ۳ | أَمْوَاتٌ یہ مَيْتٌ کی جمع ہے | ۴ | أَقْوَاتٌ یہ قُوْتٌ کی جمع ہے |
| ۵ | أَفْوَاتٌ یہ فَوْتٌ کی جمع ہے | ٦ | أَبْيَاتٌ یہ بَيْتٌ کی جمع ہے |
| ۷ | أَشْتَاتٌ یہ شَتٌّ کی جمع ہے | ۸ | أَشْبَاتٌ یہ شَبْتٌ کی جمع ہے |
| ان سب مثالوں میں لمبی تا زائدہ نہیں بلکہ مادہ کی ہے، لہذا یہ سب جمع مکسر منصرف ہیں | | | |

دوسری بات (غیر منصرف کی تعریف و حکم اور اسباب منع صرف کا ذکر مع لغوی و اصطلاح تعریف) کی تفصیل:

## (۵) غیر منصرف کا بیان :

غیر منصرف کی تعریف:

غیر منصرف وہ اسم ہے جس میں منع صرف کے نو سببوں سے کوئی دو سبب موجود ہوں یا ایسا ایک سبب موجود ہو جو دو سبب کا قائم مقام ہے. جیسے عُمَرُ، مَسَاجِدُ.

اور بعض نے کہا کہ غیر منصرف وہ اسم ہے جس کے آخر میں کسرہ اور تنوین داخل نہ ہوں. جیسے زُفَرُ.

اور اسباب منع صرف نو ہیں: عدل، وصف، تانیث، معرفہ، عجمہ، جمع، ترکیب، وزن فعل، الف ونون زائد تان.

کسی شاعر نے نو اسباب منع صرف کو دو شعر میں خوب بیان کیا:

| | | |
|---|---|---|
| عَدْلٌ وَوَصْفٌ وَتَانِيْثٌ وَمَعْرِفَةٌ | ۱ | وَعُجْمَــةٌ ثُمَّ جَمْعٌ ثُمَّ تَرْكِيْبٌ |
| وَالنُّوْنُ زَائِــدَةٌ مِنْ قَبْلِهَا أَلِفٌ | ۲ | وَوَزْنُ الْفِعْلِ وَهٰذَا الْقَوْلُ تَقْرِيْبٌ |

ہر ایک کی مثال :

(۱) عدل: جیسے عُمَرُ (۲) وصف: جیسے أَحْمَرُ (۳) تانیث: جیسے طَلْحَةُ، حُبْلٰی، حَمْرَاءُ

(۴) معرفہ: جیسے زَيْنَبُ (۵) عجمہ: جیسے إِبْرَاهِيْمُ (۶) جمع (جمع منتہی الجموع ہے جس کے اوزان ذکر کئے گئے، وہاں ملاحظہ ہو. ص ۱۲۵ اور ۱۳۰ :) جیسے مَسَاجِدُ، مَصَابِيْحُ، دَوَابُّ.

(۷) ترکیب (مرکب منع صرف) : جیسے مَعْدِيْكَرِبُ.

(۸) وزن فعل: جیسے أَحْمَدُ (۹) الف ونون زائد تان: عِمْرَانُ.

معلوم رہے کہ ان نو سببوں میں دو سبب ایسے ہیں جن سے ہر ایک دو سببوں کے قائم مقام ہے اور وہ (۱) جمع جیسے مَسَاجِدُ اور (۲) تانیث بالف مقصورہ وبالف ممدودہ. جیسے حُبْلٰی، حَمْرَاءُ. اب تانیث اس میں ایک سبب خود تانیث اور دوسرا لزوم تانیث ہے، اس طرح جمع منتہی الجموع اس میں ایک سبب خود جمع ہے اور دوسرا سبب اس کی تکرار رہے. (حاشیہ نحو میر: ص/۱۳) (کتاب میں منصرف وغیر منصرف کا بیان ص/۳۴۴- میں آئے گا)

## اسباب منع صرف کے کچھ مختصر تعارف (لغوی واصطلاحی معنی مع مثال)

(۱) عدل : لغوی معنی: پھرنا / پھرانا.

اصطلاحی معنی:

کسی اسم کا بغیر قانونِ صرفی کے اپنی اصلی صورت سے نکل کر دوسری صورت کی طرف نکلا ہوا ہونا بشرطیکہ اس کا مادہ اور معنی ٹھیک رہے. جیسے ثُلَاثُ ومَثْلَثُ (تین تین یہ ثَلَاثَةٌ ثَلَاثَةٌ سے معدول ہو کر آئے ہیں) اور عُمَرُ، زُفَرُ (یہ عَامِرٌ، زَافِرٌ سے معدول ہو کر آئے ہیں)

(نوٹ) (۱) نکلا ہوا کلمہ کو معدول اور جس سے نکل کر آئے اس کو معدول عنہ کہتے ہیں جیسے مذکورہ مثال میں ثُلَاثُ معدول اور ثَلَاثَةٌ ثَلَاثَةٌ یہ معدول عنہ ہیں)

(۲) معلوم رہے کہ عدل کی دو قسمیں ہیں (۱) عدل تحقیقی (۲) عدل تقدیری

عدل تحقیقی کی تعریف:

اسم کو غیر منصرف پڑھے جانے کے بغیر خارج میں اس کے معدول عنہ کے وجود پر کوئی مستقل دلیل موجود ہو تو اس کو عدل تحقیقی کہتے ہیں. جیسے أُحَادُ ومَوْحَدُ، ثُنَاءُ ومَثْنٰی، ثُلَاثُ ومَثْلَثُ.

عدل تقدیری کی تعریف:

اسم کو غیر منصرف پڑھے جانے کے بغیر خارج میں اس کے معدول عنہ کے وجود پر کوئی مستقل دلیل موجود نہ ہو تو اس کو عدل تقدیری کہتے ہیں. جیسے عُمَرُ، زُفَرُ، زُحَلُ، ثُعَلُ، مُضَرُ، قُزَحُ، هُبَلُ.

اوزان عدل چھ ہیں : (۱) مَفعَلُ جیسے مَثْلَثُ (۲) فُعَلُ جیسے عُمَرُ (۳) فَعْلِ جیسے أَمْسِ (۴) فُعَالُ جیسے ثُلَاثُ (۵) فَعَالِ جیسے قَطَامِ (۶) فَعَلُ جیسے سَحَرُ.

(۲) وصف : لغوی معنی: صفت بیان کرنا، تعریف کرنا.

اصطلاحی معنی:

اسم کا ایسی ذات مبہم پر دلالت کرنا جس میں اصل وضع کے اعتبار سے معنیٔ وصف کا لحاظ کیا جائے. جیسے أَحْمَرُ.

(۳) تانیث:

لغوی معنیٰ: نرمی برتنا.

اصطلاحی معنیٰ:

کسی اسم کا مؤنث ہونا (یعنی علامت تانیث پایا جانا) (۱) مؤنث بالتاء- چاہے نر پر دلالت کرے جیسے طَلْحَةُ یا مادہ پر جیسے فَاطِمَةُ .(۲) مؤنث معنوی جیسے سُعَادُ ، زَيْنَبُ،سَقَرُ.

(۴) معرفہ: لغوی معنیٰ: پہچاننا

اصطلاحی معنیٰ:

کسی اسم کا معین چیز پر دلالت کرنا. (یہاں اس سے علمیت مراد ہے) جیسے أَحْمَدُ.

(۵) عجمہ: لغوی معنیٰ: زبان میں لکنت والا ہونا.

اصطلاحی معنیٰ:

کسی لفظ کا غیر عرب کا موضوع ہونا. جیسے إِبْرَاهِيْمُ ، أَنْطُوْنُ.

(٦) جمع: لغوی معنیٰ: اکھٹا کرنا.

اصطلاحی معنیٰ:

اسم کا تین یا اس سے زائد افراد پر دلالت کرنا واحد میں لفظی یا تقدیری تغیر ہونے کی وجہ سے.

جمع منتہی الجموع کے تین اوزان

یہاں جمع سے جمع منتہی الجموع کے وزن پر ہونا مراد ہے اور منتہی الجموع کے اوزان تین ہیں: (۱) وہ جمع جس میں پہلا حرف مفتوح اور تیسرا حرف الف جمع پھر الف جمع کے بعد دو حروف ہوں پہلا حرف مکسور جیسے مَفَاعِلُ اور مَسَاجِدُ (۲) ایک حرف مشدد جیسے فَعَالُّ اور دَوَابُّ (۳) تین حروف ہو کے پہلا حرف مکسور اور دوسرا حرف یائے ساکن جیسے مَفَاعِيْلُ اور مَصَابِيْحُ.

(۷) ترکیب: لغوی معنی: جوڑنا، ملانا.

اصطلاحی معنی:

دو یا اس سے زیادہ کلموں کو ملا کر ایک کرنا کوئی حرف جز ہونے کے بغیر (یہاں اس سے مراد مرکب منع صرف ہونا) جیسے مَعْدِیْکَرِبُ، بَعْلَبَکُّ، قَالِيْ قَلَا.

(۸) وزن فعل: لغوی معنی: فعل کا وزن ہونا.

اصطلاحی معنی:

اسم کا فعل کے مخصوص وزن پر ہونا. جیسے شَمَّرُ (ایک گھوڑا کا نام) ضُرِبَ (ایک آدمی کا نام)

(۹) الف ونون زائدتان:

لغوی معنی: وہ الف ونون جو زائد ہوں.

اصطلاحی معنی:

کسی اسم کے آخر میں الف ونون زائد ہونا. جیسے عِمْرَانُ، عُثْمَانُ، عَطْفَانُ.

## غیر منصرف کا حکم:

اس کا حکم یہ ہے کہ اس کے آخر کسرہ اور تنوین داخل نہ ہو سکیں گے. ہاں اگر غیر منصرف کے شروع میں الف ولام داخل ہوں یا غیر منصرف کسی اسم کی طرف مضاف ہو تو غیر منصرف کا حکم باطل ہو جائے گا اور وہ منصرف کے حکم میں ہو کر کسرہ کو قبول کرے گا. جیسے أَحْسَنْتُ إِلَى الْأَفْضَلِ (غیر منصرف کے شروع میں الف ولام داخل ہوئے)، أَحْسَنْتُ إِلَى أَفْضَلِ النَّاسِ. (غیر منصرف مضاف ہوا) ان مثالوں میں أَفْضَل غیر منصرف ہے.

(فائدہ) اب ان جیسے الفاظ کے حکم کے بارے علمائے نحات کے درمیان اختلاف ہو گیا کہ مثلا عَنْ فَهْمِ الْمَسَائِلِ میں الْمَسَائِلِ یہ لفظ غیر منصرف میں داخل رہکر منصرف کے حکم میں ہو جائے گا؟ یا غیر منصرف سے نکل جائے گا؟ اختلاف یہ ہے ............

(۱) جو حضرات غیر منصرف کی پہلی تعریف کے قائل ہیں وہ کہتے ہیں کہ وہ لفظ غیر منصرف میں داخل رہے گا کیونکہ اس میں غیر منصرف کے دو سبب موجود ہیں، ہاں الف ولام داخل ہونے کی وجہ سے وہ منصرف کے حکم میں ہو جائے گا۔

(۲) اور جو حضرات دوسری تعریف کے قائل ہیں وہ کہتے ہیں کہ وہ لفظ غیر منصرف سے نکل جائے گا کیونکہ اس میں کسرہ آگیا اس لیے وہ جمع مکسر منصرف میں داخل ہو جائے گا، اور جمع مکسر منصرف کا اعراب قبول کرے گا۔

تیسری بات (غیر منصرف کو پہچاننے کی کچھ علامات) کی تفصیل:

## غیر منصرف کی پہچان کے لیے کچھ علامات

(معلوم رہے کہ ان علامات کے ذریعہ امتیاز کلی حاصل نہ ہو گا ہاں امتیاز اکثری ضرور حاصل ہو گا، جب اگلی بڑی کتابوں سے تفصیل معلوم ہو گی تو امتیاز کلی حاصل ہو گا)

## غیر منصرف کے پہچاننے کا آسان طریقہ

### چھ قسم کے علم غیر منصرف ہیں

| شمار | اوزانِ غیر منصرف | مثال |
|---|---|---|
| ۱ | جو علم غیر عربی ہو | فِرْعَوْنُ، قَارُوْنُ، بَنْغَلَادِيْش |
| ۲ | جو علم فُعَلُ کے وزن پر ہو | عُمَرُ، زُفَرُ |
| ۳ | وہ علم جو کسی فعل کے وزن پر ہو | يَثْرِبُ، شَمَّرَ |
| ۴ | وہ علم جو مرکب منع صرف ہو | بَعْلَبَكُّ، حَضْرَمَوْتُ |
| ۵ | وہ علم جس کے آخر الف ونون زائد ہوں | عِمْرَانُ، عُثْمَانُ |
| ۶ | وہ علم جو مؤنث ہو چاہے لفظی ہو یا معنوی | طَلْحَةُ، زَيْنَبُ |

## چھ قسم کے اسم غیر منصرف ہیں

| | | |
|---|---|---|
| ۱ | وہ اسم جو أَفعَلُ کے وزن پر ہو | أَحْمَدُ، أَحْمَرُ |
| ۲ | وہ اسم جو فَعْلَانُ کے وزن پر ہو | غَضْبَانُ |
| ۳ | وہ اسم جو جمع منتہی الجموع کے وزن پر ہو یعنی فَعَالِلُ، فَعَالِيْلُ اور فَعَالٌّ کے وزن پر ہو | أَكَابِرُ، أَكَالِيْبُ، دَوَابُّ. |
| ۴ | وہ اسم جو فُعَالُ یا مَفْعَلُ کے وزن پر ہو کے عدد سمجھائے | ثُلَاثُ، مَثْلَثُ .رُبَاعُ، مَرْبَعُ. خُمَاسُ، مَخْمَسُ. تُسَاعُ، مَتْسَعُ. |
| ۵ | وہ اسم جو الف مقصورہ یا الف ممدودہ زائدہ کے ساتھ مؤنث ہو | حُبْلٰی، حَمْرَاءُ، سُفْلٰی، سَوْدَاءُ. |
| ۶ | وہ اسم جو الف ممدودہ زائدہ کے ساتھ جمع ہو (یہ شبہ تانیث ہے) | عُلَمَاءُ، شُهَدَاءُ. |

اوران کے سوا تمام پیغمبروں کے نام سوائے چھ ناموں کے غیر منصرف ہیں اوروہ چھ نام جو منصرف ہیں یہ ہیں: صالح، ھود، محمد، شعیب، نوح، لوط علیہم السلام.

ایک شاعر نے خوب کہا:

| | | |
|---|---|---|
| گر ہمی خواہی کہ دانی نام ہر پیغمبرے | ۱ | تا کدام ست اے برادر نزد نحوی منصرف |
| صالحؑ و ھودؑ و محمدؐ، با شعیبؑ و نوحؑ و لوطؑ | ۲ | منصرف داں ایں ہمہ، باقی ہمہ لَا يَنْصَرِفُ |

بعض نے عُزَيْرٌؑ اور شِيْثٌؑ کو بھی منصرف میں داخل کیا ہے. اور فرشتوں میں مُنْكَرٌ، نَكِيْرٌ اور مَالِكٌ کے سوا سب کے نام غیر منصرف ہیں جیسے جِبْرِيْلُ، إِسْرَافِيْلُ، مِيْكَائِيْلُ وغیرہ. اور کلام باری تعالی میں ان کا ذکر ہے، چنانچہ ﴿مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّلّٰهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَرُسُلِهِ وَجِبْرِيْلَ وَمِيْكَالَ...﴾ [البقرة:۹۸]

**ششم اسماء ستہ مکبرہ در وقتے کہ مضاف باشند بغیر یائے متکلم چوں أَبٌ وأَخٌ وحَمٌ وهَنٌ وفَمٌ وذُوْمَالٍ رفع شاں بواو باشد ونصب بالف وجر بیا چوں جَاءَ أَبُوْكَ، ورَأَيْتُ أَبَاكَ ومَرَرْتُ بِأَبِيْكَ.**

## (۶) اسمائے ستہ (مکبرہ، موحدہ، مضاف بغیر یائے متکلم) کا بیان

یہاں تین اہم باتیں ہیں: (۱) اسمائے ستہ کی تعریف اور اسمائے ستہ مع اصل، جنس وغیرہ. (۲) اسمائے ستہ کے اعراب کی شرائط. (۳) شرائط معدوم ہونے کی صورت میں ان کا اعراب.

**پہلی بات (اسمائے ستہ کی تعریف اور اسمائے ستہ مع اصل، جنس وغیرہ.) کی تفصیل:**

**اسمائے ستہ کی تعریف:**

اسمائے ستہ وہ مخصوص چھ اسم ہیں جن میں چار شرائط پائی جانے کے وقت حالت رفع واؤ سے، حالت نصب الف سے اور حالت جر یاء سے اعراب ہوتا ہے.

### اسمائے ستہ کا نقشہ

| شمار | اسمائے ستہ | معنی | اصل | جنس | تثنیہ | جمع مکسر | جمع سالم | تصغیر |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| ۱ | أَبٌ | باپ | أَبَوٌ | مہموز فا وناقص واوی | أَبَوَانِ | آبَاءٌ | × | أُبَيٌّ |
| ۲ | أَخٌ | بھائی | أَخَوٌ | مہموز فا وناقص واوی | أَخَوَانِ | آخَاءٌ، إِخْوَانٌ، إِخْوَةٌ | × | أُخَيٌّ |
| ۳ | حَمٌ | دیور | حَمَوٌ، حَمْوٌ | ناقص واوی | حَمَوَانِ | أَحْمَاءٌ | × | حُمَيٌّ |
| ۴ | هَنٌ | مرد وعورت کا شرمگاہ | هَنَوٌ | ناقص واوی | هَنَوَانِ | × | هَنُوْنَ | هُنَيٌّ |
| ۵ | فَمٌ | منہ | فَوْهٌ | اجوف واوی | فَوْهَانِ | أَفْوَاهٌ | × | فُوَيْهٌ |

| | | | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| ٦ | ذُوْ (یہ بغیر اضافت استعمال نہیں) | والا، صاحب | ذَوْوٌ، ذَوَوٌ (جہد قصیر) | لفیف مقرون | ذَوَانِ | × | ذَوُوْنَ (جمع لفظی) أُولُوْا (جمع معنوی یہ ذُوْ کا من غیر لفظہ جمع ہے) | ذُوَيٌّ قیل: لایصغرہ |

اسمائے ستہ میں ہر ایک کی تعلیل:

أَبٌ ،أَخٌ ،حَمٌ اور هَنٌ یہ چاروں ناقص واوی ہیں، سہولت کے لیے آخر سے واؤ کو خلاف قیاس گرا دیا گیا۔

فَمٌ اصل میں فَوْهٌ تھا چونکہ ہاء حرف علت کی طرح ایک حرف خفی ہے اس لیے ہاء کو حرف علت کی طرح خلاف قیاس حذف کر دیا گیا فَوْ ہوا، لیکن کلام عرب میں کوئی اسم متمکن منصرف دو حرفی جس کا دوسرا حرف واؤ ہو نہیں پایا جاتا اس لیے واؤ کو اس کے قریب المخرج حرف میم سے بدل دیا گیا فَمٌ ہوا. اور جب اسے اضافت کرینگے تو واؤ پھر لوٹ کر آئے گا اور مذکورہ اعراب قبول کرے گا جیسے فُوْهُ، فَاهُ، فِيْهِ ورنہ اس میں مفرد منصرف صحیح کا اعراب ہو گا جیسے هٰذَا فَمُكَ، رَأَيْتُ فَمَكَ، شَرِبْتَ بِفَمِكَ.

ذُوْ اصل میں ذَوْوٌ تھا اس کا آخری حرف واؤ کو گرا کر نسیا منسیا کر دیا گیا ذُوْ ہوا پھر اس کے ماقبل واؤ اول کو محل اعراب قرار دیا گیا. (حاشیہ نحو میر: ص/۱۳)

## دوسری بات (اسمائے ستہ کے اعراب کی شرائط.) کی تفصیل:

اسمائے ستہ کے اعراب کے لیے چار شرائط ہیں:

(۱) یہ چھ اسم موحدہ ہونا. (اس شرط کی طرف ان اسموں کے الفاظ کے ذریعہ اشارہ فرمایا، کیونکہ مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے ان اسموں کو بصیغۂ مفرد ذکر فرمایا)

(۲) مکبرہ ہونا. یعنی تصغیر کے کسی وزن پر نہ ہونا. (اس شرط کی طرف ان اسموں کے نام یعنی "اسمائے ستہ مکبرہ" کے ذریعہ اشارہ فرمایا.) (۳) مضاف ہونا.

(۴) یائے متکلم کے غیر کی طرف مضاف ہونا. (یعنی ان کا مضاف الیہ یائے متکلم کے غیر یعنی ضمیر مجرور متصل میں یائے متکلم کے سوا باقی تیرہ ضمائر مجرورہ میں سے کوئی ایک یا اسم ظاہر میں سے کوئی ایک ہونا) (آخری دونوں شرطوں کو مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی عبارت "در وقتے کہ مضاف باشند بغیر یائے متکلم" کے ذریعہ صراحۃً ذکر فرمایا)

پس اگر بیک وقت یہ چاروں شرطیں پائی جائیں تو ان کا اعراب حالت رفع واؤ سے، حالت نصب الف سے اور حالت جر یاء سے ہو گا. جیسے جَاءَ أَبُوْكَ، رَأَيْتُ أَبَاكَ، مَرَرْتُ بِأَبِيْكَ.

تیسری بات (شرائط معدوم ہونے کی صورت میں ان کے اعراب) کی تفصیل:

شرائط معدوم ہونے کی صورت میں ان کا اعراب:

معلوم رہے کہ اگر کوئی ایک شرط یا کئی شرطیں فوت ہو جائیں تو ان کا اعراب حسب ذیل تفصیل کے مطابق ہو گا.

(۱) اگر پہلی شرط فوت ہو جاوے یعنی وہ موحدہ نہ ہوں تو چند صورتیں ہیں:

(۱) وہ موحدہ نہ ہوں بلکہ مثنی ہوں تو ان میں تثنیہ حقیقی کا اعراب جاری ہو گا. (یعنی حالت رفع الف ماقبل مفتوح سے اور حالت نصب و جر یائے ماقبل مفتوح سے) جیسے جَاءَنِي أَبَوَاكَ، رَأَيْتُ أَبَوَيْكَ، مَرَرْتُ بِأَبَوَيْكَ. (وہ أَبَوَانِكَ اور أَبَوَيْنِكَ تھے، ضمیر مجرور ''ک'' کی طرف اضافت کی وجہ سے نون تثنیہ گر گئی)

(۲) وہ موحدہ نہ ہوں بلکہ جمع مکسر ہوں تو ان میں جمع مکسر منصرف کا اعراب جاری ہو گا. (یعنی حالت رفع ضمہ سے، حالت نصب فتحہ سے اور حالت جر کسرہ سے) جیسے جَاءَ آبَائُكَ، رَأَيْتُ آبَائَكَ، مَرَرْتُ بِآبَائِكَ.

(۳) وہ موحدہ نہ ہوں بلکہ جمع مذکر سالم ہوں تو جمع مذکر سالم کا اعراب جاری ہو گا. (یعنی حالت رفع واؤ ماقبل مضموم سے اور حالت نصب و جر یائے ماقبل مکسور سے) جیسے هٰؤُلَاءِ ذَوُوْ مَالٍ، رَأَيْتُ ذَوِيْ مَالٍ، مَرَرْتُ بِذَوِيْ مَالٍ. (وہ ذَوُوْنَ مَالٍ اور ذَوِيْنَ مَالٍ تھے، اضافت کی وجہ سے نون جمع گر گئی)

(۲) اور اگر دوسری شرط فوت ہو جاوے یعنی مکبرہ نہ ہوں بلکہ مصغرہ ہوں

یعنی تصغیر کے کسی وزن پر ہوے تو فَمٌ کی تصغیر فُوَيْهٌ کے سوا باقیوں کی تصغیر میں مفرد منصرف جاری مجرائے صحیح کا اعراب ہو گا. (یعنی حالت رفع ضمہ سے، حالت نصب فتحہ سے اور حالت جر کسرہ سے) جَاءَ أُبَيُّكَ، رَأَيْتُ أُبَيَّكَ، مَرَرْتُ بِأُبَيِّكَ.

اور فَمٌ کی تصغیر فُوَيْهٌ میں مفرد منصرف صحیح کا اعراب ہو گا. (یعنی حالت رفع ضمہ سے، حالت نصب فتحہ سے اور حالت جر کسرہ سے) هٰذَا فُوَيْهُكَ، رَأَيْتُ فُوَيْهَكَ، نَظَرْتُ إِلَى فُوَيْهِكَ.

**(۳) اور اگر تیسری شرط فوت ہو جاوے**

یعنی بالکل مضاف نہ ہوں سوائے ذو کے تو ان میں مفرد منصرف صحیح کا اعراب ہو گا. (یعنی حالت رفع ضمہ سے، حالت نصب فتحہ سے اور حالت جر کسرہ سے) جیسے جَاءَ أَبٌ، رَأَيْتُ أَبًا، مَرَرْتُ بِأَبٍ.

**(۴) اور اگر چوتھی شرط فوت ہو جاوے**

یعنی وہ یائے متکلم کی طرف مضاف ہوں سوائے ذُوْ کے تو ان میں غیر جمع مذکر سالم مضاف بیائے متکلم کا اعراب جاری ہو گا. (یعنی حالت رفع ضمہ تقدیری سے، حالت نصب فتحہ تقدیری سے اور حالت جر کسرہ تقدیری سے) جیسے جَاءَ أَبِيْ ، رَأَيْتُ أَبِيْ ، مَرَرْتُ بِأَبِيْ.

**فائدہ نافعہ : دو سوال مع جواب**

سوال/۱ : اسمائے ستہ معرف باللام کی طرف مضاف ہوں یعنی ان کا مضاف الیہ معرف باللام ہو تو کیا اعراب ہو گا؟

جواب: اگر ان اسماء کا مضاف الیہ معرف باللام ہو تو بھی مذکورہ اعرابِ حرفی ہو گا مگر تلفظ میں نہیں آئے گا. جیسے جَاءَ أَبُو الْقَاسِمِ، رَأَيْتُ أَبَا الْقَاسِمِ، مَرَرْتُ بِأَبِي الْقَاسِمِ.

سوال/۲ : کیا اوپر ذکر کردہ اعراب بالحروف صرف ان اسماء کے ساتھ خاص ہیں ؟

جواب: ہاں اوپر ذکر کردہ اعراب بالحروف صرف ان اسمائے مذکورہ کے ساتھ خاص ہے:

اس کی وجہ یہ ہے کہ کچھ الفاظ مفردہ کو اعراب بالحروف دینے کا سبب یہ تھا کہ مفرد کو تثنیہ وجمع (جو اعراب بالحروف والے اسم ہیں ان) کے ساتھ مناسبت باقی رہے اور ان چھ اسماء ہی کو تثنیہ وجمع کے ساتھ پوری مشابہت ہے وہ اس طرح کہ (۱) تثنیہ وجمع میں جس طرح تعدد کے معنی ہیں ان میں بھی تعدد کے معنی ہیں (مثلا: أَخٌ مَنْ لَهُ الْأَخُ وغیرہ) (۲) اور جس طرح تثنیہ وجمع کے آخر اعراب بالحروف کا قابل ہے اسی طرح ان اسماء کے آخر بھی اعراب بالحروف کے قابل ہیں اسی بنا پر یہ مذکورہ اعراب اِن چھ اسماء ہی کے ساتھ خاص ہے.

ہفتم مثنی چوں رَجُلَانِ، ہشتم کِلَا و کِلْتَا مضاف بہ مضمر. نہم اِثْنَانِ واِثْنَتَانِ. رفع شاں بالف باشد ونصب وجر بیائے ما قبل مفتوح چوں جَاءَنِيْ رَجُلَانِ وَكِلَاهُمَا وَاثْنَانِ. وَرَأَيْتُ رَجُلَيْنِ وَكِلَيْهِمَا وَاثْنَيْنِ، وَمَرَرْتُ بِرَجُلَيْنِ وَكِلَيْهِمَا وَاثْنَيْنِ۔

عبارت میں تین باتیں ہیں:

(۱) مثنی (تثنیہ حقیقی) کے بارے (۲) کلا وکلتا کے بارے (۳) اثنان واثنتان کے بارے.

پہلی بات مثنی (تثنیہ حقیقی) کی تفصیل:

## (۷) مثنی (تثنیہ حقیقی) کا بیان

معلوم رہے کہ تثنیہ حقیقی کا اعراب ہر صورت میں (یعنی یہاں جو احتمالی چار صورتیں ہیں ہر صورت میں) ایک ہی ہو گا (یعنی حالت رفع- الف ما قبل مفتوح سے اور حالت نصب وجر- یائے ما قبل مفتوح سے) ہاں اضافت کی صورت میں نون تثنیہ گر جائے گا.

(۱) چاہے وہ بالکل مضاف نہ ہو. جیسے جَاءَ رَجُلَانِ ، رَأَيْتُ رَجُلَيْنِ، مَرَرْتُ بِرَجُلَيْنِ.

(۲) چاہے وہ اسم ظاہر کی طرف مضاف ہو. جیسے هُمَا يَدَا زَيْدٍ، رَأَيْتُ يَدَيْ زَيْدٍ، نَظَرْتُ إِلٰى يَدَيْ زَيْدٍ.

(۳) چاہے ضمائر مجرور میں یائے متکلم کے غیر کی طرف مضاف ہو. جیسے هُمَا يَدَاكَ، رَأَيْتُ يَدَيْكَ، نَظَرْتُ إِلٰى يَدَيْكَ.

(۴) چاہے ضمائر مجرور میں یائے متکلم کی طرف مضاف ہو. جیسے هُمَا يَدَايَ، أَخَذْتُ يَدَيَّ، نَظَرْتُ إِلٰى يَدَيَّ. چنانچہ باری تعالی کا قول: ﴿ وَمُصَدِّقًا لِمَا بَيْنَ يَدَيَّ ﴾ میں يَدَيَّ اسی آخری صورت میں داخل ہے، جو اصل میں يَدَيْنِ يَ تھا، اضافت کی وجہ سے نون تثنیہ گر گئی، يَدَيْ يَ ہوا، ایک یاء دوسری یاء میں ادغام کر دیا گیا، يَدَيَّ ہوا.

دوسری بات (کلا وکلتا) کی تفصیل:

## (۸) کلا وکلتا مضاف بہ مضمر (تثنیہ معنوی) کا بیان

یہ دونوں الفاظ جب ضمیر کی طرف مضاف ہوں تو حالت رفع- الف ماقبل مفتوح سے اور حالت نصب وجر- یائے ماقبل مفتوح سے اعراب ہو گا. مثال گذر گئی.

اور ان دونوں الفاظ میں مذکورہ اعراب ہونے کے لیے ضمیر کی طرف اضافت ہونا شرط ہے.

چنانچہ مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی عبارت "مضاف بہ مضمر" سے اس کی طرف اشارہ فرمایا.

لہذا اگر یہ دونوں الفاظ اسم ظاہر کی طرف مضاف ہوں تو مذکورہ اعراب نہ ہو گا بلکہ اسم مقصور کا اعراب ہو گا، یعنی تینوں حالتوں میں تقدیری. جیسے جَاءَ كِلَا الرَّجُلَيْنِ، رَأَيْتُ كِلَا الرَّجُلَيْنِ، مَرَرْتُ بِكِلَا الرَّجُلَيْنِ. جَاءَتْ كِلْتَا الْمَرْأَتَيْنِ، رَأَيْتُ كِلْتَا الْمَرْأَتَيْنِ، مَرَرْتُ بِكِلْتَا الْمَرْأَتَيْنِ.

(نوٹ) اسم ظاہر کی طرف اضافت کی صورت میں کِلَا کا مضاف الیہ تثنیہ مذکر اور کِلْتَا کا مضاف الیہ تثنیہ مؤنث ہونا شرط ہے.

تیسری بات (اثنان واثنتان) کی تفصیل:

## (۹) اثنان واثنتان (تثنیہ صوری) کا بیان

ان دونوں الفاظ میں بھی مذکورہ اعراب ہو گا، قرآن کریم میں اس کی مثال یہ ہے، ﴿قُلْنَا احْمِلْ فِيهَا مِنْ كُلٍّ زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ﴾ [هود:٤٠] ﴿قَالُوا رَبَّنَا أَمَتَّنَا اثْنَتَيْنِ وَأَحْيَيْتَنَا اثْنَتَيْنِ فَاعْتَرَفْنَا بِذُنُوبِنَا فَهَلْ إِلَى خُرُوجٍ مِنْ سَبِيلٍ﴾ [غافر:١١] پہلا برائے مذکر- معنی دو مرد. اور دوسرا برائے مؤنث- معنی دو عورتیں. اور اِثْنَتَانِ لغت حجاز میں ہے اور یہ لغت بنی تمیم میں ثِنْتَانِ ہے. ثِنْتَانِ کی مثال: چنانچہ حدیث پاک میں ہے: عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ رضي الله عنها قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ - صلى الله عليه وسلم- «مَنْ صَلَّى فِي يَوْمٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً تَطَوُّعًا بُنِيَ لَهُ بِهِنَّ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ».

(منقول از درِ بے نظیر: ص/ ۱۶۱ بحوالہ شرح شذور الذہب ص/ ٦٥)

دہم جمع مذکر سالم چوں مُسْلِمُوْنَ. یازدہم أُولُو. دوازدہم عِشْرُوْنَ تاتِسْعُوْنَ. رفع شاں بواو ماقبل مضموم باشد ونصب وجر بیائے ماقبل مکسور چوں جَاءَ مُسْلِمُوْنَ و أُولُوْ مَالٍ وعِشْرُوْنَ رَجُلًا، ورَأَيْتُ مُسْلِمِيْنَ وأُولِيْ مَالٍ وعِشْرِيْنَ رَجُلًا، ومَرَرْتُ بِمُسْلِمِيْنَ وأُولِيْ مَالٍ وعِشْرِيْنَ رَجُلًا.

## (۱۰) جمع مذکر سالم (جمع حقیقی) کا بیان

## (۱۱) اُولو (جمع معنوی) (۱۲) عشرون تا تسعون (جمع صوری)

ان تینوں قسموں میں تفصیلی کوئی بات نہیں، صرف اتنا کہ

اول (جمع مذکر سالم): جمع حقیقی ہے، دوم (اولو): جمع معنوی ہے اور یہ ذُوْ کی جمع معنوی ہے اور ذُوْ کی جمع لفظی ذَوُوْنَ. اور سوم عِشْرُوْنَ تاتِسْعُوْنَ: جمع صوری ہے، آخری قسم کے بارے کسی کو یہ وہم نہ ہونا چاہئے کہ عِشْرُوْنَ مثلا یہ عَشَرَةٌ کی جمع ہے، اس لیے کہ جمع کم از کم واحد کے تین گنا پر دلالت کرتی ہے. اور عِشْرُوْنَ عَشَرَةٌ کے تین گنا پر دلالت نہیں کرتا، کیونکہ عِشْرُوْنَ بم بیس ہے اور اگر یہ عَشَرَةٌ کی جمع ہو تو معنی ہونگے تیس، اور یہ خلاف واقع ہے کوئی بھی اس کا قائل نہیں.

سیزدہم اسم مقصور وآں اسمی است کہ در آخرش الف مقصورہ باشد چوں مُوْسٰی. چہاردہم غیر جمع مذکر سالم مضاف بیائے متکلم چوں غُلَامِيْ. رفع شاں بتقدیر ضمہ باشد ونصب بتقدیر فتحہ وجر بتقدیر کسرہ ودر لفظ ہمیشہ یکساں باشند چوں جَاءَ مُوْسٰی و غُلَامِيْ ورَأَيْتُ مُوْسٰی و غُلَامِيْ ومَرَرْتُ بِمُوْسٰی و غُلَامِيْ.

یہاں تین باتیں قابل یاد ہیں: (۱) اسم مقصور کی تعریف اور اسم مقصور تیرہویں قسم میں داخل ہونے کے لیے شرط (۲) "غیر جمع مذکر سالم مضاف بیائے متکلم" کی مراد (۳) غیر جمع مذکر سالم مضاف بیائے متکلم میں کون کون اسم داخل ہے؟

پہلی بات (اسم مقصور کی تعریف اور وہ تیرہویں قسم میں داخل ہونے کے لیے شرط) کی تفصیل:

## (۱۳) اسم مقصور کا بیان

اسم مقصور کی تعریف:

اسم مقصور وہ اسم ہے جس کے آخر الف مقصورہ ہو، چاہے وہ الف لفظ میں ثابت رہے. جیسے اَلْعَصَا، اَلْھُدٰی. یا اجتماع ساکنین کی وجہ سے ساقط ہو جائے. جیسے عَصًا، ھُدًی. اور چاہے وہ غیر زائدہ ہو جیسے اَلْأَعْلٰی، اَلْمُصْطَفٰی یا زائدہ ہو جیسے حُبْلٰی.

اسم مقصور تیرہویں قسم میں داخل ہونے کے لیے شرط: اسم مقصور تیرہویں قسم میں داخل ہونے کے لیے شرط یہ ہے کہ اسم مقصور کا الف غیر زائدہ ہو، ورنہ وہ غیر منصرف سے ہو گا.

معلوم رہے کہ اسم مقصور کی دو قسمیں ہیں:

(۱) اسم مقصور منصرف: یعنی وہ اسم جس کے آخر الف مقصورہ غیر زائدہ ہو. جیسے: اَلْعَصَا، اَلْھُدٰی وغیرہ. چاہے وہ الف اصلی ہو. جیسے الکُمَّثْرٰی، یا واؤ سے بدل ہو کر آیا ہو. جیسے اَلْعَصَا (دراصل اَلْعَصَوُ تھا)، یا یاء سے بدل ہو کر آیا ہو. جیسے اَلْھُدٰی (یہ دراصل اَلْھُدَيُ تھا)

(۲) اسم مقصور غیر منصرف: یعنی وہ اسم جس کے آخر الف مقصورہ زائدہ ہو. جیسے: حُبْلٰی، مُوْسٰی وغیرہ. اسم مقصور کی یہ اقسام اس طرح بھی بیان کر سکتا ہے:

کہ اسم مقصور کے اعراب میں اختلاف ہے: بعض کے نزدیک اسم مقصور منصرف ہو یا غیر منصرف بہر صورت اس میں تیرہویں قسم کا اعراب جاری ہو گا. اور دوسرے بعض کے نزدیک تیرہویں قسم کا اعراب اسم مقصور منصرف کے لیے ہے اور اسم مقصور غیر منصرف میں غیر منصرف کا اعراب تقدیراً ہو گا.

دوسری بات ("غیر جمع مذکر سالم مضاف بیائے متکلم" کی مراد) کی تفصیل:

## (۱۴) غیر جمع مذکر سالم مضاف بیائے متکلم کا بیان

غیر جمع مذکر سالم کی مراد:

غیر جمع مذکر سالم سے ہر وہ اسم متمکن مراد ہے جس میں اعراب بالحرکات ہو. چاہے مفرد ہو یا جمع، مذکر ہو یا مؤنث، اعرابِ لفظی ہو یا تقدیری. اور چونکہ تثنی اور جمع مذکر سالم- اعراب بالحروف والے اسم ہیں اس لیے وہ غیر جمع مذکر سالم میں داخل نہیں نہ ہونگے.

حاصل بات: غیر جمع مذکر سالم سے ہر وہ اسم متمکن مراد ہے جو تثنی اور جمع مذکر سالم نہ ہو کر یائے متکلم کے کی طرف مضاف ہو.

تیسری بات (غیر جمع مذکر سالم مضاف بیائے متکلم میں کون کون اسم داخل ہے؟اس) کی تفصیل:

غیر جمع مذکر سالم مضاف بیائے متکلم میں کون کون اسم داخل ہے؟ تو اس کے متعلق دو توجیہات ہیں:

پہلی توجیہ: غیر جمع مذکر سالم مضاف بیائے متکلم میں آٹھ قسم کے اسم داخل ہیں. (پس وہ آٹھ قسم کے اسماء اگر یائے متکلم کی طرف مضاف ہوں تو ان کا اعراب تینوں حالات میں تقدیری ہو گا)

وہ آٹھ قسم کے اسماء مع مثال

| | اسماء | مثال | | اسماء | مثال |
|---|---|---|---|---|---|
| ۱ | مفرد منصرف صحیح | غُلَامٌ سے غُلَامِيْ | ۵ | غیر منصرف | مَسَاجِدُ سے مَسَاجِدِيْ |
| ۲ | مفرد منصرف جاریِ مجرائے صحیح | دَلْوٌ سے دَلْوِيْ | ۶ | اسمائے ستہ مکبرہ (سوائے ذُوْ) | أَبٌ سے أَبِيْ |
| ۳ | جمع مکسر منصرف | رِجَالٌ سے رِجَالِيْ | ۷ | اسم مقصور | هُدًى سے هُدَايَ |
| ۴ | جمع مؤنث سالم | مُسْلِمَاتٌ سے مُسْلِمَاتِيْ | ۸ | اسم منقوص | رَامٍ سے رَامِيَّ |

واضح رہے کہ "غیر جمع مذکر سالم مضاف بیائے متکلم" کو پڑھنے کی پانچ صورتیں ہیں: (۱) بیائے ساکن مع کسرۂ ما قبل جیسے غُلَامِيْ (۲) بیائے مفتوح مع کسرۂ ما قبل جیسے غُلَامِيَ (۳) بحذف یاء مع بقاء کسرہ جیسے غُلَامِ (۴) بتدیل یاء بالف مع فتح ما قبل جیسے غُلَامَا (۵) بحذف الف مع فتح ما قبل جیسے غُلَامَ. یہ آخری صورت شاذ ہے مگر بُنَيَّ میں کثیر ہے.

**دوسری توجیہ:**

غیر جمع مذکر سالم میں پانچ قسم کے اسم داخل ہیں: (پس وہ پانچ قسم کے اسم اگر یائے متکلم کی طرف مضاف ہوں تو ان کا اعراب تینوں حالتوں میں تقدیری ہو گا)

(۱) واحد مذکر (اور یہاں مفرد مذکر، اسمائے ستہ، اسم مقصور اور اسم منقوص سب داخل ہیں) : جیسے غُلَامِيْ، أَبِيْ، عَصَايَ، رَامِيَّ.

(۲) واحد مؤنث: جیسے اِمْرَأَةٌ سے اِمْرَأَتِيْ.

(۳) جمع مؤنث سالم: جیسے مُسْلِمَاتٌ سے مُسْلِمَاتِيْ.

(۴) جمع مؤنث مکسر: جیسے نِسْوَةٌ سے نِسْوَتِيْ.

(۵) جمع مذکر مکسر: جیسے رِجَالٌ سے رِجَالِيْ.

"غیر جمع مذکر سالم" سے اس پانچ قسم کے اسم مراد ہونے کی توضیح یہ ہے

کہ "غیر جمع" کہنے سے واحد داخل ہو گیا چاہے (۱) واحد مذکر ہو، یا (۲) واحد مؤنث. پھر "غیر جمع مذکر" کہنے سے جمع مؤنث داخل ہو گیا چاہے (۳) جمع مؤنث سالم ہو، یا (۴) جمع مؤنث مکسر. پھر "غیر جمع مذکر سالم" کہنے سے (۵) جمع مذکر مکسر داخل ہو گیا. لہذا ان پانچ قسم کے اسماء یائے متکلم کی طرف مضاف ہونے کی صورت میں تقدیری اعراب ہو گا.

(منقول از زبان امام النحو شبیر احمد صاحب بارک اللہ فی حیاتہ. چر مٹوائی، نوا کھالی ــ ۲۰/۱۱/۱۴۲۳ ھجری)

پانزدہم اسم منقوص وآں اسمی است کہ آخرش یائے ماقبل مکسور باشد چوں اَلْقَاضِيْ. رفعش بتقدیر ضمہ باشد، و نصبش بفتحۂ لفظی وجرش بتقدیر کسرہ چوں جَاءَ الْقَاضِيْ ورَأَيْتُ الْقَاضِيَ، ومَرَرْتُ بِالْقَاضِيْ.

## (۱۵) اسم منقوص کا بیان

مذکورہ عبارت میں تین باتیں قابل یاد ہیں: (۱) اسم منقوص کی تعریف مع مثال (۲) اسم منقوص کی اقسام مع حکم (۳) اسم منقوص کی چند صورتیں.

### پہلی بات (اسم منقوص کی تعریف مع مثال) کی تفصیل:

اسم منقوص کی تعریف :

اسم منقوص وہ اسم ہے جس کے آخر یائے ماقبل مکسور ہو. چاہے وہ یاء واؤ سے بدل ہو کر آیا ہو جیسے اَلدَّاعِيْ یا اصل میں یاء ہو جیسے اَلْقَاضِيْ، اَلرَّامِيْ. چاہے وہ یاء لفظ میں ثابت رہے جیسے اَلْقَاضِيْ یا اجتماع ساکنین کی وجہ سے یا اور کسی وجہ سے ساقط ہو جاوے جیسے قَاضٍ، الدَّاعِ. الدَّاعِ میں یاء کا گرنا یہ قرآن کریم کا خاص رسم خط ہے ورنہ وہ الدَّاعِيْ ہونا چاہئے تھا. كما قال ابن درستويه: خَطَّانِ لَايُقَاسَانِ خَطُّ الْمُصْحَفِ وَالْعَرُوْضِ.

### دوسری بات (اسم منقوص کی اقسام مع حکم ) کی تفصیل:

اقسام اسم منقوص اوران کے حکم:

اسم منقوص کی دو قسمیں ہیں:

(۱) وہ اسم منقوص جس کے شروع میں الف ولام ہو. جیسے اَلْقَاضِيْ.

اس کا حکم یہ ہے کہ اس میں حالت رفع ضمۂ تقدیری سے، حالت نصب فتحۂ لفظی سے، حالت جر کسرۂ تقدیری سے اعراب ہو گا (یہ کتاب میں مذکور ہے). جیسے جَاءَ الْقَاضِيْ ورَأَيْتُ الْقَاضِيَ، ومَرَرْتُ بِالْقَاضِيْ.

اگر اسم منقوص مضاف ہو تو بھی اس قسم میں داخل ہو گا، ہاں حالت رفع اور جر میں یاء تلفظ میں نہیں آئے گی: جیسے هُوَقَاضِي الْبَلَدِ، رَأَيْتُ قَاضِيَ الْبَلَدِ، مَرَرْتُ بِقَاضِي الْبَلَدِ .

(۲) وہ اسم منقوص جس کے شروع میں الف ولام نہ ہو. جیسے قَاضٍ.

اس کا حکم یہ ہے کہ اس کا اعراب حالت رفع حذف یاء ونقل تنوین بما قبل، حالت نصب فتحۂ لفظی مع تنوین، حالت جر حذف یاء ونقل تنوین بما قبل ہے. جیسے جَاءَ قَاضٍ، رَأَيْتُ قَاضِيًا، مَرَرْتُ بِقَاضٍ. ( حاشیہ نحو میر ص/۱۵)

تیسری بات (اسم منقوص کی صورتوں) کی تفصیل:

اسم منقوص کی چند صورتیں ہیں جن کے ذریعہ اسم منقوص کی پہچان آسان ہو گا.

## اسم منقوص کی چند صورتیں

| شمار | اسم منقوص کی صورتیں مع حکم | مثال |
|---|---|---|
| ۱ | اگر اسم فاعل کے لام کلمہ میں واؤ یا یاء ہو تو وہ اسم منقوص ہے | الدَّاعِيْ، الرَّامِيْ |
| ۲ | اگر مفاعل کے وزن کے لام کلمہ میں واؤ یا یاء ہو تو وہ بھی اسم منقوص ہے | المَدَاعِيْ |
| ۳ | اگر باب تفعل کے مصدر کے لام کلمہ میں واؤ یا یاء ہو تو وہ بھی اسم منقوص ہے | التَّعَلِّيْ، التَّرَجِّيْ |
| ۴ | اگر باب تفاعل کے مصدر کے لام کلمہ میں واؤ یا یاء ہو تو وہ بھی اسم منقوص ہے۔ | التَّوَاصِيْ، التَّوَارِيْ |
| ۵ | جس جمع کے آخر میں یائے ما قبل مکسو ہو وہ بھی اسم منقوص ہے | الأَيْدِيْ |

اس کی اور بھی صورتیں ہیں جیسے عَمٍ، تَجَلٍّ، مُحْيٍ، مُرْضٍ غور و حوض کر کے پہچان لو.
ہاں اتنی بات ضروری ہے کہ اس اسم کے آخر یائے ما قبل مکسور ہونا ہی پڑے گا.

شانزدہم جمع مذکر سالم مضاف بیائے متکلم چوں مُسْلِمِيَّ. رفعش بتقدیر واؤ باشد ونصب وجر بیائے ما قبل مکسور چوں هٰؤُلَاءِ مُسْلِمِيَّ. کہ در اصل مُسْلِمُوْنَيَ بود نون باضافت ساقط شد وواؤ ویا جمع شدہ بودند وسابق ساکن بود واؤ را بیا بدل کردند ویا را دریا ادغام کردند مُسْلِمُيَّ شد. وضمۂ میم را بکسرہ بدل کردند پس مُسْلِمِيَّ شد. ورَأَيْتُ مُسْلِمِيَّ ومَرَرْتُ بِمُسْلِمِيَّ.

## (۱۶) جمع مذکر سالم مضاف بیائے متکلم کا بیان

یہاں تین باتیں قابل ذکر ہیں:

(۱) جمع مذکر سالم مضاف بیائے متکلم کا اعراب اور مثال (۲) هٰؤُلَاءِ مُسْلِمِيَّ اور رَأَيْتُ مُسْلِمِيَّ و مَرَرْتُ بِمُسْلِمِيَّ میں مُسْلِمِيَّ کی تعلیل (۳) اس کو پہچاننے کی علامت.

پہلی بات (جمع مذکر سالم مضاف بیائے متکلم کے اعراب اور مثال) کی تفصیل:

اس کا اعراب: حالت رفع واؤ تقدیری سے، حالت نصب وجر یائے ماقبل مکسور لفظی سے، ہاں تینوں حالتوں میں وہ لفظ میں ایک ہی حالت پر رہے گا. جیسے هٰؤُلَاءِ مُسْلِمِيَّ، رَأَيْتُ مُسْلِمِيَّ، مَرَرْتُ بِمُسْلِمِيَّ. اور جیسے مُصْرِخِيَّ، مُخْرِجِيَّ .كما في القرآن الكريم: ﴿وَمَا أَنْتُمْ بِمُصْرِخِيَّ﴾ [إبراهيم:۲۲]

دوسری بات (هٰؤُلَاءِ مُسْلِمِيَّ اور رَأَيْتُ مُسْلِمِيَّ و مَرَرْتُ بِمُسْلِمِيَّ میں مُسْلِمِيَّ کی تعلیل) کی تفصیل:

معلوم رہے کہ هٰؤُلَاءِ مُسْلِمِيَّ میں مُسْلِمِيَّ اصل میں مُسْلِمُوْنَيَ تھا. اضافت کی وجہ سے نون جمع ساقط ہو گیا. اب مُسْلِمُوْيَ ہوا، پس واؤ اور یا جمع ہو کر پہلا حرف ساکن ہونے کی وجہ سے بقاعدۂ مَرْمِيٌّ واؤ کو یا کر کے یا کو یا میں ادغام کیا گیا اب مُسْلِمُيَّ ہوا، پس میم کے ضمہ کو برائے مناسبتِ یا کسرہ سے بدل دیا گیا مُسْلِمِيَّ ہوا. پس جس واؤ سے اس کا اعراب رفع دیا گیا اس کو یا سے بدلنے کی وجہ سے اس کی شکل میں تبدیلی آگئی بنابریں یہاں اعراب تقدیری ہو گیا.

رَأَيْتُ مُسْلِمِيَّ اور مَرَرْتُ بِمُسْلِمِيَّ میں مُسْلِمِيَّ اصل میں مُسْلِمِيْنَيَ تھا. نون جمع اضافت کی وجہ سے ساقط ہو گیا، پھر یائے جمع کو یائے متکلم میں ادغام کیا گیا، مُسْلِمِيَّ ہوا. پس جس یاء سے اس کا اعراب نصب وجر دیا گیا وہ باقی رہ گیا، کیونکہ ادغام یاء کو اپنی حقیقت سے نہیں نکالا. اس لیے دونوں حالتوں میں اعراب لفظی ہے. جیسے رَأَيْتُ مُسْلِمِيَّ، مَرَرْتُ بِمُسْلِمِيَّ.

## تیسری بات (جمع مذکر سالم مضاف بیائے متکلم کو پہچاننے کی علامت) کی تفصیل:

اس کو پہچاننے کی ایک علامت یہ ہے کہ اس کے آخر میں یائے مشدد ماقبل مکسور ہو بشرطیکہ مضاف جمع مذکر سالم کی صورت پر ہو، غالبا مضاف اسم فاعل، اسم مفعول اور اسم تفضیل کے جمع مذکر ہوتے ہیں.

## اسم متمکن کی سولہ قسموں کو آپس میں تمیز کرنے کا طریقہ:

(۱) جس اسم کی تعیین ضروری ہے وہ اگر مخصوص الفاظ سے کوئی ایک ہے تو وہ اسمائے ستہ مکبرہ (چھٹی قسم) یا کِلَاوکِلْتَا (آٹھویں قسم) یا اِثْنَانِ واِثْنَتَانِ (نویں قسم) یا اُولُوْ (گیارہویں قسم) یا عِشْرُوْنَ تاتِسْعُوْنَ (بارہویں قسم) میں سے کوئی ایک قسم ہوگی. (۲) مخصوص الفاظ سے نہ ہو تو وہ یا غیر منصرف ہوگا (پانچویں قسم - جس کی غالبا بارہ اوزان ہیں) یا منصرف، تو تین صورتوں سے خالی نہ ہوگا [۱] جمع ہوگا تو جمع مکسر منصرف ہوگا (تیسری قسم) یا جمع مؤنث سالم ہوگا (چوتھی قسم) یا جمع مذکر سالم (دسویں قسم) یا جمع مذکر سالم مضاف بیائے متکلم (سولہویں قسم) [۲] تثنیہ حقیقی ہوگا (ساتویں قسم) [۳] مفرد ہوگا تو اس کی دو صورت (۱) آخر میں حرف علت نہ ہوگی تو مفرد منصرف صحیح (پہلی قسم) (۲) آخر میں حرف علت ہوگی تو اس کی تین صورت (۱) واؤ، یاء ماقبل ساکن ہوگا تو مفرد منصرف جاری مجرائے صحیح (دوسری قسم) (۲) حرف علت الف ہوگی تو اسم مقصور (تیرہویں قسم) (۳) یائے ساکن ماقبل مکسور ہوگی تو دو صورت (۱) یہ 'ی' متکلم کی ہوگی تو غیر جمع مذکر سالم مضاف بیائے متکلم (چودہویں قسم) (۲) اصلی یاء ہوگی تو اسم منقوص (پندرہویں قسم)

## ذیل کی مثالوں میں نشاندادہ الفاظ کے بارے خوب غور وفکر سے بتاؤ کہ وہ اسم متمکن کی کون سی قسم ہے اور کس حالت میں ہے؟ وجہ اعراب بیان کرو

﴿يَا بَنِيَّ اذْهَبُوا فَتَحَسَّسُوا مِنْ يُوسُفَ وَأَخِيهِ﴾ ﴿يَا قَوْمِ هَؤُلَاءِ بَنَاتِي هُنَّ أَطْهَرُ﴾ ﴿وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوحًا إِلَى قَوْمِهِ فَلَبِثَ فِيهِمْ أَلْفَ سَنَةٍ إِلَّا خَمْسِينَ عَامًا﴾ ﴿وَمَنْ كَانَ فِي هَذِهِ أَعْمَى فَهُوَ فِي الْآخِرَةِ أَعْمَى وَأَضَلُّ سَبِيلًا﴾ ﴿يَا بَنِي آدَمَ إِمَّا يَأْتِيَنَّكُمْ رُسُلٌ مِنْكُمْ يَقُصُّونَ عَلَيْكُمْ آيَاتِي﴾ ذَهَبَ صَدِيقِي إِلَى مَكَّةَ الْمُكَرَّمَةِ، أَلْقَى نَمْرُوْدُ إِبْرَاهِيمَ عليه السلام فِي النَّارِ، إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذَّاكِرِينَ. اِحْتَرَقَ ثَوْبَانِ كِلَاهُمَا، مِنْ طُلَبَاءِ الْعَرَبِيَّةِ، اَلْأَمَانِيُّ تُعْمِي عُيُوْنَ الْبَصَائِرِ، اَلدُّنْيَا بِالْوَسَائِلِ لَا بِالْفَضَائِلِ، حَكَمَ قَاضٍ عَلٰى جَانٍ، جَعَلَكَ اللهُ هَادِيًا إِلَى الْحَقِّ، مَثَلُ الَّذِينَ يُنْفِقُوْنَ أَمْوَالَهُمْ فِي سَبِيلِ اللهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ أَنْبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِي كُلِّ سُنْبُلَةٍ....، اَلنَّاسُ أَعْدَاءٌ لِمَا جَهِلُوْا، اَلْجَهْلُ مَوْتُ الْأَحْيَاءِ.

## آسانی کے لیے اسم متمکن کے کچھ مشکل الفاظ کا حل پیش کیا گیا:

| الفاظ | حالت | قسم | الفاظ | حالت | قسم |
|---|---|---|---|---|---|
| ذَوَا عَدْلٍ | "ذَوَا" رفع | ۷ | ذَوِي الْقُرْبٰى | اول: جر یا نصب | ۱۰ |
| ذَوِي الْقُرْبٰى | جر | ۵ | كِلَا الرَّجُلَيْنِ | تقدیری در حالات ثلاثہ | ۱۳ |
| فَمٌ | رفع | ۱ | دَخَلَ بَيْتِيَ | نصب | ۱۴ |
| مَقَاعِدِيْ | تقدیری در حالات ثلاثہ | ۱۴ | قَدَمَايَ | رفع | ۷ |
| نَاسٍ بمعنی بھولنے والا | رفع | ۱۵ | بِمُصْرِخِيَّ | جر | ۱۶ |
| هُوَ الْمُهْتَدِ | رفع | ۱۵ | بِيَدَيَّ | جر | ۷ |
| كباسطِ كَفَّيْهِ | جر | ۷ | لِيَبْلُغَ فَاهُ | نصب | ۶ |
| هِيَ عَصَايَ | رفع | ۱۴ | فَلْيَدْعُ نَادِيَهُ | نصب | ۱۵ |
| دَاعِيًا | نصب | ۱۵ | فِيْ عِبَادِيْ | جر | ۱۴ |
| وَلَهُ الْجَوَارِ | رفع | ۱۵ | الْمُنْشَئٰتُ | رفع | ۴ |
| يَدْعُ الدَّاعِ | الدَّاعِ: رفع | ۱۵ | الأَهِلَّةُ | رفع | ۳ |
| مَوَاقِيْتُ | رفع | ۵ | بِالْمَصَابِيْحِ | جر | ۳،۵ |
| الْمَعَاصِيْ | رفع | ۱۵ | زِنَا الْعَيْنِ | رفع | ۱۳ |
| لِفَتَاهُ | جر | ۱۳ | هو رَاضٍ | رفع | ۱۵ |
| رُؤْيَاكَ | رفع | ۵ | يَا صَاحِبَيِ السِّجْنِ | نصب | ۷ |
| رَبِّ اغْفِرْلِي | نصب، بیائے ندا | ۱۴ | وَلِوَالِدَيَّ | جر | ۷ |
| أَمَرْنَا مُتْرَفِيْهِمْ | نصب | ۱۰ | مُخْزِي الكَافِرِيْنَ | رفع | ۱۵ |
| طَرَفَيِ النَّهَارِ | نصب، جر | ۷ | غير مُعْجِزِي الله | جر | ۱۰ |
| يَدَيْ عذابٍ | نصب، جر | ۷ | الْمُقِيْمِي الصَّلٰوةِ | نصب (بدل ما قبل سے) | ۱۰ |

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| أَيْدِيهِمْ | نصب | ١٥ | الكتابَ الْمُسْتَبِيْنَ | نصب | ١ |
| لَمِنَ الْمُصْطَفَيْنَ | جر | ١٠ | ثَمَانِيَ حِجَجٍ | نصب | ١٥ |
| إِحْدٰى | نصب | ٥ | ابْنَتَيَّ | جر بمضاف | ٧ |
| وَصّٰى... بَنِيهِ | نصب | ١٠ | يَا بَنِيَّ | نصب | ١٦ |
| لَمُحْيِ الْمَوْتٰى | رفع | ١٥ | لَمُحْيِ الْمَوْتٰى | جر بمضاف | ٥ |
| بِرَادِّيْ رِزْقِهِمْ | جر بحرف جر | ١٠ | تَبْتَغِي مَرْضَاتَ | نصب | ١ |
| يَا بُنَيَّ | نصب، اکتفا بر فتح | ١٤ | بُنَيَّ | رفع | ٢ |
| مُرْسَاهَا | جر | ١٣ | الكَبِيْرُ الْمُتَعَالِ | رفع | ١٥ |
| فَانْفِرُوا ثُبَاتٍ | نصب بحال | ٤ | وَلَا عَادٍ | جر بمضاف | ١٥ |
| مَنْ هُوَ صَالِ الْجَحِيمِ | رفع بخبر | ١٥ | لَمْ تَكُونُوا بَالِغِيهِ | نصب، خبر ناقص | ١٠ |
| عَلَيْهِمْ صَلَوَاتٌ | رفع | ٤ | أَحْيَاءً وَأَمْوَاتًا | نصب | ٣ |
| إِنْ أَجْرِيَ | رفع، بفتح یاء | ١٤ | مَجْرَاهَا | جر | ١٣ |
| فَإِنَّ أَجَلَ اللهِ لَآتٍ | رفع، خبر إنّ | ١٥ | أَوَ أَنْتُمْ مُخْرِجِيَّ | رفع | ١٦ |
| غَيْرَ نَاظِرِيْنَ إِنٰهُ | نصب بر مفعول | ١٣ | دَعْ أَذٰهُمْ | نصب | ١٣ |
| وَقِيلِهِ | جر، معطوف | ١ | اسْتُرْهَنَاكَ | نصب | ٦ |
| قلب... فِيْ فِيْهِ | جر | ٦ | إِخْوَةُ يُوْسُفَ | رفع | ٣ |

## اسم متمکن اور فعل مضارع کے اجرا میں چند چیزیں قابل طلب ہیں:

(١) مذکورہ لفظ اسم متمکن ہے یا فعل مضارع؟ (٢) قسم کیا ہے؟ (٣) نام کیا ہے؟ (٤) اس قسم کا اعراب کیا ہے؟ (٥) عوامل ثلاثہ کے ساتھ مثال کیا ہے؟ (٦) کس حالت میں ہے؟ (٧) اعراب کیا ہوا؟ (٨) وجہ اعراب کیا ہے؟ (٩) کس چیز کے ذریعہ اعراب ہوا؟ چنانچہ: ﴿يَطُوفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُخَلَّدُونَ﴾ [الواقعة:١٧] میں وِلْدَانٌ (١) اسم متمکن (٢) تیسری قسم (٣) جمع مکسر منصرف (٤) حالت رفع ضمہ سے، حات نصب فتحہ سے، حالت جر کسرہ سے (٥) جَاءَ وِلْدَانٌ، رَأَيْتُ وِلْدَانًا، مَرَرْتُ بِوِلْدَانٍ (٦) حالت رفع میں ہے (٧) اعراب رفع ہوا (٨) يَطُوفُ فعل کا فاعل ہونے کی وجہ سے رفع ہوا (٩) رفع: ضمہ لفظی کے ذریعہ ہوا ایسا ہی يَطُوفُ فعل مضارع کا حال ہے. اسی پر قیاس کر کے اجرا پیش کرو.

**بدانکہ اعراب مضارع سہ است رفع ونصب وجزم. فعل مضارع باعتبار وجوہ اعراب بر چہار قسم ست.**

## فعل مضارع کے اعراب کا بیان

یہاں تین باتیں قابل یادداشت ہیں :(۱) فعل مضارع کی تعریف اور اس کا اعراب (۲) باعتبار وجوہ اعراب فعل مضارع کی اقسام (۳) فعل مضارع کے اعراب کے وجوہ.

پہلی بات (**فعل مضارع کی تعریف اور اس کا اعراب**) کی تفصیل:

**فعل مضارع کی تعریف:**

فعل مضارع وہ فعل ہے جو معنیٔ مستقل پر دلالت کرتا ہے اور اس کے معنی ایسے زمانہ کے ساتھ مقترن ہوتا ہے جو زمانۂ حال اور استقبال دونوں کا احتمال رکھتا ہے جیسے **یَضْرِبُ** (مارتا ہے یا مارے گا) اور **یَجِيْءُ، یَجْتَھِدُ، یَتَعَلَّمُ.** (جامع الدروس: ص/۳۳) یا فعل مضارع وہ فعل ہے حروف "**نَأَیْتُ**" سے کوئی ایک شروع میں داخل ہونے کی وجہ سے اسم کے ساتھ مشابہت رکھتا ہے. (کافیہ: ص/۱۵۱)

**فعل مضارع کے اعراب تین ہیں:**

(۱) رفع (۲) نصب (۳) جزم.

دوسری بات (باعتبار وجوہ اعراب **فعل مضارع کی اقسام**) کی تفصیل:

باعتبار وجوہ اعراب فعل مضارع کی چار قسمیں ہیں: (۱) صحیح مجرد از ضمائر بارز مرفوع ونون اعرابی (۲) مفرد معتل واوی ویائی (۳) مفرد معتل الفی (۴) صحیح یا معتل باضمائر بارزۂ مرفوعہ ونون اعرابی.

تیسری بات (**فعل مضارع کے اعراب کے وجوہ**) کی تفصیل:

یہاں بھی وجوہِ اعراب کے معنی اعراب ہونے کے طریقے، اور چونکہ فعل مضارع کے اعراب تین ہیں: رفع، نصب اور جزم. اس لیے وجوہِ اعراب کی مراد یہ نکلی کہ رفع ونصب اور جزم ہونے کے طریقے. پس فعل مضارع کی رفع، نصب اور جزم ہونے کے طریقے کے اعتبار سے چار قسمیں ہیں. اور فعل مضارع کے وجوہِ اعراب نو (۹) ہیں. کیونکہ رفع، نصب اور جزم ہر ایک کے تین تین وجوہ ہیں (۳×۳ = ۹) کل نو ہوئیں.

## فعل مضارع کے رفع کے وجوہ یعنی علاماتِ رفع تین (۳) ہیں

| | رفع کے وجوہ | مثال | | رفع کے وجوہ | مثال |
|---|---|---|---|---|---|
| ۱ | ضمہ لفظی | هُوَ يَضْرِبُ | ۲ | ضمہ تقدیری | هُوَ يَرْمِیْ، هُوَ يَرْضٰی |
| ۳ | اثبات نون اعرابی | هُمَا يَضْرِبَانِ، يَغْزُوَانِ، يَرْمِيَانِ، يَرْضَيَانِ | | | |

## فعل مضارع کے نصب کے وجوہ یعنی علاماتِ نصب بھی تین (۳) ہیں

| | نصب کے وجوہ | مثال | | نصب کے وجوہ | مثال |
|---|---|---|---|---|---|
| ۱ | فتحہ لفظی | لَنْ يَضْرِبَ | ۲ | فتحہ تقدیری | لَنْ يَرْضٰی |
| ۳ | حذف نون اعرابی | لَنْ يَضْرِبَا، لَنْ يَغْزُوَا، لَنْ يَرْمِيَا، لَنْ يَرْضَيَا | | | |

## فعل مضارع کے جزم کے وجوہ یعنی علاماتِ جزم بھی تین (۳) ہیں

| | جزم کے وجوہ | مثال | | جزم کے وجوہ | مثال |
|---|---|---|---|---|---|
| ۱ | سکون | لَمْ يَضْرِبْ | ۲ | حذف لام | لَمْ يَدْعُ |
| ۳ | حذف نون اعرابی | لَمْ يَضْرِبَا، لَمْ يَغْزُوَا، لَمْ يَرْمِيَا، لَمْ يَرْضَيَا. | | | |

فعل مضارع کے وجوہ اعراب کی یہ تفصیل اسلامیہ کتاب خانہ بنگلہ بازار، ڈھاکہ سے شائع شدہ نحو میر کے حاشیہ کے بیان کے مطابق ہے۔

لیکن بعض نے هداية النحو کے بیان کے مطابق فعل مضارع کے وجوہ اعراب چار فرمایا ہے.

یعنی [۱] حالت رفع ضمہ سے اور حالت نصب فتحہ سے اور حالت جزم سکون سے [۲] حالت رفع ضمہ تقدیری سے اور حالت نصب فتحہ لفظی سے اور حالت جزم حذف لام سے [۳] حالت رفع ضمہ تقدیری سے، حالت نصب فتحہ تقدیری سے اور حالت جزم حذف لام سے [۴] حالت رفع اثبات نون اعرابی سے اور حالت نصب وجزم حذف نون اعرابی سے۔

اول: صحیح مجرد از ضمیر بارز مرفوع برائے تثنیہ وجمع مذکر وبرائے واحد مؤنث مخاطبہ رفعش بضمہ باشد ونصب بفتحہ وجزم بسکون. چوں هُوَ يَضْرِبُ، لَنْ يَضْرِبَ، لَمْ يَضْرِبْ. دوم: مفرد معتل واوی چوں يَغْزُوْ ویائی چوں يَرْمِيْ رفعش بتقدیر ضمہ باشد ونصب بفتحۂ لفظی وجزم بحذف لام. چوں هُوَ يَغْزُوْ وهُوَ يَرْمِيْ. لَنْ يَغْزُوَ و لَنْ يَرْمِيَ، لَمْ يَغْزُ ولَمْ يَرْمِ. سوم: مفرد معتل الفی چوں يَرْضٰى رفعش بتقدیر ضمہ باشد ونصب بتقدیر فتحہ وجزم بحذف لام چوں هُوَ يَرْضٰى، لَنْ يَرْضٰى، لَمْ يَرْضَ.

یہاں تین باتیں ہیں:

(۱) پہلی قسم کا اعراب اور مثال (۲) دوسری قسم کا اعراب مع مثال (۳) تیسری قسم کا اعراب اور مثال.

پہلی بات (پہلی قسم کے اعراب اور مثال) کی تفصیل:

## (۱) صحیح مجرد از ضمائر بارزۂ مرفوعہ ونون اعرابی کا بیان

(۱) صحیح مجرد از ضمائر بارزۂ مرفوعہ ونون اعرابی

یعنی صحیح کے وہ پانچ صیغے جو ضمائر بارزۂ مرفوعہ اور نون اعرابی سے خالی ہوں. اور وہ پانچ صیغے یہ ہیں: (۱) واحد مذکر غائب (۲) واحد مؤنث غائب (۳) واحد مذکر حاضر (۴) واحد متکلم (۵) جمع متکلم.

اعراب: حالت رفع ضمہ سے، حالت نصب فتحہ سے، حالت جزم سکون سے.

## مثال

| شمار | نامہائے صیغے | مثال | حالت رفع | حالت نصب | حالت جزم |
|---|---|---|---|---|---|
| ۱ | واحد مذکر غائب | يَضْرِبُ | هُوَيَضْرِبُ | لَنْ يَضْرِبَ | لَمْ يَضْرِبْ |
| ۲ | واحد مؤنث غائب | تَضْرِبُ | هِيَ تَضْرِبُ | لَنْ تَضْرِبَ | لَمْ تَضْرِبْ |
| ۳ | واحد مذکر حاضر | تَضْرِبُ | أَنْتَ تَضْرِبُ | لَنْ تَضْرِبَ | لَمْ تَضْرِبْ |
| ۴ | واحد متکلم | أَضْرِبُ | أَنَا أَضْرِبُ | لَنْ أَضْرِبَ | لَمْ أَضْرِبْ |
| ۵ | جمع متکلم | نَضْرِبُ | نَحْنُ نَضْرِبُ | لَنْ نَضْرِبَ | لَمْ نَضْرِبْ |

دوسری بات (دوسری قسم کے اعراب مع مثال) کی تفصیل:

## (۲) مفرد معتل واوی ویائی کا بیان

### (۲) مفرد معتل واوی ویائی

یعنی فعل مضارع کے وہ پانچ صیغے جو ضمائر بارزۂ مرفوعہ اور نون اعرابی سے خالی ہوں اوران کے آخر حرف علت واؤ یایاء ہو. (خواہ ان میں حرف علت واؤاور یاء لام کلمہ کے مقابل ہو جیسے يَغْزُوْ، يَرْمِيْ یالام کلمہ کے بعد ہو جیسے يَسْلَنْقِيْ)

اوروہ پانچ صیغے یہ ہیں: (۱)واحد مذکر غائب (۲) واحد مؤنث غائب (۳) واحد مذکر حاضر (۴) واحد متکلم (۵) جمع متکلم.

اعراب: حالت رفع ضمۂ تقدیری سے، حالت نصب فتحۂ لفظی سے، حالت جزم بحذف لام.

### (چند ایسے الفاظ کا ذکر جو واحد بھی ہیں اور جمع بھی)

(۱) فُلْكٌ : جس کا ذکر مع استشہاد آگے گزرچکاہے، ص/۱۱۰ (۲) جُنُبٌ: چنانچہ کہاجاتا ہے رَجُلٌ جُنُبٌ،رِجَالٌ جُنُبٌ. جیساکہ قرآن کریم میں ہے ﴿وَإِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوا﴾ [المائدة:٦] (۳) عَدُوٌّ: ارشادباری ہے:﴿فَإِنَّهُمْ عَدُوٌّ لِي إِلَّا رَبَّ الْعَالَمِينَ﴾ [الشعراء:۷۷] (۴) ضَيْفٌ: فی قولہ تعالیٰ: ﴿قَالَ إِنَّ هٰؤُلَاءِ ضَيْفِي فَلَا تَفْضَحُونِ﴾ [الحجر:٦٨]

(۵) وَلَدٌ: جیساکہ کہاجاتاہے: هٰذا وَلَدُ فُلَانٍ، هٰؤُلَاءِ وَلَدٌ. (جامع الدروس: ج/۲/ص/۶۸)

## مثال

| حالت جزم | حالت نصب | حالت رفع | مثال | نامہائے صیغے | شمار |
|---|---|---|---|---|---|
| لَمْ يَغْزُ<br>لَمْ يَرْمِ | لَنْ يَغْزُوَ<br>لَنْ يَرْمِيَ | هُوَيَغْزُوْ<br>هُوَ يَرْمِيْ | (واوی) يَغْزُوْ<br>(یائی) يَرْمِيْ | واحد مذکر غائب | ۱ |
| لَمْ تَغْزُ<br>لَمْ تَرْمِ | لَنْ تَغْزُوَ<br>لَنْ تَرْمِيَ | هِيَ تَغْزُوْ<br>هِيَ تَرْمِيْ | تَغْزُوْ<br>تَرْمِيْ | واحد مؤنث غائب | ۲ |
| لَمْ تَغْزُ<br>لَمْ تَرْمِ | لَنْ تَغْزُوَ<br>لَنْ تَرْمِيَ | أَنْتَ تَغْزُوْ<br>أَنْتَ تَرْمِيْ | تَغْزُوْ<br>تَرْمِيْ | واحد مذکر حاضر | ۳ |
| لَمْ أَغْزُ<br>لَمْ أَرْمِ | لَنْ أَغْزُوَ<br>لَنْ أَرْمِيَ | أَنَا أَغْزُوْ<br>أَنَا أَرْمِيْ | أَغْزُوْ<br>أَرْمِيْ | واحد متکلم | ۴ |
| لَمْ نَغْزُ<br>لَمْ نَرْمِ | لَنْ نَغْزُوَ<br>لَنْ نَرْمِيَ | نَحْنُ نَغْزُوْ<br>نَحْنُ نَرْمِيْ | نَغْزُوْ<br>نَرْمِيْ | جمع متکلم | ۵ |

تیسری بات (تیسری قسم کے اعراب اور مثال) کی تفصیل:

## (۳) مفرد معتل الفی کا بیان

(۲) مفرد معتل الفی:

فعل مضارع کے وہ پانچ صیغے جو ضمائر بارزۂ مرفوعہ اور نون اعرابی سے خالی ہوں اوران کے آخر حرف علت الف ہو۔ (خواہ وہ حرف علت الف- لام کلمہ کے مقابل ہو جیسے یَرْضٰی (یہ الف واؤ کے بدلنے سے آیا) یالام کلمہ کے بعد ہو جیسے یُسْلَنْقٰی بِہٖ)

اور وہ پانچ صیغے یہ ہیں: (۱) واحد مذکر غائب (۲) واحد مؤنث غائب (۳) واحد مذکر حاضر (۴) واحد متکلم (۵) جمع متکلم.

اعراب: حالت رفع ضمۂ تقدیری سے، حالت نصب فتحۂ تقدیری سے، حالت جزم بحذف لام.

## مثال

| شمار | نامہائے صیغے | مثال | حالت رفع | حالت نصب | حالت جزم |
|---|---|---|---|---|---|
| ۱ | واحد مذکر غائب | يَرْضٰى | هُوَ يَرْضٰى | لَنْ يَرْضٰى | لَمْ يَرْضَ |
| ۲ | واحد مؤنث غائب | تَرْضٰى | هِيَ تَرْضٰى | لَنْ تَرْضٰى | لَمْ تَرْضَ |
| ۳ | واحد مذکر حاضر | تَرْضٰى | أَنْتَ تَرْضٰى | لَنْ تَرْضٰى | لَمْ تَرْضَ |
| ۴ | واحد متکلم | أَرْضٰى | أَنَا أَرْضٰى | لَنْ أَرْضٰى | لَمْ أَرْضَ |
| ۵ | جمع متکلم | نَرْضٰى | نَحْنُ نَرْضٰى | لَنْ نَرْضٰى | لَمْ نَرْضَ |

**فائدۂ نافعہ:**

مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے یہاں "مفرد" سے اس کا معنیٰ مشہور (تثنیہ وجمع نہ ہونا) مراد نہیں لیا کیونکہ اگر تثنیہ وجمع نہ ہونا مراد ہو تو جمع متکلم خارج ہو جائے گا حالانکہ وہ داخل ہے، ایسا ہی واحد مؤنث حاضر داخل ہو جائے گا حالانکہ وہ خارج ہے پس یہاں مفرد کے معنیٰ لغوی (أَفْرَدَالشَّيْءَ بم الگ کرنا سے مُفْرَدٌ بمعنی الگ کیا ہوا) مراد لیا ہے.

مطلب یہ ہوگا:

مفرد وہ صیغے ہیں جن کو ضمائر بارزۂ مرفوعہ اور نون اعرابی سے الگ یعنی خالی کیا گیا. پس جمع متکلم داخل ہوا اور واحد مؤنث حاضر نکل گیا اور یہ مصنف رحمۃ اللہ علیہ کا ایک خاص طرز اور اسلوب ہے.

چہارم: صحیح یا معتل باضمائر ونونہائے مذکورہ رفع شاں باثبات نون باشد چنانچہ در تثنیہ گوئی: هُمَا يَضْرِبَانِ، ويَغْزُوَانِ، ويَرْمِيَانِ ويَرْضَيَانِ. ودر جمع مذکر گوئی هُمْ يَضْرِبُوْنَ، ويَغْزُوْنَ، يَرْمُوْنَ ويَرْضَوْنَ. ودر مفرد مؤنث حاضر گوئی: أَنْتِ تَضْرِبِيْنَ، وتَغْزِيْنَ، وتَرْمِيْنَ وتَرْضَيْنَ. ونصب وجزم بحذف نون چنانکہ در تثنیہ گوئی: لَنْ يَضْرِبَا ولَنْ يَغْزُوَا ولَنْ يَرْمِيَا، ولَنْ يَرْضَيَا، ولَمْ يَضْرِبَا ولَمْ يَغْزُوَا ولَمْ يَرْمِيَا ولَمْ يَرْضَيَا۔ ودر جمع مذکر گوئی: لَنْ يَضْرِبُوْا، لَنْ يَغْزُوْا، ولَنْ يَرْمُوْا، ولَنْ يَرْضَوْا، ولَمْ يَضْرِبُوْا، ولَمْ يَغْزُوْا ،ولَمْ يَرْمُوْا، ولَمْ يَرْضَوْا. ودر واحد مؤنث حاضر گوئی: لَنْ تَضْرِبِيْ، لَنْ تَغْزِيْ، لَنْ تَرْمِيْ،لَنْ تَرْضَيْ، لَمْ تَضْرِبِيْ، لَمْ تَغْزِيْ، لَمْ تَرْمِيْ، لَمْ تَرْضَيْ.

## (۴) صحیح یا معتل باضمائر بارزۂ مرفوعہ ونون اعرابی کا بیان

یہاں بھی تین باتیں ہیں:

(۱) فعل مضارع کی چوتھی قسم کا نام (۲) اس کا اعراب (۳) تفصیل سے اس کی مثالیں.

پہلی بات (فعل مضارع کی چوتھی قسم کے نام) کی تفصیل:

فعل مضارع کی چوتھی قسم کا نام :

صحیح یا معتل باضمائر بارزۂ مرفوعہ ونون اعرابی.

یعنی فعل مضارع کے وہ صیغے جو ضمائر بارزۂ مرفوعہ اور نون اعرابی والے ہوں چاہے وہ صحیح ہوں یا معتل.

اور وہ سات صیغے ہیں (۱) تثنیہ مذکر غائب (۲) تثنیہ مؤنث غائب (۳) تثنیہ مذکر حاضر (۴) تثنیہ مؤنث حاضر (۵) جمع مذکر غائب (۶) جمع مذکر حاضر (۷) واحد مؤنث حاضر.

دوسری اور تیسری بات (اعراب اور مثال) کی تفصیل:

اس کا اعراب: حالت رفع باثبات نون اعرابی (یعنی حالت رفعی میں نون کو باقی رکھا جائے گا)، حالت نصب وجزم بحذف نون اعرابی (یعنی حالت نصبی اور جزمی میں نون گرادیا جائے گا)

## تثنیہ کی مثالیں

| حالات | صحیح | معتل واوی | معتل یائی | معتل الفی |
|---|---|---|---|---|
| حالت رفع | هُمَا يَضْرِبَانِ | هُمَا يَغْزُوَانِ | هُمَا يَرْمِيَانِ | هُمَا يَرْضَيَانِ |
| حالت نصب | لَنْ يَضْرِبَا | لَنْ يَغْزُوَا | لَنْ يَرْمِيَا | لَنْ يَرْضَيَا |
| حالت جزم | لَمْ يَضْرِبَا | لَمْ يَغْزُوَا | لَمْ يَرْمِيَا | لَمْ يَرْضَيَا |

## جمع مذکر کی مثالیں

| حالات | صحیح | معتل واوی | معتل یائی | معتل الفی |
|---|---|---|---|---|
| حالت رفع | هُمْ يَضْرِبُوْنَ | هُمْ يَغْزُوْنَ | هُمْ يَرْمُوْنَ | هُمْ يَرْضَوْنَ |
| حالت نصب | لَنْ يَضْرِبُوْا | لَنْ يَغْزُوْا | لَنْ يَرْمُوْا | لَنْ يَرْضَوْا |
| حالت جزم | لَمْ يَضْرِبُوْا | لَمْ يَغْزُوْا | لَمْ يَرْمُوْا | لَمْ يَرْضَوْا |

## واحد مؤنث حاضر کی مثالیں

| حالات | صحیح | معتل واوی | معتل یائی | معتل الفی |
|---|---|---|---|---|
| حالت رفع | أَنْتِ تَضْرِبِيْنَ | أَنْتِ تَغْزِيْنَ | أَنْتِ تَرْمِيْنَ | أَنْتِ تَرْضَيْنَ |
| حالت نصب | لَنْ تَضْرِبِيْ | لَنْ تَغْزِيْ | لَنْ تَرْمِيْ | لَنْ تَرْضَيْ |
| حالت جزم | لَمْ تَضْرِبِيْ | لَمْ تَغْزِيْ | لَمْ تَرْمِيْ | لَمْ تَرْضَيْ |

چوتھی قسم میں یہ تمام مثالیں لکھنا ضروری ہیں، لہذا حرکات وسکنات کے ساتھ ضبط کر کے لکھنا ہو گا۔ من أبي حسّان

(فائدہ) معلوم رہے کہ نون اعرابی تو چار تثنیہ میں آتا ہے اس لیے تثنیہ کی مثال چار ہوگی لیکن جب چاروں تثنیہ کی صورت وشکل ایک ہے اس لیے تثنیہ کے بارے صرف ایک مثال پر اکتفا کیا گیا، ایسا ہی جمع مذکر غائب وحاضر دونوں میں نون اعرابی آتا ہے یہاں بھی ایک مثال پر اکتفا کیا گیا اور ایک واحد مؤنث حاضر کی مثال. بنابریں مثال کا نقشہ تین ہوا.

## مضارع کے اقسام اربعہ کے درمیان تمیز کرنے کا طریقہ:

(۱) اوّلاً میزان کے صیغوں کی طرف نظر دی جائے کہ وہ جمع مؤنث غائب وحاضر ہے یا نہیں، اگر یہ دونوں صیغے ہیں تو بلا فکر کہدینا کہ یہ مبنی ہیں (جس بحث سے ہو) (۲) اگر یہ صیغے نہیں تو پانچ صیغے (یعنی واحد مذکر غائب، واحد مؤنث غائب، واحد مذکر حاضر، واحد متکلم اور جمع متکلم) میں سے کوئی ایک بھی نہ ہو گا بلکہ وہ صیغے ہونگے جن کے آخر نون اعرابی ہے چاہے صحیح ہو یا معتل واوی، یائی، الفی تو وہ مضارع کی چوتھی قسم سے ہونگے [یہاں اٹھائیس صیغے داخل ہیں صحیح کے سات، تینوں معتل کے سات کر کے اکیس مجموعہ اٹھائیس] (۳) باقی پانچ صیغوں سے کوئی ایک ہو کر صحیح ہو تو پہلی قسم ہے (یہاں پانچ صیغے ہیں)، اور اگر معتل یائی یا واوی ہو یعنی آخر میں حرف علت یاء یا واؤ ہو تو دوسری قسم ہے (یہاں دس صیغے ہیں)، اور اگر معتل الفی ہو یعنی آخر میں حرف علت الف ہو تو تیسری قسم ہے (یہاں بھی پانچ صیغے ہیں)

(نوٹ) اوپر کے بیان سے معلوم ہوا کہ صحیح، معتل واوی، یائی، الفی کل چار جنس سے ملکر چودہ صیغہ کر کے کل چھپن صیغے ہیں، ان میں ہر ایک کے دو کر کے کل آٹھ صیغے مبنی ہیں، اور باقی اڑتالیس صیغے معرب ہیں، اڑتالیس صیغے سے پانچ صیغے مضارع کی پہلی قسم میں داخل ہیں، دس صیغے دوسری قسم میں داخل ہیں، اور پانچ صیغے تیسری قسم میں داخل ہیں، اور باقی اٹھائیس صیغے چوتھی قسم میں داخل ہیں.

## یا مضارع کے صیغ معرب یعنی اڑتالیس صیغوں کو مع تعیین اقسام اس طرح پہچانو:

اولا مضارع کی دو قسمیں ہیں [سوائے جمع مؤنث غائب وحاضر کے] (۱) بانون اعرابی یعنی جن صیغوں کے آخر نون اعرابی ہو. یہ چوتھی قسم میں داخل ہیں خواہ صحیح ہو یا معتل (۲) بے نون اعرابی یعنی جن صیغوں کے آخر نون اعرابی نہ ہو اور یہ پانچ صیغے ہیں۔ یہ پھر دو قسمیں ہیں (۱) آخر میں حرف علت نہ ہو گا. یہ پہلی قسم ہے. (۲) آخر میں حرف علت ہو گا. پس اگر حرف علت واؤ یا یاء ہو تو دوسری قسم ہے. اور اگر حرف علت الف ہو تو تیسری قسم ہے.

**مذکورہ بالا باتوں کے مطابق فعل مضارع مبنی اور معرب کے درمیان امتیاز کر کے فعل مضارع کی قسم تعیین کرو**

(قابل ذکر ہے کہ اگر معتل کے آخر حرف علت حذف ہو کر ضمہ باقی رہے تو وہ معتل واوی پر دال ہے جیسے لَمْ یَدْعُ، اور کسرہ باقی رہے تو وہ معتل یائی پر دال ہے جیسے لَمْ یَرْمِ، اور فتحہ باقی رہے تو یہ معتل الفی ہونے پر دال ہے جیسے لَمْ یَرْضَ)

لَا یَشْعُرُوْنَ، لَاتَخَافِيْ وَلَاتَحْزَنِيْ، لَنْ تَنَالُواالْبِرَّ،یُعْطِیْكَ، وَلَمْ یَخْشَ، وَلَاتَمَسُّوْهَا، یَلْتَقِیَانِ، لَمْ یَأْتُوْا، تُؤْتِيْ، أَنْ یَعْفُوْنَ، یَدْعُوْنَ.یَجِبُ أَنْ تَخْشَوْا رَبَّكُمْ. أُرِیْدُ أَنْ أَتْلُوَالْقُرْآنَ، أَیْنَمَا تَكُوْنُوا یُدْرِكْكُمُ الْمَوْتُ.وَاذْكُرْنَ مَا یُتْلَی فِي بُیُوْتِكُنَّ، وَقَاتِلُوا فِي..... یُقَاتِلُوْنَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوا إِنَّ اللهَ لَا یُحِبُّ الْمُعْتَدِیْنَ.

## آسانی کے لیے چند مشکل الفاظ کا حل پیش کیا گیا

| الفاظ | قسم | حالت مع وجہ | الفاظ | قسم | حالت مع وجہ |
|---|---|---|---|---|---|
| فَیَأْخُذَكُمْ | ۱ | نصب بأنِ مقدرہ | لَاتَكُ | ۱ | جزم بلائے نہی |
| إِلَّاتَفْعَلُوْا | ۴ | جزم: بإن شرطیہ | تَكُنْ | ۱ | جزم: بہ جزا |
| إِنْ تَتَّقُوْا | ۴ | جزم: بإن شرطیہ | لِتُكَبِّرُوْا | ۴ | نصب بأنِ مقدرہ |
| أَلَّایَرْجِعُ | ۱ | رفع 'أن مخففہ' | نُجِبْ | ۱ | 'جواب امر' جزم |
| لَمْ یَأْتُوْا | ۴ | جزم: بلم | لَمْ أَنَسَ | ۳ | جزم: بلم |
| مَا تُنْفِقُوْا | ۴ | جزم باسم جازم | یُؤَفَّ | ۳ | جزم باسمائے جازمہ |
| فَأَصَّدَّقَ | ۱ | نصب بأنِ مقدرہ | وأَكُنْ | ۱ | جزم :بہ جزا |
| وَلَاتُنْظِرُوْنِ | ۴ | جزم بلائے نہی (نون وقایہ) | یَرْضَهُ | ۳ | جزم :بہ جزا |
| أَلَمْ تَرَ | ۳ | جزم: بلم | لَا تَمْشِ | ۲ | جزم:بلائے نہی |
| یَدْعُو اللهَ | ۲ | رفع: بتجرد | لَا تَدْعِیْنَ | ۴ | رفع: بتجرد (واحد مؤنث حاضر) |
| حَتّٰی یَجُوْعِيْ | ۴ | نصب بأن مقدرہ | أَوْ یَتُوْبُوْا | ۴ | نصب بأن مقدرہ |
| أَوْ یَتِمَّ | ۱ | نصب بأن مقدرہ | لَا تَنْهَ | ۳ | جزم:بلائے نہی |

فصل بدانکہ عوامل اعراب بر دو قسم است لفظی و معنوی. لفظی بر سہ قسم ست: حروف وافعال واسماء. وایں را در سہ باب یاد کنیم. إن شاء الله تعالى.

## عواملِ اعراب کا بیان

(فائدہ) معلوم رہے کہ عوامل کا بیان ایک اہم بیان ہے جو ہر ایک کو نوک زبان ہونا ضروری ہے اس لیے یہاں اوّلاً عوامل کا ایک اجمالی بیان لکھا جارہا ہے، قوی امید ہے کہ یہ بیان یاد کرنے سے طلبہ کو عوامل کے بارے بہت معلومات ہو جائیں گی جو ان شاء اللہ بہت مفید ثابت ہو گا.

## نحو میر کے طرز پر ایک سو عوامل کی اجمالی فہرست

عامل کی تعریف :

عامل وہ شئ ہے جس کی وجہ سے اعراب آتا ہے. جیسے جَاءَ زَيْدٌ میں جَاءَ.

اس کی دو قسمیں ہیں : (۱) لفظی (۲) معنوی.

عامل لفظی اور معنوی کی تعریف:

عامل لفظی وہ عامل ہے جو تلفظ میں آوے جَاءَ زَيْدٌ میں جَاءَ . اور معنوی: وہ عامل ہے جو تلفظ میں نہ آوے، لیکن عقل سے پہچانا جاوے. جیسے زَيْدٌ قَائِمٌ- کا عامل ابتدا . (ہدیہ شبیر ص/ ۱۱۹ اختصارا)

پھر لفظی کی دو قسمیں ہیں (۱) سماعی (۲) قیاسی. سماعی کل اکانوے[91] ہیں. اور قیاسی سات[۷] ہیں. کل اٹھانوے[۹۸]اور معنوی دو[۲] ہیں. مجموعہ ایک سو[۱۰۰] عوامل ہیں.

پھر کل سماعی وقیاسی تین قسموں پر ہیں: (۱) حروف عاملہ (۲) افعال عاملہ (۳) اسمائے عاملہ.

| | | | |
|---|---|---|---|
| حروف عاملہ | : | ۴۰ | [چالیس] ہیں. |
| افعال عاملہ | : | ۳۰ | [تیس] ہیں. |
| اسمائے عاملہ | : | ۲۸ | [اٹھائیس] ہیں. |
| مجموعہ | : | ۹۸ | [اٹھانوے] ہیں. |

## نحو میر کے طرز پر ایک سو عوامل کی تفصیلی فہرست

## حروف عاملہ کی قسمیں اور ان کا عمل

حروف عاملہ کی سات [۷] قسمیں ہیں.

۱) حروف جارہ : ۱۷ [سترہ] ہیں. یہ اسم کو جر دیتے ہیں.

۲) حروف مشبہ بفعل : ۶ [چھ] ہیں. یہ اسم کو نصب اور خبر کو رفع دیتے ہیں.

۳) ماولا المشبہتان بلیس : ۲ [دو] ہیں. یہ اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں.

۴) لائے نفی جنس : ۱ [ایک] ہے. یہ اسم کو نصب اور خبر کو رفع دیتا ہے.

۵) حروف ندا : ۵ [پانچ] ہیں. یہ منادی مضاف، مشابہ مضاف اور نکرۂ غیر معین کو نصب دیتے ہیں.

۶) حروف ناصبہ در فعل مضارع : ۴ [چار] ہیں۔ یہ فعل مضارع کو نصب دیتے ہیں.

۷) حروف جازمہ در فعل مضارع : ۵ [پانچ] ہیں. یہ فعل مضارع کو جزم دیتے ہیں.

مجموعہ : ۴۰ [چالیس] ہیں.

## افعال عاملہ کی اقسام اور ان کا عمل

افعال عاملہ پانچ قسموں پر ہیں.

۱) فعل لازم : ۱ [ایک] ہے. یہ فاعل کو رفع دیتا ہے اور چھ چیزوں کو نصب دیتا ہے.

۲) فعل متعدی : ۴ [چار] ہیں.

[ (نوٹ) اگر فعل متعدی معروف ہو تو فاعل کو رفع، مفعول بہ اور چھ اسموں کو نصب دیتا ہے، اور اگر فعل متعدی مجہول ہو تو نائب فاعل کو رفع اور باقی چھ اسموں کو نصب دیتا ہے.

اور مفعول بہ کے اعتبار سے فعل متعدی کی چار قسمیں ہیں]

(۱) متعدی بیک مفعول : یہ ایک مفعول کو نصب دیتا ہے۔

(۲) متعدی بدو مفعول کہ اقتصار بر یک مفعول روا باشد : یہ فعل لازم کے عمل کے =

= علاوہ ایسے دو مفعولوں کو نصب دیتا ہے جو ایک دوسرے کا غیر ہے.

(۳) متعدی بدو مفعول کہ اقتصار بریک مفعول روانباشد : یہ بھی مذکورہ عمل کے سوا ایسے دو مفعولوں کو نصب دیتا ہے جو ایک دوسرے کا عین ہے.

(۴) متعدی بسہ مفعول : یہ بھی مذکورہ عمل کے سوا تین مفعولات کو نصب دیتا ہے

۳) افعال ناقصہ : ۱۷ [سترہ] ہیں. یہ اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں.

۴) افعال مقاربہ : ۴ [چار] ہیں. یہ بھی اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں. لیکن ان کی خبر فعل مضارع ہوتی ہے.

۵) افعال مدح وذم : ۴ [چار] ہیں. یہ فاعل کو رفع دیتے ہیں.

مجموعہ : ۳۰ [تیس] ہیں.

## اسمائے عاملہ کی اقسام اوران کا عمل

اسمائے عاملہ کی گیارہ قسمیں ہیں.

| | | |
|---|---|---|
| ۱) اسمائے جازمہ در فعل مضارع : | ۹ [نو] ہیں. | یہ فعل مضارع کو جزم دیتے ہیں. |
| ۲) اسمائے افعال بمعنی فعل ماضی: | ۳ [تین] ہیں. | یہ فاعل کو رفع دیتے ہیں. |
| ۳) اسمائے افعال بمعنی امر حاضر : | ۶ [چھ] ہیں. | یہ مفعول کو نصب دیتے ہیں. |
| ۴) اسم فاعل : | ۱ [ایک] ہے. | یہ فعل معروف کا عمل کرتا ہے. |
| ۵) اسم مفعول : | ۱ [ایک] ہے. | یہ فعل مجہول کا عمل کرتا ہے. |
| ۶) صفت مشبہہ : | ۱ [ایک] ہے. | یہ فعل لازم کا عمل کرتی ہے. |
| ۷) اسم تفضیل : | ۱ [ایک] ہے. | یہ فاعل کو رفع دیتا ہے (اس کا فاعل اکثر ضمیر مستتر ہوتا ہے) |
| ۸) مصدر : | ۱ [ایک] ہے. | یہ اپنے فعل کا عمل کرتا ہے. |
| ۹) مضاف : | ۱ [ایک] ہے. | یہ مضاف الیہ کو جر دیتا ہے. |

۱۰) اسم تام : ۱ [ایک] ہے. یہ تمیز کو نصب دیتا ہے.

۱۱) اسمائے کنایہ : ۳ [تین] ہیں. کم خبریہ تمیز کو جر دیتا ہے (اگر کم خبریہ اور تمیز کے درمیان کوئی فاصلہ نہ ہو اور اگر فاصلہ ہو تو نصب دیتا ہے) اور باقی دو تمیز کو نصب دیتے ہیں.

مجموعہ ۲۸ [اٹھائیس] ہیں.

## عوامل معنوی

عوامل معنوی دو ہیں:

۱) ابتدا: ۱ [ایک] ہے. یہ مبتدا و خبر دونوں کو رفع دیتی ہے.

۲) تجرد: ۱ [ایک] ہے. یہ فعل مضارع کو رفع دیتا ہے.

مجموعہ ۲ [دو] ہیں

## سو عوامل کو مع معمولات پہچاننے کا آسان طریقہ

معلوم رہے کہ کل معرب کی دو قسمیں ہیں (۱) اسم معرب (۲) فعل معرب یعنی فعل مضارع بے نون جمع مؤنث و بے نون تاکید.

ایک سو عوامل میں سے صرف انیس (۱۹) عوامل فعل معرب میں عمل کرنے والے ہیں، پھر ان میں اٹھارہ لفظی ہیں اور ایک معنوی ہے،

پھر اٹھارہ لفظی عوامل میں سے چار نصب دینے والے ہیں (یعنی حروف ناصبہ در فعل مضارع) اور چودہ جزم دینے والے ہیں (یعنی حروف جازمہ در فعل مضارع اور اسمائے جازمہ در فعل مضارع) اور عامل معنوی تجرد ہے اور وہ عامل رافع ہے.

اور ایک سو عوامل میں سے اسم معرب میں عمل کرنے والے عوامل اکاسی (۸۱) ہیں. پھر ان میں سے کچھ ایک اسم میں عمل کرتے ہیں اور کچھ دو اسموں میں اور کچھ دو سے زائد اسموں میں کرتے ہیں. ایک اسم میں عمل کرنے والے (۳۵) عوامل ہیں اور دو اسموں میں عمل کرنے والے (۳۷) اور دو سے زائد اسموں میں عمل کرنے والے (۹) عوامل ہیں. تفصیل ذیل میں ملاحظہ ہو.

## ایک نظر میں عوامل مع تعداد و عمل کی تفصیل

| ایک اسم میں عمل کرنے والے (۳۵) | | | دو اسموں میں عمل کرنے والے (۳۷) | | | دو سے زائد اسموں میں عمل کرنے والے (۹) | | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| شمار | عوامل | تعداد | شمار | عوامل | تعداد | شمار | عوامل | تعداد |
| ۱ | حروف جارہ | ۱۷ | ۱ | حروف مشبہ بفعل | ۶ | ۱ | فعل لازم | ۱ |
| ۲ | حروف ندا | ۵ | ۲ | ماولا المشبہتان بلیس | ۲ | ۲ | فعل متعدی | ۴ |
| ۳ | افعال مدح وذم | ۴ | ۳ | لائے نفی جنس | ۱ | ۳ | اسم فاعل | ۱ |
| ۴ | اسمائے افعال بمعنی فعل ماضی | ۳ | ۴ | افعال ناقصہ | ۱۷ | ۴ | اسم مفعول | ۱ |
| ۵ | اسم تفضیل | ۱ | ۵ | افعال مقاربہ | ۴ | ۵ | صفت مشبہ | ۱ |
| ۶ | اسم مضاف | ۱ | ۶ | اسمائے افعال بمعنی امر حاضر معروف | ۶ | ۶ | مصدر | ۱ |
| ۷ | اسم تام | ۱ | ۷ | ابتدا | ۱ | | مجموعہ | ۹ |
| ۸ | اسمائے کنایہ | ۳ | | مجموعہ | ۳۷ | | بہت یاد رکھنے کی بات ہے | |
| | مجموعہ | ۳۵ | | دلکش اور دلفریب نقشہ قابل یادداشت ہے | | | | |

# ایک سو/۱۰۰- عوامل کی مثالوں کا ذکر:

## حروف عاملہ کی مثالیں

۱) حروف جارہ[۱۷] : یہ اسم کو جر دیتے ہیں.

(۱) با جیسے كَفٰى بِاللهِ شَهِيْدًا (۲) مِنْ جیسے سِرْتُ مِنَ الْبَصْرَةِ إِلَى الْكُوْفَةِ .

(۳) إِلٰى جیسے ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّيَامَ إِلَى اللَّيْلِ (۴) حتی جیسے حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ.

(۵) فی جیسے اَلْمَالُ فِي الْكِيْسِ (۶) لام جیسے لِلّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ .

(۷) رُبَّ جیسے رُبَّ رَجُلٍ كَرِيْمٍ لَقِيْتُهٗ (۸) واو قسم جیسے وَاللهِ لَأَشْرَبَنَّ الْمَاءَ.

(۹) تائے قسم جیسے تَاللهِ لَأَضْرِبَنَّ زَيْدًا (۱۰) عَنْ جیسے رَمَيْتُ السَّهْمَ عَنِ الْقَوْسِ .

(۱۱) علی جیسے زَيْدٌ عَلَى السَّطْحِ (۱۲) کاف تشبیہ جیسے لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ .

(۱۳) مذ جیسے مَارَأَيْتُه مُذْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ (۱۴) منذ جیسے مَارَأَيْتُه مُنْذُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ .

(۱۵) حاشا جیسے جَاءَنِي الْقَوْمُ حَاشَا زَيْدٍ (۱۶) خلا جیسے جَاءَنِي الْقَوْمُ خَلَا زَيْدٍ .

(۱۷) عدا جیسے جَاءَنِي الْقَوْمُ عَدَا زَيْدٍ .

۲) حروف مشبہ بفعل : یہ چھ ہیں جو اسم کو نصب اور خبر کو رفع دیتے ہیں .

(۱) اِنَّ جیسے إِنَّ زَيْدًا قَائِمٌ- (۲) اَنّ جیسے بَلَغَنِي أَنَّ زَيْدًا مُنْطَلِقٌ .

(۳) کأن جیسے كَأَنَّ زَيْدًا أَسَدٌ . (۴) لیت جیسے لَيْتَ عَمْرًوا حَاضِرٌ .

(۵) لکنَّ جیسے غَابَ زَيْدٌ لٰكِنَّ بَكْرًا حَاضِرٌ . (۶) لعل جیسے لَعَلَّ السَّاعَةَ قَرِيْبٌ -

۳) ماولا المشبہتان بلیس : یہ دو ہیں، جو اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں.

(۱) ما جیسے مَازَيْدٌ قَائِمًا . (۲) لا جیسے لَا رَجُلٌ ظَرِيْفًا .

۴) لائے نفی جنس: یہ ایک ہے جو اسم کو نصب اور خبر کو رفع دیتا ہے.

جیسے لَا غُلَامَ رَجُلٍ ظَرِيْفٌ فِي الدَّارِ.

۵) حروف ندا: یہ پانچ ہیں، جو منادیٰ مضاف، مشابہ مضاف اور نکرۂ غیر معین کو نصب دیتے ہیں

(۱) یا جیسے یا عَبْدَ اللهِ. (۲) أیا جیسے أَیَا غُلَامَ زَیْدٍ.

(۳) ھیا جیسے ھَیَا شَرِیْفَ الْقَوْمِ. (۴) اَی جیسے أَيْ عَبْدَ اللهِ.

(۵) ہمزۂ مفتوحہ جیسے أَعَبْدَاللهِ.

۶) حروف ناصبہ در فعل مضارع: یہ چار ہیں جو فعل مضارع کو نصب دیتے ہیں.

(۱) اَنْ جیسے أُرِیْدُ أَنْ تَقُوْمَ. (۲) لن جیسے لَنْ يَّخْرُجَ زَیْدٌ.

(۳) کَیْ جیسے أَسْلَمْتُ کَیْ أَدْخُلَ الْجَنَّةَ.

(۴) إذن جیسے إِذَنْ أُکْرِمَکَ [در جواب کسیکہ گوید أَنَا آتِیْکَ غَدًا]

۷) حروف جازمہ در فعل مضارع: یہ پانچ ہیں جو فعل مضارع کو جزم دیتے ہیں.

(۱) اِنْ جیسے إِنْ تَضْرِبْ أَضْرِبْ. (۲) لم جیسے لَمْ یَضْرِبْ زَیْدٌ.

(۳) لمّا جیسے لَمَّا یَضْرِبْ زَیْدٌ. (۴) لام امر جیسے لِیَضْرِبْ زَیْدٌ.

(۵) لائے نہی جیسے لَا تَضْرِبْ زَیْدًا.

## افعال عاملہ کی مثالیں

(۱) فعل لازم: یہ ایک ہے جو فاعل کو رفع دیتا ہے۔ جیسے قَامَ زَیْدٌ اور چھ اسموں کو نصب دیتا ہے.

[۱] مفعول مطلق جیسے قُمْتُ قِیَامًا [۲] مفعول فیہ جیسے صُمْتُ یَوْمَ الْجُمُعَةِ

[۳] مفعول لہ جیسے قُمْتُ إِکْرَامًا لِزَیْدٍ [۴] مفعول معہ جیسے جَاءَ الْبَرْدُ وَالْجُبَّاتِ

[۵] حال جیسے جَاءَنِيْ زَیْدٌ رَاکِبًا [۶] تمیز جیسے طَابَ زَیْدٌ نَفْسًا.

(۲) فعل متعدی : یہ چار ہیں.

[(نوٹ) اگر فعل متعدی معروف ہو تو فاعل کو رفع دیتا ہے جیسے ضَرَبَ زَیْدٌ عَمْرًوا. مفعول بہ اور مذکورہ چھ اسموں کو نصب دیتا ہے.

[۱] مفعول بہ جیسے ضَرَبَ زَیْدٌ عَمْرًوا [۲] مفعول مطلق جیسے ضَرَبَ زَیْدٌ ضَرْبًا

[۳] مفعول فیہ جیسے لَقِیْتُ زَیْدًا یَوْمَ الْجُمُعَةِ [۴] مفعول لہ جیسے ضَرَبْتُهٗ تَأدِیْبًا

[۵] مفعول معہ جیسے ضَرَبْتُ وَزَیْدًا الْقَوْمَ [۶] حال جیسے لَقِیْتُ زَیْدًا رَاکِبًا

[۷] تمیز جیسے فَجَّرْتُ البَلَدَ عُیُوْنًا.

اگر فعل متعدی مجہول ہو تو نائب فاعل کو رفع اور باقی چھ اسموں کو نصب دیتا ہے جیسے ضُرِبَ زَیْدٌ (نائب فاعل) ظُلْمًا (تمیز) مَشْدُوْدًا (حال) یَوْمَ الْجُمُعَة (مفعول فیہ ظرف زمان) أمَامَ الْأمِیْرِ (مفعول فیہ ظرف مکان) ضَرْبًا شَدِیْدًا (مفعول مطلق برائے نوع) فِیْ دَارِہٖ (متعلق) تَأدِیْبًا (مفعول لہ) وَالْخَشْبَةَ (مفعول معہ)

مفعول بہ کے اعتبار سے فعل متعدی کی چار قسمیں ہیں:]

۱) متعدی بیک مفعول: یہ ایک مفعول کو نصب دیتا ہے جیسے ضَرَبَ زَیْدٌ عَمْرًوا.

۲) متعدی بدو مفعول کہ اقتصار بریک مفعول روا باشد: یہ فعل لازم کے عمل کے علاوہ ایسے دو مفعولوں کو نصب دیتا ہے جو ایک دوسرے کا غیر ہے جیسے أعْطَیْتُ زَیْدًا دِرْهَمًا یہاں أعْطَیْتُ زَیْدًا بھی جائز ہے اور أعْطَیْتُ دِرْهَمًا بھی جائز ہے.

۳) متعدی بدو مفعول کہ اقتصار بریک مفعول روا نباشد: یہ بھی مذکورہ عمل کے سوا ایسے دو مفعولوں کو نصب دیتا ہے جو ایک دوسرے کا عین ہے جیسے عَلِمْتُ زَیْدًا فَاضِلًا [معلوم رہے کہ یہ عمل غالبًا افعال قلوب کا ہوتا ہے اور افعال قلوب سات ہیں.

(۱) علمت جیسے عَلِمْتُ عَمْرًوا عَالِمًا (۲) ظننت جیسے ظَنَنْتُ خَالِدًا کَرِیْمًا۔

(۳) حسبت جیسے حَسِبْتُ عُمَیْرًا مُتَوَکِّلاً (۴) خلت جیسے خِلْتُ زَیْدًا شَاکًّا۔

(۵) زعمت جیسے زَعَمْتُ الشَّیْطَانَ شَکُوْرًا (۶) رأیت جیسے رَأَیْتُ زَیْدًا فَاضِلًا۔

(۷) وجدتُّ جیسے وَجَدْتُ اللهَ تَوَّابًا رَّحِیْمًا]

۴) متعدی بسہ مفعول : یہ بھی مذکورہ عمل کے سوا تین مفعولات کو نصب دیتا ہے

جیسے اَعْلَمَ اللهُ زَیْدًا عَمْرًوا فَاضِلًا ۔

(۳) افعال ناقصہ : یہ سترہ ہیں جو اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں.

(۱) کان جیسے کَانَ زَیْدٌ قَائِمًا (۲) صار جیسے صَارَ الْفَقِیْرُ غَنِیًّا

(۳) ظل جیسے ظَلَّ زَیْدٌ قَائِمًا (۴) بات جیسے بَاتَ بَکْرٌ قَاعِدًا

(۵) اصبح جیسے أَصْبَحَ زَیْدٌ حَاکِمًا (۶) اضحی جیسے أَضْحٰی زَیْدٌ قَارِئًا

(۷) امسی جیسے أَمْسٰی عَمْرٌو کَاتِبًا (۸) عاد جیسے عَادَ خَالِدٌ مَرِیْضًا ۔

(۹) آض جیسے آضَ بَکْرٌ مُسَافِرًا (۱۰) غدا جیسے غَدَا عَمْرٌو خَطِیْبًا.

(۱۱) راح جیسے رَاحَ سَلِیْمٌ مُفَکِّرًا۔ (۱۲) مازال جیسے مَازَالَ زَیْدٌ وَاصِلًا

(۱۳) ماانفک جیسے مَاانْفَکَّ زَیْدٌ فَقِیْهًا (۱۴) مابرح جیسے مَابَرِحَ زَیْدٌ قَاعِدًا

(۱۵) مافتئ جیسے مَافَتِیئَ بَکْرٌ عَالِمًا (۱۶) مادام جیسے اِجْلِسْ مَادَامَ زَیْدٌ جَالِسًا

(۱۷) لیس جیسے لَیْسَ بَکْرٌ قَاعِدًا ۔

(۴) افعال مقاربہ : یہ چار ہیں جو اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں.

(۱) عسی جیسے عَسٰی زَیْدٌ اَنْ یَّخْرُجَ (۲) کاد جیسے کَادَ زَیْدٌ یَجِیْئُ

(۳) کرب جیسے کَرَبَ زَیْدٌ یَجِیْئُ. (۴) اوشک جیسے أَوْشَکَ عَمْرٌو یَجِیْئُ

(۵) افعال مدح وذم : یہ چار ہیں جو فاعل کو رفع دیتے ہیں.

(۱) نعم جیسے نِعْمَ الرَّجُلُ زَیْدٌ. (۲) حبذا جیسے حَبَّذَا زَیْدٌ .

(۳) بئس جیسے بِئْسَ الرَّجُلُ فِرْعَوْنُ (۴) ساء جیسے سَاءَ الرَّجُلُ قَارُوْنُ

## اسمائے عاملہ کی مثالیں

(۱) اسمائے جازمہ در فعل مضارع: یہ نو ہیں جو فعل مضارع کو جزم دیتے ہیں.

(۱) من جیسے مَنْ تَضْرِبْ أَضْرِبْ (۲) ما جیسے مَاتَفْعَلْ اَفْعَلْ

(۳) این جیسے أَیْنَ تَجْلِسْ اَجْلِسْ (۴) متی جیسے مَتٰی تَقُمْ أَقُمْ

(۵) ایٌّ جیسے أَیَّ شَیْءٍ تَاکُلْ آکُلْ (۶) انی جیسے اَنّٰی تَکْتُبْ اَکْتُبْ

(۷) إذما جیسے إِذْمَا تُسَافِرْ أُسَافِرْ (۸) حیثما جیسے حَیْثُمَا تَقْصِدْ أَقْصِدْ

(۹) مہما جیسے مَهْمَا تَقْعُدْ أَقْعُدْ

(۲) اسمائے افعال بمعنی فعل ماضی: یہ تین ہیں جو فاعل کو رفع دیتے ہیں

(۱) ھیہات جیسے هَیْهَاتَ زَیْدٌ (۲) شتان جیسے شَتَّانَ زَیْدٌ وَعَمْرٌو

(۳) سرعان جیسے سَرْعَانَ زَیْدٌ .

(۳) اسمائے افعال بمعنی امر حاضر : یہ چھ ہیں جو مفعول بہ کو نصب دیتے ہیں.

(۱) روید جیسے رُوَیْدَ زَیْدًا (۲) بلہ جیسے بَلْهَ زَیْدًا

(۳) حیہل جیسے حَیَّهَلِ الصَّلٰوةَ (۴) علیک جیسے عَلَیْکَ زَیْدًا

(۵) دونک جیسے دُوْنَکَ زَیْدًا (۶) ھا جیسے هَازَیْدًا .

(۴) اسم فاعل: یہ ایک ہے جو فعل معروف کا عمل کرتا ہے جیسے زَیْدٌ ضَارِبٌ اَبُوْهُ عَمْرًوا.

(۵) اسم مفعول: یہ ایک ہے جو فعل مجہول کا عمل کرتا ہے جیسے زَيْدٌ مَضْرُوبٌ أَبُوهُ

(۶) صفت مشبہ: یہ ایک ہے جو فعل لازم کا عمل کرتی ہے جیسے زَيْدٌ حَسَنٌ غُلَامُهُ .

(۷) اسم تفضیل: یہ ایک ہے جو فاعل کو رفع دیتا ہے [اس کا فاعل اکثر ضمیر مستتر ہوتا ہے] جیسے زَيْدٌ أَفْضَلُ مِنْ عَمْرٍو، جَاءَنِيْ زَيْدُنِ الأَفْضَلُ، زَيْدٌ أَفْضَلُ الْقَوْمِ.

(۸) مصدر: یہ ایک ہے جو اپنے فعل کا عمل کرتا ہے جیسے أَعْجَبَنِيْ ضَرْبٌ زَيْدٌ عَمْرًوا .

(۹) مضاف: یہ ایک ہے جو مضاف الیہ کو جر دیتا ہے جیسے غُلَامُ زَيْدٍ .

(۱۰) اسم تام: یہ ایک ہے جو تمیز کو نصب دیتا ہے جیسے عِنْدِيْ رِطْلٌ زَيْتًا .

(۱۱) اسمائے کنایہ: یہ تین ہیں کم خبریہ تمیز کو جر دیتا ہے (اگر کم خبریہ اور تمیز کے درمیان کوئی فاصلہ نہ ہو اور اگر فاصلہ ہو تو نصب دیتا ہے) اور باقی دو تمیز کو نصب دیتے ہیں.

(۱) کم [خبریہ] (بغیر فاصلہ) جیسے كَمْ مَالٍ أَنْفَقْتُ، كَمْ دَارٍ بَنَيْتُ .

کم [خبریہ] (بافاصلہ) جیسے كَمْ عِنْدِيْ رَجُلًا.

(۲) کم [استفہامیہ] جیسے كَمْ رَجُلًا عِنْدَكَ. (۳) کذا جیسے عِنْدِيْ كَذَا رَجُلًا

## عوامل معنوی

عوامل معنوی دو ہیں.

(۱) ابتدا: یہ ایک ہے جو مبتدا اور خبر دونوں کو رفع دیتی ہے۔ جیسے زَيْدٌ قَائِمٌ .

(۲) تجرد: یہ ایک ہے جو فعل مضارع کو رفع دیتا ہے جیسے يَضْرِبُ زَيْدٌ .

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ بِنِعْمَتِهِ تَمَّتْ عَوَامِلُ النَّحْوِ إِنْجَازًا

# ایک نظر میں کل عوامل رافعہ، ناصبہ، جارہ و جازمہ

## کل عوامل رافعہ ۱۰ [دس] ہیں اور وہ پانچ قسموں پر ہیں

| | |
|---|---|
| (۱) افعال مدح وذم | ۴ |
| (۲) اسمائے افعال بمعنی فعل ماضی | ۳ |
| (۳) اسم تفضیل | ۱ |
| (۴) ابتدا | ۱ |
| (۵) تجرد | ۱ |
| مجموعہ | ۱۰ [دس] ہیں |

## کل عوامل ناصبہ ۱۸ [اٹھارہ] ہیں اور وہ پانچ قسموں پر ہیں

| | |
|---|---|
| (۱) حروف ندا | ۵ |
| (۲) حروف ناصبہ در فعل مضارع | ۴ |
| (۳) اسمائے افعال بمعنی امر حاضر | ۶ |
| (۴) اسمائے کنایہ [کم استفہامیہ و کذا] | ۲ |
| (۵) اسم تام | ۱ |
| مجموعہ | ۱۸ [اٹھارہ] ہیں |

## کل عوامل جارہ ۱۹ [انیس] ہیں اور وہ تین قسموں پر ہیں

| | |
|---|---|
| (۱) حروف جارہ | ۱۷ |
| (۲) اسمائے کنایہ [کم خبریہ] | ۱ |
| (۳) مضاف | ۱ |
| مجموعہ | ۱۹ [انیس] ہیں |

| عوامل مشترکہ دررفع ونصب انتالیس (۳۹) ہیں. اور وہ گیارہ قسموں پر ہیں | | | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| نمبر | عوامل مشترکہ | تعداد | نمبر | عوامل مشترکہ | تعداد | شمار | عوامل مشترکہ | تعداد |
| ۱ | حروف مشبہ بفعل | ۶ | ۵ | فعل متعدی | ۴ | ۹ | اسم مفعول | ۱ |
| ۲ | ماولا المشبہتان بلیس | ۲ | ۶ | افعال ناقصہ | ۱۷ | ۱۰ | مصدر | ۱ |
| ۳ | لائے نفی جنس | ۱ | ۷ | افعال مقاربہ | ۴ | ۱۱ | صفت مشبہ | ۱ |
| ۴ | فعل لازم | ۱ | ۸ | اسم فاعل | ۱ | | مجموعہ | ۳۹ |

کل عوامل جازمہ چودہ [۱۴] ہیں، جو دو قسم پر ہیں.

(۱) حروف جازمہ در فعل مضارع ۵

(۲) اسمائے جازمہ در فعل مضارع ۹

مجموعہ ۱۴ [چودہ] ہیں

| خلاصۂ تقسیم (مجموعہ ۱۰۰) | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| ۱ | عوامل رافعہ | ۱۰ | ۳ | عوامل جارہ | ۱۹ | عوامل مشترکہ دررفع ونصب ۳۹ |
| ۲ | عوامل ناصبہ | ۱۸ | ۴ | عوامل جازمہ | ۱۴ | |

کل معمولات کا بیان (کل معمولات اسمیہ وفعلیہ ایک نظر میں)

| کل معمولات اسمیہ ۲۲ ہیں، اور وہ تین قسموں پر ہیں | | | کل معمولات فعلیہ ۱/۴ ہیں، اور وہ تین قسموں پر ہیں | | |
|---|---|---|---|---|---|
| شمار | معمولات | تعداد | شمار | معمولات | تعداد |
| ۱ | اسمائے مرفوعات | ۸ | ۱ | افعال مرفوعہ | ۱/۴ |
| ۲ | اسمائے منصوبات | ۱۲ | ۲ | افعال منصوبہ | ۱/۴ |
| ۳ | اسمائے مجرورات | ۲ | ۳ | افعال مجزومات | ۱/۴ |
| | مجموعہ | ۲۲ | فعل معمول صرف فعل مضارع ہے وہ تعداد کے اعتبار سے ایک ہے اقسام کے اعتبار سے چار ہے | | |

## مرفوعات آٹھ (۸) ہیں

(نشاندادہ الفاظ مرفوعات ہیں)

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| ۱ | فاعل | قَامَ زَیْدٌ | ۲ | مفعول مالم یسم فاعلہ | ضُرِبَ زَیْدٌ |
| ۳ | مبتدا | زَیْدٌ قَائِمٌ | ۴ | مبتدا کی خبر | زَیْدٌ قَائِمٌ |
| ۵ | اِنّ اور اس کے اخوات کی خبر | اِنَّ زَیْدًا قَائِمٌ | ۶ | کان اور اس کے اخوات کا اسم | کَانَ زَیْدٌ قَائِمًا |
| ۷ | لائے نفی جنس کی خبر | لَا غُلَامَ رَجُلٍ ظَرِیْفٌ فِی الدَّارِ | ۸ | ماولا المشبہتان بلیس کا اسم | مَازَیْدٌ قَائِمًا |

## منصوبات بارہ (۱۲) ہیں

[۱] مفعول مطلق [۲] مفعول بہ [۳] مفعول فیہ [۴] مفعول لہ

[۵] مفعول معہ [۶] حال [۷] تمیز [۸] مستثنیٰ

[۹] اِنَّ اور اس کے اخوات کا اسم [۱۰] کان اور اس کے اخوات کی خبر

[۱۱] لائے نفی جنس کا اسم [۱۲] ماولا المشبہتان بلیس کی خبر

## مجرورات دو (۲) ہیں

[۱] مضاف الیہ [۲] وہ اسم جس پر کوئی حرف جر داخل ہو (مجرور بحرف جر)

## مجزومات ایک (۱) ہے

یہ صرف ایک ہے: فعل مضارع بے نون جمع مؤنث و بے نون تاکید. (سب مثالیں از خود نکالو)

## باب اول در حروف عاملہ

ودرو دو فصل ست. فصل اول در حروف عاملہ در اسم. وآں پنج قسم ست. قسم اول حروف جر وآں ہفدہ است با و من والی و حتی وفی ولام ورب وواؤ قسم وتائے قسم و عن و علی وکاف تشبیہ ومذ ومنذ وحاشاو خلاو عدا. ایں حروف در اسم روند وآخرش را بجر کنند. چوں اَلْمَالُ لِزَیْدٍ.

یہاں تین باتیں ہیں:

(۱) ایک سو عوامل کی اجمالی تقسیم (۲) باب اول میں ذکر کردہ چیزوں کا اجمالی بیان (۳) پہلی قسم کا تفصیلی بیان.

پہلی بات (ایک سو عوامل کی اجمالی تقسیم) کی تفصیل:

ایک سو عوامل کو مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے اس طرح تقسیم فرمائی کہ ایک سو عوامل کی دو قسمیں ہیں: (۱) عامل لفظی (۲) عامل معنوی. پھر عامل لفظی کی تین قسمیں ہیں: (۱) حروف عاملہ (۲) افعال عاملہ (۳) اسمائے عاملہ. ان تینوں قسموں کو مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے تین ابواب میں بیان فرمایا.

دوسری بات باب اول میں ذکر کردہ چیزوں کا اجمالی بیان:

# باب اول در حروف عاملہ

## حروف عاملہ کی اجمالی فہرست

حروف عاملہ کل چالیس ہیں اور وہ سات قسموں پر ہے

| شمار | حروف عاملہ | تعداد |
|---|---|---|
| ۱ | حروف جارہ | ۱۷ |
| ۲ | حروف مشبہ بالفعل | ۶ |
| ۳ | ماولا المشبہتان بلیس | ۲ |
| ۴ | لائے نفی جنس | ۱ |
| ۵ | حروف ندا | ۵ |
| ۶ | حروف ناصبہ در فعل مضارع | ۴ |
| ۷ | حروف جازمہ در فعل مضارع | ۵ |
| | مجموعہ | ۴۰ |

حروف عاملہ کی دو قسمیں ہیں: (۱) وہ حروف جو اسم میں عمل کرتے ہیں. (۲) وہ حروف جو فعل مضارع میں عمل کرتے ہیں. ان کو دو فصل میں بیان فرمایا.

## اسماء میں عمل کرنے والے حروف کا بیان

ان کی پانچ قسمیں ہیں: (۱) حروف جارہ (۲) حروف مشبہ بالفعل (۳) ماولا المشبہتان بلیس (۴) لائے نفی جنس (۵) حروف ندا.

### تیسری بات پہلی قسم کا تفصیلی بیان: (۱) حروف جارہ کا بیان

اسماء میں عمل کرنے والے حروف کی پہلی قسم حروف جارہ ہیں.

(معلوم رہے کہ یہاں ہر قسم میں چھ باتیں مطلوب ہے [۱] تعریف [۲] تعداد مع ذکر حروف [۳] عمل [۴] مثال [۵] تطبیق [۶] ترکیب)

(۱) حروف جارہ کی تعریف: جَارَّۃٌ یہ جَرٌّ (ن) سے اسم فاعل کا صیغہ ہے اور جر کے لغوی معنی: کھینچنا

اصطلاحی معنی: حروف جارہ ان حروف کو کہا جاتا ہے جو فعل یا شبہ فعل کے معنی کو کھینچ کر اپنے مدخول تک پہنچادیتے ہیں.

یا حروف جارہ وہ حروف عاملہ ہیں جو اسم کے شروع میں آکر اسم کے آخر میں جر دیتے ہیں.

(۲) تعداد مع ذکر حروف: حروف جارہ سترہ (۱۷) ہیں اور وہ یہ ہیں.

با، مِنْ، إِلٰی، حَتّٰی، فِيْ، لام، رُبَّ، واوَ قسم، تائے قسم، عَنْ، عَلٰی، کاف تشبیہ، مُذْ، مُنْذُ، حَاشَا، خَلَا، عَدَا.

(۳) عمل: یہ حروف اسم کے شروع میں آکر اسم کے آخر میں جر دیتے ہیں۔

(۴) مثال: اَلْمَالُ لِزَيْدٍ (مال زید کے لیے ہے)

(۵) تطبیق: اس مثال میں زید اسم کے شروع میں لام حرف جر آکر اس کے آخر میں جر دیا ہے۔

(۶) ترکیب: اَلْمَالُ مبتدا، لام حرف جر، زَيْدٍ مجرور، جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا ثابت شبہ فعل کے ساتھ، ثابت شبہ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ.

دوم حروف مشبہہ بفعل وآں شش است: إِنَّ و أَنَّ و كَأَنَّ ولٰكِنَّ ولَيْتَ ولَعَلَّ. ایں حروف راا سمی باید منصوب و خبرے مرفوع چوں إِنَّ زَيْدًا قَائِمٌ. زید را اسم إِنَّ گویند و قائم را خبر إِنَّ. بدانکہ إِنَّ و أَنَّ حروف تحقیق ست. وكَأَنَّ حرف تشبیہ و لٰكِنَّ حرف استدراک. و لَيْتَ حرف تمنی ولَعَلَّ حرف ترجی.

## (۲) حروف مشبہہ بفعل کا بیان

یہاں تین باتیں قابل یاد ہیں: (۱) دوسری قسم کا تفصیلی بیان (۲) حروف مشبہ بفعل کی وجہ تسمیہ (۳) حروف مشبہہ بفعل کی معنوی تحقیق.

پہلی بات دوسری قسم کا تفصیلی بیان:

(۱) حروف مشبہہ بفعل کی تعریف:

لغوی معنی: وہ حروف جن کو فعل کے ساتھ تشبیہ دی گئی.

اصطلاحی معنی:

حروف مشبہہ بفعل وہ حروف عاملہ ہیں جو فعل کے ساتھ لفظا، معنی، وزنا، بناء اور عملا مشابہت رکھتے ہیں.

(۲) تعداد اور حروف: حروف مشبہہ بفعل چھ ہیں اور وہ یہ ہیں.

إِنَّ، أَنَّ، كَأَنَّ، لٰكِنَّ، لَيْتَ، لَعَلَّ.

(۳) عمل: یہ حروف جملہ اسمیہ پر داخل ہو کے اسم کو نصب اور خبر کو رفع دیتے ہیں.

(۴) مثال: إِنَّ زَيْدًا قَائِمٌ (تحقیق کہ زید کھڑا ہے)

(۵) تطبیق: اس مثال میں زید قائم جملہ اسمیہ کے شروع میں إِنَّ داخل ہو کر زید اسم کو نصب اور قائم خبر کو رفع دیا ہے.

(۶) ترکیب: إِنَّ حرف مشبہ بفعل، زَيْدًا اسم إِنَّ، قَائِمٌ خبر إِنَّ، إِنَّ بااسم و خبر جملہ اسمیہ خبریہ.

دوسری بات (حروف مشبہ بفعل کی وجہ تسمیہ) کی تفصیل:

حروف مشبہ بفعل کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ یہ حروف پانچ چیزوں میں فعل کے ساتھ مشابہت رکھتے ہیں.

(۱) لفظا: یعنی فعل جس طرح ثلاثی، رباعی، خماسی اور مدغم ہوتا ہے اسی طرح ان حرفوں سے بعض ثلاثی ہیں۔ جیسے إِنَّ و أَنَّ و لَيْتَ اور بعض رباعی ہیں۔ جیسے كَأَنَّ اور بعض خماسی جیسے لٰكِنَّ اور بعض مدغم جیسے لَعَلَّ ہیں.

(۲) معنی: یعنی یہ حروف فعل کے ہم معنی ہوتے ہیں، چنانچہ إِنَّ، أَنَّ: حَقَّقْتُ کے معنی میں ہے، كَأَنَّ: شَبَّهْتُ کے معنی میں ہے، لٰكِنَّ: اِسْتَدْرَكْتُ کے معنی میں ہے، لَيْتَ: تَمَنَّيْتُ کے معنی میں ہے اور لَعَلَّ: تَرَجَّيْتُ کے معنی میں ہے.

(۳) وزنا: یعنی یہ سب حروف فعل کے اوزان پر ہیں، چنانچہ إِنَّ بروزن فِرَّ اور أَنَّ بروزن ذَبَّ ہے، كَأَنَّ بروزن قَطَعْنَ ہے، لٰكِنَّ بروزن ضارِبْنَ، لَيْتَ بروزن لَيْسَ اور لَعَلَّ بروزن ضَرَبْنَ ہیں.

(منقول از تبیین ابو سعید علی شرح مأۃ عامل)

(۴) بناء: یعنی جس طرح فعل ماضی مبنی بر فتح ہوتا ہے اسی طرح یہ سب بھی مبنی بر فتح ہوتے ہیں.

(۵) عملا: یعنی یہ حروف بھی فعل کی طرح عمل کرتے ہیں چنانچہ جس طرح فعل متعدی کے لیے دو اسم ضروری ہیں ایک فاعل، دوسرا مفعول اور ان میں سے ایک کو رفع اور دوسرے کو نصب دیتا ہے، اسی طرح ان حروف کے لیے بھی دو اسم ضروری ہیں ایک کو رفع اور دوسرے کو نصب دیتے ہیں.

تیسری بات (حروف مشبہ بفعل کی معنوی تحقیق) کی تفصیل:

حروف مشبہ بفعل کی معنوی تحقیق یہ ہے کہ

إِنَّ مکسورہ اور أَنَّ مفتوحہ: یہ دونوں حروف تحقیق ہیں یعنی مضمون جملہ کی تحقیق کے لیے آتے ہیں اور حَقَّقْتُ کے معنی میں ہیں. لیکن دونوں کے درمیان فرق یہ ہے کہ إِنَّ مکسورہ مضمون جملہ میں =

= کسی قسم کا تغیر پیدا نہیں کرتا۔ بلکہ اس کے داخل ہونے سے پہلے جملہ کا جو مفہوم تھا بعد میں بھی وہی ہوگا. ہاں فقط معنیٔ تحقیق کا اضافہ ہوگا. لیکن أَنَّ مفتوحہ جملہ کو مفرد کی تاویل میں کر دیتا ہے.

(۲) کَأَنَّ: یہ حرف تشبیہ ہے، یعنی ایک چیز کو دوسری چیز کے ساتھ کسی خاص وصف میں تشبیہ دینے کے لیے مستعمل ہوتا ہے۔ اور شَبَّهْتُ کے معنی میں ہے.

(۳) لٰكِنَّ: یہ حرف استدراک ہے، یعنی گزشتہ کلام سے پیدا شدہ وہم کو دور کرنے کے لیے مستعمل ہوتا ہے۔ اور اِسْتَدْرَكْتُ کے معنی میں ہے.

(۴) لَيْتَ: یہ حرف تمنی ہے، اور تَمَنَّيْتُ کے معنی میں ہے.

(۵) لَعَلَّ: یہ حرف ترجی ہے، اور تَرَجَّيْتُ کے معنی میں ہے.

| |
|---|
| سوم- مَا و لَا الْمُشَبَّهَتَانِ بِلَيْسَ. وآں عمل لیس می کند چنانکہ گوئی مَا زَيْدٌ قَائِمًا. زَيْدٌ اسم مَا است و قَائِمًا خبر او. |

## (۳) مَا و لَا الْمُشَبَّهَتَانِ بِلَيْسَ - کا بیان

(۱) مَا و لَا الْمُشَبَّهَتَانِ بِلَيْسَ کی تعریف:

مَا و لَا الْمُشَبَّهَتَانِ بِلَيْسَ وہ ما اور لا ہیں جو لیس کے ساتھ معنی اور عملاً مشابہت رکھتے ہیں.

مذکورہ عربی عبارت کی ترکیب: مَا معطوف علیہ، واو حرف عطف، لَا معطوف، معطوف علیہ با معطوف موصوف، اَلْمُشَبَّهَتَانِ شبہ فعل، بِلَيْسَ اس کے ساتھ متعلق، پھر دونوں ملکر صفت، پھر مرکب توصیفی.

(۲) تعداد اور حروف: مَا و لَا الْمُشَبَّهَتَانِ بِلَيْسَ دو ہیں اور وہ یہ ہیں. مَا اور لَا.

(۳) عمل: یہ حروف جملۂ اسمیہ پر داخل ہو کے اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں. (اور اگر خبر اسم پر مقدم ہو تو وہ ملغی ہو جائیں گے جیسے مَا فِي السَّمَاءِ قَدْرُ رَاحَةٍ سَحَابًا) (إِنْ نافیہ بھی مذکورہ عمل کرتی ہے) (جامع الدروس العربیہ، واجراء النحو: ص/۹۹) إِنْ تین طرح کے ہیں: (۱) إِنْ نافیہ (۲) إِنْ شرطیہ (۳) إِنْ مخففہ من الثقلہ.

(۴) مثال: مَا زَيْدٌ قَائِمًا (زید کھڑا نہیں ہے) إِنِ الْوَلَدُ ذَكِيًّا (اِن نافیہ کی مثال) وقول الآخر:

| | | |
|---|---|---|
| إِنِ الْمَرْءُ مَيْتاً بانْقِضاءِ حياتِهِ | ۱ | ولكنْ بأَنْ يُبْغَى عَلَيْهِ فَيُخذَلا. (جامع الدروس) |

(۵) تطبیق: اس مثال میں زید قائم جملہ اسمیہ کے شروع میں مَا داخل ہو کر زید اسم کو رفع اور قائم خبر کو نصب دیا ہے۔

ترکیب: مَا بمعنی لیس، زَيْدٌ اسم ما، قَائِمًا خبر مَا، مَا با اسم وخبر جملہ اسمیہ خبریہ۔

مَا اور لَا میں فرق: مَا معرفہ اور نکرہ دونوں پر داخل ہوتا ہے جیسے مَازَيْدٌ قَائِمًا، مَا رَجُلٌ ظَرِيْفًا اور لَا صرف نکرہ پر داخل ہوتا ہے۔ جیسے لَا رَجُلٌ ظَرِيْفًا.

چہارم: لائے نفی جنس اسم این لا اکثر مضاف باشد منصوب وخبرش مرفوع. چوں لَا غُلَامَ رَجُلٍ ظَرِيْفٌ فِي الدَّارِ. واگر نکرۂ مفرد باشد مبنی باشد بر فتحہ. چوں لَا رَجُلَ فِي الدَّارِ واگر بعد او معرفہ باشد تکرار لا با معرفۂ دیگر لازم باشد ولا ملغی باشد یعنی عمل نہ کند. وآں معرفہ مرفوع باشد بابتدا. چوں لَا زَيْدٌ عِنْدِيْ وَلَاعَمْرٌو. واگر بعد آں لا نکرۂ مفرد باشد مکرر با نکرۂ دیگر در وپنج وجہ رواست: لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ، لَاحَوْلُ وَلَاقُوَّةٌ إِلَّا بِاللهِ، لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةٌ إِلَّا بِاللهِ، لَاحَوْلُ وَلَاقُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ، لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةً إِلَّا بِاللهِ.

## (۴) لائے نفی جنس کا بیان

یہاں تین اہم باتیں ہیں:

(۱) چوتھی قسم کا تفصیلی بیان (۲) لائے نفی جنس کے اسم کی صورتیں مع احکام

(۳) صورت کے ماتحت ذکر کردہ مثالوں کی ترکیب خصوصا "لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ ..." کی ترکیب.

**پہلی بات چوتھی قسم کا تفصیلی بیان:**

(۱) لائے نفی جنس کی تعریف:

لائے نفی جنس وہ لا ہے جو اپنے اسم کی جنس سے خبر کی نفی کرتا ہے۔(جیسے لَا رَجُلَ فِي الدَّارِ یعنی گھر میں کوئی مرد موجود نہیں)

(۲) تعداد اور حروف: یہ ایک ہے یعنی لَا .

(۳) عمل: یہ اسم کو نصب اور خبر کو رفع دیتا ہے. (یہ عمل کتاب میں اس طرح بیان کیا: کہ اس کا اسم اکثر مضاف اور منصوب ہوتا ہے اور خبر مرفوع ہوتا ہے)

(۴)مثال: لَا غُلَامَ رَجُلٍ ظَرِيْفٌ فِي الدَّارِ [مرد کا کوئی بھی غلام زیرک، گھر میں موجود نہیں ہے]

(۵) تطبیق: اس مثال میں "لَا" نے غُلَام اسم کو نصب اور ظَرِيْفٌ خبر اول کو رفع دیا ہے اور فِي الدَّارِ کے متعلق موجود محذوف کو بھی رفع دیا جو کہ دوسری خبر ہے۔

(۶) ترکیب: لَا برائے نفی جنس، غُلَامَ مضاف، رَجُلٍ مضاف الیہ، مضاف بامضاف الیہ مرکب اضافی اسم لَا. ظَرِيْفٌ خبر اول، فِي الدَّارِ جار مع مجرور موجود شبہ فعل کے ساتھ متعلق ہو کر خبر ثانی. لائے نفی جنس اپنے اسم اور دونوں خبروں سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ.

**لائے مشابہ بلیس اور لائے نفی جنس کے درمیان تمیز کرنے کا طریقہ:**

معلوم رہے کہ لائے نفی جنس وہ لا ہے جو جنسیت کی نفی یعنی شئ سے صفتِ خبر کی نفی کرنے کے لیے آتی ہے جو عموما فرد مطلق سے نفی کو لازم کرتی ہے جیسے لَا رَجُلَ فِي الدَّارِ تو اس کا مطلب یہ ہے رجل سے صفتِ خبر یعنی استقرار فی الدار کی نفی کی گئی ہے اور معنی ہے کسی مرد کے لیے استقرار فی الدار ثابت نہیں جس سے کوئی بھی مرد گھر میں نہ رہنا لازم آیا.

ان دونوں کے درمیان فرق: لفظا تو کوئی فرق ظاہر نہیں اس لیے تو لَا رہنے والا جملہ میں دونوں کا احتمال صحیح ہے جیسے لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ ہاں اگر اعراب کے ساتھ ذکر کرے تو فرق ظاہر ہو جائے گا،

عملاو معنی واستعمالا فرق ہے : (۱) عملا: وہ تو ظاہر ہے کہ اول اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتی ہے اور ثانی اسم کو نصب اور خبر کو رفع دیتی ہے۔ (۲) معنی دو فرق ہیں: ۱) لائے نفی جنس جنسیت کی نفی کرتی ہے اور لامشابہ بلیس فردیت کی نفی کرتی ہے۔ ۲) لائے نفی جنس: ہر وقت جمیع افراد یا جنس کی نفی کرتی ہے اور لامشابہ بلیس: جمیع افراد کی نفی اور فرد خاص کی نفی دونوں کا احتمال رکھتی ہے، ہاں قرینہ پائے جانے کے وقت ایک خاص ہو جائے گا جیسے اگر کہا جائے لَا رَجُلٌ فِي الدَّارِ بَلْ رَجُلَانِ تو فرد خاص کی نفی ہے، بَلْ رَجُلَانِ مذکور نہ ہونے کے وقت نکرہ تحت النفی ہو کے جمیع افراد کی نفی واقع ہوتی۔

(۳) استعمالا: لائے نفی جنس کثیر الاستعمال ہے اور لامشابہ بلیس قلیل الاستعمال ہے.

ذیل کی مثالوں میں بتاؤ کہ کون لائے نفی جنس اور کون لامشابہ بلیس ؟:

لَاإِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ، يَوْمٌ لَابَيْعٌ فِيْهِ وَلَاخُلَّةٌ، مَالَكُمْ عِنْدِيْ زَادٌ وَلَارَاحِلَةٌ، لَادِرْهَمَ وَلَادِيْنَارَلِزَيْدٍ، لَافِي الْفَضْلِ تِلْمِيْذٌ وَلَاتِلْمِيْذَةٌ. لَاسَائِقَ سَيَّارَةٍ فِي الطَّرِيْقِ. لَارَجُلٌ ظَرِيْفًا. لَاخَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَاهُمْ يَحْزَنُوْنَ.

دوسری بات (لائے نفی جنس کے اسم کی صورتیں مع احکام ) کی تفصیل:

لائے نفی جنس کے اسم کی صورتیں مع احکام

لائے نفی جنس کے اسم کی پانچ صورتیں ہیں:

(۱) لائے نفی جنس کا اسم اکثر مضاف ہوتا ہے چاہے حقیقۃ مضاف ہو یا مشابہِ مضاف ہو.

حکم : اس وقت اسم منصوب (معرب) اور خبر مرفوع ہو گا.

مثال: (۱) لَا غُلَامَ رَجُلٍ ظَرِيْفٌ فِي الدَّارِ (یہاں "لَا" کا اسم حقیقۃ مضاف ہوا)

(۲) لَاطَالِبًالِلْعِلْمِ فِي الْمُدْرَسَةِ ، لَاعِشْرِيْنَ دِرْهَمًا لَکَ. (یہاں "لَا" کا اسم مشابہ مضاف ہوا)

(۲) لائے نفی جنس کا اسم نکرہ مفرد بلافاصلہ ہو گا.

حکم: اس وقت اس کا اسم علامت نصب پر مبنی ہو گا. (کتاب میں ذکر دہ "فتحہ" سے علامت نصب مراد ہے)

مثال: (۱) لَارَجُلَ فِي الدَّارِ، لَارَيْبَ فِيْهِ. (۲) لَامُسْلِمَاتِ فِي الْبَيْتِ. (۳) لَارَجُلَيْنِ فِي الْمَسْجِدِ. (٤) لَامُسْلِمِيْنَ فِي السُّوْقِ. (٥) لَامَذْمُوْمَيْنِ فِي الْمُدْرَسَةِ، (٦) لَامُجْتَهِدَاتِ مَذْمُوْمَاتٌ.

(۳) لائے نفی جنس کے بعد نکرۂ مفرد بافاصلہ ہو گا.

حکم : اس وقت دوسرے ایک نکرۂ مفرد کولا سمیت تکرار لانا لازم ہو گا، اور دونوں لاملغی عن العمل ہو گا (یعنی کچھ بھی عمل نہیں کرینگے) پس عامل لفظی نہ رہنے کی وجہ سے دونوں اسم مرفوع بابتدا ہوں گے.

مثال: لَا فِي الدَّارِ رَجُلٌ وَلَا فِيهَا اِمْرَأَةٌ. ﴿لَا فِيهَا غَوْلٌ وَلَا هُمْ عَنْهَا يُنْزَفُونَ﴾ [الصّٰفّٰت:۴۷]

(۴) لائے نفی جنس کے بعد معرفہ ہو گا، چاہے بافاصلہ ہو یا بلافاصلہ.

حکم : اس وقت دوسرے ایک معرفہ کولا سمیت تکرار لانا لازم ہو گا، اور دونوں لاملغی عن العمل ہو گا (یعنی کچھ بھی عمل نہیں کرینگے) پس عامل لفظی نہ رہنے کی وجہ سے دونوں اسم مرفوع بابتدا ہوں گے.

مثال: (۱) لَازَيْدٌ عِنْدِيْ وَلَا عَمْرٌو. (اس مثال میں معرفہ بلافاصلہ ہوا)

(۲) لَافِي الدَّارِ زَيْدٌ وَلَا فِيهَا عَمْرٌو. (اس مثال میں معرفہ بافاصلہ ہوا)

(نوٹ) اس صورت میں دوسرے ایک معرفہ کولا سمیت تکرار لانا ضروری ہونے کی وجہ یہ ہے کہ "لا" اصل میں جنس کی نفی کے لیے ہے اور جنس میں عموم ہوتا ہے اس لیے "لا" کے اسم میں عموم ہونا چاہئے اور جب اس کا اسم معرفہ آجائے تو چونکہ معرفہ کی تعیین و تخصیص ہوتی ہے حالانکہ "لا" کے اسم میں عموم ہونا چاہئے تو اس وقت ایک اور لا کا دوسرے معرفہ کے ساتھ تکرار لانا ضروری ہوتا ہے تاکہ اس اسم میں تھوڑی بہت عمومیت پیدا ہو جائے اگرچہ پورا عموم نہ آسکے عموم کی جھلک آجائے اس لیے دوسرا معرفہ لایا جاتا ہے۔ (منقول از درِ بے نظیر ص/۲۰۲)

(۵) لائے نفی جنس کے بعد نکرۂ مفرد ہو گا اور اس کے بعد دوسرا ایک نکرۂ مفرد "لا" سمیت بصورت عطف تکرار ہو گا.

حکم : اس وقت اس کے پڑھنے میں پانچ صورتیں جائز ہیں. =

= (۱) دونوں لا لائے نفی جنس اور دونوں اسم نکرۂ مفرد ہونے کی بنا پر مبنی بر فتح. جیسے لَا حَوْلَ وَلَاقُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ

(۲) دونوں لا ملغی عن العمل اور دونوں اسم مرفوع با بتدا. جیسے لَا حَوْلٌ وَلَا قُوَّةٌ إِلَّا بِاللهِ.

(۳) پہلا لا لائے نفی جنس اور پہلا نکرہ اس کا اسم، وہ نکرۂ مفرد ہونے کی بنا پر مبنی بر فتح ہوگا اور دوسرا لا ملغی اور اس کے بعد کا اسم مرفوع با بتدا ہوگا۔ جیسے لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةٌ إِلَّا بِاللهِ.

(۴) پہلا لا ملغی اور اس کے بعد کا اسم مرفوع با بتدا ہوگا اور دوسرا لا لائے نفی جنس اور دوسرا نکرہ اس کا اسم، اور وہ نکرۂ مفرد ہونے کی بنا پر مبنی بر فتح ہوگا. جیسے لَا حَوْلٌ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ.

(۵) پہلا لا لائے نفی جنس اور پہلا نکرہ اس کا اسم، اور وہ نکرہ مفرد ہونے کی بنا پر مبنی بر فتح ہوگا اور دوسرا لا زائدہ تاکید نفی کے لیے اور وہ دوسرا اسم پہلے اسم کے محلِ قریب پر معطوف ہونے کی بنا پر (حملا علی لفظہ) منصوب مع التنوین ہوگا۔ جیسے لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةً إِلَّا بِاللهِ.

---

اب اس صورت میں " قُوَّةً " پر نصب اس وجہ سے آیا ہے کہ وہ "حولَ" پر معطوف ہے اور معطوف علیہ کا جو اعراب ہوتا ہے وہی معطوف کا بھی ہوتا ہے اور معطوف علیہ حولَ علامت نصب پر مبنی ہے اس لیے معطوف بھی منصوب ہوا.

ایک اشکال مع جواب:

پھر اشکال ہوتا ہے کہ حَوْلَ تو مبنی ہے لہذا اس کا معطوف بھی مبنی ہونا چاہئے تھا حالانکہ قُوَّةً معرب ہے؟

تو اس کا جواب یہ ہے کہ حَوْلَ بھی اصل تو معرب ہی تھا لائے نفی جنس آکر اس کو مبنی بنادیا گویا کہ وہ عارضی مبنی ہوا اور عارضی مبنی ہونے کی وجہ سے اس میں اتنی طاقت نہیں ہے کہ وہ اپنے معطوف کو بھی مبنی بنادے، البتہ معطوف علیہ کا مشابہ اعراب اس کو مل گیا.

## ایک فائدۂ نافعہ

یہاں پانچ صورتیں تو جائز ہیں اور چھٹی صورت لَاحَوْلٌ وَلَاقُوَّةَ جائز نہیں ہے اس لیے کہ اس صورت میں پہلا لا مشابہ بلیس ہوگا اس لیے اس نے اپنے اسم کو رفع دیدیا اور دوسرے لا میں احتمالا چند صورتیں ہیں (۱) لائے نفی جنس مانیں تو اس کا اسم مبنی بر فتح ہونا چاہئے تھا حالانکہ ایسا نہیں ہے، (۲) اس کو مشابہ بلیس مانیں تو اس کا اسم مرفوع ہونا چاہئے تھا حالانکہ مرفوع بھی نہیں، (۳) لا کو زائدہ مانیں تو اس صورت میں پہلے سے عطف ہوتا اور پہلا مرفوع ہے اس لیے یہ بھی مرفوع ہوتا حالانکہ مرفوع بھی نہیں ہے لہذا معلوم ہوا کہ لا زائدہ بھی نہیں ہے پس اس کی کوئی وجہ اعرابی سمجھ میں نہیں آتی اس لیے یہ صورت ناجائز ہے۔(درِ بے نظیر ص/۱۹۸)

## لائے نفی جنس کے بارے چند فوائد نافعہ:

(۱) لائے نفی جنس کے بیان میں مفرد سے مراد: مضاف اور مشابہ مضاف نہ ہونا ہے.

(۲) اسم کی پانچ صورتوں میں جہاں لا کو ملغی قرار دیا گیا وہاں لا کو لا بمعنی لیس قرار دینا بھی جائز ہے تب اس کے بعد کا نکرہ لا بمعنی لیس کا اسم ہوگا. (ترجمہ: گناہ سے باز رہنا اللہ کی توفیق کے سوا نہیں ہو سکتا اور عبادت پر قدرت بھی اللہ کی توفیق کے سوا نہیں ہو سکتی)

(۳) لائے نفی جنس کے عمل کرنے کی چند شرطیں ہیں اگر وہ پائی جائیں گی تو لا عمل کرے گا ورنہ تو وہ ملغی ہو جائے گا یعنی کچھ عمل نہیں کرے گا بلکہ اس کی حیثیت صرف نفی کی رہ جائے گی.

وہ شرطیں یہ ہیں:

(۱) لائے نفی جنس پر کوئی حرف جر داخل نہ ہو ورنہ وہ ملغی یعنی زائدہ ہوگا جیسے: اِشْتَرَیْتُ الْقَلَمَ بِلَارِیْشَةٍ، صَلَّیْتُ بِلَاتَاخِیْرٍ. (۲) لائے نفی جنس کا اسم اور خبر دونوں نکرہ ہوں معرفہ نہ ہوں ورنہ ملغی ہوگا جیسے: لَازَیْدٌ عِنْدِيْ وَلَا عَمْرٌو. (۳) لائے نفی جنس اور اس کے اسم کے درمیان فصل نہ ہو ورنہ ملغی ہوگا جیسے لَا فِي الدَّارِ رَجُلٌ وَلَافِيْهَا اِمْرَاَةٌ.

**تیسری بات (اسم کی صورتوں کے ماتحت ذکر کردہ مثالوں کی ترکیب) کی تفصیل:**

## لائے نفی جنس کے اسم کی صورت کے ماتحت ذکر کردہ مثالوں کی ترکیب

(۱) لَا غُلَامَ رَجُلٍ ظَرِيْفٌ فِي الدَّارِ (اس کے معنی اور ترکیب گذر چکی. ص/۱۸۰)

(۲) لَا رَجُلَ فِي الدَّارِ. (گھر میں کوئی مرد نہیں) لَا برائے نفی جنس، رَجُلَ اسم لا، فِي الدَّارِ جار با مجرور موجودٌ شبہ فعل کے ساتھ متعلق ہو کر خبر لا۔ لائے نفی جنس اپنے اسم و خبر سے ملکر جملہ اسمیہ.

(۳) لَازَيْدٌ عِنْدِيْ وَلَا عَمْرٌو. میرے پاس نہ زید ہے اور نہ عمرو) لَا اول ملغی، زَيْدٌ معطوف علیہ، واو حرف عطف، لَا ثانی ملغی (زائدہ)، عَمْرٌو معطوف، معطوف علیہ مع معطوف مبتدا۔ (عِنْدِيْ) عِنْدِ مضاف، يِ یائے متکلم مضاف الیہ، پھر مرکب اضافی موجودانِ شبہ فعل کے ساتھ ظرف متعلق ہو کر خبر۔ مبتدا با خبر جملہ اسمیہ خبریہ.

## لائے نفی جنس کے اسم کی کل پانچ صورتیں ہیں ان کے درمیان تمیز کرنے کا طریقہ:

(۱) اگر دیکھا جائے کہ لائے نفی جنس کے بعد جو اسم واقع ہو وہ مضاف ہے چاہے حقیقۃ مضاف ہو یا مشابہِ مضاف، تو وہ لائے نفی جنس کے اسم کی پہلی صورت ہے جیسے لَا غُلَامَ رَجُلٍ ظَرِيْفٌ فِي الدَّارِ، لَارَجُلَيْ شَرٍّ مَحْبُوْبَانِ، لَامُهْمِلِيْ وَاجِبَاتِهِمْ مَحْبُوْبُوْنَ، لَاطَالِبًالِلْعِلْمِ مَحْرُوْمٌ، لَاقَبِيْحًا خُلُقُهٗ حَاضِرٌ، لَامُسَافِرًا اَلْيَوْمَ غَائِبٌ.

(۲) اور جب دیکھا جائے کہ لائے نفی جنس کے بعد آنے والا اسم نکرۂ مفرد ہے، ساتھ ساتھ لا اور اس اسم کے درمیان کوئی فاصلہ بھی نہیں ہے تو یہ دوسری قسم ہے، جیسے لَا رَجُلَ فِي الدَّارِ. ﴿ذٰلِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ فِيْهِ﴾

(۳) جب دیکھا جائے کہ لائے جنس کے بعد آنے والا اسم نکرۂ مفرد ہے، ساتھ ساتھ لا اور اس اسم کے درمیان کوئی فاصلہ بھی ہے تو یہ تیسری قسم ہے جیسے لَا فِي الدَّارِ رَجُلٌ وَلَا فيها اِمْرَأَةٌ.

(۴) جب دیکھا جائے کہ لائے جنس کے بعد آنے والا اسم معرفہ ہے چاہے لا اور معرفہ کے درمیان فاصلہ ہو یا نہ ہو تو چوتھی قسم ہے جیسے لَازَيْدٌ عِنْدِيْ وَلَا عَمْرٌو، لَافِي الدَّارِزَيْدٌ وَلَا فِيْهَاعَمْرٌو.

(۵) جب دیکھا جائے کہ لائے نفی جنس کے بعد آنے والا اسم نکرۂ مفرد بلافاصلہ ہے اور اس کے بعد دوسرا ایک نکرہ لا سمیت بصورت عطف تکرار ہے تو پانچویں قسم ہے جیسے لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ.

حاصل بات : لائے نفی جنس کا اسم مضاف ہو تو پہلی قسم، نکرۂ مفرد بلافاصلہ ہو تو دوسری قسم، نکرۂ مفرد بافاصلہ ہو تو تیسری قسم، معرفہ ہو چوتھی قسم، نکرۂ مفرد بتکرار ہو تو پانچویں قسم ہے.

دیکھ دیکھ کر بتاؤ کہ کون لائے نفی جنس کی کون قسم ہے؟

لَاعَقْلَ لَهُ، لَاشَفَاعَةَ وَلَامُرُوَّةَ لِلْمَرْأَةِ، لَا إِصْبَعَيْنِ مُسْتَوِيَتَانِ، لَاتَائِبًا إِلَي اللهِ مُعَذَّبٌ، لَافِي الْحُجْرَةِ خَالِدٌ وَلَافِيْهَاسَاجِدٌ، لَاتِلْمِيْذَاتِ فِي الْفَصْلِ، لَا فِي السُّوْقِ طَالِبٌ وَلَافِيْهِ مُعَلِّمٌ، لَاصَاحِبَ عِلْمٍ خَاسِرٌ، لَاالرَّجُلُ كَرِيْمٌ وَلَاابْنُهُ، لَاشَاكِرِيْنَ خَائِبُوْنَ، لَاضِدَّيْنِ مُجْتَمِعَانِ. لَاحُسْنَ كَحُسْنِ الْخُلُقِ.

## لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ. کی ترکیب

یہاں اعراباً پانچ صورتیں اور ترکیباً دس صورتیں اور تراکیب سولہ ہیں.

### (۱) اعراباً: لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ.

اب یہاں ترکیباً ایک صورت ہے: یعنی دونوں لا لائے نفی جنس.

اور دو ترکیب ہیں: (۱) عَطْفُ الْجُمْلَةِ عَلَى الْجُمْلَةِ (۲) عَطْفُ الْمُفْرَدِ عَلَى الْمُفْرَدِ

(۱) (عَطْفُ الْجُمْلَةِ عَلَى الْجُمْلَةِ) عبارت اس طرح ہوگی: لَاحَوْلَ ثَابِتٌ بِأَحَدٍ إِلَّا بِاللهِ، وَلَاقُوَّةَ ثَابِتَةٌ بِأَحَدٍ إِلَّا بِاللهِ.

ترکیب (۱):

لَا برائے نفی جنس، حَوْلَ اسم لا، ثَابِتٌ شبہ فعل، بِأَحَدٍ جار با مجرور مستثنیٰ منہ، إِلَّا حرف استثنا، بِاللهِ جار با مجرور مستثنیٰ، مستثنیٰ منہ با مستثنیٰ ثابت شبہ فعل کے ساتھ متعلق ہو کے خبر لا، لا با اسم وخبر جملۂ اسمیہ معطوف علیہا۔ وَلَاقُوَّةَ ثَابِتَةٌ...... بحسب سابق معطوفہ.

(۲) (عَطْفُ الْمُفْرَدِ عَلَى الْمُفْرَدِ) : عبارت اس طرح ہوگی: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ ثَابِتَانِ بِأَحَدٍ إِلَّا بِاللهِ.

ترکیب (۲) :

لَا برائے نفی جنس، حَوْلَ معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، لَا برائے نفی جنس، قُوَّةَ معطوف، معطوف علیہ با معطوف اسم لا، ثَابِتَانِ شبہ فعل، بِأَحَدٍ مستثنی منہ، إِلَّا حرف استثنا، بِاللهِ مستثنی، مستثنی منہ با مستثنی ثابتان شبہ فعل کے ساتھ متعلق ہو کے خبر لا، لا اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ اسمیہ۔

(۲) اعرابا: لَا حَوْلٌ وَلَا قُوَّةٌ إِلَّا بِاللهِ.

اس میں ترکیبا چار صورتیں اور ترکیب چھ ہیں:

پہلی صورت: دونوں لا ملغی عن العمل

اس صورت میں دو ترکیب ہیں: (۱) عَطْفُ الْجُمْلَةِ عَلَى الْجُمْلَةِ (۲) عَطْفُ الْمُفْرَدِ عَلَى الْمُفْرَدِ.

(۱) عطف الجملة على الجملة : عبارت اس طرح ہوگی: لَا حَوْلٌ ثَابِتٌ بِأَحَدٍ إِلَّا بِاللهِ، وَلَا قُوَّةٌ ثَابِتَةٌ بِأَحَدٍ إِلَّا بِاللهِ.

ترکیب (۱) :

لَا ملغی، حَوْلٌ مبتدا، ثَابِتٌ شبہ فعل، بِأَحَدٍ إِلَّا بِاللهِ بحسب سابق شبہ فعل کے ساتھ متعلق ہو کے خبر، مبتدا با خبر جملہ اسمیہ ہو کے معطوف علیہا، وَلَا قُوَّةٌ ثَابِتَةٌ...... بحسب سابق معطوفہ۔

(۲) عَطْفُ الْمُفْرَدِ عَلَى الْمُفْرَدِ: عبارت اس طرح ہوگی: لَا حَوْلٌ وَلَا قُوَّةٌ ثَابِتَانِ بِأَحَدٍ إِلَّا بِاللهِ.

ترکیب (۲) :

لَا ملغی، حَوْلٌ معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، لَا ملغی زائدہ، قُوَّةٌ معطوف، معطوف علیہ با معطوف مبتدا، ثَابِتَانِ شبہ فعل، بِأَحَدٍ إِلَّا بِاللهِ بحسب سابق شبہ فعل کے ساتھ متعلق ہو کے خبر، پھر جملہ اسمیہ۔

دوسری صورت: دونوں لا بمعنی لیس اس صورت میں دو ترکیب ہیں: (۱)عَطْفُ الْجُمْلَةِ عَلَى الْجُمْلَةِ (۲)عَطْفُ الْمُفْرَدِ عَلَى الْمُفْرَدِ.

(۱)عَطْفُ الْجُمْلَةِ عَلَى الْجُمْلَةِ : عبارت اس طرح ہوگی: لَاحَوْلَ ثَابِتًا بِأَحَدٍ إِلَّا بِاللهِ، وَلَاقُوَّةَ ثَابِتَةً بِأَحَدٍ إِلَّا بِاللهِ.

ترکیب (۳):

لَا بمعنی لیس، حَوْلٌ اسم لا، ثَابِتًا شبہ فعل، بِأَحَدٍ إِلَّا بِاللهِ بحسب سابق شبہ فعل کے ساتھ متعلق ہوکے خبر لا، لا اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ اسمیہ ہوکے معطوف علیہا، وَلَاقُوَّةٌ ثَابِتَةً بِأَحَدٍ إِلَّا بِاللهِ. معطوفہ.

(۲)عَطْفُ الْمُفْرَدِ عَلَى الْمُفْرَدِ: عبارت اس طرح ہوگی: لَاحَوْلٌ وَلَا قُوَّةٌ ثَابِتَيْنِ بِأَحَدٍ إِلَّا بِاللهِ.

ترکیب (۴):

لَا بمعنی لیس، حَوْلٌ معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، لَا بمعنی لیس زائدہ، قُوَّةٌ معطوف، معطوف علیہ با معطوف اسم لا، ثَابِتَيْنِ شبہ فعل، بِأَحَدٍ إِلَّا بِاللهِ. بحسب سابق شبہ فعل کے ساتھ متعلق ہوکے خبر لا، پھر جملہ اسمیہ.

تیسری صورت: پہلا لا ملغی، اور دوسرا لا بمعنی لیس، اس صورت میں ایک ترکیب ہے یعنی عَطْفُ الْجُمْلَةِ عَلَى الْجُمْلَةِ، عبارت اس طرح ہوگی: لَاحَوْلٌ ثَابِتٌ بِأَحَدٍ إِلَّا بِاللهِ، وَلَاقُوَّةٌ ثَابِتَةً بِأَحَدٍ إِلَّا بِاللهِ.

ترکیب (۵):

لَا ملغی، حَوْلٌ مبتدا، ثَابِتٌ شبہ فعل، بِأَحَدٍ إِلَّا بِاللهِ بحسب سابق شبہ فعل کے ساتھ متعلق ہوکے خبر، مبتدا با خبر جملہ اسمیہ ہوکے معطوف علیہا، وَلَاقُوَّةٌ ثَابِتَةً بِأَحَدٍ إِلَّا بِاللهِ. لَا بمعنی لیس، قُوَّةٌ اسم لا، ثَابِتَةً شبہ فعل، بِأَحَدٍ إِلَّا بِاللهِ. بحسب سابق شبہ فعل کے ساتھ متعلق ہوکے خبر لا، لا اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ اسمیہ ہوکے معطوفہ.

چوتھی صورت: پہلا لا بمعنی لیس، اور دوسرا لا ملغی، اس صورت میں بھی ایک ترکیب ہے یعنی عَطْفُ الْجُمْلَةِ عَلَى الْجُمْلَةِ، عبارت...: لَاحَوْلٌ ثَابِتًا بِأَحَدٍ إِلَّا بِاللهِ.، وَلَاقُوَّةٌ ثَابِتَةٌ بِأَحَدٍ إِلَّا بِاللهِ. (اور عَطْفُ الْمُفْرَدِعَلَى الْمُفْرَدِ جائز نہ ہوگا ایک اسم دو مختلف اعراب کے ساتھ معرب ہونا لازم آنے کی وجہ سے)

ترکیب (٦):

لَا بمعنی لیس، حَوْلٌ اسم لا، ثَابِتًا شبہ فعل، بِأَحَدٍ إِلَّا بِاللهِ بحسب سابق شبہ فعل کے ساتھ متعلق ہو کے خبر لا، لا اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ اسمیہ ہو کے معطوف علیہا، وَلَاقُوَّةٌ ثَابِتَةٌ بِأَحَدٍ إِلَّا بِاللهِ. لَا ملغی، قُوَّةٌ مبتدا، ثَابِتَةٌ شبہ فعل، بِأَحَدٍ إِلَّا بِاللهِ بحسب سابق شبہ فعل کے ساتھ متعلق ہو کے خبر، مبتدا با خبر جملہ اسمیہ ہو کے معطوفہ.

(۳) اعرابا: لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةٌ إِلَّا بِاللهِ.

اس میں ترکیبا دو صورتیں اور تین تراکیب ہیں:

پہلی صورت: پہلا لا لائے نفی جنس، اور دوسرا لا ملغی.

اس صورت میں دو ترکیب ہیں: (۱)عَطْفُ الْجُمْلَةِ عَلَى الْجُمْلَةِ (۲)عَطْفُ الْمُفْرَدِعَلَى الْمُفْرَدِ

(۱)عَطْفُ الْجُمْلَةِ عَلَى الْجُمْلَةِ: عبارت اس طرح ہوگی: لَاحَوْلَ ثَابِتٌ بِأَحَدٍ إِلَّا بِاللهِ ، وَلَاقُوَّةٌ ثَابِتَةٌ بِأَحَدٍ إِلَّا بِاللهِ.

ترکیب (۱):

لَا برائے نفی جنس، حَوْلَ اسم لا، ثَابِتٌ شبہ فعل، بِأَحَدٍ جار با مجرور مستثنیٰ منہ، إِلَّا حرف استثنا، بِاللهِ جار با مجرور مستثنیٰ، مستثنیٰ منہ با مستثنیٰ ثابت شبہ فعل کے ساتھ متعلق ہو کے خبر لا، لا با اسم وخبر جملہ اسمیہ معطوف علیہا۔ وَلَاقُوَّةٌ ثَابِتَةٌ بِأَحَدٍ إِلَّا بِاللهِ لَا ملغی، قُوَّةٌ مبتدا، ثَابِتَةٌ شبہ فعل، بِأَحَدٍ إِلَّا بِاللهِ بحسب سابق شبہ فعل کے ساتھ متعلق ہو کے خبر، مبتدا با خبر جملہ اسمیہ ہو کے معطوفہ.

(۲) عَطفُ المُفرَدِ عَلَی المُفرَدِ: عبارت اس طرح ہوگی: لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ ثَابِتَانِ بِأَحَدٍ إِلَّا بِاللهِ.

ترکیب (۲):

لَا برائے نفی جنس، حَوْلَ اسم لا معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، لَا ملغی زائدہ، قُوَّةٌ مبتدا معطوف بر محل بعید حول، ثَابِتَانِ شبہ فعل، بِأَحَدٍ إِلَّا بِاللهِ بحسب سابق شبہ فعل کے ساتھ متعلق ہو کے خبر، پھر جملہ اسمیہ.

(نوٹ) حَوْلَ لفظا مبنی بر علامت نصب اس کا محل قریب نصب اور محل بعید رفع ہے وکذا قُوَّةٌ.

دوسری صورت: پہلا لا برائے نفی جنس، اور دوسرا لا بمعنی لیس

اس صورت میں ایک ترکیب ہے۔ یعنی عَطفُ الجُملَةِ عَلَی الجُملَةِ. عبارت اس طرح ہوگی: لَاحَوْلَ ثَابِتٌ بِأَحَدٍ إِلَّا بِاللهِ ، وَلَاقُوَّةٌ ثَابِتَةً بِأَحَدٍ إِلَّا بِاللهِ.

ترکیب:

لَا برائے نفی جنس، حَوْلَ اسم لا، ثَابِتٌ شبہ فعل، بِأَحَدٍ جار با مجرور مستثنی منہ، إِلَّا حرف استثنا، بِاللهِ جار با مجرور مستثنی، مستثنی منہ با مستثنی ثابت شبہ فعل کے ساتھ متعلق ہو کے خبر لا، لا با اسم و خبر جملہ اسمیہ معطوف علیہا. وَلَاقُوَّةٌ ثَابِتَةً بِأَحَدٍ إِلَّا بِاللهِ: "لَا بمعنی لیس، قُوَّةٌ اسم لا، ثَابِتَةً شبہ فعل، بِأَحَدٍ إِلَّا بِاللهِ بحسب سابق شبہ فعل کے ساتھ متعلق ہو کے خبر لا، لا اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ اسمیہ ہو کے معطوفہ.

(۴) اعرابا: لَاحَوْلٌ وَلَاقُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ.

اس میں ترکیبا دو صورتیں اور تین تراکیب ہیں:

پہلی صورت: پہلا لا ملغی، اور دوسرا لا لائے نفی جنس

اس صورت میں دو ترکیب ہیں: (۱) عَطفُ الجُملَةِ عَلَی الجُملَةِ (۲) عَطفُ المُفرَدِ عَلَی المُفرَدِ (۱) عَطفُ المُفرَدِ عَلَی المُفرَدِ: عبارت اس طرح ہوگی: لَاحَوْلٌ ثَابِتٌ بِأَحَدٍ إِلَّا بِاللهِ ، وَلَاقُوَّةَ ثَابِتَةٌ بِأَحَدٍ إِلَّا بِاللهِ.

ترکیب (۱):

لَا ملغی، حَوْلٌ مبتدا، ثَابِتٌ شبہ فعل، بِأَحَدٍ جار با مجرور مستثنیٰ منہ، إِلَّا حرف استثنا، بِاللهِ جار با مجرور مستثنیٰ، مستثنیٰ منہ با مستثنیٰ ثابت شبہ فعل کے ساتھ متعلق ہو کے خبر، مبتدا با خبر جملۂ اسمیہ معطوف علیہا۔ وَلَاقُوَّةَ ثَابِتَةٌ بِأَحَدٍ إِلَّا بِاللهِ: لَا برائے نفی جنس، قُوَّةَ اسم لا، ثَابِتَةٌ شبہ فعل، بِأَحَدٍ إِلَّا بِاللهِ بحسب سابق شبہ فعل کے ساتھ متعلق ہو کے خبر لا، لا با اسم و خبر جملۂ اسمیہ ہو کے معطوفہ۔

(۲) عَطْفُ الْمُفْرَدِ عَلَى الْمُفْرَدِ: عبارت اس طرح ہوگی: لَاحَوْلٌ وَلَا قُوَّةَ ثَابِتَانِ بِأَحَدٍ إِلَّا بِاللهِ.

ترکیب (۲):

لَا ملغی زائدہ، حَوْلٌ مبتدا معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، لَا برائے نفی جنس، قُوَّةَ اسم لا معطوف باعتبار محل بعید، ثَابِتَانِ شبہ فعل، بِأَحَدٍ إِلَّا بِاللهِ بحسب سابق شبہ فعل کے ساتھ متعلق ہو کے خبر، پھر جملۂ اسمیہ۔ (وفي أكثر هذه التراكيب نظر فانظر في المطولات)

دوسری صورت: پہلا لا بمعنی لیس، اور دوسرا لا برائے نفی جنس۔

اس صورت میں ایک ترکیب ہے۔ یعنی عَطْفُ الْجُمْلَةِ عَلَى الْجُمْلَةِ. عبارت اس طرح ہوگی: لَاحَوْلٌ ثَابِتًا بِأَحَدٍ إِلَّا بِاللهِ ، وَلَاقُوَّةَ ثَابِتَةٌ بِأَحَدٍ إِلَّا بِاللهِ.

ترکیب:

لَا بمعنی لیس، حَوْلٌ اسم لا، ثَابِتًا شبہ فعل، بِأَحَدٍ جار با مجرور مستثنیٰ منہ، إِلَّا حرف استثنا، بِاللهِ جار با مجرور مستثنیٰ، مستثنیٰ منہ با مستثنیٰ ثَابِتًا شبہ فعل کے ساتھ متعلق ہو کے خبر لا، لا با اسم و خبر جملۂ اسمیہ معطوف علیہا۔ وَلَاقُوَّةَ ثَابِتَةٌ بِأَحَدٍ إِلَّا بِاللهِ: لَا برائے نفی جنس قُوَّةَ اسم لا، ثَابِتَةٌ شبہ فعل، بِأَحَدٍ إِلَّا بِاللهِ بحسب سابق شبہ فعل کے ساتھ متعلق ہو کے خبر لا، لا اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملۂ اسمیہ ہو کے معطوفہ۔

## (۵) اعرابا: لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ.

اب یہاں ترکیبا ایک صورت ہے: یعنی پہلا لا لائے نفی جنس اور دوسرا لا زائدہ

اور دو ترکیب ہیں: (۱)عَطْفُ الْجُمْلَةِ عَلَى الْجُمْلَةِ (۲)عَطْفُ الْمُفْرَدِ عَلَى الْمُفْرَدِ

(۱) (عَطْفُ الْجُمْلَةِ عَلَى الْجُمْلَةِ) عبارت اس طرح ہوگی: لَاحَوْلَ ثَابِتٌ بِأَحَدٍ إِلَّا بِاللهِ، وَلَاقُوَّةَ ثَابِتَةٌ بِأَحَدٍ إِلَّا بِاللهِ.

ترکیب (۱):

لَا برائے نفی جنس، حَوْلَ اسم لا، ثَابِتٌ شبہ فعل، بِأَحَدٍ جار با مجرور مستثنیٰ منہ، إِلَّا حرف استثنا، بِاللهِ جار با مجرور مستثنیٰ، مستثنیٰ منہ با مستثنیٰ ثابت شبہ فعل کے ساتھ متعلق ہوکے خبر لا، لا با اسم و خبر جملۂ اسمیہ معطوف علیہا. وَلَاقُوَّةَ ثَابِتَةٌ بِأَحَدٍ إِلَّا بِاللهِ واؤ عاطفہ، لَا زائدہ، قُوَّةَ مبتدا، ثَابِتَةٌ بِأَحَدٍ إِلَّا بِاللهِ بحسب سابق خبر، مبتدا با خبر جملۂ اسمیہ معطوفہ۔

(۲)عَطْفُ الْمُفْرَدِ عَلَى الْمُفْرَدِ: عبارت اس طرح ہوگی: لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ ثَابِتَانِ بِأَحَدٍ إِلَّا بِاللهِ.

ترکیب (۲):

لَا برائے نفی جنس، حَوْلَ معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، لَا زائدہ، قُوَّةَ معطوف بر محل بعید حول، معطوف علیہ با معطوف اسم لا، ثَابِتَانِ شبہ فعل، بِأَحَدٍ مستثنیٰ منہ، إِلَّا حرف استثنا، بِاللهِ مستثنیٰ، مستثنیٰ منہ با مستثنیٰ ثابتان شبہ فعل کے ساتھ متعلق ہوکے خبر لا، لا اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملۂ اسمیہ.

(حوالہ: شرح جامی بحث اسم: ص/ ۱۸۷)

(یہ تراکیب مطولات سے ہیں، سب برابر نہیں بعض صحیح، بعض ضعیف. **فانتظر واستخرج ماهو الأصح عندك.**) اور آیت قرآنیہ ﴿لَا بَيْعٌ فِيهِ وَلَا خُلَّةٌ﴾ [البقرة: ٢٥٤] میں بھی مذکورہ پانچ صورتیں جائز ہیں۔ غور سے نکالو، چشم بصیرت کھول جائے گی۔ ان شاء اللہ تعالیٰ.

پنجم: حروف نداو آں پنج است یَا و أَیَا و هَیَا و أَیْ وہمزۂ مفتوحہ. واین حروف منادی مضاف را نصب کنند چوں یَا عَبْدَ اللهِ ومشابہ مضاف را. چوں یَا طَالِعًا جَبَلًا. ونکرۂ غیر معین راچوں یَا رَجُلًا خُذْ بِیَدِيْ ومنادیٰ مفرد معرفہ مبنی باشد بر علامت رفع. چوں یَا زَیْدُ، یَا زَیْدَانِ، یَا مُسْلِمُوْنَ، یَا مُوْسٰی، یَا قَاضِيْ. بدانکہ أَيْ وہمزہ برائے نزدیک، وأَیَا وهَیَا برائے دور، ویَا عام ست.

## (۵) حروف ندا کا بیان

یہاں تین باتیں ہیں: (۱) پانچویں قسم کا تفصیلی بیان (۲) منادیٰ کی اقسام (منادیٰ کی صورتیں) اور احکام (۳) حروف ندا کے محل استعمال اور مثالوں کی تشریح وتراکیب.

**پہلی بات پانچویں قسم کا تفصیلی بیان:**

(۱) حروف ندا کی تعریف: حروف ندا وہ حروف ہیں جن کے ذریعہ مخاطب کو اس شیء کے سننے کا ارادہ کیا گیا جو متکلم کرے. اور منادیٰ وہ اسم ہے جس کی توجہ حرف ندا کے ذریعے طلب کی جائے، اور منادیٰ کو پکار کر جو بات کہی جائے وہ جواب ندا ہے۔ چنانچہ یَا زَیْدُ! اُکْتُبْ میں یَا حرف ندا اور زَیْدُ منادیٰ ہے اور اُکْتُبْ جواب ندا.

(۲) تعداد وحروف: وہ پانچ ہیں اور وہ یہ ہیں یَا و أَیَا و هَیَا و أَيْ وہمزۂ مفتوحہ (أ)

(۳) عمل: یہ حروف تین چیزوں کو نصب دیتے ہیں. (البتہ ان کا منادیٰ چار ہیں)

(۱) یہ حروف منادیٰ مضاف کو نصب دیتے ہیں. جیسے یَا عَبْدَ اللهِ (کہ یہاں یاء حرف ندا نے عَبْدَ مضاف کو نصب دیا). خارجی مثال: یَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ،

(۲) یہ حروف مشابہِ مضاف کو نصب دیتے ہیں۔ جیسے یَا طَالِعًا جَبَلًا. (کہ یہاں یاء حرف ندا نے طَالِعًا مشابہ مضاف کو نصب دیا). خارجی مثال: یَا رَاكِبًا دَرَّاجَةً، یَا حَسَنًا خُلُقُهُ،

(۳) نکرۂ غیر معین کو نصب دیتے ہیں. جیسے نابینا کہے: یَا رَجُلاً خُذْ بِیَدِیْ (کہ حرف ندایاء نے رَجُلاً نکرۂ غیر معین کو نصب دیا) [خارجی مثال: یَارَجُلًا اُمْدُدْنِیْ ، اَلصَّلَاۃَ اَلصَّلَاۃَ یَامُصَلِّیْنَ.]

(۴) منادیٰ مفرد معرفہ (یعنی وہ منادیٰ جو نہ مضاف ہو اور نہ مشابہ مضاف البتہ معرفہ ہو خواہ قبل النداء معرفہ ہو یا ندا کے ذریعہ معرفہ ہو) علامت رفع پر مبنی ہوگا. جیسے یَا زَیْدُ، یَا زَیْدَانِ، یَا مُسْلِمُوْنَ، یَا مُوْسٰی، یَا قَاضِیْ.

## فائدۂ نافعہ

(۱) یہاں بھی مفرد سے مراد: مضاف اور مشابہ مضاف نہ ہونا ہے.

(۲) آخری صورت میں علامت رفع پر جو مبنی ہے یہ علامت رفع پر مبنی ہونا حرف ندا کا عمل نہیں ہے ہاں اس جیسے اسم کے شروع میں حرف ندا داخل ہونے سے وہ اسم مخصوص وجہ کے سبب (جو آئندہ معلوم ہوگی) علامت رفع یعنی اس حرکت یا حرف پر مبنی ہوگا جس سے اس کی حالت رفعی آتی ہے اس لیے یہ قسم منادیٰ تو ہے لیکن حروف ندا کا لفظا معمول نہیں ہے بلکہ محلا معمول منصوب ہے.

دوسری بات (منادیٰ کی اقسام (منادیٰ کی صورتیں) اور احکام) کی تفصیل:

## منادیٰ کی اقسام / منادیٰ کی صورتیں مع احکام

معلوم رہے کہ منادیٰ کی چار قسمیں ہیں. (اور منادیٰ کا اعراب دو ہیں: (۱) نصب (۲) رفع)

| شمار | منادیٰ کی اقسام یا صورتیں | حکم | مثال |
|---|---|---|---|
| ۱ | منادیٰ مضاف | منصوب ہونا | یَا عَبْدَ اللّٰہِ میں عَبْدَ. |
| ۲ | مشابہِ مضاف | منصوب ہونا | یَا طَالِعًا جَبَلًا میں طَالِعًا |
| ۳ | نکرۂ غیر معین | منصوب ہونا | نابینا کا قول : یَارَجُلًا خُذْبِیَدِیْ میں رَجُلًا |
| ۴ | منادیٰ مفرد معرفہ | علامت رفع پر مبنی ہونا | یَا زَیْدُ، یَا زَیْدَانِ، یَا مُسْلِمُوْنَ، یَا مُوْسٰی، یَا قَاضِیْ. |

## ایک فائدۂ نافعہ

اسم منقوص کے بارے میں امام یونسؒ نحوی کا مذہب یہ ہے کہ اسم منقوص اگر نکرہ ہو تو اس کے منادی ہونے کی صورت میں آخر سے یاء کو حذف کر دیا جائے گا۔ چنانچہ یَاقَاضِ، یَادَاعِ کہا جائے گا۔ البتہ جمہور نحات کا مذہب یہ ہے کہ یاء باقی رہے گی جیسے یَاقَاضِيْ، یَادَاعِيْ. (از دُرِّ بے نظیر: ص/۲۰۸)

**تیسری بات (حروف ندا کے محل استعمال اور مثالوں کی تشریح وتراکیب) کی تفصیل:**

## حروف ندا کے محل استعمال

| | |
|---|---|
| (۱) اَیْ اور ہمزۂ مفتوحہ (أَ) | منادی قریب کے لیے استعمال کئے جاتے ہیں |
| (۲) أَیَا اور ھَیَا | منادی بعید کے لیے استعمال کئے جاتے ہیں |
| (۳) یَا | یہ عام ہے یعنی منادی قریب اور منادی بعید دونوں کے لیے استعمال ہوتی ہے |

## فائدۂ نافعہ

یاد رہے (۱) کہ اگر منادی معرف باللام ہو تو دو آلۂ تعریف کے اجتماع سے بچنے کے لیے فاصلہ لاتے ہیں بنابریں مذکر ہونے کی صورت میں حرف ندا اور منادی کے درمیان أَیُّهَا بڑھاتے ہیں جیسے یَاأَیُّهَا النَّبِيُّ، یَا أَیُّهَا الرَّسُوْلُ، اور منادی مؤنث ہونے کی صورت میں أَیَّتُهَا بڑھاتے ہیں جیسے ﴿یَا أَیَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ﴾ [الفجر:۲۷] مگر لفظ اللہ اگرچہ معرف باللام ہو تو اس پر بدون فاصلہ صرف حرف ندا آئے گا. جیسے یَااَللّٰهُ، کیونکہ اس میں جو الف ولام ہیں وہ ہمزۂ محذوفہ کے عوض میں ہے پس یہ اس کے لیے لازم ہے کبھی جدا نہیں ہوتا ہے گویا کلمہ کا جزء ہے لام تعریف نہیں، پس یہاں دو آلۂ تعریف کا اجتماع لازم نہیں آیا. (۲) کبھی دعا کے موقع پر شروع سے یاء کو حذف کرکے اس کے بدلے لفظ اللہ کے آخر میں میم مشدد لگا دیتے ہیں. جیسے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ ذَنْبِيْ. (۳) منادی کے ماقبل یا مابعد اگر صیغۂ امر یا نہی ہو یا ندا پر کوئی قرینہ ہو تو حرف ندا کو حذف کرنا جائز ہے جیسے یُوْسُفُ أَعْرِضْ عَنْ هٰذَا، لَاتَضْرِبْ زَیْدًا أَخِيْ، اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ أَیُّهَا النَّبِيُّ. (از دُرِّ بے نظیر: ص/۲۰۸)

## ذیل کی مثالوں میں حروف ندا اور اس کی اقسام، منادی اور منادی کی اقسام، اور منادی کے اعراب کی تعیین کرو

يَاغَفَّارَالذُّنُوْبِ. يَامُسْلِمِيْ بِنْغَلَادِيْش! اُدْعُوا اللهَ. يَايَحْيٰى! مَاتَفْعَلُ. يَافتيَانِ! لَاتَلْعَبَانِ بَعْدَ الْفَجْرِ. أَيْ صَائِمُوْنَ! إِنَّمَااللهُ جَزَائُكُمْ. يَامُجَاهِدًا فِيْ سَبِيْلِ اللهِ. أَ قَلْبُ! لَاتَتَعَلَّقْ بِغَيْرِاللهِ. رَبَّنَا اغْفِرْلَنَا ذُنُوْبَنَا.

## مثالوں کی تشریح وتراکیب:

### مثالوں کی تشریح:

(۱) يَازَيْدُ: یہ علامت رفع ضمہ پر منادی کے مبنی ہونے اور حرف ندا کے داخل ہونے سے پہلے منادی کے معرفہ ہونے کی مثال ہے۔

(۲) يَازَيْدَانِ: یہ علامت رفع الف پر منادی کے مبنی ہونے اور حرف ندا داخل ہو کر منادی معرفہ ہونے کی مثال ہے۔ کیونکہ علم کو تثنیہ وجمع بنانے سے اس کی علمیت زائل ہو کر نکرہ ہو جاتی ہے۔

(۳) يَامُسْلِمُوْنَ: یہ ندا کے ذریعہ منادی کے معرفہ ہونے اور علامت رفع واؤ پر مبنی ہونے کی مثال ہے۔

(۴) يَامُوْسٰى اور (۵) يَا قَاضِيْ ضمہ تقدیری پر منادی کے مبنی ہونے کی مثالیں ہیں۔ لیکن پہلی مثال میں مُوْسٰى ندا سے پہلے معرفہ ہے اور دوسری مثال میں قَاضِيْ ندا کے ذریعہ معرفہ ہوا ہے۔

### مثالوں کی ترکیب

(۱) يَا عَبْدَ اللهِ (اے اللہ کا بندہ)

ترکیب:

يَا حرف ندا قائم مقام اَدْعُو، اَدْعُو فعل محذوف، ضمیر اَنَا مستتر فاعل عَبْدَ اللهِ مرکب اضافی منادی مفعول بہ، فعل محذوف بافاعل ومنادی مفعول بہ جملہ فعلیہ انشائیہ۔

(۲) یَا طَالِعًا جَبَلًا. (اے پہاڑ پر چڑھنے والا)

ترکیب: یَا حرف ندا قائم مقام اَدعو، اَدعو فعل محذوف، ضمیر اَنا مستتر فاعل، طَالِعًا شبہ فعل، ضمیر مستتر فاعل، جَبَلًا مفعول بہ / مفعول فیہ، شبہ فعل بافاعل ومفعول منادی مفعول بہ اَدعو فعل محذوف کا۔ فعل بافاعل ومنادی مفعول بہ جملہ فعلیہ انشائیہ. (یہ ترکیب اسم فاعل طَالِعًا حرف ندا پر اعتماد کرنے کی صورت پر)

یا ترکیب اس طرح ہوگی:

یَا حرف ندا قائم مقام اَدعو، اَدعو فعل محذوف، ضمیر اَنا مستتر فاعل، رَجُلًا موصوف محذوف، طَالِعًا بحسب سابق صفت، پھر منادی مفعول بہ اَدعو فعل محذوف کا۔ باقی بحسب سابق. (یہ ترکیب اسم فاعل طَالِعًا موصوف پر اعتماد کرنے کی صورت پر)

(۳) یَا رَجُلًا خُذْ بِیَدِیْ: (اے کوئی مرد میرا ہاتھ پکڑلے)

ترکیب: یَا حرف ندا قائم مقام اَدعو. اَدعو فعل محذوف ضمیر اَنا مستتر فاعل، رَجُلًا منادی مفعول بہ فعل بافاعل ومنادی مفعول بہ جملہ انشائیہ. خُذْ فعل ضمیر اَنت مستتر فاعل، بِا حرف جار یَدِیْ مرکب اضافی مجرور. جار ومجرور متعلق خُذْ فعل کے ساتھ، فعل بافاعل ومتعلق جملہ فعلیہ انشائیہ جواب ندا.

(۴) یَا زَیْدُ: (اے زید) یَا زَیْدَانِ، یَا مُسْلِمُوْنَ، یَا مُوْسٰی، یَا قَاضِیْ.

ترکیب: یَا حرف ندا قائم مقام اَدعو، اَدعو فعل محذوف، ضمیر اَنا مستتر فاعل، زَیْدُ مبنی بر ضم محلا منصوب منادی مفعول بہ، فعل محذوف بافاعل ومنادی مفعول بہ جملہ فعلیہ انشائیہ. [از بدر منیر: ص/۶۸] (واعراب بقیة الأمثلة مثله- ففکر)

## منادیٰ کے بارے چند ضروری باتیں

(۱) مشابہ مضاف کی تعریف: (جہد قصیر میں ہے) مشابہ مضاف ایسا صیغۂ صفت ہے جو (۱) اپنے مابعد میں مفعول بہ کے مانند عمل کرتا ہے. جیسے طَالِعٌ جَبَلًا میں طَالِعٌ. (۲) یا جس کے ساتھ جار ومجرور کا تعلق ہو. جیسے طَالِبٌ لِلْعِلْمِ میں طَالِبٌ (۳) یا جس کے ساتھ ظرف ومظروف کا تعلق ہو جیسے جَالِسٌ عِنْدَکَ میں جَالِسٌ.

(در بے نظیر وغیرہ کتابوں میں ہے) مشابہ مضاف وہ اسم ہے جس کا معنی دوسرے کلمہ سے ملائے بغیر مکمل نہ ہو جس طرح مضاف کا معنی مضاف الیہ کے بغیر مکمل نہیں ہوتا ہے۔ جیسے یَاعِشْرِیْنَ رَجُلًا اُذْکُرُوْا اللّٰہ. کہ یہاں عِشْرِیْنَ کا معنی بیس ہے جو رَجُلًا کے بغیر مکمل نہیں ہوتا.

## (۲) نکرہ کی تعریف واقسام مع تعریف وحکم:

نکرہ کی تعریف: نکرہ وہ اسم ہے جس کو کسی غیر معین شخص یا چیز پر دلالت کرنے کیلیے وضع کیا گیا ہے. جیسے رَجُلٌ.

نکرہ کی دو قسمیں ہیں:

(۱) نکرۂ معین (۲) نکرۂ غیر معین.

نکرۂ معین کی تعریف:

نکرۂ معین وہ نکرہ ہے جس کو منادِی ندا دینے کے وقت معین کر کے پکارتا ہے.

اوراس کا حکم یہ ہے کہ یہ علامت رفع پر مبنی ہوتا ہے۔ جیسے کسی شخص کو تعیین کر کے کہے: یَارَجُلُ، یَاوَلَدُ.

نکرۂ غیر معین کی تعریف:

نکرۂ غیر معین وہ نکرہ ہے جس کو منادِی ندا دینے کے وقت غیر معین کر کے پکارتا ہے.

اوراس کا حکم یہ ہے کہ یہ (معرب) منصوب ہوتا ہے۔ جیسے استاد شاگردوں میں کسی کو تعیین کرنے کے بغیر کہے: یَاطَالِبًا اِیْتِ بِالْمَاءِ. اورنابینا شخص کا قول: یَا رَجُلًا خُذْ بِیَدِيْ.

(۳) نکرہ کے ساتھ غیر معین کی قید کیوں لگائی گئی؟ ............ تواس کا جواب یہ ہے کہ

پہلے گذرچکا کہ نکرہ کی دو قسمیں ہیں (۱) نکرۂ معین (۲) نکرۂ غیر معین.

اوردونوں کا حکم الگ الگ ہے یعنی نکرۂ معین کا حکم علامت رفع پر مبنی ہونا، اور نکرۂ غیر معین کا حکم منصوب ہونا. اور منادی منصوب ہونے کے بیان میں نکرہ سے مراد وہ نکرہ ہے جس کو معین کر کے نہ پکارے، پس وہ ندا کے بعد بھی نکرہ ہی رہجاتا ہے معرفہ نہیں ہوتا ہے، اس لیے نکرہ کو غیر معین سے قید کرنا پڑا. اور فرمایا «منادی نکرہ اس وقت منصوب ہو گا جب کہ وہ غیر معین ہو». (از در بے نظیر، تنغیر یسیر: ص/ ۲۰۶ )

(۴) نکرۂ غیر معین کی مثال میں اعمی کی قید کیوں لگائی گئی؟

تو اس کا جواب یہ ہے کہ

یَا رَجُلًا خُذْ بِیَدِیْ یہ نکرۂ غیر معین کی مثال دی گئی، اور یہ بات واضح ہے کہ جب کسی کو ندا دی جاتی ہے تو دیکھنے والا اکثر تعیین کے ساتھ ندا دیتا ہے جس کی وجہ سے منادیٰ متعین ہو کر معرفہ ہو جاتا ہے، اسی لیے مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے نکرۂ غیر معین کی مثال میں اعمی کی قید لگائی کیونکہ اعمی میں تعیین کی صورت ہی نہیں اس لیے کہ جب نابینا شخص کسی کو آواز دے گا تو دیکھ کر نہیں پکارے گا جس سے تعیین کا شبہ ہو سکتا بلکہ محض پاؤں کی آہٹ وغیرہ کی آواز سن کر پکارے گا۔ پس اس کا مخاطب غیر معین ہونا قطعی ہے جبکہ بینا کا مخاطب معین وغیر معین دونوں ہو سکتے ہیں اور نکرۂ غیر معین ہی منصوب ہوتا ہے۔ جیسے نابینا کا قول یَا رَجُلًا خُذْ بِیَدِیْ (اے مرد میرا ہاتھ پکڑ لے) اسی بنا پر نکرۂ غیر معین کی مثال میں اعمی کی قید لگائی گئی۔ (از درِ بے نظیر بتغیر یسیر: ص/۲۰۶)

(۵) منادیٰ مفرد معرفہ مبنی باشد بر علامت رفع کے بارے تفصیلی بات

## "منادیٰ مفرد معرفہ مبنی باشد بر علامت رفع" کی تشریح

اس عبارت کے ہر ہر لفظ (یعنی یہاں ذکر کردہ پانچ الفاظ) کی توضیح اور پوری عبارت کی تشریح یہ ہے کہ

(۱) منادیٰ: یعنی وہ اسم جو حروف ندا کے بعد آئے.

(۲) مفرد: یعنی جو مضاف و مشابہ مضاف نہ ہو.

(۳) معرفہ: یعنی جو نکرۂ غیر معین نہ ہو.

لہٰذا اس میں دو طرح کی چیزیں داخل ہیں.... (۱) نکرۂ معین: یعنی وہ اسم جو ندا کے ذریعہ معرفہ ہو۔ جیسے یَا رَجُلُ. (۲) معرفہ: یعنی وہ اسم جو ندا سے قبل بھی معرفہ تھا. جیسے یَا زَیْدُ.

(۴) مبنی: یعنی جو معرب نہیں.

(۵) علامت رفع: بمعنی رفع کی نشان، اور علامت رفع پر مبنی ہونا یعنی حالت رفعی میں جس علامت (حرکت یا حرف) کے ساتھ اسم مرفوع ہوتا ہے حرف ندا کے دخول کے بعد اسی علامت پر مبنی ہونا.

پوری عبارت کی تشریح یہ ہے کہ

مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے اس عبارت سے منادیٰ کی چوتھی قسم یا چوتھی صورت کو بیان فرمایا.

اور فرمایا: «منادیٰ» جو «مفرد» ہو یعنی مضاف ومشابہ مضاف نہ ہو اور «معرفہ» ہو یعنی نکرۂ غیر معین نہ ہو چاہے نداء کے پہلے سے معرفہ ہو جیسے یَازَیْدُ، یا نداء کے ذریعہ معرفہ ہو جیسے یَارَجُلُ.

تو اس کا حکم یہ ہے کہ

وہ منادیٰ «علامت رفع پر مبنی ہوگا» یعنی جس اسم کا حالت رفعی میں جو اعراب ہوتا ہے اس پر مبنی ہوگا۔ اور علامت رفع: تثنیہ، جمع مذکر سالم، اسم مقصور اور اسم منقوص کے غیر میں ضمۂ لفظی ہے جیسے یَازَیْدُ، یَارَجُلُ. اور تثنیہ میں الف ہے. جیسے یَازَیْدَانِ، یَارَجُلَانِ. اور جمع مذکر سالم میں واؤ ہے جیسے یَامُسْلِمُوْنَ.

اور اسم مقصور واسم منقوص میں ضمۂ تقدیری ہے جیسے یَامُوْسٰی (اسم مقصور)، یَاقَاضِیْ (اسم منقوص)

(٦) «منادیٰ مفرد معرفہ» کی پانچ مثالیں کیوں ذکر فرمائیں؟:

تو اس کا جواب یہ ہے کہ

مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے ان پانچ مثالوں کے ذریعہ اسم متمکن کی سولہ قسموں سے ان چار قسموں کے علاوہ جو مضاف ہوتی ہیں باقی بارہ قسموں کو داخل کیا ہے.

اس کی توضیح یہ ہے

کہ "منادیٰ" کہنے سے اسم متمکن کی سولہ قسمیں داخل ہوئیں، "مفرد" (یعنی مضاف اور مشابہ مضاف نہ ہونا) کہنے سے سولہ قسموں سے چار قسمیں یعنی (۱) اسمائے ستہ مکبرہ، موحدہ، مضاف بغیر یائے متکلم (۲) کلا وکلتا مضاف بمضمر (۳) غیر جمع مذکر سالم مضاف بیائے متکلم (۴) جمع مذکر سالم مضاف بیائے متکلم نکل گئے کیونکہ وہ مضاف ہوتے ہیں، اور باقی بارہ قسموں کو مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے پانچ مثالوں کے ذریعہ بیان فرمایا: وہ اس طرح ہے کہ

=

= (۱) یَازَیْدُ (یعنی علامت رفع ضمہ لفظی پر مبنی ہے) کے ذریعہ مفرد منصرف صحیح، مفرد منصرف جاری مجرائے صحیح، جمع مکسر منصرف، جمع مؤنث سالم اور غیر منصرف ان پانچ قسموں کو داخل کیا ہے. کیونکہ ان پانچ قسموں میں علامت رفع ضمہ لفظی ہے.

(۲) یَازَیْدَانِ (یعنی علامت رفع الف ماقبل مفتوح پر مبنی ہے) کے ذریعہ کلا وکلتا مضاف بمضمر کے سوا تثنیہ حقیقی اور تثنیہ صوری ان دونوں قسموں کو داخل کیا۔

(۳) یَامُسْلِمُوْنَ (یعنی علامت رفع واؤ ماقبل مضموم پر مبنی ہے) کے ذریعہ جمع کی تینوں قسموں یعنی جمع حقیقی، جمع معنوی اور جمع صوری کو داخل کیا.

(۴) یَا مُوْسٰی (یعنی علامت رفع ضمہ تقدیری پر مبنی ہے) کے ذریعہ اسم مقصور کو داخل کیا.

(۵) یَاقَاضِیْ (یعنی علامت رفع ضمہ تقدیری پر مبنی ہے) کے ذریعہ اسم منقوص کو داخل کیا.

## فائدۂ نافعہ

علامت رفع ضمہ تقدیری کے ذریعہ اسم مقصور اور اسم منقوص دونوں کو ایک ساتھ داخل کرنا ممکن تھا اس کے باوجود دو مثالیں کیوں لائی گئیں؟

الجواب

ان دونوں میں کچھ فرق ہے

(۱) ان دونوں میں ایک یعنی مُوْسٰی قبل النداء معرفہ ہے اور قَاضِیْ ندا کے ذریعہ معرفہ ہوا ہے.

(۲) مُوْسٰی میں اعراب کا لفظوں میں آنا محال ہے اس لیے تقدیری ہے اور قَاضِیْ میں اعراب کا لفظوں میں آنا محال تو نہیں البتہ ثقالت کا باعث ہے اس لیے تقدیری ہے. ان فروق کی بناپر دو مثالیں لائی گئیں.

فصل دوم: در حروف عاملہ در فعل مضارع وآں بر دو قسم ست: قسم اول حروفیکہ فعل مضارع را بنصب کنند وآں چہار ست. اول: أَنْ چوں أُرِيْدُ أَنْ تَقُوْمَ و أَنْ با فعل بمعنی مصدر باشد. یعنی أُرِيْدُ قِيَامَکَ. وبدیں سبب اورا مصدریہ گویند. دوم: لَنْ چوں لَنْ يَخْرُجَ زَيْدٌ ولن برائے تاکید نفی است. سوم: كَيْ چوں أَسْلَمْتُ كَيْ أَدْخُلَ الجَنَّةَ. چہارم: إِذَنْ چوں إِذَنْ أُكْرِمَکَ در جواب کسے کہ گوید أَنَا آتِيکَ غَدًا.

## فعل مضارع میں عمل کرنے والے حروف کا بیان

ان کی دو قسمیں ہیں :

(۱) حروف ناصبہ در فعل مضارع. (۲) حروف جازمہ در فعل مضارع.

## (۱) حروف ناصبہ در فعل مضارع کا بیان

مذکورہ عبارت میں تین باتوں کا ذکر ہے : (۱)حروف ناصبہ کی تعریف، تعداد مع حروف (۲) ان کے لفظی اور معنوی عمل مع مثال (۳) مثالوں کی تراکیب.

پہلی بات (**حروف ناصبہ کی تعریف، تعداد مع حروف**) کی تفصیل:

حروف ناصبہ کی تعریف:

حروف ناصبہ وہ حروف ہیں جو فعل مضارع کو نصب دیتے ہیں. (فتحۂ لفظی جیسے لَنْ يَضْرِبَ، یا فتحۂ تقدیری جیسے لَنْ يَرْضٰى، یا حذف نون اعرابی کے ذریعہ جیسے لَنْ يَضْرِبَا)

تعداد اور حروف:

حروف ناصبہ در فعل مضارع چار ہیں اور وہ یہ ہیں: (۱) أَنْ (۲) لَنْ (۳) كَيْ (۴) إِذَنْ.

دوسری بات (حروف ناصبہ کے لفظی اور معنوی عمل مع مثال) کی تفصیل:

## حروف ناصبہ در فعل مضارع چار ہیں

| شمار | حروف | لفظی عمل | معنوی عمل | مثال |
|---|---|---|---|---|
| ۱ | أَنْ | یہ فعل مضارع کو نصب دیتا ہے | یہ اپنے مدخول فعل مضارع کو مصدر کے معنی میں کر دیتا ہے، اس لیے اس کو أَنْ مصدریہ کہتے ہیں | أُرِيْدُ أَنْ تَقُوْمَ أَيْ أُرِيْدُ قِيَامَكَ. يُرِيْدُ اللهُ أَنْ يُخَفِّفَ عَنْكُمْ. |
| ۲ | لَنْ | یہ بھی فعل مضارع کو نصب دیتا ہے | فعل مضارع کو مستقبل منفی مؤکد کے معنی میں کر دیتا ہے۔ | لَنْ يَخْرُجَ زَيْدٌ. لَنْ يَخْلُقُوْا ذُبَابًا. |
| ۳ | كَيْ | یہ بھی فعل مضارع کو نصب دیتا ہے | اس کے ماقبل کو مابعد کا سبب بنا دیتا ہے اور اپنے مابعد ماقبل کے مسبب ہونے پر دلالت کرتا ہے۔ | أَسْلَمْتُ كَيْ أَدْخُلَ الْجَنَّةَ. اِسْتَقِمْ كَيْ تُفْلِحَ. |
| ۴ | إِذَنْ | یہ بھی فعل مضارع کو نصب دیتا ہے | یہ فعل مضارع کو مستقبل کے ساتھ خاص کر دیتا ہے اور کسی بات کے جواب میں آتا ہے | إِذَنْ أُكْرِمَكَ در جواب کسیکہ گوید أَنَا آتِيْكَ غَدًا. إِذَنْ تُفْلِحَ در جواب کسیکہ گوید سَأَجْتَهِدُ- إِنْ شَاءَ اللهُ. |

معلوم رہے کہ أَنْ فعل مضارع کو نصب دینے کے لیے شرط یہ ہے کہ وہ فعلِ یقین کے بعد واقع نہ ہو ورنہ وہ أَنْ مخففہ من المثقلہ ہوگا اور اس کے بعد کا فعل مرفوع ہوگا۔ جیسے ﴿أَفَلَا يَرَوْنَ أَلَّا يَرْجِعُ إِلَيْهِمْ قَوْلًا﴾ [طٰہ:۸۹] کہ یہاں أَنْ دراصل أَنَّهُ بالتشدید تھا تخفیفاً أَنْ بالسکون کیا گیا اور اسم کو حذف کیا گیا، کہ وہ فعل یقین "لَا يَرَوْنَ" کے بعد واقع ہے۔ (جامع الدروس: ص/۱۶۷) اور جیسے ﴿عَلِمَ أَنْ سَيَكُوْنُ ...﴾ [المزمل:۲۰]

## تیسری بات (مثالوں کی تراکیب) کی تفصیل:

(۱) أُرِیْدُ أَنْ تَقُوْمَ. (میں تیرے قیام کا ارادہ کرتا ہوں)

ترکیب: أُرِیْدُ فعل ضمیر أنا مستتر فاعل، أَنْ مصدریہ، تَقُوْمَ فعل ضمیر أنت مستتر فاعل. فعل بافاعل جملہ فعلیہ بتاویل مصدر ہو کر مفعول بہ. فعل بافاعل و مفعول بہ جملہ فعلیہ خبریہ.

أُرِیْدُ قِیَامَکَ:

أُرِیْدُ فعل بافاعل، قِیَامَکَ مرکب اضافی اس کا مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ.

(۲) لَنْ یَخْرُجَ زَیْدٌ: (زید ہرگز نہیں نکلے گا) لَنْ یَخْرُجَ فعل زَیْدٌ فاعل، فعل بافاعل جملہ فعلیہ خبریہ.

(۳) أَسْلَمْتُ کَيْ أَدْخُلَ الْجَنَّةَ: (میں اسلام لایا تاکہ جنت میں داخل ہو جاؤں)

ترکیب: أَسْلَمْتُ فعل، ضمیر بارز تُ فاعل، فعل بافاعل جملہ فعلیہ ہو کر سبب. کَيْ حرف ناصب أَدْخُلَ فعل ضمیر أنا مستتر فاعل الْجَنَّةَ مفعول بہ یا مفعول فیہ، فعل بافاعل و مفعول جملہ فعلیہ ہو کر مسبب.

بعض نحویوں نے اس کی ترکیب اس طرح کی ہے کہ

أَسْلَمْتُ فعل بافعل، لام حرف جار محذوف، کَيْ ناصبہ تعلیلیہ، أَدْخُلَ...... الخ جملہ فعلیہ ہو کے بتاویل مفرد مجرور، جار با مجرور متعلق أسلمت فعل کے ساتھ پھر جملہ فعلیہ۔

(۴) أَنَا آتِیْکَ غَدًا: (میں آئندہ کل تیرے پاس آؤنگا)

ترکیب: أَنَا مبتدا، آتِيْ فعل ضمیر أنا مستتر فاعل، کَ ضمیر منصوب متصل مفعول بہ، غَدًا مفعول فیہ ظرف زمان، فعل بافاعل و مفعول بہ و مفعول فیہ جملہ فعلیہ ہو کر خبر، مبتدا مع خبر جملہ اسمیہ خبریہ.

ترکیب:

إِذَنْ أُکْرِمَکَ: (میں اس وقت تیرا اکرام کرونگا) إِذَنْ حرف ناصب، أُکْرِمَ فعل ضمیر أنا مستتر فاعل، کَ ضمیر منصوب متصل مفعول بہ، فعل بافاعل و مفعول بہ جملہ فعلیہ خبریہ.

بدانکه أَنْ بعد از شش حروف مقدر باشد و فعل مضارع را نصب کند: حَتّٰی نحو مَرَرْتُ حَتّٰی أَدْخُلَ الْبَلَدَ، ولام جحد نحو مَا كَانَ اللهُ لِيُعَذِّبَهُمْ، وأَوْ بمعنی إِلٰی أن یا إِلَّا أن نحو لَأَلْزَمَنَّکَ أَوْ تُعْطِيَنِيْ حَقِّيْ. وواوُالصرف ولام كَيْ وفاء که در جواب شش چیز ست: امر و نہی و نفی واستفہام و تمنی و عرض وأَمْثِلَتُهَا مَشْهُوْرَةٌ

## حروف ستہ کا بیان جن کے بعد أَنْ مقدر رہتا ہے

عبارت میں تین اہم باتیں ہیں:

(۱) ان حروف ستہ کا مع مثال بیان جن کے بعد أَنْ مقدر رہکر فعل مضارع کو نصب دیتے ہیں اور مثالوں کی تراکیب (۲) لام جحد، لام كَيْ، واؤ صرف اور فائے سببیہ کی تعریف مع شرائط اور مابین فرق (۳) "وأَمْثِلَتُهَا مَشْهُوْرَةٌ" کی نحوی تحقیق مع ترجمہ و مطلب.

پہلی بات (حروف ستہ کا مع مثال بیان اور مثالوں کی تراکیب) کی تفصیل:

معلوم رہے کہ

چھ حروف کے بعد أَنْ مقدر رہکر فعل مضارع کو نصب دیتا ہے اور وہ یہ ہیں:

(۱) حَتّٰی　　　(۲) لام جحد

(۳) وہ أَوْ جو إِلٰی یا إِلَّا کے معنی میں آتا ہے جو إِلٰی یا إِلَّا أَنْ مقدرہ پر داخل ہوتا ہے.

(۴) واوِ صرف　　　(۵) فائے سببیہ یعنی وہ فا جو چھ چیزیں یعنی امر، نہی، نفی، استفہام، تمنی اور عرض میں سے کسی ایک کے جواب میں آتا ہے

(۶) لام كَيْ. یعنی وہ لام جو كَيْ کے معنی میں ہو اور یہ دلالت کرے کہ اس کا ماقبل مابعد کے لیے سبب ہے.

## ہر ایک کی مثالیں مع تطبیق

| شمار | حروف ستہ | مثال | تطبیق |
| --- | --- | --- | --- |
| ۱ | حَتّٰی | مَرَرْتُ حَتّٰی أَدْخُلَ الْبَلَدَ | اس مثال میں حَتّٰی کے بعد أَنْ مقدر رہکر أَدْخُلَ فعل مضارع کو نصب دیا |
| ۲ | لام جحد | مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ | اس مثال میں لام جحد کے بعد أَنْ مقدر رہکر يُعَذِّبَ فعل مضارع کو نصب دیا |
| ۳ | وہ أَوْ جو إِلٰی یا إِلَّا کے معنی میں آتا ہے..... | لَأَلْزَمَنَّكَ أَوْ تُعْطِيَنِي حَقِّيْ | اس مثال میں أَوْ کے بعد أَنْ مقدر رہکر تُعْطِيَ فعل مضارع کو نصب دیا |
| ۴ | واوِ صرف | شاعر کا قول: لَاتَنْهَ عَنْ خُلُقٍ وَتَأْتِيَ مِثْلَهُ عَارٌ عَلَيْكَ إِذَا فَعَلْتَ عَظِيْمٌ | اس مثال کے وَتَأْتِيَ میں واوِ صرف کے بعد أَنْ مقدر رہکر تَأْتِيَ فعل مضارع کو نصب دیا |
| ۵ | وہ فا جو اشیائے ستہ یعنی امر، نہی، نفی، استفہام، تمنی اور عرض میں سے کسی ایک کے جواب میں آتا ہے | زُرْنِيْ فَأُكْرِمَكَ | اس مثال میں فا کے بعد أَنْ مقدر رہکر أُكْرِمَ فعل مضارع کو نصب دیا |
| ۶ | لام كَيْ | أَسْلَمْتُ لِأَدْخُلَ الْجَنَّةَ | اس مثال میں لام كَيْ کے بعد أَنْ مقدر رہکر أَدْخُلَ فعل مضارع کو نصب دیا. |

ذیل کی مثالوں میں حرف ناصب ملفوظ ہے یا مقدر؟ تعیین کر کے نصب اور منصوب کی نشاندہی کرو۔

وَأَنْ تَصُومُوا خَيْرٌ لَكُمْ. لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَا أُنْذِرَ آبَاؤُهُمْ. لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوا. كَيْ نُسَبِّحَكَ كَثِيْرًا. وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيعَ إِيمَانَكُمْ. وَلَا تَنَازَعُوا فَتَفْشَلُوا وَتَذْهَبَ رِيحُكُمْ. إِذَنْ لَاتَمْرَضَ [قُلْتَ جَوَابًا لِمَنْ قَالَ: أَنَامُ مُبَكِّرًا بَعْدَ الْعِشَاءِ.] مَاكُنْتُ لِأَكْذِبَ. تَعَلَّمْ فَتَفُوزَ. لَأَقْتُلَنَّكَ أَوْ تُسْلِمَ حَقِّيْ. هَلْ لَكَ مِنْ صَدِيْقٍ فَتَذْهَبَ إِلَيْهِ. كُنْ قَاضِيًا وَتَعْدِلَ. وَلَا تَطْغَوْا فِيهِ فَيَحِلَّ عَلَيْكُمْ، لَاتَكْذِبْ وَتُعَاشِرَ الْكَاذِبِيْنَ.

## مثالوں کی تراکیب:

(۱) مَرَرْتُ حَتّٰی أَدْخُلَ الْبَلَدَ: (میں شہر میں داخل ہونے تک گذرا)

ترکیب:

مَرَرْتُ فعل، ضمیر بارز تُ فاعل، حَتّٰی حرف جار، أن ناصبہ مقدرہ، أَدْخُلَ فعل ضمیر مستتر أنا فاعل، الْبَلَدَ، مفعول بہ یا مفعول فیہ. فعل بافاعل و مفعول جملہ ٔفعلیہ ہو کر بتاویل مصدر مجرور، جار و مجرور مررت فعل کے ساتھ متعلق ہیں، فعل بافاعل و متعلق جملہ ٔفعلیہ خبریہ.

(۲) ﴿ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ ﴾ [الأنفال:٣٣] : (اللہ تعالی ان کو عذاب دینے کا قصد بھی کرنے والا نہیں[عند البصریین]. اللہ تعالی ان کو ضرور عذاب نہ دینگے[عند الکوفیین]

### علمائے بصریین کے نزدیک اس کی ترکیب :

(جو لام جحد کو حرف جار مان کر شبہ فعل محذوف کے ساتھ اس کا تعلق کرتے ہیں)

مَاكَانَ فعل ناقص، لفظ اللّٰهُ اسم ناقص، لام حرف جار، أن ناصبہ مقدرہ، يُعَذِّبَهُمْ فعل بافاعل ومفعول بہ جملہ ٔفعلیہ ہو کر بتاویل مصدر مجرور، جار و مجرور قَاصِدًا شبہ فعل کے ساتھ متعلق ہو کر خبر ناقص. فعل ناقص اپنے اسم و خبر سے ملکر جملہ ٔفعلیہ یا اسمیہ.

### علمائے کوفیین کے نزدیک اس کی ترکیب :

(جن کے نزدیک لام جحد خود فعل مضارع کا عامل ناصب ہے۔ پس وہ حرف جر نہ ہونے کی وجہ سے کسی فعل یا شبہ فعل کے ساتھ اس کا تعلق نہ ہو گا۔)

مَاكَانَ فعل ناقص، لفظ اللّٰهُ اسم ناقص، لام حرف ناصب، يُعَذِّبَهُمْ فعل بافاعل و مفعول بہ جملہ ٔفعلیہ ہو کر خبر ناقص، فعل ناقص اپنے اسم و خبر کے ساتھ ملکر جملہ ٔفعلیہ یا جملہ ٔاسمیہ.

اور[وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الغَيْبِ﴾ [آل عمران:١٧٩] ﴿لَمْ يَكُنِ اللّٰهُ لِيَغْفِرَ﴾ [النساء:١٣٧]

مذکور دونوں مثالیں بھی لام جحد کی ہیں اور ان کی ترکیب مذکورہ طرز پر ہے.

(۳) لَأَلْزَمَنَّكَ أَوْ تُعْطِيَنِيْ حَقِّيْ.

اس عبارت کی تقدیر دو طرح ہوگی

(۱) جب أَوْ بمعنی إلی ہو [یہ جمہور نحاۃ کا قول ہے] تو تقدیری عبارت ہوگی: لَأَلْزَمَنَّكَ إِلَى أَنْ تُعْطِيَنِيْ حَقِّيْ (میں تجھے چمٹے رہونگا میرے حق ادا کرنے تک)

ترکیب:

لَأَلْزَمَنَّ فعل، ضمیر أنا مستتر فاعل، كَ ضمیر منصوب متصل مفعول بہ، إِلَى حرف جر، أَنْ ناصب مقدر، تُعْطِيَ فعل بافاعل، نون وقایہ یائے متکلم مفعول بہ اول، حَقِّيْ مرکب اضافی مفعول بہ ثانی، فعل بافاعل ودونوں مفعول بہ جملہ فعلیہ ہوکر بتاویل مصدر مجرور، جار ومجرور متعلق لَأَلْزَمَنَّ فعل کے ساتھ، فعل بافاعل ومفعول بہ ومتعلق جملہ فعلیہ۔

(۲) أَوْ بمعنی إِلَّا ہو [یہ امام سیبویہ کا قول ہے] تو تقدیری عبارت ہوگی: لَأَلْزَمَنَّكَ فِيْ كُلِّ وَقْتٍ إِلَّا فِيْ وَقْتِ أَنْ تُعْطِيَنِيْ حَقِّيْ۔ (میں تجھے ہر وقت چمٹے رہونگا مگر میرے حق ادا کرنے تک)

ترکیب:

لَأَلْزَمَنَّ فعل، ضمیر مستتر أنا فاعل، كَ ضمیر منصوب متصل مفعول بہ، فِيْ حرف جار، كُلِّ وَقْتٍ مرکب اضافی مجرور، جار با مجرور مستثنیٰ منہ، إِلَّا حرف استثنا، فِيْ حرف جار، وَقْتِ مضاف، أَنْ ناصبہ مقدرہ، تُعْطِيَ فعل بافاعل، نون وقایہ یائے متکلم مفعول بہ اول، حَقِّيْ مرکب اضافی مفعول بہ ثانی، فعل بافاعل ودونوں مفعول بہ جملہ فعلیہ ہوکر بتاویل مصدر وَقْتِ مضاف کا مضاف الیہ، پھر مرکب اضافی مجرور، جار با مجرور مستثنیٰ، مستثنیٰ منہ با مستثنیٰ متعلق لَأَلْزَمَنَّ فعل کے ساتھ، فعل بافاعل ومفعول بہ ومتعلق جملہ فعلیہ۔

دوسری بات (لام جحد، لام کَيْ، واؤ صرف اور فائے سببیہ کی تعریف مع شرائط اور مابین فرق) کی تفصیل:

## لام جحد کی تعریف:

جحد کے لغوی معنی: انکار کرنا.

اصطلاحی معنی:

لام جحد وہ لام ہے جو اَلْكَوْنُ مصدر کے ماضی منفی کی خبر پر نفی کی تاکید کے لیے آتا ہے، چاہے لفظا ماضی منفی ہو جیسے ارشاد گرامی: ﴿وَمَا كَانَ اللهُ لِيُعَذِّبَهُمْ﴾ [الأنفال:۳۳] اور [وَمَا كَانَ اللهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الغَيْبِ﴾ [آل عمران:۱۷۹]، یا معنی ماضی منفی ہو جیسے باری تعالی کا قول: ﴿لَمْ يَكُنِ اللهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ﴾ [النساء:۱۳۷]

## لام کَيْ کی تعریف:

لام کَيْ وہ لام ہے جو اپنے ماقبل کا مابعد کے لیے سبب ہونے پر دلالت کرتا ہے، جیسے أَسْلَمْتُ لِأَدْخُلَ الْجَنَّةَ.

## لام کَيْ اور لام جحد کے درمیان فرق

ان کے درمیان لفظی اور معنوی ہر اعتبار سے فرق ہے.

لفظی فرق دو ہیں:

(۱) لام جحد کا كَانَ منفی کی خبر میں داخل ہونا ضروری ہے۔ اور "لام کَيْ" كَانَ منفی کی خبر میں داخل ہونا ضروری نہیں. (۲) لام جحد کے بعد أَنْ مقدر رہنا ضروری ہے اور لام کَيْ میں یہ ضروری نہیں بلکہ ظاہر بھی ہو سکتا ہے.

معنوی فرق بھی دو ہیں:

(۱) "لام کَيْ" سبب بتانے کے لیے آتا ہے اور لام جحد نفی کی تاکید کے لیے آتا ہے.

(۲) "لام کَيْ" معنیٔ سببیت پر دلالت کرنے کی وجہ سے اگر لفظ سے اس کو ساقط کر دیا جائے تو معنی فاسد ہو جاتا ہے اور لام جحد حرف زائد ہونے کی وجہ سے اس کو کلام سے ساقط کر دینے سے معنیٔ مقصود میں کوئی خلل نہیں ہوتا. [از درِ بے نظیر: ص/۲۱۳]

## كَيْ اور لام كَيْ کے مابین فرق

**ان کے درمیان چند اعتبار سے فرق ہے**

(۱) "لام كَيْ" حرف جار ہے اور "كَيْ" حرف ناصب.

(۲) "لام كَيْ" حرف ناصب نہیں بلکہ اس کے بعد أَنْ مقدر رہکر فعل مضارع کو نصب دیتا ہے اور "كَيْ" مستقل ایک حرف ناصب ہونے کی وجہ سے وہ خود فعل مضارع کو نصب دیتا ہے۔

(۳) "لام كَيْ" کے بعد کبھی أَنْ مذکور ہوتا ہے جیسے ﴿لِئَلَّا يَكُونَ لِلنَّاسِ عَلَيْكُمْ حُجَّةٌ﴾ [البقرة:۱۵۰] اور "كَيْ" کے بعد أَنْ مذکور ہونا جائز نہیں ورنہ اجتماع حرفین ناصبین لازم آئے گا.

## واوٴ صرف کی تعریف اور اس کے لیے شرائط کا بیان

### واوٴ صرف کی تعریف:

**صرف کے لغوی معنی** : روکنا، بازرکھنا. پس واوٴ صرف کے معنی- روکنے کا واوٴ.

**اصطلاحی معنی :**

واوِ صرف وہ واوٴ ہے جس کے مابعد کا عطف اس کے ماقبل پر کرنا بغیر تاویل صحیح نہ ہو نیز اپنے مدخول پر اس چیز کا اعادہ کرنا جائز نہ ہو جو معطوف علیہ کے شروع میں ہے. جیسے شاعر ابوالاسود دوٴلی کا شعر:

| | | |
|---|---|---|
| لَاتَنْهَ عَنْ خُلُقٍ وَتَأْتِيَ مِثْلَهٗ | ۱ | عَارٌ عَلَيْكَ إِذَا فَعَلْتَ عَظِيْمٌ. |

مذکورہ شعر میں وَتَأْتِيَ کا واوٴ واوٴ صرف ہے اور اس کے بعد أَنْ مقدر رہکر تَأْتِيَ کو نصب دیا.

اب یہاں لَاتَنْهَ... جملہ انشائیہ ہے اور وَتَأْتِيَ .... جملہ خبریہ ہے اور ظاہر ہے کہ عطف الخبر علی الانشاء جائز نہیں، لہذا تَأْتِيَ کا عطف ماقبل پر صحیح نہیں۔ نیز معطوف علیہ کے شروع میں جو "لَا" ہے اس کو واوٴ صرف کے مدخول تَأْتِيَ پر اعادہ کرنا جائز نہیں ورنہ شعر کے معنی بدل جائے گا اور شعر کا مطلب کچھ کا کچھ ہو جائے گا. [از درِ بے نظیر: ص/۲۱۴]

[جو غور کرنے سے یا نحو میر کا حاشیہ مطالعہ کرنے سے آپ کو معلوم ہو جائے گا، طوالت کے خوف سے چھوڑ دیا گیا۔]

## واؤ صرف کے لیے شرط

واؤ صرف کے بعد أن مقدر رہکر فعل مضارع کو نصب دینے کے لیے دو شرطیں ہیں

(۱) مصاحبت یعنی اس کے ما قبل اور ما بعد کے مضمون کا حصول ایک زمانہ میں ہونا۔

(۲) وہ واؤ اشیاء ستہ یعنی امر، نہی، نفی، استفہام، تمنی اور عرض میں سے کسی ایک کے جواب میں واقع ہونا۔

## واؤ صرف کے اشیاء ستہ بامثال

| شمار | اشیاء ستہ | مثال | شمار | اشیاء ستہ | مثال |
|---|---|---|---|---|---|
| ۱ | امر | زُرْنِيْ وَأُكْرِمَكَ | ۴ | استفہام | هَلْ عِنْدَكُمْ مَاءٌ وَأَشْرَبَهُ |
| ۲ | نہی | لَاتَأْكُلِ السَّمَكَ وَتَشْرَبَ اللَّبَنَ | ۵ | تمنی | لَيْتَ لِيْ مَالًا وَأُنْفِقَهُ |
| ۳ | نفی | مَا تَأْتِيْنَا وَتُحَدِّثَنَا | ۶ | عرض | أَلَاتَنْزِلُ بِنَا وَتُصِيْبَ خَيْرًا |

## فائے سببیہ کی تعریف اور شرائط کا بیان

### فائے سببیہ کی تعریف :

فائے سببیہ وہ فا ہے جو اپنے ما قبل کا ما بعد کے لیے سبب ہونے پر دلالت کرتا ہے۔

فائے سببیہ کے بعد أنْ مقدر رہکر فعل مضارع کو نصب دینے کے لیے دو شرطیں ہیں:

(۱) سببیت یعنی اس کا ما قبل ما بعد کے لیے سبب ہونا۔

(۲) وہ فاء اشیاء ستہ یعنی امر، نہی، نفی، استفہام، تمنی اور عرض میں سے کسی ایک کے جواب میں واقع ہونا۔

## فائے سببیہ کے اشیاء ستہ بامثال

| شمار | اشیاء ستہ | مثال | شمار | اشیاء ستہ | مثال |
|---|---|---|---|---|---|
| ۱ | امر | زُرْنِيْ فَأُكْرِمَكَ | ۴ | استفہام | هَلْ عِنْدَكُمْ مَاءٌ فَأَشْرَبَهُ |
| ۲ | نہی | لَاتَكْذِبْ فَتُعَاقَبَ | ۵ | تمنی | لَيْتَ لِيْ مَالًا فَأُنْفِقَهُ |
| ۳ | نفی | مَا تَأْتِيْنَا فَتُحَدِّثَنَا | ۶ | عرض | أَلَاتَنْزِلُ بِنَا فَتُصِيْبَ خَيْرًا |

## تیسری بات(" وأَمثِلَتُهَا مَشهُورَةٌ " کی نحوی تحقیق مع ترجمہ ومطلب ) کی تفصیل:

# وأمثلتها مشهورة

مذکورہ عبارت کی نحوی تحقیق اور مطلب کے بارے چند باتیں ہیں:

(۱) عبارت کی تشکیل: " وَأَمثِلَتُهَا مَشهُورَةٌ " [ أَمثِلَةٌ یہ مِثَالٌ کی جمع ہے]

(۲) ترجمہ: ان کی مثالیں مشہور ہیں.

(۳) " أَمثِلَتُهَا " کی ضمیر مجرور متصل کا مرجع: تو اس کا مرجع دو چیزیں ہو سکتی ہیں.

(۱) آگے ذکر شدہ واؤ صرف، فائے سببیہ اور لام كَيْ، یہ اس لیے کہ مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا چھ چیزوں کے بعد أَنْ مقدر رہکر فعل مضارع کو نصب دیتا ہے پھر ان میں سے پہلی تین چیزوں کی مثالیں بیان کیں مگر باقی تین چیزوں کی مثالیں ذکر نہیں کیں اس لیے ضمیر مجرور متصل کا مرجع وہ تین چیزیں ہیں

(۲) واؤ صرف اور فائے سببیہ جو اشیاء ستہ کے جواب میں آتے ہیں ان اشیاء ستہ کی طرف یہ ضمیر راجع ہے، کیونکہ مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے ان اشیاء ستہ کو ذکر کرنے کے بعد مثال نہیں لائی.

(۴) عبارت کا مطلب: اس عبارت کا مطلب بھی دو ہیں

(۱) واؤ صرف ،فائے سببیہ اور لام كَيْ کی مثالیں مشہور ہیں: جیسے واؤ صرف: زُرْنِي وَأُكْرِمَكَ... [ کچھ پہلے ان کی مثالیں گذر چکیں، دیکھ لیجئے]

(۲) اشیاء ستہ یعنی امر، نہی، نفی، استفہام ، تمنی اور عرض کی مثالیں مشہور ہیں۔ جیسے زُرْنِي وَأُكْرِمَكَ... [کچھ پہلے ان کی مثالیں گذر چکیں، دیکھ لیجئے]

(۴) ترکیب: أَمثِلَتُهَا مرکب اضافی مبتدا، مَشهُورَةٌ خبر، مبتدا باخبر جملہ اسمیہ۔

---

(اسماء الأیام: السَّبتُ الأَحَدُ الإثنَينِ الثُّلَاثَاءُ الأَربِعَاءُ الخَمِيسُ الجُمُعَةُ...

اسماء الشہور: مُحَرَّم صَفَر رَبِيعُ الأَوَّل رَبِيعُ الثَّانِي جُمَادَى الأُولَى جُمَادَى الآخِرَة رَجَب شَعبَان رَمَضَان شَوَّال ذُو القَعدَة ذُو الحِجَّة )

قسم دوم حروفیکہ فعل مضارع را بجزم کنند وآں پنج است : لَمْ ولَمَّا ولام امر ولائے نہی وإِنْ شرطیہ چوں لَمْ یَنْصُرْ، لَمَّا یَنْصُرْ، لِیَنْصُرْ، لَاتَنْصُرْ، إِنْ تَنْصُرْ أَنْصُرْ.

بدانکہ إِنْ در دو جملہ رود چوں إِنْ تَضْرِبْ أَضْرِبْ، جملۂ اول را شرط گویند. وجملۂ دوم را جزا. و إِنْ برائے مستقبل است اگرچہ در ماضی رود چوں إِنْ ضَرَبْتَ ضَرَبْتُ. وایں جا جزم تقدیری بود زیرا کہ ماضی معرب نیست.

## (۲) حروف جازمہ در فعل مضارع کا بیان

یہاں تین باتیں قابل یاد ہیں:

(۱) حروف جازمہ کی تعریف، تعداد، حروف اور لفظی ومعنوی عمل مع مثال (۲) إِنْ شرطیہ کے لیے شرط، شرط وجزا کی صورتیں اور مثال کی ترکیب (۳) شرط اور جزا کے احکام.

پہلی بات (حروف جازمہ کی تعریف، تعداد، حروف اور لفظی ومعنوی عمل مع مثال) کی تفصیل:

حروف جازمہ کی تعریف:

حروف جازمہ وہ حروف ہیں جو فعل مضارع کو جزم دیتے ہیں. (سکون، یا حذف لام یا حذف نون اعرابی کے ذریعہ) [اصل میں فعل مضارع کے عوامل جازمہ چودہ ہیں. ان سے نو اسم ہونے کی وجہ سے یہاں ان کو ذکر نہ فرمایا، اسماء عاملہ میں ان کی بحث آرہی ہے، اور پانچ حروف جازمہ]

تعداد اور حروف :

حروف جازمہ پانچ ہیں اور وہ یہ ہیں : (۱) لَمْ (۲) لَمَّا (۳) لامِ امر (۴) لائے نہی (۵) إِنِ شرطیہ. (ہاں اول چار ایک فعل مضارع کو جزم دیں گے اور آخری حرف دو فعل مضارع کو)

## حروف جازمہ در فعل مضارع پانچ ہیں مع عمل ان کا ذکر

| شمار | حروف | لفظی عمل | معنوی عمل | مثال |
|---|---|---|---|---|
| ۱ | لَمْ | یہ فعل مضارع کو جزم دیتا ہے | یہ فعل مضارع کو ماضی منفی کے معنی میں کر دیتا ہے | لَمْ یَضْرِبْ زَیْدٌ. [زید نے نہیں مارا] |
| ۲ | لَمَّا | یہ بھی فعل مضارع کو جزم دیتا ہے | یہ بھی فعل مضارع کو ماضی منفی کے معنی میں کر دیگا البتہ اس میں استغراق کے معنی ہیں | لَمَّا یَضْرِبْ زَیْدٌ [زید نے اب تک نہیں مارا] |
| ۳ | لامِ امر | یہ بھی فعل مضارع کو جزم دیتا ہے | یہ طلب فعل کے لیے آتا ہے چاہے فاعل غائب سے یا فاعل متکلم سے، یا مفعول غائب سے یا مفعول مخاطب سے یا مفعول متکلم سے۔ (شرح مأۃ عامل: ص/۲۳) | لِیَضْرِبْ، لِأَضْرِبْ، لِیُضْرَبْ، لِتُضْرَبْ، لِأُضْرَبْ، لِنُضْرَبْ. |
| ۴ | لائے نہی | یہ بھی فعل مضارع کو جزم دیتا ہے | یہ طلب ترکِ فعل کے لیے آتا ہے چاہے فاعل غائب سے، یا فاعل مخاطب سے یا فاعل متکلم سے، یا مفعول غائب سے یا مفعول مخاطب سے یا مفعول متکلم سے۔ (شرح مأۃ عامل: ص/۲۳) | لَا یَضْرِبْ، لَاتَضْرِبْ، لَا أَضْرِبْ، لَا یُضْرَبْ، لَاتُضْرَبْ، لَا أُضْرَبْ، |
| ۵ | إِنْ شرطیہ | یہ بھی فعل مضارع کو جزم دیتا ہے | فعل ماضی پر داخل ہونے کی صورت میں اس کو مستقبل کے معنی میں کر دیتا ہے۔ اور فعل مضارع میں داخل ہو کر اس کو زمانۂ حال سے خالی کر کے مستقبل کے لیے خاص کر دیگا۔ | إِنْ ضَرَبْتَ ضَرَبْتُ إِنْ تَضْرِبْ أَضْرِبْ. [اِن شرطیہ ایک ہی ساتھ دو فعل مضارع کو جزم دیتا ہے باقی چار حروف جازمہ صرف ایک فعل مضارع کو جزم دیتے ہیں] |

دوسری بات (اِنْ شرطیہ کے لیے شرط، شرط وجزا کی صورتیں اور مثال کی ترکیب) کی تفصیل:

## اِنِ شرطیہ کے لیے شرط، شرط وجزا صورتیں کی اور شرط وجزا کی تعریف

اِنِ شرطیہ کے لیے دوشرطیں ہیں:

(۱) دوجملہ پر داخل ہونا.

(۲) پہلا جملہ جملہ فعلیہ ہی ہونا، ہاں دوسرا جملہ جملہ فعلیہ اور جملہ اسمیہ دونوں ہوسکتے ہیں. پہلے جملہ کو شرط اور دوسرے جملہ کو جزا کہتے ہیں.

اور یہاں شرط اور جزا کو ملانے سے کل چھ صورتیں نکلتی ہیں

## شرط اور جزا کی چھ صورتیں

| شمار | چھ صورتیں | مثال |
|---|---|---|
| ۱ | پہلا جملہ یعنی شرط- جملہ فعلیہ مضارعیہ، اور دوسرا جملہ یعنی جزا- بھی جملہ فعلیہ مضارعیہ ہے | إِنْ تَضْرِبْ أَضْرِبْ |
| ۲ | پہلا جملہ یعنی شرط- جملہ فعلیہ مضارعیہ، اور دوسرا جملہ یعنی جزا- جملہ فعلیہ ماضویہ ہے | إِنْ تَضْرِبْ ضَرَبْتُ |
| ۳ | پہلا جملہ یعنی شرط- جملہ فعلیہ مضارعیہ، اور دوسرا جملہ یعنی جزا- جملہ اسمیہ ہے | إِنْ تَضْرِبْ فَزَيْدٌ ضَارِبٌ |
| ۴ | پہلا جملہ یعنی شرط جملہ فعلیہ ماضویہ، اور دوسرا جملہ یعنی جزا بھی جملہ فعلیہ ماضویہ ہے | إِنْ ضَرَبْتَ ضَرَبْتُ |
| ۵ | پہلا جملہ یعنی شرط- جملہ فعلیہ ماضویہ، اور دوسرا جملہ یعنی جزا- جملہ فعلیہ مضارعیہ ہے | إِنْ ضَرَبْتَ أَضْرِبْ |
| ۶ | پہلا جملہ یعنی شرط- جملہ فعلیہ ماضویہ، اور دوسرا جملہ یعنی جزا- جملہ اسمیہ ہے | إِنْ ضَرَبْتَ فَزَيْدٌ ضَارِبٌ |

## شرط اور جزا کی تعریف کا ذکر

شرط کی تعریف: شرط وہ پہلا جملہ ہے جس کو دوسرے جملہ کے لیے سبب ٹھہرایا گیا ہو. جیسے إِنْ تَجْتَهِدْ تَفُزْ (اگر تو محنت کرے گا کامیاب ہو گا) میں تَجْتَهِدْ.

جزا کی تعریف: جزا وہ دوسرا جملہ ہے جس کو پہلے جملہ کے لیے مسبب بنایا گیا ہو. جیسے إِنْ تَجْتَهِدْ تَفُزْ) میں تَفُزْ.

وجہ تسمیہ: اس کو جزا اس لیے کہتے ہیں کہ وہ وقوع کے اعتبار سے اعمال کے بعد ملنے والی جزا سے مشابہ ہوتی ہے.

مثال کی ترکیب: إِنْ تَضْرِبْ أَضْرِبْ (اگر تو مارے گا میں بھی مارونگا)

ترکیب: إِنْ حرف شرط، تَضْرِبْ فعل بافاعل جملہ فعلیہ ہو کے شرط، أَضْرِبْ فعل بافاعل جملہ فعلیہ ہو کے جزا، شرط باجزا جملہ شرطیہ۔[ وَقِسْ عَلٰى هٰذَا إِعْرَابَ الْأَمْثِلَةِ الْبَاقِيَةِ]

تیسری بات (شرط اور جزا کے احکام) کی تفصیل:

### شرط اور جزا کے احکام

یہاں چند صورتیں ہیں ہر ایک کے حکم مندرجہ ذیل ہے.

| شمار | صورتیں | حکم | مثال |
|---|---|---|---|
| ۱ | شرط اور جزا دونوں فعل مضارع ہوں | تو اِنِ شرطیہ دونوں کو لفظا وجوبا جزم دے گا | إِنْ تَضْرِبْ أَضْرِبْ |
| ۲ | شرط اور جزا دونوں فعل ماضی ہوں | تو اِنِ شرطیہ لفظا عمل نہیں کرے گا البتہ دونوں وجوبا محلا مجزوم ہونگے | إِنْ ضَرَبْتَ ضَرَبْتُ |
| ۳ | شرط فعل مضارع ہو اور جزا فعل ماضی. | توشرط کو لفظا، وجوبا جزم دے گا اور جزا وجوبا محلا مجزوم ہو گا | إِنْ تَضْرِبْ ضَرَبْتُ |
| ۴ | شرط فعل ماضی ہو اور جزا فعل مضارع. | توشرط وجوبا محلا مجزوم ہو گا اور جزا کو لفظا جزم دینا جائز ہے] یعنی جزم بھی دیا جاسکتا ہے اور اپنی حالت پر چھوڑ بھی دی جاسکتی ہے] | إِنْ ضَرَبْتَ أَضْرِبْ / أَضْرِبُ. |

وبدانکہ چوں جزائے شرط جملۂ اسمیہ باشد یا امر یا نہی یا دعا فادر جزا آوردن لازم بود. چنانکہ گوئی: إِنْ تَأْتِنِيْ فَأَنْتَ مُكْرَمٌ، وإِنْ رَأَيْتَ زَيْدًا فَأَكْرِمْهُ، وإِنْ أَتَاكَ عَمْرٌو فَلَا تُهِنْهُ، وإِنْ أَكْرَمْتَنِيْ فَجَزَاكَ اللهُ خَيْرًا.

## جزا میں "فـــاء" لانے کے احکام

یہاں تین باتیں قابل یادداشت ہیں (۱) شرط کی جزا میں کب فالانا واجب ہے؟ (۲) کب جائز اور کب ناجائز؟ (۳) مثالوں کی تراکیب.

پہلی بات (شرط کی جزا میں کب فالانا واجب ہے؟ اس) کی تفصیل:

بارہ صورتوں میں شرط کی جزا میں فالانا واجب ہے، لیکن ہماری کتاب میں مصنف علام رحمۃ اللہ علیہ نے صرف چار صورتیں ذکر فرمائی ہیں. [ ہم کتاب میں ذکر کی ہوئی صورتیں پہلے بیان کریں گے ]

### "فـــاء" لانا واجب ہونے کی بارہ صورتیں

| تعداد | صورتیں | کتابی مثال | خارجی مثال |
|---|---|---|---|
| ۱ | جب شرط کی جزا جملۂ اسمیہ ہو | إِنْ تَأْتِنِيْ فَأَنْتَ مُكْرَمٌ | إِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ |
| ۲ | جب شرط کی جزا- امر ہو یعنی جملۂ امریہ ہو | إِنْ رَأَيْتَ زَيْدًا فَأَكْرِمْهُ | وَإِنْ حَكَمْتَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ |
| ۳ | جب شرط کی جزا- نہی ہو یعنی جملۂ نہیہ ہو | إِنْ أَتَاكَ عَمْرٌو فَلَا تُهِنْـــهُ | فَإِنْ أَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوْا عَلَيْهِنَّ سَبِيْلًا. |
| ۴ | جب شرط کی جزا- دعا ہو یعنی جملۂ دعائیہ ہو | إِنْ أَكْرَمْتَنِيْ فَجَزَاكَ اللهُ خَيْرًا | إِنْ أَحْسَنْتَ فَبَارَكَ اللهُ فِيْ عِلْمِكَ. |

اور جیسے جب ابو بکر رضی اللہ عنہ کی ذات پر طعن کیا تو فرمایا: إِنْ كُنْتَ صَادِقًا فَغَفَرَ اللهُ لِيْ وَإِنْ كُنْتَ كَاذِبًا فَغَفَرَ اللهُ لَكَ.

| | | |
|---|---|---|
| ۵ | جب شرط کی جزا جملہ استفہامیہ ہو | إِنْ جَاءَكَ زَيْدٌ أَفَأَنْتَ تُكْرِمُهُ ؟ |
| ۶ | جب جزا ماضی منفی بہ "ما" ہو | فَإِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَمَا سَأَلْتُكُمْ مِنْ أَجْرٍ |
| ۷ | جب جزا مضارع منفی بہ "ما" ہو | إِنْ لَمْ يَضْرِبْكَ زَيْدٌ فَمَا تَضْرِبُهُ |
| ۸ | جب جزا مضارع منفی بہ "لن" ہو | وَإِنْ تُعْرِضْ عَنْهُمْ فَلَنْ يَضُرُّوكَ شَيْئًا |
| ۹ | جب جزا فعل ماضی مع "قد" ہو | إِنْ يَسْرِقْ فَقَدْ سَرَقَ أَخٌ لَهُ مِنْ قَبْلُ |
| ۱۰ | جب جزا فعل جامد ہو | فَإِنْ كَرِهْتُمُوهُنَّ فَعَسٰى أَنْ تَكْرَهُوا شَيْئًا |
| ۱۱ | جب جزا پر حرف تنفیس "سین" داخل ہو | وَإِنْ تَعَاسَرْتُمْ فَسَتُرْضِعُ لَهُ أُخْرٰى. |
| ۱۲ | جب جزا پر حرف تسویف "سوف" داخل ہو | فَإِنِ اسْتَقَرَّ مَكَانَهُ فَسَوْفَ تَرَانِي |

ایسا ہی (۱۳) تمنی کے جواب میں فالانا واجب ہے جیسے لَيْتَ لِيْ مَالًا فَأُنْفِقَهُ. (۱۴) عرض کے جواب میں فاء لانا واجب ہے جیسے أَلَا تَنْزِلُ بِنَا فَتُصِيْبَ خَيْرًا. لہذا کلمہ میں فاء لانا واجب ہونے کی کل چودہ صورتیں ہیں.

دوسری بات (شرط کی جزا میں کب "فاء" لانا جائز اور کب ناجائز؟ اس) کی تفصیل:

دو صورتوں میں شرط کی جزا میں فالانا اور نہ لانا دونوں جائز ہیں .

## "فاء" لانا جائز ہونے کی دو صورتیں

| تعداد | صورتیں | "فاء" لانے کی مثال | "فاء" نہ لانے کی مثال |
|---|---|---|---|
| ۱ | جب شرط کی جزا مضارع مثبت ہو | وَمَنْ عَادَ فَيَنْتَقِمُ اللّٰهُ مِنْهُ | وَإِنْ يَكُنْ مِنْكُمْ أَلْفٌ يَغْلِبُوا أَلْفَيْنِ بِإِذْنِ اللّٰهِ |
| ۲ | جب جزا مضارع منفی بہ "لا" ہو | وَمَنْ جَاءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزٰى إِلَّا مِثْلَهَا | وَإِنْ تَعُدُّوا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوهَا |

## ایک صورت میں شرط کی جزا میں فالانا بالکل جائز نہیں

یعنی جبکہ جزا فعل ماضی بغیر قد ہو چاہے لفظاً ماضی ہو. جیسے إِنْ أَكْرَمْتَنِي أَكْرَمْتُكَ، یا معنًی ماضی ہو (یعنی نفی جحد بلم ہو) جیسے مَنْ لَمْ يَشْكُرِ النَّاسَ لَمْ يَشْكُرِ اللهَ . إِنْ تَضْرِبْ لَمْ أَضْرِبْ.

## ذیل کی مثالوں میں عوامل جازمہ اور مجزوم پھر جزم اور فائے جزائیہ کی کیفیت بیان کرو

وَإِنْ تُخَالِطُوهُمْ فَإِخْوَانُكُمْ. وَأَمَّا السَّائِلَ فَلَا تَنْهَرْ. إِنْ تَجْتَهِدْ فِي الدِّرَاسَةِ تَنْجَحْ فِي الْإِمْتِحَانِ. إِنْ كُنْتَ صَادِقًا فَغَفَرَ اللهُ لِي وَإِنْ كُنْتَ كَاذِبًا فَغَفَرَ اللهُ لَكَ. إِنْ لُمْتَنِي فَمَا لُمْتُكَ. وَمَنْ يَفْعَلْ ذٰلِكَ عُدْوَانًا وَظُلْمًا فَسَوْفَ نُصْلِيهِ نَارًا. إِذَا لَقِيتُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا زَحْفًا فَلَا تُوَلُّوهُمُ الْأَدْبَارَ. فَإِنْ آمَنُوا بِمِثْلِ مَا آمَنْتُمْ بِهِ فَقَدِ اهْتَدَوْا . وَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهُ. بَنَى الْأَمِيرُ قَصْرًا وَلَمَّا يَسْكُنْ فِيهِ. إِنْ تَذْهَبْ فَقَدْ أَذْهَبُ، إِنْ تَشْتَرِ أَشْتَرِ.

### ایک ضروری بات:

معلوم رہے کہ جزا پر فالانے یا نہ لانے کا دارومدار کلمۂ شرط کی معنوی تاثیر پر ہے۔ اگر (۱) وہ کلمۂ شرط جزا کو ماضی سے مستقبل کی طرف تبدیل کردے گا تو چونکہ اس کی تاثیر تام ہے اس لیے جزا پر فا نہیں لائیں گے، شرط و جزا میں تعلق کے لیے یہی معنوی تاثیر کافی ہے. جیسے إِنْ تَضْرِبْ ضَرَبْتُ. (۲) اور اگر جزا مضارع مثبت یا مضارع منفی بہ لا ہے جس میں حال اور استقبال دونوں کا احتمال ہے تو کلمۂ شرط نے اس میں کسی قدر اثر کیا ہے کہ اسے مستقبل کے ساتھ خاص کردیا، اس لیے فا کا نہ لانا جائز ہے، اور چونکہ ماضی کو مستقبل کے معنی میں نہیں کیا اور تاثیر تام نہ ہوئی اس لحاظ سے فا کالانا بھی جائز ہے۔ جیسے مثالیں گذر گئیں۔ (۳) اور اگر کلمۂ شرط نے جزا میں بالکل اثر نہ کیا تو فا کالانا واجب ہے تاکہ وہ شرط و جزا میں ربط پر دلالت کرے۔ اس کی چند صورتیں (بارہ صورتیں) ہیں جن میں سے کتاب میں چار صورتیں ذکر فرمائیں.

### تیسری بات (مثالوں کی تراکیب) کی تفصیل:

(۱) إِنْ تَأْتِنِي فَأَنْتَ مُكْرَمٌ. (اگر تو میرے پاس آئے گا تو تیرا اکرام کیا جائے گا)

ترکیب :

إِنْ حرف شرط، تَأْتِ فعل بافاعل، نون وقایہ یائے متکلم مفعول بہ / مفعول فیہ، فعل بافاعل ومفعول جملہ فعلیہ ہو کے شرط، ف جزائیہ، أَنْتَ مبتدا، مُكْرَمٌ خبر، مبتدا با خبر جملہ اسمیہ ہو کر جزا، شرط باجزا جملہ شرطیہ.

(۲) إِنْ رَأَيْتَ زَيْدًا فَأَكْرِمْهُ. (اگر تو زید کو دیکھے تو اس کا اکرام کر)

ترکیب :

إِنْ حرف شرط، رَأَيْتَ فعل بافاعل، زَيْدًا مفعول بہ، فعل بافاعل ومفعول بہ جملہ فعلیہ ہو کر شرط، ف جزائیہ، أَكْرِم فعل بافاعل، ہ ضمیر منصوب متصل مفعول بہ، فعل بافاعل ومفعول بہ ملکر جملہ فعلیہ امر یہ ہو کر جزا، شرط باجزا جملہ شرطیہ۔

(۳) إِنْ أَتَاكَ عَمْرٌو فَلَا تُهِنْهُ (اگر تیرے پاس عمرو آئے تو اس کو رسوا مت کر تو)

ترکیب :

إِنْ حرف شرط، أَتَا فعل، كَ ضمیر منصوب متصل مفعول بہ / فیہ، عَمْرٌو فاعل، فعل بافاعل ومفعول جملہ فعلیہ ہو کر شرط، ف جزائیہ، لَا تُهِنْهُ فعل بافاعل ومفعول بہ جملہ فعلیہ نہیہ ہو کے جزا، شرط باجزا جملہ شرطیہ.

(۴) إِنْ أَكْرَمْتَنِي فَجَزَاكَ اللهُ خَيْرًا. (اگر تو میرا اکرام کرے گا تو اللہ تعالی تجھے جزائے خیر دیگا)

ترکیب :

إِنْ حرف شرط، أَكْرَمْتَ فعل بافاعل، نون وقایہ یائے متکلم مفعول بہ، فعل بافاعل ومفعول بہ ملکر جملہ فعلیہ ہو کر شرط، ف جزائیہ، جَزَا فعل، كَ ضمیر منصوب متصل مفعول بہ اول، اللهُ فاعل، خَيْرًا مفعول بہ ثانی، فعل بافاعل اور دونوں مفعول ملکر جملہ فعلیہ دعائیہ ہو کے جزا، شرط باجزا جملہ شرطیہ.

اَلْحَمْدُ للهِ الَّذِيْ بِنِعْمَتِهِ تَمَّ الْبَابُ الْأَوَّلُ وَيَلِيْهِ الْبَابُ الثَّانِيْ.

## باب دوم در عمل افعال

بدانکہ ہیچ فعل غیر عامل نیست وافعال در عمل بر دو گونہ است قسم اول معروف. بدانکہ فعل معروف خواہ لازم باشد خواہ متعدی فاعل را برفع کند. چوں قَامَ زَيْدٌ وضَرَبَ عَمْرٌو. وشش اسم رابنصب کند. اول مفعول مطلق راچوں قَامَ زَيْدٌ قِيَامًا وضَرَبَ زَيْدٌ ضَرْبًا. دوم مفعول فیہ راچوں صُمْتُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وجَلَسْتُ فَوْقَكَ. سوم مفعول معہ راچوں جَاءَ الْبَرْدُ وَالْجُبَّاتِ أي مَعَ الْجُبَّاتِ. چہارم مفعول لہ راچوں قُمْتُ إِكْرَامًا لِزَيْدٍ وضَرَبْتُهُ تَأْدِيبًا. پنجم حال راچوں جَاءَ زَيْدٌ رَاكِبًا. ششم تمیز را وقتے کہ در نسبت فعل با فاعل ابہامے باشد چوں طَابَ زَيْدٌ نَفْسًا. اما فعل متعدی مفعول بہ رابنصب کند. چوں ضَرَبَ زَيْدٌ عَمْرًوا وایں عمل فعل لازم رانباشد.

## باب دوم درافعال عاملہ

### افعالِ عاملہ کی اجمالی فہرست

افعالِ عاملہ کل تیس ہیں اور وہ پانچ قسموں پر ہیں.

| شمار | افعال عاملہ | تعداد | شمار | افعال عاملہ | تعداد |
|---|---|---|---|---|---|
| ۱ | فعل لازم | ۱ | ۴ | افعالِ مقاربہ | ۴ |
| ۲ | فعل متعدی | ۴ | ۵ | افعال مدح وذم | ۴ |
| ۳ | افعالِ ناقصہ | ۱۷ | | مجموعہ | ۳۰ |

یہاں تین باتیں قابل ذکر ہیں: (۱) فعل کے عمل کا اجمالی بیان اور فعل معروف کی تعریف (۲) اجزائے جملہ فعلیہ کا تعارف اور فعل کے معمول کے بارے اجمالی بحث (۳) مصنف رحمۃ اللہ علیہ کا قول " وقتے کہ در نسبت فعل بافاعل ابہامے باشد" کی حکمت.

پہلی بات (فعل کے عمل کا اجمالی بیان اور فعل معروف کی تعریف) کی تفصیل:

فعل کے عمل کا اجمالی بیان: جاننا چاہئے کہ کوئی فعل غیر عامل نہیں بلکہ ہر فعل عامل ہوتا ہے.

فعل معروف کی تعریف:

فعل معروف وہ فعل ہے جس کی نسبت فاعل کی طرف ہو اور فاعل مذکور ہو۔ جیسے: ضَرَبَ زَیْدٌ (زید نے مارا) کہ اس مثال میں ضَرَبَ فعل معروف ہے کیونکہ اس کی نسبت زید فاعل کی طرف ہے اور وہ مذکور ہے.

وجہ تسمیہ: معروف صیغہ واحد، بحث اسم مفعول بمعنی معلوم ومذکور، چونکہ اس فعل کا فاعل مذکور ہے اس لیے اس کو فعل معروف کہتے ہیں.

فعل معروف کا عمل یہ ہے کہ وہ لازم ہو یا متعدی فاعل کو رفع اور چھ اسموں کو نصب دیتا ہے، اور فعل متعدی مفعول بہ کو بھی نصب دیتا ہے، اور یہ عمل فعل لازم کا نہیں کیونکہ وہ مفعول بہ چاہتا نہیں. اور فعل مجہول- فاعل کی جگہ میں مفعول بہ یا کسی اور مفعول کو رکھ کر اس کو رفع دیتا ہے اور باقی مفعولوں کو نصب دیتا ہے.

---

مخفی نہ رہے کہ مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے ایک سو عوامل کو تین ابواب میں بیان فرمایا اور عنوان قائم کیا "باب اول در حروف عاملہ " "باب دوم در عمل افعال" "باب سوم در اسمائے عاملہ" اب باب دوم کا عنوان باقی دونوں ابواب کے عنوان سے کچھ مختلف ہے اگر اس طرح عنوان قائم کرتے کہ باب دوم در افعال عاملہ تو سب عنوان ایک نہج پر ہوتے ، اس کے باوجود تبدیل کرنے کی وجہ یہ ہے کہ باب اول اور باب سوم کے عنوان سے سمجھا جاتا ہے کہ کچھ حروف غیر عامل ہیں ایسا ہی کچھ اسماء غیر عامل ہیں اور یہ بالکل سچ بھی ہے اور اگر باب دوم کا عنوان بھی اس نہج پر ہوتا تو سمجھا جاتا کہ کچھ افعال غیر عامل ہیں حالانکہ یہ درست نہیں کیونکہ سب افعال عامل ہیں اس لیے عنوان میں تبدیل کی گئی. اس جواب کی طرف خود مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی عبارت " بدانکہ ہیچ فعل غیر عامل نیست "میں اشارہ فرمایا ہے.

## دوسری بات اجزائے جملہ فعلیہ کا تعارف اور فعل کے معمول کے بارے اجمالی بحث:

### اجزائے جملہ فعلیہ کا تعارف

(معلوم رہے کہ اجزائے جملہ فعلیہ دس ہیں: ان کا تعارف یہ ہے

کسی کام کرنے یا ہونے کا نام فعل ہے، جس کے ساتھ فعل قائم ہو یا جس سے فعل صادر ہو وہ فاعل ہے، فاعل کا فعل جس پر واقع ہو وہ مفعول بہ ہے، فاعل کا فعل جس زمانہ میں واقع ہو وہ مفعول فیہ ظرف زمان ہے، فاعل کا فعل جس مکان میں واقع ہو وہ مفعول فیہ ظرف مکان ہے، جو مصدر مذکورہ فعل کے ہم معنی ہو وہ مفعول مطلق ہے، جو مصدر مذکورہ فعل کی علت بتائے وہ مفعول لہ ہے، جو اسم واوٴ بمعنی مع کے بعد واقع ہو وہ مفعول معہ ہے، اور جو اسم نکرہ فاعل یا مفعول بہ یا دونوں کی ہیئت بیان کرے وہ حال ہے، اور جو اسم نکرہ ماقبل کے ابہام کو دور کرے وہ تمیز ہے، جار با مجرور کا نام متعلِّق ہے اور جس فعل یا شبہ فعل کے ساتھ ان کا تعلق ہو وہ متعلَّق ہے۔ جیسے ذیل کی مثال میں سب اجزائے جملہ فعلیہ کو پہچان لو:

ضَرَبَ [فعل / متعلَّق] زَيْدٌ [فاعل] عَمْرًوا [مفعول بہ] ظُلْمًا [تمیز] مَشْدُوْدًا [حال] يَوْمَ الْجُمُعَةِ [مفعول فیہ ظرف زمان] أَمَامَ الْأَمِيْرِ [مفعول فیہ ظرف مکان] ضَرْبًا شَدِيْدًا [مفعول مطلق برائے نوع] فِيْ دَارِهِ [متعلِّق] تَأْدِيْبًا [مفعول لہ] وَأَخَاهُ /وَخَالِدًا [مفعول معہ]

### فعل کے معمول کے بارے اجمالی بحث

(۱) فعل لازم کے معمول سات ہیں

| شمار | معمول | مثال | شمار | معمول | مثال |
|---|---|---|---|---|---|
| ۱ | فاعل | قَامَ زَيْدٌ میں زَيْدٌ | ۵ | مفعول معہ | جَاءَ الْبَرْدُ وَالْجُبَّاتِ |
| ۲ | مفعول مطلق | قُمْتُ قِيَامًا میں قِيَامًا | ۶ | حال | جَاءَنِيْ زَيْدٌ رَاكِبًا |
| ۳ | مفعول فیہ | صُمْتُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ | ۷ | تمیز | طَابَ زَيْدٌ نَفْسًا |
| ۴ | مفعول لہ | قُمْتُ إِكْرَامًا لِزَيْدٍ | | (نقشہ میں نشاندہ الفاظ فعل لازم کے معمولات ہیں) | |

## (۲) فعل متعدی کے معمول نو / ۹ ہیں

| شمار | معمول | مثال | شمار | معمول | مثال |
|---|---|---|---|---|---|
| ۱ | فاعل | ضَرَبَ زَيْدٌ | ۶ | مفعول لہ | ضَرَبْتُهٗ تَأْدِيبًا |
| ۲ | نائب فاعل | ضُرِبَ زَيْدٌ | ۷ | مفعول معہ | سَتَجِدُوْنَ الْجَوَائِزَ وَالسُّرُوْرَ |
| ۳ | مفعول بہ | ضَرَبَ زَيْدٌ عَمْرًوا | ۸ | حال | لَقِيْتُ زَيْدًا رَاكِبًا |
| ۴ | مفعول مطلق | ضَرَبَ زَيْدٌ ضَرْبًا | ۹ | تمیز | وَأَحْصٰى كُلَّ شَيْءٍ عَدَدًا |
| ۵ | مفعول فیہ | لَقِيْتُ زَيْدًا يَوْمَ الْجُمُعَةِ | (نقشہ میں نشاندہ الفاظ فعل متعدی کے معمولات ہیں) | | |

## (۳) فعل متعدی معروف کے معمول آٹھ ہیں،

## اور (۴) فعل متعدی مجہول کے معمول سات ہیں

| فعل متعدی معروف کے معمول / ۸ | | | فعل متعدی مجہول کے معمول / ۷ | | |
|---|---|---|---|---|---|
| شمار | معمول | مثال | شمار | معمول | مثال |
| ۱ | فاعل | ضَرَبَ زَيْدٌ | ۱ | نائب فاعل | ضُرِبَ زَيْدٌ ،(نائب فاعل) |
| ۲ | مفعول بہ | ضَرَبَ زَيْدٌ عَمْرًوا | ۲ | مفعول مطلق | ظُلْمًا (تمیز) مَشْدُوْدًا |
| ۳ | مفعول مطلق | ضَرَبَ زَيْدٌ ضَرْبًا | ۳ | مفعول فیہ | [حال] يَوْمَ الْجُمُعَةِ [مفعول فیہ |
| ۴ | مفعول فیہ | لَقِيْتُ زَيْدًا يَوْمَ الْجُمُعَةِ | ۴ | مفعول لہ | ظرف زمان] أَمَامَ الْأَمِيْرِ [مفعول |
| ۵ | مفعول لہ | ضَرَبْتُهٗ تَأْدِيبًا | ۵ | مفعول معہ | فیہ ظرف مکان] ضَرْبًا شَدِيْدًا [مفعول مطلق برائے نوع] |
| ۶ | مفعول معہ | سَتَجِدُوْنَ الْجَوَائِزَ وَالسُّرُوْرَ | ۶ | حال | فِيْ دَارِهٖ [متعلق] تَأْدِيبًا |
| ۷ | حال | لَقِيْتُ زَيْدًا رَاكِبًا | ۷ | تمیز | [مفعول لہ] وَأَخَاهُ [مفعول معہ] |
| ۸ | تمیز | وَأَحْصٰى كُلَّ شَيْءٍ عَدَدًا | پہلے نقشہ میں نشاندہ الفاظ فعل متعدی معروف کے معمولات اور دوسرے نقشہ میں نشاندہ الفاظ فعل متعدی مجہول کے معمولات ہیں۔ | | |

## تیسری بات مصنف رحمۃ اللہ علیہ کا قول "وقتے کہ در نسبت فعل بافاعل ابہامے باشد" کی حکمت:

قولہ: تمیز راوقتے کہ در نسبت فعل بافاعل ابہامے باشد: تمیز کے عمل کے بیان میں۔ "وقتے کہ در نسبت الخ" عبارت کو اضافہ کرنے کی حکمت یہ ہے کہ مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے اس قول سے یہ بتانا چاہتا ہے کہ فعل ہر تمیز کا عامل نہیں بلکہ اس تمیز کا عامل ہے جو نسبتِ فعل بافاعل سے ابہام کو دور کرے کیونکہ جو تمیز نسبت شبہ فعل بافاعل سے ابہام کو دور کرتی ہے اس کا عامل شبہ فعل ہے جیسے اَلْحَوْضُ مُمْتَلِئٌ مَاءً۔ اور جو تمیز مفردِ مقدار یا مفردِ غیر مقدار سے ابہام کو دور کرتی ہے اس کا عامل اسم تام ہے. جیسے عِنْدِيْ عِشْرُوْنَ دِرْهَمًا وهذاخَاتَمٌ فِضَّةً۔ پس اگر مصنف رحمۃ اللہ علیہ مذکورہ عبارت کو نہ بڑھاتے تو یہ بات واضح نہ ہوتی کہ فعل کونسی تمیز کا عامل ہے.

### طَابَ زَيْدٌ نَفْسًا کی ترکیب:

طَابَ فعل، زَيْدٌ فاعل، نَفْسًا تمیز از نسبت، فعل بافاعل و تمیز از نسبت جملۂ فعلیہ.

مثال کے معنی : زید نفس کے لحاظ سے خوش ہوا. (البشیر شرح نحو میر ص/ ۲۰۱)

فصل بدانکہ فاعل اسمی است کہ پیش ازوے فعلے باشد مسند بداں اسم بر طریق قیام فعل بداں اسم چوں زَيْدٌ در ضَرَبَ زَيْدٌ. و مفعول مطلق مصدر یست کہ واقع شود بعد از فعلے وآں مصدر بمعنی آں فعل باشد چوں ضَرْبًا در ضَرَبْتُ ضَرْبًا و قِيَامًا در قُمْتُ قِيَامًا. و مفعول فیہ اسمی است کہ فعل مذکور درو واقع شود واورا ظرف گویند و ظرف بر دو گونہ است: ظرف زمان چوں يَوْمَ در صُمْتُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ و ظرف مکان چوں عِنْدَ در جَلَسْتُ عِنْدَكَ.

### معمولاتِ فعل کا تفصیلی بیان

یہاں تین باتیں قابل ذکر ہیں: (۱) فاعل کی تعریف، مثال، تطبیق، فوائد قیود اور نائب فاعل کی تعریف (۲) مفاعیل خمسہ، حال اور تمیز کا بیان: اور مفعول مطلق کی تعریف اور اقسام مع مثال، تطبیق و ترکیب (۳) مفعول فیہ کی تعریف اور اقسام مع مثال، تطبیق و ترکیب.

پہلی بات (فاعل کی تعریف، مثال، تطبیق، فوائد قیود اور نائب فاعل کی تعریف) کی تفصیل:

## فاعل کا بیان

فاعل کی تعریف:

فاعل اسمی است کہ پیش ازوے فعلے باشد، مسند بداں اسم، بر طریق قیامِ فعل بداں اسم. یعنی فاعل وہ اسم ہے جس سے پہلے ایسا ایک فعل ہو جس کو اس اسم کی طرف نسبت کی گئی وہ فعل اس اسم کے ساتھ قائم ہونے کے اعتبار سے. (واقع ہونے کے اعتبار سے نہیں)

مثال: ضَرَبَ زَيْدٌ میں زید.

تطبیق: اس مثال میں زید فاعل ہے کیونکہ اس کے پہلے ایک فعل ہے یعنی ضَرَبَ، جس کو زید کی طرف نسبت کی گئی، وہ فعل (ضرب) زید کے ساتھ قائم ہونے کے اعتبار سے، زید پر واقع ہونے کے اعتبار سے نہیں.

فاعل کی تعریف کے فوائد قیود: مذکورہ تعریف میں تین قیودات ہیں:

(۱) پیش ازوے فعلے باشد (یعنی جس سے پہلے ایک فعل ہو) اس قید کے ذریعہ زَيْدٌ ضَرَبَ میں زَيْدٌ فاعل ہونے سے نکل گیا کیونکہ زید سے پہلے کوئی فعل نہیں.

(۲) مسند بداں اسم (یعنی اس فعل کو اس اسم کی طرف اسناد کیا گیا ہو) اس قید کے ذریعہ مفعول مالم یسم فاعلہ کے سوا باقی سب مفعولات فاعل ہونے سے نکل گئے، لہذا ضَرَبَ زَيْدٌ ضَرْبًا میں ضَرْبًا کو فاعل نہیں کہا جائے گا اگرچہ اس کے پہلے فعل ہے.

(۳) بر طریق قیام فعل بداں اسم (یعنی وہ فعل اس اسم کے ساتھ قائم ہونے کے اعتبار سے، واقع ہونے کے اعتبار سے نہیں) اس قید کے ذریعہ مفعول مالم یسم فاعلہ فاعل ہونے سے نکل گیا. لہذا ضُرِبَ زَيْدٌ میں زَيْدٌ کو فاعل نہیں کہا جائے گا، کیونکہ اس کی طرف فعل کی نسبت واقع ہونے کے اعتبار سے ہے نہ کہ قائم ہونے کے اعتبار سے.

جاننا چاہئے کہ (۱) فعل و شبہ فعل کے اسم کے ساتھ قائم ہونے کی دو صورتیں ہیں. پہلی یہ کہ فعل اس کے ساتھ قائم ہو اور اس سے صادر بھی ہو جیسے ضَرَبَ زَیْدٌ میں ضرب فعل زید فاعل کے ساتھ قائم ہے اور اس سے صادر بھی ہو رہا ہے اور دوسری یہ کہ فعل اس کے ساتھ قائم تو ہو مگر اس سے صادر نہ ہو جیسے مَاتَ زَیْدٌ (زید مر گیا) میں مَاتَ جو فعل ہے وہ زید فاعل سے صادر نہیں ہوا بلکہ قائم ہوا ہے۔

(۲) فاعل جس طرح فعل کے لیے ہوتا ہے اسی طرح شبہ فعل کے لیے بھی ہوتا ہے. لیکن چونکہ یہ معمولاتِ فعل کی تعریف کا مقام ہے اس لیے پیش از وے فعلے باشد فرمایا یا یوں کہا جاوے کہ فعل اصل ہونے کی وجہ سے اس کو ذکر فرمایا اور شبہ فعل کو جو اس کا فرع ہے اس کا تابع بنا دیا ورنہ فاعل فعل اور شبہ فعل دونوں کے لیے ہوتا ہے.

نائب فاعل کی تعریف:

نائب فاعل (مفعول مالم یسم فاعلہ) وہ اسم ہے جس کے فعل کا فاعل مذکور نہ ہو اور فاعل کی جگہ میں اس کو رکھا گیا ہو، یا فعل مجہول یا شبہ فعل مجہول کے بعد جو لفظ مسند الیہ ہو گا وہ نائب فاعل. (جامع الدروس العربیة:ص/۲۴۵) جیسے ضُرِبَ زَیْدٌ میں زَیْدٌ ،اَلْمَحْمُوْدُ خُلُقُهٗ مَحْمُوْدٌ میں خُلُقُهٗ.

دوسری بات (مفاعیل خمسہ ،حال اور تمیز کا بیان: اور مفعول مطلق کی تعریف اور اقسام مع مثال، تطبیق و ترکیب) کی تفصیل

## مفاعیل خمسہ ،حال اور تمیز کا بیان

## (۱) مفعول مطلق کا بیان

مفعول مطلق کی تعریف:

مفعول مطلق وہ مصدر ہے جو کسی فعل کے بعد واقع ہو اور وہ مصدر مذکورہ فعل کے معنی میں ہو یعنی فعل اور مصدر دونوں کے معنی ایک ہوں. [چاہے باب اور مادہ مختلف ہوں] جیسے (۱) ضَرَبْتُ ضَرْبًا (کہ یہاں فعل اور مصدر دونوں کے معنی ، مادہ اور باب ایک ہیں) (۲) أَنْبَتَ اللّٰهُ نَبَاتًا (کہ یہاں باب مختلف ہے) قَعَدْتُ جُلُوْسًا (کہ یہاں مادہ اور باب مختلف ہیں) (موسوعة النحو والصرف:ص/۶۴۲)

تطبیق : پہلی مثال میں ضَرْبًا مفعول مطلق ہے کیونکہ یہ مذکورہ فعل یعنی ضَرَبْتُ کے معنی میں ہے.

ترکیب: ضَرَبْتُ ضَرْبًا [میں نے خوب مارا]

ضَرَبْتُ فعل ،تُ ضمیر بارز فاعل، ضَرْبًا مفعول مطلق برائے تاکید، فعل بافاعل ومفعول مطلق جملہ فعلیہ خبریہ.

جاننا چاہئے کہ

(۱) مصدر کا فعل کے ہم معنی ہونے کا مطلب مصدر پر فعل کا مشتمل ہونا ہے جس طرح کل جز پر مشتمل ہے. جیسے ضَرَبْتُ زَیْدًا ضَرْبًا کہ اس میں فعل تین اجزا پر مشتمل ہے، ان سے ایک جز معنی مصدری ہے جو ضرب کا مرادف ہے کیونکہ فعل اور اسم ایک دوسرے کا قسیم ہونے کی وجہ سے ایک دوسرے کا ہم معنی نہیں ہو سکتا۔(عین البصیر)

(۲) یہاں بھی فعل کے اندر شبہ فعل بھی داخل ہے کیونکہ مفعول مطلق فعل اور شبہ فعل دونوں کے لیے ہوتا ہے. فعل کی مثال: جیسے ضَرَبَ زَیْدٌ ضَرْبًا اور شبہ فعل کی مثال: أَنَا ضَارِبٌ زَیْدًا ضَرْبًا شَدِیْدًا.

## مفعول مطلق کی اقسام:

مفعول مطلق کی تین قسمیں ہیں:

[۱] مفعول مطلق برائے تاکید. جیسے قُمْتُ قِیَامًا (میں کھڑا ہوا کھڑا ہونا) اسے مفعول مطلق تاکیدی کہتے ہیں. اور جیسے ﴿ وَکَلَّمَ اللّٰہُ مُوسَی تَکْلِیمًا ﴾ [النساء:١٦٤]

[۲] مفعول مطلق برائے نوع (یعنی فعل کے کرنے کی نوعیت کو بتلانے کے لیے) جیسے جَلَسْتُ جِلْسَةَ الْقَارِئِ. (میں قاری صاحب جیسا بیٹھا) اسے مفعول مطلق نوعی کہتے ہیں. اور جیسے سِرْتُ سَیْرًا حَسَنًا.

[۳] مفعول مطلق برائے عدد. جیسے جَلَسْتُ جَلْسَةً أَوْ جَلْسَتَیْنِ او جَلْسَاتٍ. (میں بیٹھا ایک مرتبہ یا دو مرتبہ یا چند مرتبہ بیٹھنا) اسے مفعول مطلق عددی کہتے ہیں. اور جیسے ﴿ فَدُکَّتَا دَکَّةً وَاحِدَةً ﴾ [الحاقة:١٤]

## تیسری بات (مفعول فیہ کی تعریف اور اقسام مع مثال، تطبیق وترکیب) کی تفصیل:

### (۲) مفعول فیہ کا بیان

**مفعول فیہ کی تعریف:**

مفعول فیہ اس اسم زمان یا مکان کا نام ہے جس میں فعل مذکور واقع ہو. اس کا دوسرا نام ظرف، لہٰذا اس کے دو نام ہیں (۱) مفعول فیہ (۲) ظرف.

**مفعول فیہ کی اقسام:** مفعول فیہ یا ظرف کی دو قسمیں ہیں: (۱) ظرف زمان (۲) ظرف مکان.

**ظرف زمان کی تعریف:**

ظرف زمان وہ اسم ہے جو فعل کے واقع ہونے کے وقت کو بتائے. جیسے صُمْتُ یَوْمَ الْجُمُعَةِ (میں نے جمعہ کے دن روزہ رکھا) کہ اس مثال میں یَوْمَ الْجُمُعَةِ مفعول فیہ ظرف زمان ہے کہ جس میں فعل مذکور یعنی صوم کا وقوع ہوا ہے. اور جیسے صَبَاحٌ، مَسَاءٌ وغیرہ.

**ظرف مکان کی تعریف:**

ظرف مکان وہ اسم ہے جو فعل کے واقع ہونے کی جگہ کو بتائے. جیسے جَلَسْتُ عِنْدَکَ (میں تیرے پاس بیٹھا) کہ اس مثال میں عِنْدَ مفعول فیہ ظرف مکان ہے کہ جس میں فعل جلوس واقع ہوا ہے. اور جیسے دَارٌ، مَسْجِدٌ وغیرہ.

**ترکیب:** صُمْتُ یَوْمَ الْجُمُعَةِ [میں نے جمعہ کے دن روزہ رکھا] صُمْتُ فعل، تُ ضمیر بارز فاعل، یَوْمَ الْجُمُعَةِ مرکب اضافی ہو کر مفعول فیہ ظرف زمان، فعل بافاعل ومفعول فیہ جملہ فعلیہ۔

ومفعول معہ اسمی است کہ مذکور باشد بعد از واوٴ بمعنی مع چوں وَالْجُبَّاتِ درجَاءَ الْبَرْدُ وَالْجُبَّاتِ، أي مَعَ الْجُبَّاتِ. ومفعول لہ اسمی است کہ دلالت کند بر چیزے کہ سبب فعل مذکور باشد چوں إِکْرَامًا در قُمْتُ إِکْرَامًا لِزَیْدٍ.

یہاں تین باتوں کا ذکر ہے: (۱) مفعول معہ کی تعریف اور اس کی صورتیں مع مثال (۲) مفعول لہ کی تعریف مع مثال (۳) مفعول بہ کی تعریف مع مثال اور مثالوں کی ترکیب. [مفعول بہ کی تعریف تو کتاب کے بیان کے مطابق بعد میں ہے لیکن مفاعیل خمسہ کی تکمیل کے لیے یہاں اس کا ذکر آگیا]

پہلی بات (مفعول معہ کی تعریف اور اس کی صورتیں مع مثال) کی تفصیل:

## (۳) مفعول معہ کا بیان

### مفعول معہ کی تعریف :

مفعول معہ وہ اسم ہے جو واوَ بمعنی مع کے بعد واقع ہو. تا کہ وہ فعل کے معمول کا مصاحب بنے.

جیسے جَاءَ الْبَرْدُ وَالْجُبَّاتِ (سردی آئی جبوں کے ساتھ) کہ وَالْجُبَّاتِ کا واوَ مع کے معنی میں ہے.

ترکیب : جَاءَ الْبَرْدُ وَالْجُبَّاتِ [سردی آئی جبوں کے ساتھ] جَاءَ فعل، اَلْبَرْدُ فاعل، واوَ بمعنی مع، الْجُبَّاتِ مفعول معہ، فعل بافاعل و مفعول معہ جملہ فعلیہ. اور جیسے جَاءَ الْأَمِيْرُ وَ الْجَيْشَ، سَارَ سَعِيْدٌ وَ الْجَبَلَ.

### مفعول معہ کی صورتیں:

اس کی دو صورتیں ہیں: (۱) کبھی مفعول معہ فاعل کی مصاحبت کے لیے آتا ہے جیسے جَاءَ الْبَرْدُ وَالْجُبَّاتِ (سردی آئی جبوں کے ساتھ) کہ یہاں "الْجُبَّاتِ" مفعول معہ فاعل "اَلْبَرْدُ" کی مصاحبت کے لیے آیا ہے.

(۲) کبھی مفعول کی مصاحبت کے لیے آتا ہے. جیسے كَفَاكَ وَزَيْدًا دِرْهَمٌ (تجھے زید سمیت ایک درہم کافی ہے) کہ یہاں "زَيْدًا" مفعول معہ "كَ" ضمیر مفعول کا مصاحب ہے.

دوسری بات (مفعول لہ کی تعریف مع مثال) کی تفصیل:

## (۴) مفعول لہ کا بیان

### مفعول لہ کی تعریف :

مفعول لہ وہ اسم ہے جو ایسی چیز پر دلالت کرے جو فعل مذکور کا سبب ہو. =

= جیسے قُمْتُ إِكْرَامًا لِزَيْدٍ (میں کھڑا ہوا زید کے اکرام کے لیے) کہ اس مثال میں إِكْرَامًا مفعول لہ جو قُمْتُ فعل مذکور کا سبب بیان کر رہا ہے۔ [معلوم رہے کہ مفعول لہ غالبا مصدر ہوتا ہے اس لیے مفعول لہ کی تعریف میں یہ بھی کہا جا سکتا ہے مفعول لہ وہ مصدر ہے] اور جیسے اِرْتَحَلْتُ طَلَبًا لِلْعِلْمِ، هَرَبْتُ خَوْفَ الْقَتْلِ.

ترکیب:

قُمْتُ إِكْرَامًا لِزَيْدٍ [میں کھڑا ہوا زید کے اکرام کے لیے] قُمْتُ فعل بافاعل، إِكْرَامًا مصدر، لِزَيْدٍ جار با مجرور إِكْرَامًا کے ساتھ متعلق، إِكْرَامًا مصدر با متعلق مفعول لہ، فعل بافاعل و مفعول لہ جملہ فعلیہ۔

اس کی بھی دو صورتیں ہیں

(۱) کبھی تو مفعول لہ کو حاصل کرنے کے لیے فعل واقع ہوتا ہے۔ جیسے ضَرَبْتُهُ تَأْدِيبًا کہ اس میں تحصیل ادب کے لیے ضرب فعل واقع ہوا ہے۔

(۲) کبھی تو مفعول لہ پہلے سے موجود ہونے کی وجہ سے فعل واقع ہوتا ہے۔ جیسے قَعَدْتُ عَنِ الْحَرْبِ جُبْنًا کہ اس میں جبن یعنی بزدلی پہلے سے متکلم کے اندر موجود تھا اس لیے فعل قعود واقع ہوا ہے۔

تیسری بات (مفعول بہ کی تعریف مع مثال اور مثالوں کی ترکیب) کی تفصیل:

## (۵) مفعول بہ کا بیان

مفعول بہ کی تعریف:

مفعول بہ وہ اسم ہے جس پر فاعل کا فعل واقع ہو رہا ہے۔ جیسے ضَرَبَ زَيْدٌ عَمْرًا (زید نے عمرو کو مارا) اس مثال میں عَمْرًوا مفعول بہ ہے کیونکہ زید فاعل کا فعل "ضرب" اس کے اوپر واقع ہو رہا ہے۔

ترکیب:

ضَرَبَ زَيْدٌ عَمْرًا [زید نے عمرو کو مارا] ضَرَبَ فعل، زَيْدٌ فاعل، عَمْرًا مفعول بہ، فعل بافاعل و مفعول بہ جملہ فعلیہ۔

وحال اسمی است نکرہ کہ دلالت کند بر ہیئت فاعل چوں رَاكِبًا در جَاءَ زَيْدٌ رَاكِبًا يا بر ہیئت مفعول چوں مَشْدُوْدًا در ضَرَبْتُ زَيْدًا مَشْدُوْدًا يا بر ہیئات ہر دو چوں رَاكِبَيْنِ در لَقِيْتُ زَيْدًا رَاكِبَيْنِ. وفاعل ومفعول را ذو الحال گویند. وآں غالبا معرفہ باشد واگر نکرہ باشد حال را مقدم دارند چوں جَاءَنِيْ رَاكِبًا رَجُلٌ. وحال جملہ نیز باشد چنانچہ رَأَيْتُ الْأَمِيْرَ وَهُوَ رَاكِبٌ.

یہاں تین باتیں قابل بیان ہے:

(۱) حال کی تعریف، مثال، تطبیق اور ذوالحال کی تعریف ومثال (۲) حال اور ذوالحال کی شرائط کے بارے (۳) ذوالحال نکرہ ہو، ایسا ہی حال اگر جملہ ہو تو کیا ضروری ہے؟ اور مثال کی ترکیب.

پہلی بات (حال کی تعریف، مثال، تطبیق اور ذوالحال کی تعریف ومثال) کی تفصیل:

## حال کا بیان

حال کی تعریف:

حال وہ اسم نکرہ ہے جو صرف فاعل کی ہیئت یا صرف مفعول کی ہیئت یا ایک ساتھ دونوں کی ہیئت پر دلالت کرے. جیسے جَاءَ زَيْدٌ رَاكِبًا، ضَرَبْتُ زَيْدًا مَشْدُوْدًا، لَقِيْتُ زَيْدًا رَاكِبَيْنِ.

تو حال کی تین صورتیں ہوئیں:

(۱) جو صرف فاعل (یا نائب فاعل) کی ہیئت پر دلالت کرے جیسے جَاءَ زَيْدٌ رَاكِبًا (زید سوار ہو کر آیا) تطبیق: اس مثال میں رَاكِبًا حال جو صرف زید فاعل کی حالت بیان کر رہا ہے یعنی جب زید آیا تو وہ سوار تھا. اور جیسے رَجَعَ الْغَائِبُ سَالِمًا، طَلَعَتِ الشَّمْسُ صَافِيَةً، مَا مُسَافِرٌ خَلِيْلٌ مَاشِيًا، ﴿وَهَٰذَا بَعْلِي شَيْخًا﴾، ﴿فَتِلْكَ بُيُوتُهُمْ خَاوِيَةً بِمَا ظَلَمُوا﴾، تُؤْكَلُ الْفَاكِهَةُ نَاضِجَةً. (از نائب فاعل)

(۲) جو صرف مفعول کی ہیئت پر دلالت کرے جیسے ضَرَبْتُ زَیْدًا مَشْدُوْدًا (میں نے زید کو مارا جب کہ وہ باندھا ہوا تھا) تطبیق: اس مثال میں مَشْدُوْدًا حال ہے جو صرف زید مفعول بہ کی حالت بیان کررہا ہے یعنی جب اس پر مار پڑی تو وہ باندھا ہوا تھا۔

(۳) جو فاعل اور مفعول ایک ساتھ دونوں کی ہیئت پر دلالت کرے جیسے لَقِیْتُ زَیْدًا رَاکِبَیْنِ (میں زید سے ملا جب کہ ہم دونوں سوار تھے) تطبیق: اس مثال میں رَاکِبَیْنِ حال ہے جو تُ فاعل اور زَیْدًا مفعول بہ ایک ساتھ دونوں کی حالت بیان کررہا ہے کہ جب وہ دونوں ملے تو دونوں سوار تھے.

ذوالحال کی تعریف :

ذوالحال وہ اسم معرفہ (فاعل یا مفعول) ہے جو اس ذات پر دلالت کرے جس کی ہیئت کو حال کے ذریعہ واضح کیا جائے، اس کو صاحبِ حال بھی کہا جاتا ہے. جیسے جَاءَ زَیْدٌ رَاکِبًا میں زَیْدٌ ذوالحال ہے.

دوسری بات (ذوالحال اور حال کی شرائط) کی تفصیل:

ذوالحال کی شرائط: ذوالحال کی کئی شرطیں ہیں: [۱] فاعل یا مفعول بہ ہونا حقیقۃ ہو یا حکما [۲] معرفہ یا نکرۂ مخصصہ ہونا [۳] اگر نکرۂ محضہ ہو تو حال کو ذوالحال پر مقدم کرنا

اور علامہ سیبویہؒ کے نزدیک فاعل اور مفعول بہ کے مانند مبتدا و خبر سے بھی حال واقع ہو سکتی ہے. حاصل بات: وہ ذوالحال بن سکتا ہے جس سے کوئی نئی حالت معلوم ہو وہ جو بھی ہو. (النحو الوافی: ۲۹۰)

حال کی شرائط: حال کی بھی کئی شرطیں ہیں: [۱] نکرہ ہونا [۲] اگر جملہ ہو تو جملہ خبریہ ہونا [۳] اگر حال جملہ ہو تو اس میں رابطہ لانا.

تیسری بات ذوالحال نکرہ ہو، ایسا ہی حال اگر جملہ ہو تو کیا ضروری ہے؟ اور مثال کی ترکیب کی تفصیل:

اس تفصیل میں تین باتیں ہیں: (۱) اگر ذوالحال نکرہ ہو تو کیا کرنا چاہئے؟

تو اس کا حل یہ ہے کہ ذوالحال کے نکرہ ہونے کی صورت میں حال کو ذوالحال پر مقدم کرنا واجب ہے اور کہا جائے گا جَاءَنِیْ رَاکِبًا رَجُلٌ، فِی الدَّارِ جَالِسًا رَجُلٌ کیونکہ اس کی حالت نصبی میں =

= ذوالحال اور حال پر موصوف وصفت کا شائبہ ہوتا ہے۔ جیسے رَأَیْتُ رَجُلًا رَاکِبًا (ذوالحال وحال)، چنانچہ موصوف وصفت کی طرح یہاں رَجُلًا رَاکِبًا میں پوری مطابقت ہے لہذا اس شبہ کو دور کرنے کے لیے حال کو ذوالحال پر مقدم کر دیا جائے گا اور کہا جائے گا رَأَیْتُ رَاکِبًا رَجُلًا۔ اب دیکھنے والا فوراً پہچان لے گا کہ یہ موصوف وصفت نہیں بلکہ ذوالحال وحال ہیں اس لیے کہ موصوف وصفت میں پہلے موصوف ہوتا ہے اور وہ اسم ذات ہوتا ہے جیسا کہ پہلے رَجُلًا تھا مگر اب رَجُلًا مؤخر ہو گیا جس سے موصوف وصفت کا شبہ دور ہو گیا اور ذوالحال وحال ہونا ہی متعین ہو گیا۔

اور اس کی حالت رفعی جیسے جَاءَنِيْ رَجُلٌ رَاکِبًا تو اس میں موصوف وصفت کے ساتھ التباس کا کوئی شبہ نہیں ہے پھر بھی اس میں مقدم کرنا واجب ہے اور یہ طرداً للباب (تا کہ حکم باب مختلف نہ گردد) کی بنا پر ہے. چنانچہ اب اس طرح کہیں گے جَاءَ نِيْ رَاکِبًا رَجُلٌ (میرے پاس ایک آدمی سوار ہونے کی حالت میں آیا)، رَأَیْتُ رَاکِبًا رَجُلًا (میں نے ایک آدمی کو سوار ہونے کی حالت میں دیکھا) مگر حالت جری میں مقدم کرنا جائز نہیں. جیسا کہ شرح الجامی میں ہے " وَلَا عَلَی الْمَجْرُوْرِ عَلَی الْأَصَحِّ" کما في الحدیث " إِلٰی دُنْیَا یُصِیْبُهَا".

(۲) حال اگر جملہ ہو تو اس کے لیے کیا شرط ہے؟ اس کا حل یہ ہے کہ اس کے لیے تین شرط ہیں (۱) جملہ خبریہ ہونا، انشائیہ اور تعجبیہ نہ ہونا۔ (۲) علامات استقبال کے ذریعہ شروع کیا ہوا نہ ہونا (۳) وہ ایسے ایک رابطہ پر مشتمل ہونا جو ذوالحال کے ساتھ ربط کر دے۔ جیسے رَأَیْتُ الْأَمِیْرَ وَهُوَ رَاکِبٌ.

(النحو الوافي: ص/۳۱۴)

معلوم رہے کہ ایسے جملہ خبریہ حالیہ کی چند صورتیں ہیں (۱) جملہ اسمیہ (۲) جملہ فعلیہ مضارعیہ مثبتہ (۳) جملہ فعلیہ مضارعیہ منفیہ (۴) جملہ فعلیہ ماضویہ مثبتہ (۵) جملہ فعلیہ ماضویہ منفیہ.

اوران پانچ صورتوں میں سے کس میں کیارابطہ ہو گاتواس کی تفصیل یہ ہے:

(۱) حال جملہ خبریہ اسمیہ: تورابطہ فقط واؤ یافقط ضمیر یاواؤاور ضمیر دونوں ہو سکتے ہیں (۱) (فقط واؤ) کقولہ تعالیٰ: ﴿ لَئِنْ أَكَلَهُ الذِّئْبُ وَنَحْنُ عُصْبَةٌ ﴾ میں وَنَحْنُ عُصْبَةٌ جملہ اسمیہ حال واقع ہوااور یہاں رابطہ واؤ ہے۔ (۲) (فقط ضمیر) کقولہ ﴿ وَقُلْنَا اهْبِطُوا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ﴾ میں بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ جملہ اسمیہ حال واقع ہوااور یہاں رابطہ فقط ضمیر ہے۔

(۳) (واؤاور ضمیر دونوں) کقولہ تعالیٰ ﴿ أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ خَرَجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ وَهُمْ أُلُوفٌ ﴾ میں وَهُمْ أُلُوفٌ جملہ اسمیہ حال واقع ہوااور یہاں رابطہ واؤاور ضمیر دونوں ہیں.

(۲) حال جملہ فعلیہ مضارعیہ مثبتہ (بغیر قد) : تورابطہ فقط ضمیر ہو گا. کقولہ تعالیٰ: ﴿ وَلَا تَمْنُنْ تَسْتَكْثِرُ ﴾ میں تَسْتَكْثِرُ جملہ فعلیہ مضارعیہ مثبتہ (بغیر قد) حال واقع ہوااور یہاں رابطہ فقط ضمیر ہے۔ ہاں اگر مع قد ہو تو ضمیر کے ساتھ واؤ بھی ہونا واجب ہے. کقولہ تعالیٰ: ﴿ يَا قَوْمِ لِمَ تُؤْذُونَنِي وَقَدْ تَعْلَمُونَ أَنِّي رَسُولُ اللهِ إِلَيْكُمْ ﴾ جملہ فعلیہ مضارعیہ مثبتہ (مع قد) حال واقع ہوااور یہاں رابطہ ضمیر کے ساتھ واؤ بھی ہے.

(۳) حال جملہ فعلیہ مضارعیہ منفیہ : تو رابطہ کبھی واؤ ہوتا ہے جیسے ﴿ أَمْ حَسِبْتُمْ أَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَعْلَمِ اللهُ الَّذِينَ جَاهَدُوا مِنْكُمْ ﴾ اور کبھی ضمیر ہوتا ہے جیسے ﴿ فَانْقَلَبُوا بِنِعْمَةٍ مِنَ اللهِ وَفَضْلٍ لَمْ يَمْسَسْهُمْ سُوءٌ ﴾ اور کبھی دونوں ہوتے ہیں جیسے ﴿ أَوْ قَالَ أُوحِيَ إِلَيَّ وَلَمْ يُوحَ إِلَيْهِ شَيْءٌ ﴾

(۴) حال جملہ فعلیہ ماضویہ مثبتہ : تو رابطہ کبھی واؤ ہوتا ہے اور کبھی ضمیر ہوتا ہے اور کبھی دونوں ہوتے ہیں. (ان کی مثالیں غور و فکر سے نکالو)

(۵) حال جملہ فعلیہ ماضویہ منفیہ : تو رابطہ کبھی واؤ ہوتا ہے اور کبھی ضمیر ہوتا ہے اور کبھی دونوں ہوتے ہیں. (ان کی مثالیں غور و فکر سے نکالو) (تفصیل جامع الدروس العربیۃ میں ملاحظہ ہو)

کسی شاعر نے رابطہ کے ذکر کو اختصاراً اس طرح بیان فرمایا:

| | | |
|---|---|---|
| اسمیہ گر حال باشد باضمیر و واؤ خواں | ۱ | یا بواؤ ہم یا ضمیر ولیک ایں باضعف داں |
| فعلیہ گر حال باشد داں بتفصیل تمام | ۲ | گر مضارع مثبت ست بے واؤ باشد در کلام |
| ماسوائے ہر دو را گویم بشنو از من اے فتا | ۳ | گاہ بواؤ و گاہ ضمیر و گاہ بہر دو بے خطا |

## (۴) مثالوں کی تراکیب

(۱) جَاءَ زَيْدٌ رَاكِبًا (زید سوار ہو کر آیا) یہ حال کے فاعل کی ہیئت پر دلالت کرنے کی مثال ہے.

ترکیب : جَاءَ فعل، زَيْدٌ ذوالحال، رَاكِبًا حال، ذوالحال مع حال فاعل، فعل بافاعل جملہ فعلیہ خبریہ۔

(۲) ضَرَبْتُ زَيْدًا مَشْدُوْدًا (میں نے زید کو مارا جب کہ وہ باندھا ہوا تھا) یہ حال کے مفعول کی ہیئت پر دلالت کرنے کی مثال ہے. ترکیب : ضَرَبْتُ فعل بافاعل، زَيْدًا ذوالحال، مَشْدُوْدًا حال، ذوالحال باحال مفعول بہ، فعل بافاعل و مفعول بہ جملہ فعلیہ خبریہ۔

(۳) لَقِيْتُ زَيْدًا رَاكِبَيْنِ (میں زید سے ملا جب کہ ہم دونوں سوار تھے) یہ حال کے فاعل و مفعول دونوں کی ہیئت پر دلالت کرنے کی مثال ہے.

ترکیب: اس مثال کی دو طرح کی ترکیب ہو سکتی ہے:

(۱) لَقِيْتُ فعل، تُ ضمیر بارز ذوالحال اول، زَيْدًا ذوالحال ثانی، رَاكِبَيْنِ دونوں سے حال. ذوالحال اول اپنے حال سے ملکر فاعل، اور ذوالحال ثانی اپنے حال سے ملکر مفعول بہ، فعل، فاعل و مفعول بہ ملکر جملہ فعلیہ خبریہ.

(۲) لَقِيْتُ زَيْدًا رَاكِبَيْنِ دراصل لَقِيْتُ زَيْدًا رَاكِبًا رَاكِبًا تھا۔

لَقِيْتُ فعل، تُ ضمیر بارز ذوالحال اور پہلا رَاكِبًا حال، ذوالحال باحال فاعل، زَيْدًا ذوالحال اور دوسرا رَاكِبًا حال، ذوالحال باحال مفعول بہ، فعل بافاعل و مفعول بہ جملہ فعلیہ خبریہ.

(۴) جَاءَنِيْ رَاكِبًا رَجُلٌ: یہ ذوالحال نکرۂ محضہ ہونے کی صورت میں حال کو ذوالحال پر مقدم کرنا واجب ہونے کی مثال ہے

ترکیب: جَاءَ فعل، نون وقایہ يْ یائے متکلم مفعول بہ رَاكِبًا حال مقدم، رَجُلٌ ذوالحال مؤخر، حال مقدم باذوالحال مؤخر فاعل، فعل بافاعل ومفعول بہ جملۂ فعلیہ خبریہ.

(۵) رَأَيْتُ الْأَمِيْرَ وَهُوَ رَاكِبٌ: (میں نے امیر کو اس حال میں دیکھا کہ وہ سوار تھا) یہ حال جملہ ہونے کی مثال ہے.

ترکیب: رَأَيْتُ فعل ضمیر بارز تُ فاعل، الْأَمِيْرَ ذوالحال، واو حالیہ رابطہ، هُوَ مبتدا رَاكِبٌ خبر۔ مبتدا وخبر سے ملکر جملۂ خبریہ ہو کر حال. ذوالحال حال کے ساتھ ملکر مفعول بہ۔ فعل بافاعل ومفعول بہ جملۂ فعلیہ خبریہ.

---

﴿وَجَاءُوا أَبَاهُمْ عِشَاءً يَبْكُونَ﴾ [یوسف:۱۶] کی ترکیب:

جَاءُوا فعل، واوٗ ضمیر بارز ذوالحال، يَبْكُونَ فعل بافاعل جملۂ فعلیہ ہو کر حال، ذوالحال باحال جَاءُوا کا فاعل، أَبَاهُمْ مفعول بہ، عِشَاءً مفعول فیہ، فعل بافاعل ومفعولین جملۂ فعلیہ.

وتمیز اسمی است کہ رفع ابہام کند از عدد چوں عِنْدِيْ أَحَدَ عَشَرَ دِرْهَمًا یا از وزن چوں عِنْدِيْ رَطْلٌ زَيْتًا یا از کیل چوں عِنْدِيْ قَفِيْزَانِ بُرًّا، یا از مساحت چوں مَا فِي السَّمَاءِ قَدْرُ رَاحَةٍ سَحَابًا. ومفعول بہ اسمی کہ فعل فاعل برو واقع شود چوں ضَرَبَ زَيْدٌ عَمْرًوا.

## تمیز کا بیان

مذکورہ عبارت میں تین باتیں قابل ذکر ہیں: (۱) تمیز کی تعریف اور مثال مع تطبیق (۲) تمیز کی اقسام مفصلا (۳) مثالوں کی تراکیب.

پہلی بات (تمیز کی تعریف اور مثال مع تطبیق) کی تفصیل:

تمیز کی تعریف:

تمیز وہ اسم نکرہ ہے جو کسی اسم یا کسی نسبت سے ابہام اور پوشیدگی کو دور کرتا ہے. (در بے نظیر)

مثال و تطبیق: (۱) (ما قبل اسم سے ابہام دور کرنے کی مثال) عِنْدِيْ أَحَدَ عَشَرَ دِرْهَمًا (میرے پاس گیارہ درہم ہیں) اس جگہ أَحَدَ عَشَرَ جو اسم عدد ہے اس کے معدود میں ابہام تھا کہ وہ کونسی چیز ہے کیونکہ گیارہ کوئی بھی چیز ہو سکتی ہے مثلاً کتابیں، قلم، اوراق وغیرہ. دِرْهَمًا نے اس اسم کے ابہام کو دور کر دیا، لہذا أَحَدَ عَشَرَ ممیز اور دِرْهَمًا اس کی تمیز کہلائے گا.

(۲) (نسبت سے ابہام دور کرنے کی مثال) طَابَ زَيْدٌ نَفْسًا (زید طبیعت کے لحاظ سے اچھا ہے) اس جگہ طَابَ زَيْدٌ (زید اچھا ہے) یہاں فعل کی نسبت بسوئے فاعل میں ابہام تھا کہ وہ کس لحاظ سے اچھا ہے پس نَفْسًا کہنے سے وضاحت ہو گئی کہ وہ ذات اور طبیعت کے لحاظ سے اچھا ہے اور ابہام دور ہو گیا.

لیکن تمیز کی مکمل تعریف یہ کی جاتی ہے:

تمیز وہ اسم نکرہ ہے جو نسبتِ فعل بافاعل یا نسبتِ شبہ فعل بافاعل یا مفردِ مقدار یا غیر مقدار سے ابہام کو دور کرے. جیسے (۱) طَابَ زَيْدٌ نَفْسًا (۲) زَيْدٌ طَيِّبٌ نَفْسًا (۳) عِنْدِيْ أَحَدَعَشَرَ دِرْهَمًا (۴) هٰذَا خَاتَمٌ فِضَّةً.

مُمَیَّز کی تعریف:

ممیز وہ ذات یا نسبت ہے جس میں موجود ابہام کو تمیز دور کرے جیسے عِنْدِيْ عِشْرُوْنَ دِرْهَمًا میں عِشْرُوْنَ.

دوسری بات (تمیز کی اقسام مفصلا) کی تفصیل:

## تمیز کی اقسام

تمیز کی اولاد و قسمیں ہیں: (۱) تمیز از نسبت (۲) تمیز از مفرد

تمیز از نسبت کی تعریف:

تمیز از نسبت وہ تمیز ہے جو فعل یا شبہ فعل کی نسبت سے ابہام کو دور کرتا ہے. (تمیز از نسبتِ فعل کی مثال) جیسے طَابَ زَيْدٌ نَفْسًا (زید طبیعت کے لحاظ سے اچھا ہے) (تمیز از نسبتِ شبہ فعل) جیسے اَلْحَوْضُ مُمْتَلِئٌ مَاءً (حوض بھرا ہوا ہے پانی سے) (نوٹ) تمیز از مفرد: یہاں "مفرد" سے مراد جملہ و شبہ جملہ نہ ہونا.

**تمیز از مفرد کی تعریف:** وہ تمیز ہے جو اس چیز سے ابہام کو دور کرے جو جملہ اور شبہ جملہ کوئی بھی نہ ہو.

جیسے عِنْدِيْ أَحَدَعَشَرَ دِرْهَمًا.

## تمیز از مفرد کی اقسام

**پھر تمیز از مفرد کی دو قسمیں ہیں :**

(۱) تمیز از مفرد مقدار (۲) تمیز از مفرد غیر مقدار

**تمیز از مفرد مقدار کی چار قسمیں ہیں :**

(۱) تمیز ازعدد [সংখ্যা থেকে] جیسے عِنْدِيْ أَحَدَعَشَرَ دِرْهَمًا (میرے پاس گیارہ درہم ہیں) میں دِرْهَمًا. اور جیسے فِي الْفَصْلِ عِشْرُوْنَ طَالِبًا.

(۲) تمیز از وزن [পরিমাপের শীল] جیسے عِنْدِيْ رَطْلٌ زَيْتًا (میرے پاس زیتون کا ایک رطل ہے) میں زَيْتًا . اور جیسے فِي الْإِنَاءِ مَنَّانِ سَمْنًا.

(۳) تمیز از کیل (پیمانہ) [পরিমাপের পাত্র] جیسے عِنْدِيْ قَفِيْزَانِ بُرًّا (میرے پاس گیہوں کے دو قفیز ہیں) میں بُرًّا . اور جیسے شَرِبْتُ لِتْرًا لَبَنًا.

(۴) تمیز از مساحت (پیمائش) [আয়তন] جیسے مَا فِي السَّمَاءِ قَدْرُ رَاحَةٍ سَحَابًا (آسمان میں ہتھیلی کے برابر بادل نہیں ہے) میں سَحَابًا. (کتاب میں فقط تمیز از مفرد مقدار کی یہ چار قسمیں مذکور ہیں)

---

(نوٹ) یہاں عدد سے معدود مراد ہے کیونکہ أَحَدَعَشَرَ کا معنی گیارہ ہے اس میں کوئی ابہام نہیں ہے ابہام تو اس کے معدود میں ہے کہ وہ کس جنس سے تعلق رکھتا ہے. اسی طرح وزن سے موزون، کیل سے مکیل اور مساحت سے ممسوح مراد ہے.

---

**تمیز از مفرد غیر مقدار:** جیسے هٰذَا خَاتَمٌ فِضَّةً (یہ انگوٹھی ہے چاندی کی) میں فِضَّةً.

معلوم رہے کہ (۱) تمیز از نسبت کا عامل ناصب ماقبل کے فعل یا شبہ فعل ہیں اور باقی پانچ قسموں کے عامل ناصب ان کے ماقبل ذکر کردہ اسم تام ہے.

(۲) اوپر کے بیان سے یہ بات ظاہر ہوگئی کہ تمیز کو چھ چیزوں سے ابہام دور کرنے کے لیے لاتے ہیں.

**تیسری بات (مثالوں کی تراکیب) کی تفصیل:**

**مثالوں کی تراکیب:**

(۱) **عِنْدِيْ أَحَدَعَشَرَ دِرْهَمًا:** (میرے پاس گیارہ درہم ہیں) یہ تمیز کا عدد سے رفع ابہام کرنے کی مثال ہے۔

**ترکیب:**

عِنْدِيْ مرکب اضافی ثابت شبہ فعل کے ساتھ ظرف متعلق ہو کر خبر مقدم۔ أَحَدَعَشَرَ ممیز دِرْهَمًا تمیز. ممیز با تمیز مبتدا مؤخر. مبتدا و خبر سے جملہ اسمیہ۔ وعلی ھذا القیاس عِنْدِيْ رَطْلٌ زَيْتًا اور عِنْدِيْ قَفِيْزَانِ بُرًّا.

(۲) **مَا فِي السَّمَاءِ قَدْرُ رَاحَةٍ سَحَابًا:** (آسمان میں ہتھیلی کے برابر بادل نہیں ہے) یہ تمیز کے مساحت سے رفع ابہام کرنے کی مثال ہے۔ (یہ صاحب نحو میر کے بیان کے مطابق اسم تنوین لفظی کے ذریعہ تام ہونے کی مثال بھی ہوسکتی ہے جو سامنے باب سوم کے آخر اسم تام کے بیان (ص/۳۱۰) میں تفصیل سے آرہا ہے، لیکن اس صورت میں معنی کے تغیر کی وجہ سے ہم اضافت کے ذریعہ تام ہونے کی مثال کہیں گے)

**ترکیب:**

مَا بمعنی لیس ملغی (کیونکہ اس کی خبر اسم پر مقدم ہونے کی صورت میں اس کا عمل باطل ہو جاتا ہے) فِي السَّمَاءِ جار و مجرور ثابت شبہ فعل کے ساتھ متعلق ہو کر خبر مقدم۔ قَدْرُ رَاحَةٍ مرکب اضافی ممیز، سَحَابًا تمیز۔ ممیز با تمیز مبتدا مؤخر۔ مبتدا مؤخر و خبر مقدم سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ۔

(نوٹ) مفعول بہ کا تفصیلی بیان مفاعیل خمسہ کے بیان میں گذر چکا، دیکھ لیجئے۔ (ص/۲۳۱)

**بدانکہ ایں ہمہ منصوبات بعد از تمامی جملہ باشند. وجملہ بفعل وفاعل تمام شود وبدیں سبب گویند کہ اَلْمَنْصُوْبَاتُ فُضْلَةٌ / فَضْلَةٌ.**

یہاں تین باتیں قابل بحث ہیں: (۱) المنصوبات فضلة کی تشکیل و تحقیق (۲) منصوبات سے مراد کیا ہے؟ (۳) پوری عبارت کا مطلب اور اعتراض کا جواب۔

پہلی بات (المنصوبات فضلة کی تشکیل وتحقیق) کی تفصیل :

عبارت کی تشکیل: اَلْمَنْصُوْبَاتُ فُضْلَةٌ / فَضْلَةٌ.

عبارت کی تحقیق :

عبارت کی تحقیق یہ ہے کہ اَلْمَنْصُوْبَاتُ یہ مَنْصُوْبٌ کی جمع ہے چونکہ مذکر غیر عاقل کی صفت کی جمع الف وتا سے لائی جاتی ہے اور مَنْصُوْبٌ مذکر غیر عاقل (اسم) کی صفت ہے اس لیے اس کی جمع الف وتا سے لائی گئی، جیسے مرفوعات ومجرورات. فُضْلَةٌ یہ بضم الفاء بھی ہوسکتا ہے تو معنی ہوگا زائد، اور فَضْلَةٌ بفتح الفاء بھی ہوسکتا ہے تو معنی ہوگا باقی ماندہ. تو عبارت کا معنی یہ نکلا: منصوبات زوائد ہوتے ہیں، یا منصوبات باقی ماندہ چیز ہیں.

دوسری بات (منصوبات سے مراد کیا ہے؟اس ) کی تفصیل:

منصوبات سے مراد وہ معمولات ہیں جو فعل یا شبہ فعل کے ذریعہ منصوب ہوتے ہیں. اور وہ مفاعیل خمسہ، حال اور تمیز ہیں.

تیسری بات (پوری عبارت کا مطلب اوراعتراض کے جواب) کی تفصیل:

عبارت کا مطلب یہ ہے

کہ فعل کے تمام منصوبات فضلہ (زوائد) ہیں یعنی رکنِ جملہ نہیں. کیونکہ جملۂ فعلیہ فعل اور فاعل سے تمام ہو جاتا ہے اور وہ پورا ہونے میں کسی اور چیز کی ضرورت نہیں. اس لیے کہ جملہ فعلیہ تمام ہونے کے لیے فعل مسند اور فاعل مسند الیہ کا ہونا کافی ہے اور مفعول ومنصوب کا ذکر کرنا جملہ تمام ہونے کے بعد ہوگا جملہ کا تام ہونے کے لیے منصوبات کی طرف محتاج نہیں. جیسے ضَرَبَ زَیْدٌ یہ سوائے منصوبات ذکر کرنے کے نحوی اعتبار سے جملہ پورا ہوگیا کیونکہ اس میں مسند اور مسند الیہ دونوں موجود ہیں کسی منصوبات کی طرف محتاج نہیں ہوا، ہاں جملہ کے معنی پورا ہونے کے لیے منصوب کی طرف احتیاج ہوتا ہے۔ اسی بنا پر کہتے ہیں اَلْمَنْصُوْبَاتُ فُضْلَةٌ. (یعنی منصوبات زوائد ہیں)

اب اعتراض وارد ہوتا ہے

کہ جب تمام منصوبات زائد ہیں تو مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب میں ان کو بیان کیوں کیا اور اسی طرح قرآن کریم میں جو منصوبات آتے ہیں وہ بھی زائد ہوئے تو اس سے یہ شبہ لازم آیا کہ قرآن میں بھی زائد اور بیکار چیزیں ہیں؟

مذکورہ اعتراض کا جواب خود مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی عبارت "وجملہ بفعل وفاعل تمام شود" سے دیا ہے۔ یعنی اصل جملۂ فعلیہ تو فعل (مسند) اور فاعل (مسند الیہ) سے مل کر پورا ہو جاتا ہے اور مفعول اس پر زائد ہوتا ہے۔ اب زائد کا مطلب یہ نہیں کہ یہ بیکار اور بے فائدہ ہوتے ہیں بلکہ ان کے مستقل معنی ہوتے ہیں چنانچہ منصوبات سے بعض بیان علت کے لیے لایا جاتا ہے اور بعض کو ہیئت فاعل ومفعول کے بیان کے لیے وغیرہ جن کے بغیر پوری بات سمجھ میں بھی نہیں آتی ہے، البتہ نحوی اعتبار سے جملہ فعل اور فاعل سے پورا ہو جاتا ہے اور یہ منصوبات جملہ کے اوپر زائد ہوتے ہیں یعنی رکن جملہ نہیں ہوتے ہیں۔ اس لیے ان کو زائد کہا کہ فی نفسہ جملہ ان کا محتاج نہیں۔ (درِ بے نظیر ص/ ۲۳۷)

## مفاعیل خمسہ کے باہم اور حال و تمیز کے درمیان تمیز کرنے کا طریقہ:

فعل کے بعد جو اسم منصوب آئے وہ اگر مصدر ہو کے فعل مذکور کے ہم معنی ہو تو وہ اسم مفعول مطلق ہے جیسے ضَرَبْتُ ضَرْبًا (۲) اگر وہ اسم ظرفِ زمان یا مکان ہو تو مفعول فیہ ہے جیسے صُمْتُ یَوْمَ الْجُمُعَةِ، جَلَسْتُ فَوْقَکَ (۳) اگر وہ اسم واؤ بمعنی مع کے بعد آئے تو وہ مفعول معہ ہے جیسے جَاءَ الْبَرْدُ وَالْجُبَّاتِ (۴) اگر وہ اسم مصدر ہو کے مذکورہ فعل کے ہم معنی نہ ہو ہاں مذکورہ فعل کے سبب پر دلالت کرے تو مفعول لہ ہے جیسے قُمْتُ إِكْرَامًا لِزَيْدٍ (۵) اگر وہ اسم ایسا ہو کہ اس پر فاعل کا فعل واقع ہو تو وہ مفعول بہ ہے جیسے ضَرَبَ زَيْدٌ عَمْرًا۔ (معلوم رہے کہ یہاں وقوع سے مراد اس اسم کے ساتھ مذکورہ فعل کا ایسا ایک خصوصی تعلق کسی واسطہ کے بغیر بجز تعلق فعل وفاعل کے ہے جس کے بغیر فعل کا تصور ممکن نہ ہو) (٦) اگر وہ اسم مشتق ہو کے نکرہ ہو اور فاعل یا مفعول یا دونوں کی حالت بیان کرے تو حال ہے جیسے جَاءَ زَيْدٌ رَاكِبًا، ضَرَبْتُ زَيْدًا مَشْدُوْدًا، لَقِيْتُ زَيْدًا رَاكِبَيْنِ (۷) اگر وہ اسم جامد ہو کے نکرہ ہو اور ماقبل سے ابہام کو دور کرے اور ذات کو بیان کرے تو وہ تمیز ہے جیسے عِنْدِيْ أَحَدَ عَشَرَ دِرْهَمًا۔

تفکر اور تدبر سے منصوباتِ ذیل میں مفاعیل خمسہ اور حال و تمیز کے درمیان تمیز کرو:

ضَرَبْتُ زَيْدًا جَالِسًا، لَاتَقْتُلُوْا يُوْسُفَ، اَنَا اَكْثَرُمِنْكَ مَالًا، جَاءَ الْبَرْدُ وَالطَّيَالِسَةَ، جَلَسَ زَيْدٌ جِلْسَةَ الْمُؤَدِّبِ، اذْكُرُوا اللهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا ، وَتَسِيْرُ الْجِبَالُ سَيْرًا، حَضَرَ الْأَمِيْرُ وَالْجَيْشَ، لَايُنْفِقُوْنَ خَشْيَةَ الْفَقْرِ. حَضَرَالضَّيْفُ وَالْمُضِيْفُ غَائِبٌ. اشْتَرَيْتُ ذِرَاعَيْنِ ثَوْبًا، حَضَرَبَاكِيًاطِفْلٌ عِنْدَ أُمِّهِ، خَدَمَ الْعَبْدُسَيِّدَهُ وَقَدْكَانَا فِيْ سَفَرٍ، زُرْتُ خَالِدًا حُبَّهُ، بَنَي اللهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ. فِي الصُّنْدُوْقِ مِثْقَالٌ ذَهَبًا. شَرِبْتُ كُوْبًا مَاءً، فَرِحَ رَاشِدٌ قَلْبًا، تَأْكُلُ فِي الْيَوْمِ أَكَلَاتٍ، وَقَفْتُ أَمَامَ الْمُعَلِّمِ اِحْتِرَامًا، حَرَثَ الْفَلَّاحُ حَقْلَهُ حَرْثَتَيْنِ، وَقَفْتُ أَمَامَ الْبَاطِلِ وِقْفَةَ الْمُجَاهِدِ، اَلصَّلَاةُ خَيْرٌثَوَابًا وَأَعْظَمُ أَجْرًا، صَلَّيْنَا صَلَاةَ الْمَغْرِبِ خَلْفَ الْإِمَامِ، سِرْتُ سَيْرَ الْعُقَلَاءِ، وَقَفْتُ تَحْتَ عَلَمِ الْعِلْمِ، سَافَرَ خَلِيْلٌ وَ اللَّيْلَ.

فصل بدانکہ فاعل بر دو قسم است: مظہر چوں ضَرَبَ زَيْدٌ، و مضمر بارز چوں ضَرَبْتُ و مضمر مستتر چوں زَيْدٌ ضَرَبَ کہ فاعل ضَرَبَ هُوَ است در ضَرَبَ مستتر. بدانکہ چوں فاعل مؤنث حقیقی باشد یا ضمیر مؤنث علامت تانیث در فعل لازم باشد چوں قَامَتْ هِنْدٌ وهِنْدٌ قَامَتْ أَيْ هِيَ. ودر مظہر مؤنث غیر حقیقی ودر مظہر جمع تکسیر دو وجہ روا باشد. چوں طَلَعَ الشَّمْسُ وطَلَعَتِ الشَّمْسُ. قَالَ الرِّجَالُ وقَالَتِ الرِّجَالُ.

## احکامِ فعل باعتبار فاعل کا بیان

عبارت مذکورہ میں تین باتیں قابل ذکر ہیں : (۱) اقسامِ فاعل کا بیان (۲) ہماری کتاب میں ذکر کردہ باعتبار فاعل فعل کے احکام (۳) باعتبار فاعل فعل کے احکام کی تفصیلی بحث.

**پہلی بات (اقسامِ فاعل ) کی تفصیل : اقسامِ فاعل:**

**جاننا چاہئے کہ فاعل کی دو قسمیں ہیں:**

[۱] فاعل مظہر یعنی فاعل ضمیر نہ ہو بلکہ اسم ظاہر ہو جیسے ضَرَبَ زَیْدٌ میں زَیْدٌ.

[۲] فاعل مضمر یعنی فاعل ضمیر ہو. جیسے ضَرَبْتُ میں تُ.

**پھر فاعل مضمر کی دو قسمیں ہیں.**

[۱] مضمر بارز جیسے ضَرَبْتُ میں تُ [۲] مضمر مستتر جیسے زَیْدٌ ضَرَبَ . کہ ضَرَبَ کا فاعل ضمیر هُوَ ہے جو اس میں مستتر ہے.

**دوسری بات (ہماری کتاب میں ذکر کردہ باعتبار فاعل فعل کے احکام ) کی تفصیل :**

**ہماری کتاب میں اس کے بارے فقط چار احکام مذکور ہیں:**

(۱) اگر فاعل مؤنث حقیقی ہو تو فعل کو مؤنث لانا واجب ہے۔ جیسے قَامَتْ هِنْدٌ کہ اس میں هِنْدٌ فاعل مؤنث حقیقی ہے اس لیے قَامَتْ فعل کو مؤنث لایا گیا.

(۲) اگر فاعل مؤنث کی طرف لوٹنے والی ضمیر ہو تو بھی فعل کو مؤنث لانا واجب ہے۔ جیسے هِنْدٌ قَامَتْ کہ اس میں قَامَتْ کی ضمیر هِنْدٌ مؤنث حقیقی کی طرف راجع ہے اس لیے اس کو مؤنث لایا گیا.

(۳) اگر فاعل مظہر مؤنث غیر حقیقی ہو تو فعل کو مذکر اور مؤنث دونوں لانا جائز ہے۔ جیسے طَلَعَ الشَّمْسُ / طَلَعَتِ الشَّمْسُ کہ اس میں الشَّمْسُ مؤنث غیر حقیقی ہے اور اسم ظاہر بھی ہے.

(۴) اگر فاعل مظہر جمع تکسیر ہو تو بھی فعل کو مذکر اور مؤنث دونوں لانا جائز ہے۔ جیسے قَالَ الرِّجَالُ/ قَالَتِ الرِّجَالُ، قَالَ نِسْوَةٌ/قَالَتْ نِسْوَةٌ. کہ یہاں فاعل الرِّجَالُ اور نِسْوَةٌ جمع تکسیر ہیں اور اسم ظاہر بھی ہیں. (مظہر ملحق بجمع مذکر سالم و ملحق بجمع مؤنث سالم بھی اس حکم میں داخل ہیں: جیسے جَاءَ الْبَنُوْنَ/ جَاءَتِ الْبَنُوْنَ. آمَنَتْ بَنُوْا إِسْرَائِیْلَ اور جیسے قَامَ الْبَنَاتُ / قَامَتِ الْبَنَاتُ.)

**تیسری بات** (باعتبار فاعل فعل کے احکام) کی **تفصیل** :

## احکام فعل باعتبار فاعل

| نمبر | صورت | احکام | مثال |
|---|---|---|---|
| ۱ | جب فاعل اسم ظاہر ہو (یہ اور چودھویں قسم میں بڑی کوئی فرق نہیں) | تو فعل کو ہمیشہ واحد لایا جائے گا | ضَرَبَ زَیْدٌ /الزَّیْدَانِ /الزَّیْدُوْنَ |
| ۲ | جب فاعل ضمیر ہو | تو فاعلِ واحد کے لیے فعل کو واحد، اور فاعلِ مثنی کے لیے فعل کو تثنیہ اور فاعلِ مجموع کے لیے فعل کو جمع لایا جائے گا | زَیْدٌ ضَرَبَ/ الزَّیْدَانِ ضَرَبَا / الزَّیْدُوْنَ ضَرَبُوْا |
| ۳ | فعل اگر متصرف ہو اور فاعل مؤنث حقیقی ہو، فعل اور فاعل کے درمیان کسی چیز کا فاصلہ نہ ہو | تو فعل کو ہمیشہ واحد مؤنث لایا جائے گا | قَامَتْ هِنْدٌ ، ضَرَبَتْ زَیْنَبُ. |
| ۴ | فعل اگر متصرف ہو اور فاعل مؤنث حقیقی ہو، فعل اور فاعل کے درمیان إِلَّا کے سوا کسی اور چیز کا فاصلہ ہو | تو فعل کو مذکر اور مؤنث دونوں لانا جائز ہے البتہ مؤنث لانا اولی ہے | جَاءَ الْیَوْمَ هِنْدٌ / جَاءَتِ الْیَوْمَ هِنْدٌ. |
| | | ہاں اگر إِلَّا کے ذریعہ فاصلہ ہو تو واحد مذکر لانا واجب ہے | مَا حَضَرَ إِلَّا هِنْدٌ. |
| ۵ | فعل غیر متصرف ہو اور فاعل مؤنث حقیقی ہو | تو بھی فعل کو مذکر اور مؤنث دونوں لانا جائز ہے البتہ مؤنث لانا اولی ہے | نِعْمَ الْمَرْأَةُ هِنْدٌ/ نِعْمَتِ الْمَرْأَةُ هِنْدٌ. |
| ۶ | فاعل مؤنث غیر حقیقی ہو | تو بھی فعل کو مذکر اور مؤنث دونوں لانا جائز ہے البتہ مؤنث لانا اولی ہے چاہے فاصلہ ہو یا نہ ہو | جَرَى الْعَیْنُ/ جَرَتِ الْعَیْنُ. طَلَعَ الشَّمْسُ/ طَلَعَتِ الشَّمْسُ. قَدْ جَاءَتْكُمُ الْمَوْعِظَةُ. |

| | | | |
|---|---|---|---|
| ۷ | فاعل مؤنث کی طرف لوٹنے والی ضمیر ہو چاہے مؤنث حقیقی ہو یا غیر حقیقی | تو فعل کو واحد مؤنث لایا جائے گا | هِنْدٌ قَامَتْ، اَلشَّمْسُ طَلَعَتْ. |
| ۸ | فاعل اسم ظاہر ہو کے جمع تکسیر ہو چاہے ذوی العقول کی جمع تکسیر ہو یا غیر ذوی العقول کی | تو فعل کو مذکر و مؤنث دونوں لانا جائز ہے۔ | قَالَ الرِّجَالُ/ قَالَتِ الرِّجَالُ<br>قَالَ نِسْوَةٌ/ قَالَتْ نِسْوَةٌ،<br>ذَهَبَ الْأَيَّامُ/ ذَهَبَتِ الْأَيَّامُ |
| ۹ | فاعل جمع تکسیر کی ضمیر ہو تو چار صورتیں ہیں:<br>(۱) مذکر ذوی العقول کی جمع تکسیر جیسے رِجَالٌ<br>(۲) مؤنث " " جیسے نِسْوَةٌ<br>(۳) مذکر غیر ذوی العقول کی جمع تکسیر جیسے اَلْأَيَّامُ<br>(۴) مؤنث " " جیسے عُيُوْنٌ | پہلی صورت کے لیے ایک حکم ہے یعنی اس وقت فعل کو جمع مذکر اور واحد مؤنث دونوں لانا جائز ہے<br>باقی تینوں کے لیے ایک حکم یعنی اس وقت فعل کو واحد مؤنث اور جمع مؤنث دونوں لانا جائز ہے، (البتہ مذکر کے ساتھ مذکر لانا اولی ہے اور مؤنث کے ساتھ مؤنث اولی) | اَلرِّجَالُ قَالُوْا/ اَلرِّجَالُ قَالَتْ<br>(۱) اَلنِّسْوَةُ قُلْنَ/ قَالَتْ،<br>(۲) اَلْأَيَّامُ مَضَيْنَ/ مَضَتْ<br>(۳) اَلْعُيُوْنُ جَرَيْنَ/ جَرَتْ. |
| ۱۰ | فاعل جمع مؤنث سالم ہو کے اسم ظاہر ہو | تو فعل کو واحد مذکر اور واحد مؤنث دونوں لانا جائز ہے، البتہ مؤنث لانا اولی ہے | جَاءَ الْمُؤْمِنَاتُ / جَاءَتِ الْمُؤْمِنَاتُ. |
| ۱۱ | فاعل جمع مؤنث سالم کی ضمیر ہو | تو فعل کو واحد مؤنث اور جمع مؤنث دونوں لانا جائز ہے | اَلْمُؤْمِنَاتُ ضَرَبَتْ/ اَلْمُؤْمِنَاتُ ضَرَبْنَ. |
| ۱۲ | فاعل جمع مذکر سالم ہو کے اسم ظاہر ہو | تو فعل کو ہمیشہ واحد مذکر لایا جائے گا | جَاءَ الْمُسْلِمُوْنَ. |
| ۱۳ | جمع مذکر سالم کی ضمیر ہو | تو فعل کو جمع مذکر لانا واجب ہے | اَلْمُسْلِمُوْنَ جَاءُوْا |
| ۱۴ | فاعل اگر مذکر ہو کے اسم ظاہر ہو چاہے حقیقی ہو (اور اس میں تائے تانیث بھی لاحق ہو) یا غیر حقیقی ہو (واحد ہو، تثنیہ اور جمع مذکر سالم ہو) | تو فعل کو واحد مذکر لانا واجب ہے | جَاءَ طَلْحَةُ، جَاءَ الْمُسْلِمُ، جَاءَ الْمُسْلِمَانِ، جَاءَ الْمُسْلِمُوْنَ. |

مذکورہ احکام کی روشنی میں ذیل کی مثالوں میں فعل کو مذکر یا مؤنث لانے کی وجہ بتاؤ، اور اگر ان میں کوئی غلطی نظر آئے تو اس کی تصحیح کرو اور غلطی کی وجہ بتاؤ.

نَامَ عَائِشَةُ، قُتِلَا الْمُشْرِكَانِ، دَرَّسَ حَمْزَةُ، اَلْأَعْمَامُ جَاءُوْا، اَلْأَقْلَامُ كُسِرَ، قَالَ نِسْوَةٌ، نِعْمَ الطَّالِبَةُ عَفِيْفَةُ، قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ، اَلْبَنَاتُ يَلْعَبْنَ، اِنْهَدَمَتِ الْبَيْتُ، اَلْأَبْنَاءُ نَامَتْ. اَلْأُمُّ أَكْرَمَ، بُرِّزَتِ الْجَحِيْمُ، حَانَ وَقْتُ الصَّلَاةِ، اَلْأَيَّامُ ذَهَبْنَ، اَلْمُسْلِمَاتُ جَاءَتْ. وَأَسَرُّوا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا، يَتَعَاقَبُوْنَ فِيْكُمْ مَلَائِكَةٌ بِاللَّيْلِ وَمَلَائِكَةٌ بِالنَّهَارِ. آمَنَتْ بِهٖ بَنُوْا إِسْرَائِيْلَ، حَضَرَ الْمَجْلِسَ إِمْرَأَةٌ، اَلشَّمْسُ تَطْلُعُ، جَاءَتِ الْفَاطِمَاتُ، وَلَقَدْ جَاءَتْ رُسُلُنَا، قَالَ الضُّعَفَاءُ، إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ، مَضَى الْأَيَّامُ، اَلرَّجُلَانِ ذَهَبَا، جَاءَتِ الْبُشْرٰى، تَبْيَضُّ وُجُوْهٌ.

قسم دوم فعل مجہول: بدانکہ فعل مجہول بجائے فاعل مفعول بہ را بر رفع کند وباقی را بنصب. چوں ضُرِبَ زَيْدٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَمَامَ الْأَمِيْرِ ضَرْبًا شَدِيْدًا فِيْ دَارِهٖ تَأْدِيْبًا وَالْخَشَبَةَ. وفعل مجہول را فِعْلُ مَالَمْ يُسَمَّ فَاعِلُهٗ گویند ومرفوعش را مَفْعُوْلُ مَالَمْ يُسَمَّ فَاعِلُهٗ گویند.

## قسم دوم فعل مجہول کا بیان

یہاں تین باتوں کا ذکر ہے: (۱) فعل مجہول کی تعریف، عمل اور اس کے معمولات کا بیان (۲) فعل مجہول کے دوسرے نام کا ذکر. (۳) اس کے معمولِ مرفوع کے دوسرے نام کا ذکر.

**پہلی بات (فعل مجہول کی تعریف، عمل اور اس کے معمولات) کی تفصیل:**

**فعل مجہول کی تعریف:**

فعل مجہول وہ فعل ہے جس کی نسبت فاعل کے بجائے مفعول بہ کی طرف ہو اور فاعل غیر مذکور ہو۔ جیسے ضُرِبَ زَيْدٌ (زید مارا گیا) کہ اس مثال میں ضُرِبَ فعل کی نسبت زَيْدٌ مفعول بہ کی طرف ہے جو نائب فاعل ہے.

وجہ تسمیہ: مجہول صیغہ واحد، بحث اسم مفعول بمعنی نامعلوم، چونکہ اس فعل کا فاعل ذکر نہ کیے جانے کی وجہ سے نامعلوم ہوتا ہے اس لیے اس کو مجہول کہتے ہیں. اور فعل مجہول کو مبنی للمفعول بھی کہتے ہیں.

**فعل مجہول کا عمل:**

فعل مجہول کا عمل یہ ہے کہ فعل مجہول فاعل کی جگہ میں مفعول بہ کو نائب فاعل کی بنا پر رفع اور چھ اسم یعنی مفعول مطلق، مفعول فیہ، مفعول معہ، مفعول لہ، حال اور تمیز کو نصب دیتا ہے۔ لہذا فعل مجہول کا معمولِ مرفوع ایک ہے یعنی نائب فاعل اور معمولات منصوبہ چھ ہیں یعنی مفاعیل اربعہ، حال اور تمیز۔ جیسے

ضُرِبَ زَیْدٌ ، [نائب فاعل] ظُلْمًا [تمیز] مَشْدُوْدًا [حال] یَوْمَ الْجُمُعَةِ [مفعول فیہ ظرف زمان] أَمَامَ الْأَمِیْرِ [مفعول فیہ ظرف مکان] ضَرْبًا شَدِیْدًا [مفعول مطلق برائے نوع] فِيْ دَارِہٖ [متعلق] تَأْدِیْبًا [مفعول لہ] وَالْخَشَبَةَ [مفعول معہ].

(نوٹ) مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے مثال کے ذریعہ فعل مجہول کے معمولات کے ذکر میں صرف مفاعیل اربعہ پر اکتفا فرمایا ہے حالانکہ حال اور تمیز بھی اس کے معمولات سے ہیں اس لیے یہاں مثال میں ان کا ذکر بھی آگیا۔

**دوسری بات (فعل مجہول کے دوسرے نام) کی تفصیل:**

فعل مجہول کا دوسرا نام: فِعْلُ مَالَمْ یُسَمَّ فَاعِلُهٗ. یعنی اس مفعول کا فعل جس کا فاعل مذکور نہیں.

**تیسری بات (فعل مجہول کے معمولِ مرفوع کے دوسرے نام کے ذکر) کی تفصیل:**

فعل مجہول کے معمولِ مرفوع کے دوسرا نام: دو ہیں (۱) نائب فاعل (۲) مَفْعُوْلُ مَالَمْ یُسَمَّ فَاعِلُهٗ یعنی اس فعل کا مفعول جس کا فاعل مذکور نہیں. (نائب فاعل کی تعریف صفحہ نمبر/۲۲۶ میں گزر چکی ہے)

(نوٹ) مذکورہ بیان سے فعل معروف اور فعل مجہول کے درمیان یہ فرق نکلا کہ فعل معروف ہمیشہ فاعل کو رفع دیتا ہے لیکن فعل مجہول کو فاعل نہ ہونے کی وجہ سے مفعول بہ کو فاعل کی جگہ رکھ کر اس کو رفع دیتا ہے۔

**فعل مجہول کا مفعول مالم یسم فاعلہ (نائب فاعل) اور اس کے دیگر معمولات کی نشاندہی کرو**

كُتِبَ عَلَیْكُمُ الصِّیَامُ، قُتِلَ خَالِدٌ یَوْمَ الْجُمُعَةِ فَوْقَ السَّطْحِ، وَیُسَمّٰی كَلِمَةً، سَتُمْنَحُوْنَ الْجَوَائِزَ إِنْ نَجَحْتُمْ، سُرِقَ سَاجِدٌ فِي السُّوْقِ أَمَامَ النَّاسِ سَرِقَةً فَاضِحَةً. اَلشَّمْسُ لَاتُعْبَدُ. یُكْرَمُ الْمُجْتَهِدُ، وَإِذَا حُیِّیْتُمْ بِتَحِیَّةٍ، أُكْرِمَ زُهَیْرٌ یَوْمَ الْجُمُعَةِ أَمَامَ التَّلَامِیْذِ بِجَائِزَةٍ سَنِیَّةٍ إِكْرَامًا عَظِیْمًا، أُعْطِيَ الْفَقِیْرُ دِرْهَمًا، كُسِيَ الْفَقِیْرُ ثَوْبٌ، وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ.... صِیْمَ رَمَضَانُ، اُحْتُفِلَ اِحْتِفَالٌ عَظِیْمٌ، كُتِبَتْ كِتَابَةٌ حَسَنَةٌ.

بدانکہ فعل متعدی بر چہار قسم است اول : متعدی بیک مفعول چوں ضَرَبَ زَیْدٌ عَمْرًوا. دوم : متعدی بدو مفعول کہ اقتصار بر یک مفعول روا باشد چوں أَعْطٰی وآنچہ در معنیٰ او باشد چوں أَعْطَيْتُ زَيْدًا دِرْهَمًا وایںجا أَعْطَيْتُ زَيْدًا نیز جائز است. سوم: متعدی بدو مفعول کہ اقتصار بر یک مفعول روا نباشد وایں در افعال قلوب است چوں عَلِمْتُ وظَنَنْتُ وحَسِبْتُ وخِلْتُ وزَعَمْتُ ورَأَيْتُ ووَجَدْتُّ. چوں عَلِمْتُ زَيْدًا فَاضِلًا، وظَنَنْتُ زَيْدًا عَالِمًا. چہارم : متعدی بسہ مفعول چوں أَعْلَمَ ،أَرٰی، أَنْبَأَ، أَخْبَرَ، خَبَّرَ، نَبَّأَ، حَدَّثَ. چوں أَعْلَمَ اللهُ زَيْدًا عَمْرًوا فَاضِلًا.

## فعل متعدی کا بیان

عبارت بالا میں تین باتوں کا تذکرہ ہیں

(۱) فعل متعدی کی اقسام و عمل کا تذکرہ مع بیان افعال قلوب وافعال تحویل (۲) ان اقسام کے احکام کا تذکرہ (۳) چوں اَعطی وآنچہ در معنیٰ او باشد کا مطلب.

**پہلی بات (فعل متعدی کی اقسام و عمل کا تذکرہ مع بیان افعال قلوب وافعال تحویل) کی تفصیل:**

یاد رہے کہ فعل متعدی عمل کے اعتبار سے دو قسمیں ہیں :

(۱) معروف (۲) مجہول.

**فعل معروف کی تعریف:**

فعل معروف وہ فعل ہے جس کی نسبت فاعل کی طرف ہو۔ جیسے: ضَرَبَ زَيْدٌ (زید نے مارا) کہ اس مثال میں ضَرَبَ فعل معروف ہے کیونکہ اس کی نسبت زید فاعل کی طرف ہے.

### فعل مجہول کی تعریف:

فعل مجہول وہ فعل ہے جس کی نسبت فاعل کے بجائے مفعول بہ کی طرف ہو۔ جیسے ضُرِبَ زَیْدٌ (زید مارا گیا) کہ اس مثال میں ضُرِبَ فعل کی نسبت زَیْدٌ مفعول بہ کی طرف ہے جو نائب فاعل ہے.

## فعل متعدی کی اقسام مع عمل

معلوم رہے کہ مفعول بہ کے اعتبار سے فعل متعدی کی چار قسمیں ہیں :

(۱) متعدی بیک مفعول۔ عمل: یہ ایک مفعول کو نصب دیتا ہے جیسے ضَرَبَ زَیْدٌ عَمْرًوا میں ضَرَبَ.

(۲) متعدی بدو مفعول کہ اقتصار بریک مفعول روا باشد۔ عمل : یہ فعل لازم کے عمل کے علاوہ ایسے دو مفعولوں کو نصب دیتا ہے جو ایک دوسرے کا غیر ہے جیسے أَعْطَیْتُ زَیْدًا دِرْهَمًا میں أَعْطَیْتُ ، اور یہاں أَعْطَیْتُ زَیْدًا اور أَعْطَیْتُ دِرْهَمًا دونوں جائز ہیں.

(۳) متعدی بدو مفعول کہ اقتصار بریک مفعول روا نباشد۔ عمل : یہ بھی مذکورہ عمل کے علاوہ ایسے دو مفعولوں کو نصب دیتا ہے جو ایک دوسرے کا عین ہے۔ جیسے عَلِمْتُ زَیْدًا فَاضِلًا میں عَلِمْتُ.

## افعال قلوب کا بیان

معلوم رہے کہ اگر اس تیسری قسم کے فعل کا تعلق قلب سے ہو تو ان کو افعال قلوب کہتے ہیں اور افعال قلوب سات ہیں: عَلِمْتُ، ظَنَنْتُ، حَسِبْتُ، خِلْتُ، زَعَمْتُ، رَأَیْتُ، وَجَدْتُّ. ایسے افعال کو "باب عَلِمْتُ" سے تعبیر کرتے ہیں.

| شمار | افعال قلوب | مثال | شمار | افعال قلوب | مثال |
|---|---|---|---|---|---|
| ۱ | عَلِمْتُ | عَلِمْتُ عَمْرًوا عَالِمًا | ۲ | ظَنَنْتُ | ظَنَنْتُ خَالِدًا کَرِیْمًا |
| ۳ | حَسِبْتُ | حَسِبْتُ عُمَیْرًا مُتَوَکِّلًا | ۴ | خِلْتُ | خِلْتُ بَکْرًا شَاکًّا |

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| ۵ | زَعَمْتُ | زَعَمْتُ الشَّیْطَانَ شَکُوْرًا | ٦ | رَاَیْتُ | رَاَیْتُ زَیْدًا فَاضِلًا |
| ۷ | وَجَدْتُ | وَجَدْتُ اللهَ تَوَّابًا | عَلِمْتُ، رَاَیْتُ ، وَجَدْتُ یہ تینوں یقین کے لیے، ظَنَنْتُ، حَسِبْتُ،خِلْتُ یہ تینوں شک کے لیے اورزعمت یقین اور شک دونوں کے لیے آتے ہیں۔ | | |

(نوٹ) اگر کوئی گم شدہ چیز کے دستیاب ہوجانے پر "وَجَدْتُ" کاصیغہ استعمال کرے،اوراسی طرح کسی چیزکو آنکھوں سے دیکھنے پر "رَاَیْتُ" کا اطلاق کرے(جس کورؤیت بصری کہتے ہیں) تواس وقت یہ دونوں افعال قلوب میں سے نہ ہونگے بلکہ اس وقت یہ افعال تام ہوں گے اورایک مفعول کو تقاضہ کرے گا.

## افعال تحویل کا بیان

اگراس تیسری قسم کے فعل تبدیلِ حالت پر دلالت کرے تو ان کو افعال تحویل کہتے ہیں اور چند افعال تحویل یہ ہیں: صَیَّرَ، جَعَلَ، اِتَّخَذَ، رَدَّ، تَخِذَ، تَرَكَ، وَهَبَ. جیسے اِتَّخَذَاللهُ اِبْرَاهِیْمَ خَلِیْلًا.

(۴) متعدی بسہ مفعول -عمل : یہ بھی مذکورہ عمل کے علاوہ تین مفعولات کو نصب دیتاہے۔اور فعل متعدی بسہ مفعول سات ہیں. أَعْلَمَ ،أَرٰی، أَنْبَأَ، أَخْبَرَ، خَبَّرَ، نَبَّأَ، حَدَّثَ. جیسے أَعْلَمَ اللهُ زَیْدًا عَمْرًوا فَاضِلًا میں أَعْلَمَ. ایسے افعال کو "باب أَعْلَمْتُ" سے تعبیر کرتے ہیں.

| شمار | متعدی بسہ مفعول | مثال | شمار | متعدی بسہ مفعول | مثال |
|---|---|---|---|---|---|
| ۱ | أَعْلَمَ | أَعْلَمَ اللهُ زَیْدًا عَمْرًوا فَاضِلًا | ۵ | خَبَّرَ | خَبَّرَ اللهُ نَعِیْمًا عَمْرًوا مُتَّقِیًا |
| ۲ | أَرٰی | أَرٰی اللهُ بَکْرًا عَمْرًوا عَالِمًا | ٦ | نَبَّأَ | نَبَّأَ اللهُ زُبَیْرًا عَمْرًوا سَخِیًّا |
| ۳ | أَنْبَأَ | أَنْبَأَ اللهُ خَالِدًا بَکْرًا حَافِظًا | ۷ | حَدَّثَ | حَدَّثَ اللهُ حَمِیْدًا عَمْرًوا مُفْتِیًا |
| ۴ | أَخْبَرَ | أَخْبَرَ اللهُ سَاجِدًا عَمْرًوا قَارِئًا | ایسے افعال کو "باب أَعْلَمْتُ" سے تعبیر کرتے ہیں. | | |

دوسری بات فعل متعدی کی اقسام کے احکام کی تفصیل:

(۱) فعل متعدی بیک مفعول کے مفعول کو کبھی قرینہ پایا جانے کے وقت حذف کیا جاتا ہے جیسے بقرینۂ سوال، چنانچہ اگر کوئی کہے هَلْ ضَرَبْتَ زَيْدًا؟ تو کہا جاتا ہے نَعَمْ ضَرَبْتُ یعنی ضَرَبْتُهُ.

(۲) فعل متعدی بدو مفعول کہ اقتصار بریک مفعول روا باشد کے دونوں مفعولات میں ایک پر اکتفا کرنا جائز ہے. جیسے أَعْطَيْتُ زَيْدًا دِرْهَمًا اور یہاں أَعْطَيْتُ زَيْدًا اور أَعْطَيْتُ دِرْهَمًا دونوں جائز ہیں.

(۳) فعل متعدی بدو مفعول کہ اقتصار بریک مفعول روا نباشد یعنی افعال قلوب کے دونوں مفعول کو ایک ہی ساتھ حذف کرنا جائز ہے. لیکن اگر کسی ایک کو ذکر کیا جاوے تو دوسرے کو بھی ذکر کرنا واجب ہو جاتا ہے.

(۴) فعل متعدی بسہ مفعول کے پہلے مفعول کو حذف کرنا جائز نہیں. اور دوسرے اور تیسرے مفعول کو اگرچہ ایک ہی ساتھ حذف کرنا جائز ہے، لیکن ایک کو ذکر کرنے کی صورت میں دوسرے کو بھی ذکر کرنا واجب ہو جاتا ہے۔ (کما فی شرح مأۃ عامل: ص/۵۸)

تیسری بات (چوں أعطى وآنچہ در معنیٔ او باشد کا مطلب) کی تفصیل:

عبارت کا ترجمہ: یہ ہے کہ جیسے أعطى اور وہ افعال جو أعطى کے معنی میں ہوں.

مطلب: یہ ہے کہ أعطى اور وہ افعال جو أعطى کے معنی میں ہوں یعنی ایسے دو مفعول کی طرف متعدی ہوں جن کا ایک دوسرے کا مغائر ہوں اور افعال قلوب سے نہ ہو تو اس میں بھی ایک مفعول کو حذف کرنا جائز ہے.

## ایسے چند مشہور افعال یہ ہیں

| شمار | افعال | مثال | شمار | افعال | مثال |
|---|---|---|---|---|---|
| ۱ | كَسٰى | كَسَوْتُ زَيْدًا جُبَّةً | ۲ | سَلَبَ | سَلَبْتُ زَيْدًا ثَوْبًا |
| ۳ | سَمّٰى | سَمَّيْتُهُ زَيْدًا | | | (حاشیۂ نحومیر: ص/۲۳) |
| | | ایسے افعال کو "باب أَعْطَيْتُ" سے تعبیر کرتے ہیں. | | | |

ذیل کی مثالوں میں فعل متعدی کی قسمیں، افعال تحویل کی تعیین اور ان کے مفعول بتاؤ۔

اِتَّخَذَ اللهُ إِبْرَاهِيمَ خَلِيْلًا، وَرَأَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ اللهِ أَفْوَاجًا، إِذْيُرِيْكَهُمُ اللهُ فِيْ مَنَامِكَ قَلِيْلًا، صَيَّرْتُ الْعَدُوَّ صَدِيْقًا، أَخَالُ إِنَّكَ مَرِيْضٌ، قَالَتْ مَنْ أَنْبَأَكَ هٰذَا، أَعْلَمَ الْجَاسُوْسُ شُرْطِيًّا بَكْرًا سَارِقًا، إِنِّيْ رَأَيْتُ أَحَدَعَشَرَ كَوْكَبًا، كَسَوْتُ الْفَقِيْرَ ثَوْبًا، يَحْسَبُهُمُ الْجَاهِلُ أَغْنِيَاءَ مِنَ التَّعَفُّفِ، فَإِنْ عَلِمْتُمُوْهُنَّ مُؤْمِنَاتٍ، وَجَدْتُ الصَّدِيْقَ زِيْنَةَ الْعُقَلَاءِ، تَخِذْتُكَ صَدِيْقًا، فَجَعَلْنَاهُ هَبَاءً مَنْثُوْرًا.

بدانکه ایں ہمہ مفعولات مفعول بہ اند و مفعول دوم در باب عَلِمْتُ و مفعول سوم در باب أَعْلَمْتُ و مفعول لہ و مفعول معہ را بجائے فاعل نتواند نہاد و دیگر ہارا شاید. و در باب أعطیت مفعول اول بمفعول مالم یسم فاعلہ لائق تر باشد از مفعول دوم.

عبارت بالا میں تین باتیں مذکور ہیں :

(۱) مفعولات میں کون کون مفعول نائب فاعل ہو سکتا ہے (۲) کون کون مفعول نائب فاعل نہیں ہو سکتا ہے اور کیوں ؟ (۳) باب أعطیت کے مفعولات میں کون مفعول نائب فاعل ہونا افضل ہے.

**پہلی بات کی تفصیل:** تنبیہ: فعل متعدی کے جن مفعولات کا یہاں ذکر ہیں یہ سب مفعول بہ ہیں.

جو مفعولات نائب فاعل ہو سکتے ہیں ایسے مفعولات سات ہیں:

(۱) مفعول مطلق ..... جیسے سِرْتُ سَيْرًا میں سِيْرَ سَيْرٌ. اور فَإِذَا نُفِخَ فِي الصُّوْرِ نَفْخَةٌ.

(۲) مفعول فیہ ......... جیسے سِرْتُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ میں سِيْرَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ.

اور سِرْتُ أَمَامَكَ میں سِيْرَ أَمَامُكَ. اور جُلِسَ أَمَامُكَ.

(۳) مفعول لہ باللام ........... جیسے ضُرِبَ لِلتَّأْدِيْبِ .

(۴) مفعولات بہ میں فعل متعدی بیک مفعول کا مفعول :

جیسے ضَرَبَ زَيْدٌ عَمْرًوا میں ضُرِبَ عَمْرٌو.

(۵) باب أعطیت کے دونوں مفعول : جیسے أَعْطَيْتُ زَيْدًا دِرْهَمًا میں

أُعْطِيَ زَيْدٌ دِرْهَمًا، أُعْطِيَ زَيْدًا دِرْهَمٌ.

(۶) باب علمت کا پہلا مفعول : جیسے عَلِمْتُ زَيْدًا فَاضِلًا میں عُلِمَ زَيْدٌ فَاضِلًا۔

(۷) باب أعلمت کے پہلے دونوں مفعول : جیسے أَعْلَمْتُ زَيْدًا عَمْرًوا فَاضِلًا میں

أُعْلِمَ زَيْدٌ عَمْرًا فَاضِلًا۔ وأُعْلِمَ زَيْدًا عَمْرٌو فَاضِلًا۔

ایسا ہی جار و مجرور بھی نائب فاعل ہو سکتا ہے۔ جیسے وَلَمَّا سُقِطَ فِيْ أَيْدِيْهِمْ کہ یہاں جار و مجرور نائب فاعل ہے۔

دوسری بات (کون کون مفعول نائب فاعل نہیں ہو سکتا ہے اور کیوں؟اس) کی تفصیل:

جو مفعول نائب فاعل نہیں ہو سکتا ہے ایسے مفعول چار ہیں :

(۱) باب عَلِمْتُ کا دوسرا مفعول. (۲) باب أَعْلَمْتُ کا تیسرا مفعول.

(۳) مفعول لہ بلالام (۴) مفعول معہ.

ایسا ہی (۵) حال اور (۶) تمیز بھی نائب فاعل نہیں ہو سکتے ہیں. لہٰذا کل چھ چیزیں نائب فاعل نہیں ہو سکتی ہیں.

اب مذکورہ مفعولات نائب فاعل نہ بن سکنے کی وجوہات :

(۱) باب علمت (افعال قلوب) کا دوسرا مفعول اور باب أعلمت (متعدی بسہ مفعول) کا تیسرا مفعول اس لیے نائب فاعل نہ بن سکتے ہیں کہ یہ دونوں مفعول در حقیقت مسند ہیں، اب اگر ان کو نائب فاعل بنایا جائے تو یہ مسند الیہ ہو جائینگے اب ایک ہی کلمہ ایک ہی وقت میں مسند بھی اور مسند الیہ بھی دونوں بننا لازم آئے گا جو کہ ناجائز ہے، مثلاً باب علمت کے دونوں مفعول یعنی زَيْدًا فَاضِلًا میں مسند الیہ اور مسند کا رشتہ ہوتا ہے یعنی فاضلا زید کی طرف مسند ہے اب اگر فاضلا کو فعل مجہول کا نائب فاعل بنائیں تو اس صورت میں فعل مجہول مسند ہو گا اور فاضلا مسند الیہ، لہٰذا فاضلا کے لیے ایک ہی وقت میں مسند بھی اور مسند الیہ بھی دونوں بننا لازم آئے گا جو کہ محال ہے. اسی طرح باب أعلمت کا تیسرا مفعول (أَعْلَمْتُ زَيْدًا عَمْرًوا فَاضِلًا میں) =

= فاضلا جو کہ پہلے عمرو کی طرف مسند ہے اب اگر اس کو فعل مجہول کا نائب فاعل بنائیں گے تو فعل مجہول مسند اور وہ مسند الیہ بن جائے گا جس کی وجہ سے فاضلا کا یہاں بھی ایک ہی وقت میں مسند بھی اور مسند الیہ بھی دونوں بننا لازم آئے گا جو کہ ناجائز ہے، اس لیے ان کو نائب فاعل بنانا جائز نہیں۔

(۲) مفعول لہ کو نائب فاعل بنانا اس لیے جائز نہیں کہ مفعول لہ دو طرح ہیں (۱) بغیر لام جیسے ضَرَبْتُهُ تَأْدِيبًا میں تَأْدِيبًا (۲) باللام جیسے ضُرِبَ لِلتَّأْدِيبِ.

اب مفعول لہ بغیر لام کی صورت میں وہ جو علت اور سبب پر دلالت کرتا ہے تو اس میں سبب اور علت پر دلالت کرنے والی چیز نصب ہے، پس اگر اس کو نائب فاعل بنائیں تو وہ مرفوع ہو کر رفع آجائے گا اور نصب چلا جائے گا، جب کہ سببیت کے معنی تو نصب ہی سے حاصل ہو رہے تھے جب نصب ہی چلا گیا تو سببیت کا معنی بھی چلا گیا اب وہ مفعول لہ ہی نہ رہے گا اس لیے اس کو نائب فاعل نہیں بنا سکتے، البتہ اگر اس کو نائب فاعل بنانا ہی ہے تو اس پر لام سببیہ داخل کر دیا جائے، لہذا اب وہ نائب فاعل بھی بن جائے گا اور سببیت کے معنی بھی باقی رہیں گے جیسے ضُرِبَ لِلتَّأْدِيبِ. (ادب سکھانے کے لیے مارا گیا) اب یہاں لِلتَّأْدِيبِ بغیر متعلق نائب فاعل ہے.

(۳) مفعول معہ نائب فاعل اس لیے نہیں بن سکتا ہے کہ وہ ہمیشہ واؤ بمعنی مع کے ساتھ ہوتا ہے پس اگر مفعول معہ کو نائب فاعل بنائیں گے تو فعل مجہول اور نائب فاعل کے درمیان واؤ کی وجہ سے فاصلۂ اجنبیہ لازم آئے گا جو کہ جائز نہیں۔ (کیونکہ یہ واؤ دراصل عطف کے لیے ہے جو کہ انفصال کو چاہتا ہے) اور اگر واؤ کو ہٹا کر نائب فاعل بنائیں تو پھر وہ مفعول معہ ہی باقی نہ رہے گا اس لیے مفعول معہ بھی نائب فاعل نہیں بن سکتا.

(نوٹ) حال اور تمیز کو نائب فاعل بنانا اس لیے صحیح نہیں کہ اگر حال اور تمیز کو نائب فاعل بنائیں گے تو نصب جو کہ حال کی حالیت اور تمیز کی تمیزیت پر دلالت کرتا ہے وہ باقی نہیں رہے گا بلکہ اس کی جگہ رفع آجائے گا، اور اس طرح وہ دونوں اپنی اصل حالت پر ہی باقی نہ رہیں گے اس لیے ان کو نائب فاعل بنانا جائز نہیں ہے.

تیسری بات (باب أعطیت کے مفعولات میں کون مفعول نائب فاعل ہونا افضل ہے؟ اس) کی تفصیل:

## باب "أَعْطَيْتُ" کے کس مفعول کو نائب فاعل بنانا افضل ہے؟

تو مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ باب "أَعْطَيْتُ" کے پہلے مفعول کو نائب فاعل بنانا بہتر ہے دوسرے مفعول سے، اس کی وجہ یہ ہے کہ مفعول اول میں فاعلیت کے معنی پائے جاتے ہیں جو دوسرے مفعول میں نہیں۔ لہذا أُعْطِيَ زَيْدًا دِرْهَمٌ سے أُعْطِيَ زَيْدٌ دِرْهَمًا بہتر ہے۔

البتہ معلوم رہے کہ پہلے مفعول کو نائب فاعل بنانا بہتر اس وقت ہے جبکہ التباس کا اندیشہ نہ ہو جیسا کہ مذکورہ مثال میں کہ اس میں یہ واضح ہے کہ کونسی چیز کس کو دی جارہی ہے۔ اور اگر التباس کا اندیشہ ہو تو پہلے مفعول ہی کو نائب فاعل بنانا واجب ہے۔ جیسے أُعْطِيَ سَعِيْدٌ سَعِيْدًا.

فصل بدانکہ افعال ناقصہ ہفدہ اند: كَانَ وصَارَ وظَلَّ وبَاتَ وأَصْبَحَ وأَضْحٰى وأَمْسٰى وعَادَ وآضَ وغَدَا ورَاحَ ومَازَالَ ومَا انْفَكَّ ومَابَرِحَ ومَافَتِئَ ومَادَامَ ولَيْسَ. وایں افعال بفاعل تنہا تمام نہ شوند ومحتاج باشند بخبرے. بدیں سبب اینہا را ناقصہ گویند، ودر جملۂ اسمیہ روند ومسند الیہ را برفع کنند ومسند را بنصب. چوں كَانَ زَيْدٌ قَائِمًا ومرفوع را اسم كَانَ گویند ومنصوب را خبر كَانَ وباقی رابریں قیاس کن. بدانکہ بعضے ازیں افعال بفاعل تنہا تمام شوند چوں كَانَ مَطَرٌ شد باراں بمعنی حَصَلَ. واورا کان تامہ گویند وکان زائدہ نیز باشد.

# افعال ناقصہ کا بیان

عبارت بالا کی روشنی میں تین باتیں قابل ذکر ہیں:

(۱) افعال ناقصہ کے بارے قابل طلب بحث (۲) کَانَ کی اقسام مع تعریف (۳) کَانَ زائدہ کی شرائط مع وضاحت.

پہلی بات (افعال ناقصہ کے بارے قابل طلب بحث) کی تفصیل:

(معلوم رہے کہ یہاں سات باتیں مطلوب ہیں [۱] تعریف [۲] وجہ تسمیہ [۳] تعداد اور ذوات افعال [۴] عمل [۵] مثال [۶] تطبیق [۷] ترکیب)

(۱) افعال ناقصہ کی تعریف:

افعال ناقصہ ان فعلوں کو کہتے ہیں جو اپنے فاعل کے لیے اپنے معنیٔ مصدری کے علاوہ اور ایک صفت ثابت کرنے کے لیے وضع کئے گئے. جیسے صَارَ زَیْدٌ غَنِیًّا (زید توانگر ہو گیا) یہاں صَارَ فعل ناقص اپنے فاعل زید کے لیے اپنے معنیٔ مصدری کے علاوہ اور ایک صفت یعنی صفتِ غنا کو ثابت کیا ہے.

(۲) افعال ناقصہ کی وجہ تسمیہ

افعال ناقصہ بمعنی ناتمام افعال، چونکہ یہ افعال فعل لازم کے معنی میں ہونے کے باوجود صرف فاعل سے پورے نہیں ہوتے ہیں بلکہ خبر کی طرف محتاج ہوتے ہیں اس لیے ان کو افعال ناقصہ کہتے ہیں.

(۳) افعال ناقصہ کی تعداد اور ذوات افعال:

صاحب نحو میر رحمۃ اللہ علیہ کے بیان کے مطابق افعال ناقصہ سترہ (۱۷) ہیں اور وہ یہ ہیں:

كَانَ صَارَ ظَلَّ بَاتَ أَصْبَحَ أَضْحٰى أَمْسٰى

عَادَ آضَ غَدَا رَاحَ مَازَالَ مَا انْفَكَّ مَابَرِحَ

مَافَتِیءَ مَادَامَ لَيْسَ.

(۴) افعال ناقصہ کا عمل:

یہ افعال جملۂ اسمیہ پر داخل ہو کے مسند الیہ یعنی مبتدا کو رفع اور مسند یعنی خبر کو نصب دیتے ہیں

(۵) مثال:......... كَانَ زَيْدٌ قَائِمًا (زید کھڑا ہوا)

(۶) تطبیق:

اس مثال میں كَانَ فعل ناقص زَيْدٌ قَائِمٌ جملۂ اسمیہ پر داخل ہو کے زَيْدٌ مسند الیہ کو رفع اور قَائِمٌ خبر کو نصب دیا ہے.

(۷) ترکیب:

كَانَ فعل ناقص، زَيْدٌ اسم ناقص، قَائِمًا خبر ناقص، كَانَ فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے ملکے جملۂ اسمیہ / جملۂ فعلیہ.

## فائدۂ نافعہ

(۱) افعال ناقصہ والے جملے- جملۂ اسمیہ ہیں یا جملۂ فعلیہ ؟

پس حضرات نحویین کی ایک جماعت کا مذہب یہ ہے کہ افعال ناقصہ کے داخل ہونے سے پہلے جس طرح جملۂ اسمیہ تھے افعال ناقصہ داخل ہونے کے بعد بھی جملۂ اسمیہ رہیں گے، کیونکہ وہ نسبت پر دلالت کرنے کی وجہ سے حروف کے حکم میں ہیں. گو وہ صورۃً افعال ہوں. اسی وجہ سے حضرات مناطقہ ان کو رابطہ زمانیہ سے شمار کرتے ہوئے حروف کہتے ہیں. (عین البصیر: ص/ ۹۴)

دوسری ایک جماعت کا مذہب یہ ہے کہ وہ جملہ فعلیہ ہیں. کیونکہ افعال ناقصہ صورت اور تصرفات کے اعتبار سے افعال ہیں. اگرچہ وہ معنی کے لحاظ سے افعال نہ ہوں. چونکہ حضرات نحویین الفاظ سے بحث کرتے ہیں اس لیے وہ جملۂ فعلیہ ہونگے.

(۲) افعال ناقصہ داخل ہونے کے بعد مسند الیہ اور مسند کو ان افعال کے اسم و خبر کہا جائے گا یا فاعل و مفعول، پہلی اصطلاح زیادہ مشہور ہے اور دوسری اصطلاح غیر مشہور. (عین البصیر ص/ ۹۴)

دوسری بات (کَانَ کی اقسام مع تعریف) کی تفصیل:

کَانَ کی تین قسمیں ہیں (۱) کَانَ ناقصہ (۲) کَانَ تامہ (۳) کَانَ زائدہ.

کَانَ ناقصہ کی تعریف:

کَانَ ناقصہ وہ کَانَ ہے جو اپنے فاعل سے پورا نہیں ہوتا ہے بلکہ خبر کی طرف محتاج ہوتا ہے.

جیسے کَانَ زَیْدٌ قَائِمًا میں کَانَ.

کَانَ تامہ کی تعریف: کَانَ تامہ وہ کَانَ ہے جو اپنے فاعل سے پورا ہو جاتا ہے خبر کی طرف محتاج نہیں ہوتا ہے اور اس وقت "کَانَ" ثَبَتَ یا حَصَلَ کے معنی میں ہوتا ہے. جیسے کَانَ مَطَرٌ (بارش ہوئی) میں کَانَ. اور جیسے.﴿ کُنْ- فَیَکُوْنُ ﴾ [البقرة:۱۱۷]

(معلوم رہے کہ ان سترہ افعال میں آخری چھ افعال ناقصہ ہی ہوتے ہیں کبھی تامہ نہیں ہوتے ہیں اور باقی گیارہ افعال- ناقصہ اور تامہ دونوں ہوتے ہیں. (حاشیہ نحومیر: ص/۲۴))

کَانَ زائدہ کی تعریف:

کَانَ زائدہ وہ کَانَ ہے جس کے کچھ معنی نہ ہوں صرف زینتِ کلام کے لیے لایا گیا ہو کہ اگر اس کو لفظ سے ساقط کر دیا جائے تو معنیٔ مرادی میں خلل واقع نہ ہو. جیسے مَاکَانَ أَصَحَّ عِلْمَ مَنْ تَقَدَّمَ اَیْ مَا أَصَحَّ عِلْمَ مَنْ تَقَدَّمَ .یعنی متقدمین کا علم کیسا خوب ہے. اس مثال میں مَا أَصَحَّ فعل تعجب ہے اور کَانَ زائدہ ہے.

اور جیسے ﴿ کَیْفَ نُکَلِّمُ مَنْ کَانَ فِی الْمَهْدِ صَبِیًّا ﴾ [مریم:۲۹] اور إِنَّ مِنْ أَفْضَلِهِمْ کَانَ زَیْدًا.

فائدۂ نافعہ: (۱) کبھی کبھی "لَیْسَ" کی خبر پر بائے زائدہ داخل کرتے ہیں تاکید کے لیے. جیسے لَیْسَ زَیْدٌ بِقَائِمٍ. (۲) کبھی "کَانَ" کے فعل مضارع مجزوم بلم کے آخر سے نون یعنی لام کلمہ کو حذف بھی کر دیا جاتا ہے. جیسے لَمْ یَکُنْ سے لَمْ یَکُ. جیسا کہ: ﴿ ذٰلِکَ بِأَنَّ اللّٰهَ لَمْ یَکُ مُغَیِّرًا نِعْمَةً ﴾ [الأنفال:۵۳]

**تیسری بات (کَانَ زائدہ کی شرائط) کی تفصیل: کَانَ زائدہ کے لیے دو شرطیں ہیں:**

(۱) کَانَ - فعل ماضی ہونا. (یہ شرط اسالیب ماثورہ کے لحاظ سے مفہوم ہوتی ہے)

(۲) کَانَ - ایسی دو چیزوں کے درمیان آنا جن دونوں کے درمیان لزوم ہے، مثلا-

(۱) ماتعجبیہ اور فعل تعجب کے درمیان جیسے مَاکَانَ أَعْدَلَ عُمَرَ کہ یہاں مَا اور أَعْدَلَ فعل تعجب کے درمیان کَانَ آیا اوران دونوں کے درمیان لزوم ہے (۲) فعل اوراس کے فاعل کے درمیان جیسے لَمْ یَتَکَلَّمْ کَانَ غَیْرُکَ (۳) صفت اور موصوف کے درمیان جیسے قَصَدْتُ لِزِیَارَةِ صَدِیْقٍ کَانَ مَرِیْضٍ. (۴) جاراور مجرور کے درمیان جیسے اَلْقَلَمُ عَلَی کَانَ الْمُکْتَبِ (۵) مبتدا اور خبر کے درمیان جیسے اَلْقِطَارُکَانَ قَادِمٌ (٦) صلہ اور موصول کے درمیان جیسے أَقْبَلَ الَّذِيْ کَانَ عَرَفْتُهُ. (النحو الوافي)

ذیل کی مثالوں میں افعال ناقصہ کے اسم اور خبر کی تعیین کر کے اعراب بتاؤ

مَادُمْتُ حَیًّا، فَأَصْبَحُوْا خَاسِرِیْنَ، وَلَایَزَالُوْنَ مُخْتَلِفِیْنَ، لَیْسُوْاسَوَاءً، کُوْنُوْا أَنْصَارَاللّٰہِ، مَاانْفَکَّتِ النَّارُ مُشْتَعِلَةً، فَظَلَّتْ أَعْنَاقُهُمْ لَهَاخَاضِعِیْنَ. هُمْ یَمْسُوْنَ فُقَرَاءَ. تَظَلُّ الشَّمْسُ مُشْتَعِلَةً فِي الصَّیْفِ. یَبِیْتُ الْقَمَرُ مُنِیْرًا. لَایَنْفَكُّ الصِّدْقُ سَبِیْلَ النَّجَاةِ. مَافَتِئَتِ الْبِئْرُ جَارِیَةً، مَازَالَ خَلِیْلٌ وَاقِفًا، فَأَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهِ إِخْوَانًا، ظَلَّ وَجْهُهُ مُسْوَدًّا، لَنْ نَبْرَحَ عَلَیْهِ عَاکِفِیْنَ، تَاللّٰہِ تَفْتَأُ تَذْکُرُ یُوْسُفَ، وَأَوْصَانِي بِالصَّلَاةِ وَالزَّکَاةِ مَا دُمْتُ حَیًّا، وَکَانَ حَقًّا عَلَیْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ، غَزِیْرًا أَمْسَی الْمَطَرُ، وَلَمْ أَكُ بَغِیًّا، لَسْتَ عَلَیْهِمْ بِمُصَیْطِرٍ.

بدانکہ افعال مقاربہ چہار است: عَسٰی وکَادَ وکَرَبَ وأَوْشَکَ وایں افعال در جملہ اسمیہ روند چوں کَانَ اسم رابرفع کنند وخبر رابنصب. إِلَّا آنکہ خبر اینہا فعل مضارع باشد باأَنْ چوں عَسٰی زَیْدٌ أَنْ یَخْرُجَ یا بے أَنْ چوں عَسٰی زَیْدٌ یَخْرُجُ وشاید کہ فعل مضارع باأَنْ فاعل عَسٰی باشدواحتیاج بخبر نیفتد. چوں عَسٰی أَنْ یَخْرُجَ زَیْدٌدر محل رفع بمعنی مصدر.

## افعال مقاربہ کا بیان

عبارت بالا میں تین باتیں قابل بیان ہیں: (۱) افعال مقاربہ کا تفصیلی بیان (۲) افعال ناقصہ اور افعال مقاربہ کے درمیان فرق اور عَسٰی کی اقسام اور اس کی صورتیں (۳) افعال مقاربہ کی خبر میں أَنْ آنے اور نہ آنے کے بارے افعال مقاربہ کی اقسام اور مثالوں کی ترکیب.

پہلی بات افعال مقاربہ کا تفصیلی بیان:

(معلوم رہے کہ یہاں سات باتیں مطلوب ہے [۱] تعریف [۲] وجہ تسمیہ [۳] تعداد اور ذوات افعال [۴] محل استعمال [۵] عمل [۶] مثال [۷] تطبیق)

(۱) افعال مقاربہ کی تعریف:

لغوی معنی: قَارَبَ يُقَارِبُ مُقَارَبَةً از باب مفاعلہ بمعنی قریب ہونا.

اصطلاحی معنی:

افعال مقاربہ وہ افعال ہیں جو اپنے فاعل کے لیے حصولِ خبر کے قریب ہونے پر دلالت کرے۔ جیسے عَسٰی زَيْدٌ أَنْ يَخْرُجَ یعنی امید ہے کہ زید نکلنے والا ہے. پس اس مثال میں عَسٰی اس بات پر دلالت کر رہا ہے کہ خروج کا حصول زید کے لیے قریب ہوا ہے.

(۲) وجہ تسمیہ:

مقاربہ یہ باب مفاعلہ کا مصدر ہے بمعنی قریب ہونا، چونکہ یہ افعال اپنے فاعل کے لیے حصولِ خبر کے قریب ہونے پر دلالت کرتے ہیں اس لیے ان کو افعال مقاربہ کہتے ہیں.

(۳) افعال مقاربہ کی تعداد و ذوات افعال:

افعال مقاربہ مشہور چار ہیں: عَسٰی، كَادَ، كَرَبَ، أَوْشَكَ. اور بھی کئی افعال مقاربہ ہیں مگر وہ افعال مقاربہ کی حیثیت سے قلیل الاستعمال ہیں وہ یہ ہیں: طَفِقَ، أَخَذَ، جَعَلَ، اِخْلَوْلَقَ، حَرٰی.

(۴) محل استعمال:

(۱) عَسٰی: متکلم کو خبر کے حاصل ہونے کی صرف امید ہو تو اس کے لیے عَسٰی آتا ہے جیسے عَسٰی زَیْدٌ أَنْ یَّخْرُجَ (امید ہے کہ زید نکلنے والا ہے)

(۲) کَادَ ، کَرَبَ: متکلم کو قریبی زمانہ میں حصولِ خبر کا یقین ہو تو اس کے لیے کَادَ اور کَرَبَ آتے ہیں جیسے کَادَ زَیْدٌ أَنْ یَّخْرُجَ، کَرَبَ زَیْدٌ أَنْ یَّخْرُجَ (قریب ہے کہ زید نکلے)

(۳) أَوْشَکَ، طَفِقَ، أَخَذَ وغیرہ: متکلم کو یقین ہو کہ فاعل نے خبر کو حاصل کرنا شروع کر دیا تو اس کے لیے یہ افعال آتے ہیں جیسے أَوْشَکَ/ طَفِقَ/ أَخَذَ زَیْدٌ یَّخْرُجُ (زید نے نکلنا شروع کر دیا) ان کو " أَفْعَالُ الْأَخْذِ وَالشُّرُوْعِ " کہتے ہیں. (درر بے نظیر ص/ ۲۵۳)

(۵) افعال مقاربہ کا عمل:

افعال مقاربہ کا عمل افعال ناقصہ کے مانند ہے یعنی یہ افعال جملۂ اسمیہ پر داخل ہو کر اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں، البتہ ان کی خبر ہمیشہ فعل مضارع ہوتا ہے (چاہے با " أَنْ " ہو یا بے " أَنْ ") اور وہ محلا منصوب ہوتا ہے۔

(۶) مثال: عَسٰی زَیْدٌ أَنْ یَّخْرُجَ (امید ہے کہ زید نکلنے والا ہے) (عَسٰی زَیْدٌ یَّخْرُجُ)

(۷) تطبیق: اس مثال میں زَیْدٌ أَنْ یَّخْرُجَ جملۂ اسمیہ پر فعل مقارب عَسٰی داخل ہو کر زید مبتدا کو رفع اور أَنْ یَّخْرُجَ خبر کو نصب دیا، البتہ یہاں نصب محلا ہوا.

دوسری بات افعال ناقصہ اور افعال مقاربہ کے درمیان فرق اور عَسٰی کی اقسام اور اس کی صورتوں کی تفصیل:

افعال ناقصہ اور افعال مقاربہ کے درمیان فرق:

معلوم رہے کہ افعال ناقصہ اور مقاربہ کے درمیان عمل کے اعتبار سے کوئی فرق نہیں البتہ خبر کی کیفیت میں اور ترکیبا فرق ہے. اور وہ یہ ہے:

(۱) افعال مقاربہ کی خبر فعل مضارع ہونی چاہئے خواہ باأَنْ ہو جیسے عَسٰی زَیْدٌ أَنْ یَخْرُجَ یا بے أَنْ جیسے عَسٰی زَیْدٌ یَخْرُجُ بخلاف افعال ناقصہ کہ ان کی خبر فعل مضارع ہونی ضروری نہیں، اس فرق کو مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے اپنا قول ''الا آنکہ خبر انیہا فعل مضارع باشد باأَنْ یا بےأَنْ'' سے بیان فرمایا۔

(۲) افعال مقاربہ کی خبر منصوب ہونے کے باوجود اس میں لفظا نصب ظاہر نہ ہوگا کیونکہ فعل مضارع- خبر عسی ہونے سے پہلے مرفوع بالتجرد یا منصوب بأن ناصبہ ہو چکا ہے فلہذا اب وہ محلا منصوب ہوگا، بخلاف افعال ناقصہ کہ ان کی خبر میں (جب خبر مفرد ہو) نصب لفظا بھی ظاہر ہو سکتی ہے۔

(۳) ترکیبا فرق یہ ہے کہ افعال مقاربہ جملۂ انشائیہ ہوتا ہے بخلاف افعال ناقصہ کہ وہ جملۂ خبریہ ہوتا ہے۔

## عَسٰی کی اقسام اوراس کی صورتیں

**عَسٰی کی دو قسمیں ہیں:**

(۱) عَسٰی تامہ　　　(۲) عَسٰی ناقصہ

یہاں کل چار صورتیں ہیں، صرف ایک صورت میں عَسٰی تامہ ہوتا ہے اور باقی تین صورتوں میں عَسٰی ناقصہ ہے۔

## عَسٰی تامہ کی صورت:

جب عَسٰی اور فعل مضارع باأَنْ کے درمیان کوئی اسم فاصلہ نہ ہو تو اس وقت عَسٰی تامہ ہوگا۔ جیسے عَسٰی أَنْ یَخْرُجَ زَیْدٌ۔

(اس عَسٰی تامہ کی صورت کی طرف مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے اپنا قول ''شاید کہ فعل مضارع باأَنْ فاعل عسی باشد واحتیاج بخبر نیفتد'' سے اشارہ فرمایا)

## عَسٰی ناقصہ کی تین صورتیں:

(۱) جب عَسٰی اور فعل مضارع باأَنْ کے درمیان کوئی اسم فاصلہ ہو. جیسے عَسٰی زَیْدٌ أَنْ یَخْرُجَ.

(۲) جب عَسٰی اور فعل مضارع بےأَنْ کے درمیان کوئی اسم فاصلہ نہ ہو. جیسے عَسٰی یَخْرُجُ زَیْدٌ.

(۳) جب عَسٰی اور فعل مضارع بےأَنْ کے درمیان کوئی اسم فاصلہ ہو. جیسے عَسٰی زَیْدٌ یَخْرُجُ. (بہر حال فعل مضارع بے اَن کی دونوں صورتیں اور با اَن کے فاصلہ کی صورت عسی ناقصہ ہے)

**تیسری بات (افعال مقاربہ کی خبر میں أَنْ آنے اور نہ آنے کے بارے افعال مقاربہ کی اقسام اور مثالوں کی ترکیب) کی تفصیل:**

افعال مقاربہ کی خبر میں أَنْ آنے اور نہ آنے کے بارے افعال مقاربہ کی چار قسمیں ہیں

(۱) وہ افعال جن کی خبر میں أَنْ آنا واجب ہے وہ یہ ہیں (۱) اِخْلَوْلَقَ (۲) حَرٰی.

(۲) وہ افعال جن کی خبر میں أَنْ آنا غالب ہے وہ یہ ہیں (۱) عَسٰی (۲) أَوْشَکَ.

(۳) وہ افعال جن کی خبر میں أَنْ نہ آنا غالب ہے وہ یہ ہیں (۱) کَادَ (۲) کَرَبَ.

(۴) وہ افعال جن کی خبر میں أَنْ نہ آنا واجب ہے وہ یہ ہیں أَخَذَ، طَفِقَ، جَعَلَ وغیرہ.

### مثالوں کی ترکیب:

(۱) عَسٰی زَیْدٌ أَنْ یَخْرُجَ (امید ہے کہ زید نکلنے والا ہے) یہ عسی ناقصہ کی خبر فعل مضارع باأَنْ ہونے کی مثال ہے.

**ترکیب:**

عَسٰی فعل مقارب بمعنی قارب، زَیْدٌ اسم عسی، أَنْ مصدریہ، یَخْرُجَ فعل ضمیر ھو مستتر فاعل. فعل بافاعل جملہ فعلیہ بتاویل مصدر خبر عسی. فعل مقارب با اسم و خبر جملہ اسمیہ انشائیہ. لیکن اس صورت میں صحت معنی کے لیے خبر کو اسم فاعل کے معنی میں کرنا ضروری ہو گا.

(۲) عَسٰی زَیْدٌ یَخْرُجُ : یہ عسی ناقصہ کی خبر فعل مضارع بے أن ہونے کی مثال ہے.

ترکیب: عَسٰی فعل مقارب بمعنی قارب، زَیْدٌ اسم عسی، یَخْرُجُ فعل ضمیر ھو مستتر فاعل۔ فعل بافاعل جملہ فعلیہ ہو کر خبر عسی. فعل مقاربہ اپنے اسم و خبر سے ملکر جملہ اسمیہ انشائیہ.

(۳) عَسٰی أَنْ یَخْرُجَ زَیْدٌ : یہ فعل مضارع باأنْ فاعل عسی ہو کر عسی کے تام ہونے کی مثال ہے.

ترکیب: عَسٰی بمعنی قَرُبَ فعل، أَنْ مصدریہ، یَخْرُجَ فعل، زَیْدٌ فاعل، فعل بافاعل جملہ فعلیہ بتاویل مصدر فاعل. فعل بافاعل جملہ فعلیہ انشائیہ.

## "در محل رفع بمعنی مصدر" کی تشریح

معلوم رہے کہ مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی عبارت "در محل رفع بمعنی مصدر" سے دو اہم اعتراض کا جواب ارشاد فرمایا ہے.

پہلا اعتراض یہ ہے کہ مذکورہ مثال میں جب أَنْ یَخْرُجَ عسی کا فاعل ہے تو منصوب کیوں ہے اس کو تو مرفوع ہونا چاہیے تھا اس لیے کہ فاعل ہمیشہ مرفوع ہوتا ہے؟

دوسرا اعتراض یہ ہے کہ جو فاعل ہوتا ہے وہ مسند الیہ ہوا کرتا ہے حالانکہ أَنْ یَخْرُجَ فعل ہے اور فعل مسند تو ہو سکتا ہے مسند الیہ نہیں بن سکتا تو پھر کیونکر وہ فاعل بن گیا؟

جواب کی تشریح: ان دونوں اعتراضات کا جواب مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے ایک جملہ میں دیدیا، چنانچہ فرمایا "در محل رفع بمعنی مصدر" پس پہلے اعتراض کا جواب دیا "در محل رفع" سے کہ اگرچہ یَخْرُجَ لفظاً أَنْ مصدریہ کی وجہ سے منصوب ہے مگر أَنْ یَخْرُجَ فاعل ہونے کی وجہ سے محلاً مرفوع ہے پس اعتراض ختم ہو گیا. اسی طرح دوسرے اعتراض کا جواب دیا "بمعنی مصدر" سے کہ اگرچہ یَخْرُجُ فعل ہے جو کہ مسند الیہ نہیں بن سکتا لیکن أَنْ مصدریہ کی وجہ سے وہ مصدر کے معنی میں ہو گیا اور مصدر اسم ہوتا ہے اور اسم مسند اور مسند الیہ دونوں بن سکتا ہے، اس لیے اب اس کا فاعل بنا صحیح ہو گیا چنانچہ عَسٰی أَنْ یَخْرُجَ زَیْدٌ۔ عَسٰی خُرُوْجُ زَیْدٍ کے معنی میں ہے. (در بے نظیر ص ۲۵۵)

معلوم رہے کہ باری تعالی کا قول: ﴿عَسٰی أَنْ یَبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ [الإسراء:۷۹] پر مذکورہ دونوں اعتراضات وارد ہوتے ہیں اور ان کا حل یہی ہے جو کچھ پہلے پیش کیا گیا. اور اس کا ممثل لہ بھی وہی ہے.

افعال مقاربہ کے اسم وخبر تعیین کرو پھر عسی تامہ وناقصہ کے درمیان تمیز کرو

فَذَبَحُوْهَا وَمَاكَادُوْا يَفعَلُوْنَ، وَعَسٰى أَنْ تكرَهُوا شيئًا، وَطَفِقَا يَخْصِفَانِ عَلَيْهِمَا مِنْ وَرَقِ الجَنَّةِ، يُوْشِكُ المَرِيْضُ أَنْ يَبْرَأَ، وَحَرٰى أَنْ يَنْجَحُوْا، مَاكَادُوْا يَفعَلُوْنَ، كَرَبَ المَاءُ يَجْمَدُ. كَرَبَتْ فَاطِمَةُ تَسقُطُ عَلَى الْأَرْضِ. عَسَتْ رَيْحَانَةُ أَنْ تَفُوْزَ فِي الْاِمْتِحَانِ. حَرٰى أَنْ تُمْطِرَ السَّمَاءُ، يُوْشِكُ أَنْ يَأْتِيَنِي رَسُوْلُ رَبِّيْ، عَسٰى اللهُ أَنْ يَأْتِيَ بِالْفَتْحِ، اِخْلَوْلَقَ الْكَسْلَانُ أَنْ يَجْتَهِدَ، اَلطُّلَّابُ أَخَذُوْا يَقْرَؤُوْنَ، يَكَادُ زَيْتُهَا يُضِيْءُ.

بدانکہ افعال مدح وذم چہار است: نِعْمَ وحَبَّذَا برائے مدح وبِئْسَ وسَاءَ برائے ذم. وہرچہ مابعد فاعل باشد آں را مخصوص بالمدح یا مخصوص بالذم گویند. وشرط آنست کہ فاعل معرف باللام باشد چوں نِعْمَ الرَّجُلُ زَيْدٌ، ویا مضاف بسوئے معرف باللام چوں نِعْمَ صَاحِبُ الْقَوْمِ زَيْدٌ یا ضمیر مستتر ممیز بنکرۂ منصوبہ چوں نِعْمَ رَجُلًا زَيْدٌ. فاعل نعم ھوَ است مستتر در نعم ورَجُلًا منصوب است بر تمیز، زیراکہ ھوَ مبہم است. وحَبَّذَا زَيْدٌ، حَبَّ فعل مدح وذَا فاعل او، زَيْدٌ مخصوص بالمدح وہمچنیں بِئْسَ الرَّجُلُ زَيْدٌ، وسَاءَ الرَّجُلُ عَمْرٌو.

## افعال مدح وذم کا بیان

عبارت بالامیں تین باتیں قابل یاد ہیں : (۱) افعال مدح وذم کا تفصیلی بیان (۲) شرائطِ فاعل (۳) مثالوں کی ترکیب.

**پہلی بات افعال مدح وذم کا تفصیلی بیان:**

(معلوم رہے کہ یہاں چھ باتیں مطلوب ہیں : [۱] تعریف [۲] تعداد اورذوات افعال [۳] محل استعمال [۴] عمل [۵] مثال [۶] تطبیق)

(۱) افعال مدح وذم کی تعریف:

افعال مدح وذم وہ افعال ہیں جو انشاء مدح وذم (اچھائی اور برائی بیان کرنے) کے لیے وضع کیے گئے ہوں۔ (لہٰذا اس تعریف سے وہ افعال نکل گئے جو مدح وذم کے معنی پر دلالت تو کرتے ہیں مگر ان کے اندر انشاء نہیں بلکہ خبر ہے جیسے مَدَحْتُهٗ وذَمَمْتُهٗ کہ یہ انشاء المدح والذم کے لیے نہیں بلکہ اخبار عن المدح والذم کے لیے ہیں) (درِ بے نظیر: ص/ ۲۵۶)

(۲) تعداد وذوات افعال:

وہ چار ہیں: نِعْمَ، بِئْسَ، سَاءَ، حَبَّذَا.

(۳) محل استعمال: ان کے محل استعمال دو ہیں:

(۱) نِعْمَ اور حَبَّذَا: یہ دونوں انشاء مدح کے لیے ہیں. بِئْسَ اور سَاءَ: یہ دونوں انشاء ذم کے لیے ہیں.

(۲) حَبَّذَا کے سوا باقی تینوں میں تائے تانیث لاحق ہو سکتی ہے جیسے نِعْمَتْ، بِئْسَتْ، سَاءَتْ.

(۴) عمل: یہ افعال فاعل کو رفع دیتے ہیں.

(۵) مثال: نِعْمَ الرَّجُلُ زَيْدٌ، سَاءَ الرَّجُلُ فِرْعَوْنُ.

(٦) تطبیق: پہلی مثال میں نِعْمَ فعل مدح الرَّجُلُ فاعل مدح کو رفع دیا. اور دوسری مثال میں سَاءَ فعل ذم الرَّجُلُ فاعل ذم کو رفع دیا ہے.

## مخصوص بالمدح اور مخصوص بالذم کا تعارف

معلوم رہے کہ افعال مدح کے فاعل کے بعد جو آتا ہے اس کو مخصوص بالمدح کہتے ہیں (یعنی جس کی مدح بیان کرنی مقصود ہو) جیسے نِعْمَ الرَّجُلُ زَيْدٌ میں زَيْدٌ مخصوص بالمدح ہے، اور افعال ذم کے فاعل کے بعد جو آتا ہے اس کو مخصوص بالذم کہتے ہیں (یعنی جس کی ذم بیان کرنی مقصود ہو) جیسے سَاءَ الرَّجُلُ فِرْعَوْنُ میں فِرْعَوْنُ مخصوص بالذم ہے.

دوسری بات (شرائطِ فاعل) کی تفصیل:

شرائطِ فاعل: یعنی افعال مدح وذم کے فاعل کی شرائط کا بیان:

معلوم رہے کہ افعال مدح وافعال ذم کے فاعل کے لیے تین شرطوں میں سے کسی ایک کا پایا جانا ضروری ہے.

(۱) فاعل معرف باللام ہونا: جیسے نِعْمَ الرَّجُلُ زَيْدٌ میں الرَّجُلُ.

(۲) فاعل معرف باللام کی طرف مضاف ہونا: جیسے نِعْمَ صَاحِبُ الْقَوْمِ زَيْدٌ میں صَاحِبُ الْقَوْمِ.

(۳) فاعل ایسا ایک ضمیرِ مستتر مبہم ہونا جس کی تمیز لائی گئی نکرۂ منصوبہ کے ساتھ: جیسے نِعْمَ رَجُلًا زَيْدٌ اس میں نِعْمَ کا فاعل هُوَ ضمیر ہے جو اس میں پوشیدہ ہے، اور رَجُلًا اس کی تمیز ہونے کی وجہ سے منصوب ہے کیونکہ هُوَ ضمیر مبہم ہے.

ہاں یہ مذکورہ شرائط حَبَّذَا کے سوا باقی تینوں کے فاعل کے لیے ہیں اور حَبَّذَا کے فاعل کے لیے کوئی شرط نہیں ہے کیونکہ اس کا فاعل ہمیشہ "ذَا" ہوتا ہے جو اس کے ساتھ متصل ہے.

تیسری بات (مثالوں کی ترکیب) کی تفصیل:

(۱) نِعْمَ الرَّجُلُ زَيْدٌ (اس میں تین طرح کی ترکیبیں ہو سکتی ہیں)

(۱) نِعْمَ فعل مدح، الرَّجُلُ فاعل مدح، فعل مدح اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ۔ هُوَ یا اَلْمَمْدُوْحُ مبتدا محذوف، زَيْدٌ مخصوص بالمدح خبر، مبتدا با خبر جملہ اسمیہ خبریہ.

مذکورہ ترکیب کے مطابق ترجمہ: مرد اچھا ہے، وہ زید ہے. (লোকটি ভাল সে হল যায়েদ)

(۲) نِعْمَ فعل مدح، الرَّجُلُ فاعل مدح، فعل مدح اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ۔ زَيْدٌ مخصوص بالمدح مبتدا، مَمْدُوْحٌ خبر محذوف، مبتدا با خبر جملہ اسمیہ خبریہ. (مذکورہ دونوں ترکیب کے مطابق دو جملے ہوئے)

(۳) نِعْمَ فعل مدح، اَلرَّجُلُ فاعل مدح، فعل مدح اپنے فاعل مدح سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کے خبر مقدم، زَیْدٌ مخصوص بالمدح مبتدا مؤخر، خبر مقدم با مبتدا مؤخر جملہ اسمیہ خبریہ. (اس ترکیب کے مطابق ایک جملہ ہوا) (اور یہ ترکیب اصح ہے کیونکہ اس میں محذوف ماننا نہیں پڑا)

مذکورہ ترکیب کے مطابق ترجمہ: اچھا مرد ہے زید. (যায়েদ ভাল ব্যক্তি)

(۲) نِعْمَ صَاحِبُ الْقَوْمِ زَیْدٌ (یہاں بھی تین ترکیبیں ہو سکتی ہیں)

(۱) نِعْمَ فعل مدح، صَاحِبُ الْقَوْمِ مرکب اضافی ہو کے فاعل مدح، فعل مدح اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ، هُوَ یا اَلْمَمْدُوْحُ مبتدا محذوف، زَیْدٌ مخصوص بالمدح خبر، مبتدا با خبر جملہ اسمیہ خبریہ. ترجمہ : قوم کا ساتھی اچھا ہے وہ زید ہے.

(۲) نِعْمَ فعل مدح، صَاحِبُ الْقَوْمِ مرکب اضافی فاعل مدح، فعل مدح اپنے فاعل مدح سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ، زَیْدٌ مخصوص بالمدح مبتدا، مَمْدُوْحٌ خبر، مبتدا با خبر جملہ اسمیہ خبریہ.

(۳) نِعْمَ فعل مدح، صَاحِبُ الْقَوْمِ مرکب اضافی فاعل مدح، فعل مدح اپنے فاعل مدح سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر خبر مقدم، زَیْدٌ مخصوص بالمدح مبتدا مؤخر، خبر مقدم با مبتدا مؤخر جملہ اسمیہ خبریہ. ترجمہ : قوم کا اچھا ساتھی ہے زید.

(۳) نِعْمَ رَجُلًا زَیْدٌ (اس میں تین ترکیبیں ہو سکتی ہیں)

(۱) نِعْمَ فعل مدح، ضمیر مستتر مبہم هُوَ ممیز، رَجُلًا تمیز، ممیز با تمیز فاعل مدح، فعل مدح با فاعل مدح جملہ فعلیہ انشائیہ. هُوَ یا اَلْمَمْدُوْحُ مبتدا محذوف، زَیْدٌ مخصوص بالمدح خبر، مبتدا با خبر جملہ اسمیہ خبریہ.

(۲) نِعْمَ فعل مدح، ضمیر مستتر مبہم هُوَ ممیز، رَجُلًا تمیز، ممیز با تمیز فاعل مدح، فعل مدح اپنے فاعل مدح سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ. زَیْدٌ مخصوص بالمدح مبتدا، مَمْدُوْحٌ خبر محذوف، مبتدا با خبر جملہ اسمیہ خبریہ.

(۳) نِعْمَ فعل مدح، ضمیر مستتر مبہم هُوَ ممیز، رَجُلًا تمیز، ممیز باتمیز فاعل مدح، فعل مدح اپنے فاعل مدح سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کے خبر مقدم، زَیْدٌ مخصوص بالمدح مبتدا مؤخر، خبر مقدم با مبتدا مؤخر، جملہ اسمیہ خبریہ. ترجمہ: زید وہ اچھا مرد ہے.

(۴) بِئْسَ الرَّجُلُ فِرْعَوْنُ (یہاں بھی تین ترکیبیں ہو سکتی ہیں.)

(۱) بِئْسَ فعل ذم، الرَّجُلُ فاعل ذم، فعل ذم بافاعل ذم جملہ فعلیہ انشائیہ، هُوَ یا اَلْمَذْمُوْمُ مبتدا محذوف، فِرْعَوْنُ مخصوص بالذم خبر، مبتدا باخبر جملہ اسمیہ خبریہ.

(۲) بِئْسَ فعل ذم، الرَّجُلُ فاعل ذم، فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ، فِرْعَوْنُ مخصوص بالذم مبتدا، مَذْمُوْمٌ خبر محذوف، مبتدا باخبر جملہ اسمیہ خبریہ.

(۳) بِئْسَ فعل ذم، الرَّجُلُ فاعل ذم، فعل بافاعل جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کے خبر مقدم، فِرْعَوْنُ مخصوص بالذم مبتدا مؤخر، خبر مقدم با مبتدا مؤخر جملہ اسمیہ خبریہ. ترجمہ: فرعون برا مرد ہے.

(۳) حَبَّذَا زَیْدٌ (یہاں بھی تین ترکیبیں ہو سکتی ہیں)

(۱) حَبَّ فعل مدح، ذَا فاعل مدح، فعل بافاعل جملہ فعلیہ انشائیہ، هُوَ یا اَلْمَمْدُوْحُ مبتدا محذوف، زَیْدٌ مخصوص بالمدح خبر، مبتدا باخبر جملہ اسمیہ خبریہ.

(۲) حَبَّ فعل مدح، ذَا فاعل مدح، فعل بافاعل جملہ فعلیہ انشائیہ، زَیْدٌ مخصوص بالمدح مبتدا، مَمْدُوْحٌ خبر محذوف، مبتدا باخبر جملہ اسمیہ خبریہ۔

(۳) حَبَّ فعل مدح، ذَا فاعل مدح، فعل بافاعل جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کے خبر مقدم، زَیْدٌ مخصوص بالمدح مبتدا مؤخر، خبر مقدم با مبتدا مؤخر جملہ اسمیہ خبریہ.

فائدۂ نافعہ: کبھی حبذا کے مخصوص بالمدح کے پہلے یا بعد میں ایسا اسم واقع ہوتا ہے جو تمیز یا حال کی =

= بناپر منصوب ہو اور افراد، تثنیہ، جمع، مذکر و مؤنث میں مخصوص کا موافق ہو جیسے حَبَّذَا رَجُلًا زَیْدٌ وَحَبَّذَا رَاکِبًا زَیْدٌ، حَبَّذَا زَیْدٌ رَجُلًا، وَحَبَّذَا زَیْدٌ رَاکِبًا۔ باقی مثالیں اس پر قیاس کرو. (شرح مأۃ عامل: ص/۵۳)

## افعال مدح وذم کے متعلق کچھ اہم جملے اور ان کی تراکیب

(۱) سَاءَتْ مُرْتَفَقًا: اس کی اصل عبارت سَاءَتْ مُرْتَفَقًا جَهَنَّمُ (یہاں بھی تین ترکیبیں ہیں)

(۱) سَاءَتْ فعل ذم، ضمیر مستتر هِيَ ممیز، مُرْتَفَقًا (اسم ظرف اور اس میں مذکر اور مؤنث دونوں برابر ہے) تمیز، ممیز با تمیز فاعل ذم، فعل بافاعل جملہ فعلیہ انشائیہ، هِيَ یا اَلْمَذْمُوْمَةُ مبتدا محذوف، جَهَنَّمُ مخصوص بالذم خبر، مبتدا با خبر جملہ اسمیہ خبریہ. (۲) سَاءَتْ فعل ذم، ضمیر مستتر هِيَ ممیز، مُرْتَفَقًا تمیز، ممیز با تمیز فاعل ذم، فعل ذم بافاعل جملہ فعلیہ انشائیہ، جَهَنَّمُ مخصوص بالذم مبتدا، مَذْمُوْمَةٌ خبر محذوف، مبتدا با خبر جملہ اسمیہ خبریہ. (۳) سَاءَتْ فعل ذم، هِيَ ضمیر مستتر مبہم ممیز، مُرْتَفَقًا تمیز، ممیز با تمیز فاعل ذم، فعل بافاعل جملہ انشائیہ ہو کے خبر مقدم، جَهَنَّمُ مبتدا موخر، خبر مقدم با مبتدا موخر جملہ اسمیہ خبریہ.

(۲) نِعْمَ الْعَبْدُ: اس کی اصل نِعْمَ الْعَبْدُ أَيُّوْبُ (یہاں بھی تین ترکیبیں ہو سکتی ہیں)

(۱) نِعْمَ الْعَبْدُ فعل مدح بافاعل جملہ فعلیہ انشائیہ، هُوَ یا اَلْمَمْدُوْحُ مبتدا محذوف، أَيُّوْبُ مخصوص بالمدح خبر، مبتدا با خبر جملہ اسمیہ خبریہ. (۲) نِعْمَ الْعَبْدُ فعل مدح بافاعل جملہ فعلیہ انشائیہ، أَيُّوْبُ مخصوص بالمدح مبتدا، مَمْدُوْحٌ خبر، مبتدا با خبر جملہ اسمیہ خبریہ. (۳) نِعْمَ الْعَبْدُ فعل مدح بافاعل جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کے خبر مقدم، أَيُّوْبُ مخصوص بالمدح مبتدا موخر، خبر مقدم با مبتدا موخر جملہ اسمیہ خبریہ.

فائدہ نافعہ: کبھی مخصوص بالمدح اور مخصوص بالذم محذوف ہوتا ہے جیسے ﴿نِعْمَ الْعَبْدُ إِنَّهُ أَوَّابٌ﴾ [ص: ۳۰] کہ اصل میں نِعْمَ الْعَبْدُ أَيُّوْبُ تھا.

## ذیل کی مثالوں میں افعال مدح وذم کا فاعل، فاعل کا طریق استعمال اور مخصوص بالمدح وبالذم کی تعیین کرو اور ترکیب بتاؤ

سَاءَ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حِمْلًا، حَسْبُنَا اللهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ، فَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ، وَسَاءَتْ مُرْتَفَقًا، حَبَّذَا الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ، نِعْمَتِ الشَّابَّةُ هِنْدٌ، بِئْسَ خُلُقًا اَلْكِذْبُ، فَنِعْمَ أَجْرُ الْعَامِلِيْنَ. حَبَّذَا الْمَحَبَّةُ فِي اللهِ. نِعْمَتْ جَامِعَةً اَلْجَامِعَةُ الْإِسْلَامِيَّةُ بِفَتِيَّةَ. سَاءَ مَا تُحِبُّهُ الدُّنْيَا. بِئْسَ طَعَامًا اَلْحَرَامُ، حَبَّذَا رَجُلًا خَالِدٌ، وَلَنِعْمَ دَارُ الْمُتَّقِيْنَ، بِئْسَتِ الشَّرَابُ اَلْخَمْرُ، نِعْمَتِ الثَّوَابُ اَلْجَنَّةُ، فَنِعِمَّا هِيَ، سَاءَ مَثَلًا اَلْقَوْمُ، وحَبَّذَا نَفَحَاتٌ مِنْ يَمَانِيَّةٍ، يَاحَبَّذَا جَبَلُ الرَّيَّانِ مِنْ جَبَلٍ.

فصل بدانکہ افعال تعجب دو صیغہ از ہر مصدر ثلاثی مجرد باشد اول: مَا أَفْعَلَهٗ چوں مَا أَحْسَنَ زَيْدًا. چہ نیکوست زید. تقدیرش أَيُّ شَيْءٍ أَحْسَنَ زَيْدًا. مَا بمعنی أَيُّ شَيْءٍ است در محل رفع بابتدا، و أَحْسَنَ در محل رفع خبر مبتدا، وفاعل أَحْسَنَ هُوَ است درو مستتر و زَيْدًا مفعول بہ. دوم: أَفْعِلْ بِہٖ چوں أَحْسِنْ بِزَيْدٍ. أَحْسِنْ صیغۂ امر ست بمعنی خبر. تقدیرش أَحْسَنَ زَيْدٌ- أَيْ- صَارَ ذَا حُسْنٍ وبازائدہ است.

## افعال تعجب کا بیان

عبارت مذکورہ میں تین باتوں کا بیان ہے

(۱) افعال تعجب کی تعریف، اوزان، شرائطِ اوزان اور مثال.

(۲) پہلے وزن کے "مـا" کے بارے علمائے نحات کا اختلاف، مثال کی ترکیب اور قول راجح کا ذکر.

(۳) دوسرے وزن کے بارے علمائے نحات کا اختلاف اور مثال کی ترکیب.

**پہلی بات (افعال تعجب کی تعریف، اوزان، شرائطِ اوزان اور مثال) کی تفصیل:**

(۱) **افعال تعجب کی تعریف:** افعال تعجب وہ افعال ہیں جن کو انشاء تعجب یعنی فی الحال اظہار تعجب کے لیے وضع کئے گیے ہوں.

(۲) **اوزان:** افعال تعجب کے دووزن ہیں : (۱) مَا أَفْعَلَهٗ (۲) أَفْعِلْ بِهٖ

معلوم رہے کہ افعال کو جمع- افعال تعجب کے افراد کی کثرت کی وجہ سے لائے ہیں یعنی اگرچہ افعال تعجب کے صیغے دو ہیں مگر ان کے افراد کثیر ہیں. (افعال تعجب کا مختصر بیان ص/۳۹ میں ہو چکا، وہاں ملاحظہ ہو)

(۳) **شرائط اوزان:**

ان اوزان کے لیے دو شرطیں ہیں: (۱) ثلاثی مجرد کے مصدر سے ہونا (۲) ثلاثی مجرد کے وہ مصدر ہونا جو رنگ و عیب کے معنی سے خالی ہو.

(۴) **مثال:** (۱) مَا أَحْسَنَهٗ (مَا أَحْسَنَ زَيْدًا) (۲) أَحْسِنْ بِهٖ (أَحْسِنْ بِزَيْدٍ)

**دوسری بات (پہلے وزن کے "مـا" کے بارے اختلاف، مثال کی ترکیب اور قول راجح) کی تفصیل:**

**پہلا وزن یعنی مَا أَحْسَنَهٗ کے "مَـا" کے بارے علمائے نحات کا اختلاف ہے :**

(مذکورہ صیغہ چار چیزوں سے مرکب ہے : ۱) مَا، ۲) فعل ماضی، ۳) هُوَ ضمیر جو فعل میں وجوبا مستتر فاعل ہے، ۴) متعجب منہ یعنی مفعول بہ ) **مَا - تعجبیہ کی وضاحت اور مثال کی ترکیب:**

(۱) **امام نحو علامہ سیبویہ رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب :**

ان کے نزدیک اس کا مَا مائے موصوفہ ہے پس "مَا" بمعنی شَيْءٌ ہے اور اس میں جو تنوین ہے وہ تنوین تعظیمی ہے لہذا اصل مفہوم کے اعتبار سے تقدیری عبارت: اس طرح ہوگی شَيْءٌ عَظِيْمٌ أَحْسَنَ زَيْدًا پس ان کے نزدیک مَا أَحْسَنَ زَيْدًا کا لفظی ترجمہ ہوگا: ایک بڑی چیز نے زید کو حسین بنادیا.

ترکیب: مَا بمعنی شَيْءٌ عَظِيْمٌ مرکب توصیفی ہو کے مبتدا، أَحْسَنَ فعل بافاعل، زَيْدًا مفعول بہ، فعل بافاعل و مفعول بہ جملہ فعلیہ ہو کے خبر، مبتدا با خبر جملہ اسمیہ انشائیہ.

**(۲) امام اخفش رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب :**

ان کے نزدیک "مَا" مائے موصولہ ہے، پس "مَا" بمعنی اَلَّذِيْ ہے، تقدیری عبارت اس طرح ہوگی: اَلَّذِيْ أَحْسَنَ زَيْدًا شَيئٌ عَظِيْمٌ. پس لفظی ترجمہ یہ ہوگا: جس نے زید کو حسین بنادیا وہ کوئی بڑی چیز ہے.

ترکیب: مَا بمعنی اَلَّذِيْ اسم موصول، أَحْسَنَ زَيْدًا فعل بافاعل و مفعول بہ جملہ فعلیہ ہو کے صلہ، موصول وصلہ ملکر مبتدا، شَيئٌ عَظِيْمٌ مرکب توصیفی ہو کے خبر، مبتدا با خبر جملہ اسمیہ انشائیہ.

**(۳) امام فراء رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب :**

ان کے نزدیک "مَا" مائے استفہامیہ ہے، پس "مَا" بمعنی أَيُّ شَيْءٍ ہے تقدیری عبارت اس طرح ہوگی: أَيُّ شَيْءٍ أَحْسَنَ زَيْدًا. پس لفظی ترجمہ یہ ہوگا: کس چیز نے زید کو حسین بنادیا؟

ترکیب: مَا بمعنی أَيُّ شَيْءٍ مرکب اضافی ہو کے مبتدا، أَحْسَنَ زَيْدًا فعل بافاعل و مفعول بہ جملہ فعلیہ ہو کے خبر، مبتدا با خبر جملہ اسمیہ انشائیہ.

قول راجح: شیخ رضی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ معنی کے لحاظ سے امام فراء رحمۃ اللہ علیہ کا قول قوی ہے کیونکہ تعجب استفہام کے بعد پیدا ہوتا ہے پس یہاں گویا قائل زید کے حسن بدیع سے ناواقف تھا، لہذا اس نے جیسے ہی زید کو دیکھا تو سخت متعجب ہو کر پوچھا مَا أَحْسَنَ زَيْدًا؟ یعنی کس چیز نے زید کو خوبصورت بنایا؟

چنانچہ علامہ جرجانی صاحب نحو میر رحمۃ اللہ علیہ نے بھی قوت کی وجہ سے اسی مذہب کو اختیار کیا ہے اور اپنی کتاب میں اس عبارت سے ذکر فرمایا ہے " مَا بمعنی أَيُّ شَيْءٍ است در محل رفع بابتدا، و أَحْسَنَ در محل رفع خبر مبتدا، و فاعل أَحْسَنَ هُوَ است در و مستتر و زَيْدًا مفعول بہ "

اعتراض: "مَا أَحْسَنَهٗ" یہ ثلاثی مزید فیہ - باب افعال سے آیا ہوا نظر آرہی ہے، حالانکہ افعال تعجب کے اوزان کے لیے شرط ہے کہ وہ ثلاثی مجرد کے مصادر سے ہونا ہوگا؟ جواب: یہ ثلاثی مجرد - باب کرم کا مصدر "حُسْنًا" سے بنایا گیا ہے، ہاں یہ وزن باب افعال کے ماضی کے صیغہ کے مانند ہو گیا ہے، اسی بنا پر تو اس کا معنی مجرد کا معنی ہے (وہ کتنا ہی حسین ہے) نہ کہ باب افعال کے متعدی کا معنی (احسان کرنا) . ایسا ہی " أَحْسِنْ بِهٖ " کا حال ہے.

تیسری بات (دوسرے وزن کے بارے علمائے نحات کا اختلاف اور مثال کی ترکیب) کی تفصیل:

أَحْسِنْ بِزَيْدٍ افعال تعجب کے اس دوسرے وزن کے بارے بھی علمائے نحات کا اختلاف ہے.

(مذکورہ صیغہ تین چیزوں سے مرکب : ۱) فعل امر جو فعل ماضی کے معنی میں ہے گویا أَحْسِنْ بمعنی أَحْسَنَ ہے، ۲) بازائدہ ہے، ۳) با کے ساتھ متصل ضمیر اور کلمہ زید محل رفع میں واقع ہونے کی وجہ سے فاعل اور متعجب منہ ہے)

(۱) امام اخفش رحمۃ اللہ علیہ اور امام فراء رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب: ان کے نزدیک أَحْسِنْ صیغۂ امر ہے اور معنی بھی امر کا ہے.

ترکیب: أَحْسِنْ فعل امر، ضمیر مستتر أنت فاعل، بِزَيْدٍ با حرف جر برائے تعدیہ، (کیونکہ أَحْسِنْ میں باب افعال کا ہمزہ صیرورت کے لیے ہونے کی بنا پر وہ لازم ہے۔ جو حرف جار "ب" کے ذریعہ متعدی ہو گیا. ہاں اگر ہمزۂ افعال تعدیہ کے لیے ہو تو اس وقت أَحْسِنْ متعدی بنفسہ ہونے کی وجہ سے با تعدیہ کے لیے نہ ہو گا، بلکہ زائدہ ہو گا) زَيْدٍ لفظا مجرور محلا منصوب مفعول بہ، فعل با فاعل و مفعول بہ جملۂ فعلیہ انشائیہ.

ترجمہ: اے مخاطب تو زید کی خوبیاں بیان کر.

(۲) امام نحو علامہ سیبویہ رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب: ان کے نزدیک أَحْسِنْ صیغۂ امر بمعنی أَحْسَنَ فعل ماضی ہے.

ترکیب: أَحْسِنْ بمعنی أَحْسَنَ فعل ماضی، بِزَيْدٍ با حرف جار زائدہ، زَيْدٍ لفظا مجرور محلا مرفوع فاعل، فعل بافاعل جملۂ فعلیہ انشائیہ. ترجمہ: زید حسن والا ہوا. (پس ان کے نزدیک أَحْسِنْ میں کوئی ضمیر مستتر نہیں)

اور مصنف علام رحمۃ اللہ علیہ نے امام سیبویہ رحمۃ اللہ علیہ کے قول کو اختیار فرمایا بنابریں فرمایا کہ " أَحْسِنْ صیغۂ امر ست بمعنی خبر. تقدیر ش أَحْسَنَ زَيْدٌ - أَيْ - صَارَ ذَا حُسْنٍ وبازائدہ است." یعنی أَحْسِنْ اگرچہ صیغۂ امر ہونے کی بنا پر انشاء ہے لیکن بمعنی ماضی ہونے کی وجہ سے وہ جملۂ خبریہ ہے. پس أَحْسِنْ بِزَيْدٍ کا معنی أَحْسَنَ زَيْدٌ ہے (زید حسن والا ہو گیا) اور با زائدہ ہے." (فائدۂ نافعہ: قرینہ رہنے کی صورت میں متعجب بہ کو حذف کرنا جائز ہے جیسے أَسْمِعْ بِهِمْ وَ أَبْصِرْ - أي - أَبْصِرْ بِهِمْ)

فائدۂ نافعہ :معلوم رہے کہ ثلاثی مجرد کے وہ افعال جن میں رنگ وعیب کے معنی پائے جاتے ہیں اور ثلاثی مزیدفیہ نیز رباعی مجرد اور رباعی مزیدفیہ سے افعال تعجب بنانے کا قاعدہ یہ ہے کہ پہلے أَشَدُّ، أَحْسَنُ، أَضْعَفُ ،أَقْبَحُ وغیرہ افعال سے کوئی فعل لائیں گے جن میں تعجب، مبالغہ ،شدت، زیادت اور قوت کے معنی ہوں اور پھر(۱) ان کے شروع میں" مَا " لگادیں گے اور جس فعل سے بھی فعل تعجب کا صیغہ بنانا ہو اس کا مصدر لاکر ان افعال کا مفعول بہ بنادیا جائے گا(۲) ان سے باب افعال کے امر حاضر معروف کے واحد بناوے اور جس فعل سے بھی فعل تعجب کا صیغہ بنانا ہو اس کے مصدر کو مجرور بحرف جر کردیا جائے گا اس طرح افعال تعجب کا صیغہ بن جائے گا جیسے ثلاثی مجرد سے مَاأَشَدَّعَرَجَهُ/ أَشْدِدْ بِعَرَجِهٖ، ثلاثی مزیدفیہ سے مَاأَشَدَّاخْضِرَارَهُ/ أَشْدِدْ بِاخْضِرَارِهٖ، رباعی مجرد سے مَاأَشَدَّزَعْفَرَتَهُ/ أَشْدِدْ بِزَعْفَرَتِهٖ ،رباعی مزیدفیہ سے مَاأَشَدَّاغْرِنْكَاسَهُ/ أَشْدِدْ بِاغْرِنْكَاسِهٖ (درِ بے نظیر:ص/ ۲۶۲)

افعال تعجب کو ان کے وزن سمیت نشاندہی کر کے ترکیب کرو

أَسْمِعْ بِهِمْ وَأَبْصِرْ يَوْمَ تَأْتُوْنَنَا، فَمَاأَصْبَرَهُمْ عَلَى النَّارِ، مَاأَطْوَلَ الْبَنَّائِيْنَ، مَاأَنْفَعَ هٰذَا الدَّوَاءَ، مَاأَحْلَمَ زَيْدًا، أَسْمِعْ بِزَيْدٍ، مَاأَكْثَرَإِطْعَامَكَ لِلْفُقَرَا، مَاأَشَدَّالْاِزْدِحَامَ، أَنْفِعْ بِالْكِتَابِ، مَاأَسْرَعَ الطَّائِرَةَ، مَاأَضَرَّ الْإِفْرَاطَ فِي الْأَكْلِ،أَعْظِمْ بِالتَّضْحِيَةِ فِي سَبِيْلِ اللهِ، مَا أَوْسَعَ آمَالَ الْإِنْسَانِ، أَعْجِبْ بِانْتِصَارِ خَالِدٍ عَلَى الْأَعْدَاءِ.

نحو میر کے جمیع مسائل کی روشنی میں بتاؤ کہ ذیل کے جملے صحیح ہیں یاغلط؟ اگر غلط ہیں تو تصحیح کرواور غلطی کی وجہ بیان کرو:

(۱) لَاخَالِدٌ فِي الدَّارِ. (۲) قَامَ زَيْنَبُ. (۳) جَاءَ الْقَوْمُ أَبْصَعُ. (۴) جَاءَنِيْ خَالِدٌعَالِمٌ. (۵) نِعْمَ رَجُلٌ رَشِيْدٌ. (۶) زَعَمْتُ خَالِدًا. (۷) قَرَأَ أَحْمَدٌ. (۸) هُوَأَخِيْكَ. (۹) مِنْ حَيْثِ الْإِعْرَابِ. (۱۰) أَنْتَ الْقَاضِيَ. (۱۱) خَمْسَةُ عَشَرَرَجُلٍ.(۱۲) لَافَهْمُ لَهُ فِي الدِّيْنِ. (۱۳) لَازَيْدٌوَلَابَكْرًا فِي الدَّارِ.(۲۴) إِنَّ مُسْلِمُوْنَ بَعْلَبَكَّ يَقْرَءُوْنَ الْقُرْآنَ بِصَوْتٍ رَفِيْعٌ. (۱۵) يَارَاجِلَ مَسْجِدٍ اِخْلَعْ نَعْلَانِكَ.(۱۶) يَاغُلَامُ زَيْدٍ. (۱۷) رَأَيْتُ خَمْسُوْنَ طَالِبًا. (۱۸) كَيْ تَنْصُرُوْنَ بَكْرًا. (۱۹) رَأَيْتُ ذِيْ عِلْمٍ.(۲۰) رَأَيْتُ أُمَّهَاتًا. (۲۱) جَاءَنِيْ رِجَالٌ عَالِمٌ. (۲۲) ضَرَبْتُ نُعْمَانًا.(۲۳) جَاءُوْا رِجَالٌ.(۲۴) لَاكَافِرَمَقْبُوْلٌ عِنْدَاللهِ وَلَافَاسِقَ. (۲۵) نِعْمَتْ عَبْدٌأَيُّوْبُ. (۲۶) اَلطَّالِبَانِ نَامَتْ. (۲۷) هُدَاةُ الدِّيْنِ نَجَحَتْ.(۲۸) لَنْ تَرْضَ. (۲۹) أَنَّ رَجُلٌ كَرِيْمٌ (۳۰) عَلِمَ دِرْهَمٌ. (۳۱) إِنَّ الْمُشْرِكُوْنَ حَاضِرَاتٌ. (۳۲) ضَرَبْتَ غَدًا فَاطِمَةُ. (۳۳) اَلْهِنْدَانِ ذَهَبَا. (۳۴) ذَهَبَ حَمْزَةُ. (۳۵) ذَهَبَ أُسَامَةُ، (۳۶) مَا الْمُسْلِمَاتِ صَائِمِيْنَ (۳۷) يَا زَيْدًا (۳۸) إِنْ جَاءَ زَيْدٌ خَالِدٌ أَكِلٌ (۳۹) يَا خَالِدِ.

## باب سوم در عمل اسمائے عاملہ

وآں یازدہ قسم ست- اول: اسمائے شرطیہ بمعنی إِنْ. وآں نو است: مَنْ ومَا وأَيْنَ ومَتٰی وأَيٌّ وأَنّٰی وإِذْمَا وحَيْثُمَا ومَهْمَا. فعل مضارع رابجزم کنند چوں مَنْ تَضْرِبْ أَضْرِبْ، ومَا تَفْعَلْ أَفْعَلْ، وأَنّٰی تَجْلِسْ أَجْلِسْ، و مَتٰی تَقُمْ أَقُمْ، وأَيَّ شَيْئٍ تَأْكُلْ آكُلْ، و أَنّٰی تَكْتُبْ أَكْتُبْ، وإِذْمَا تُسَافِرْ أُسَافِرْ،وحَيْثُمَا تَقْصِدْ أَقْصِدْ، ومَهْمَا تَقْعُدْ أَقْعُدْ.

## اسمائے عاملہ کا بیان

(یہ عوامل لفظیہ کا تیسرا اور آخری باب ہے، اس میں اسمائے عاملہ کے احکام اوران کے عمل کی تفصیلات بیان کی جائیں گی، نیزان کے معمولات بھی وضاحت کے ساتھ بیان کیا جائے گا)

عبارت مذکورہ کی روشنی میں تین باتیں قابل یاد ہیں: (۱) اسمائے عاملہ کا اجمالی ذکر (۲) پہلی قسم کا تفصیلی بیان (۳) مثالوں کی ترکیب اوراسمائے شرطیہ کے طریقۂ استعمال.

پہلی بات اسمائے عاملہ کا اجمالی ذکر. اسمائے عاملہ کی اجمالی فہرست

اسمائے عاملہ کل اٹھائیس (۲۸) ہیں اوروہ گیارہ قسموں پر ہیں

| شمار | اسمائے عاملہ | تعداد | شمار | اسمائے عاملہ | تعداد |
|---|---|---|---|---|---|
| ۱ | اسمائے جازمہ در فعل مضارع | ۹ | ۷ | اسم تفضیل | ۱ |
| ۲ | اسمائے افعال بمعنی فعل ماضی | ۳ | ۸ | مصدر | ۱ |
| ۳ | اسمائے افعال بمعنی امر حاضر | ۶ | ۹ | مضاف | ۱ |
| ۴ | اسم فاعل | ۱ | ۱۰ | اسم تام | ۱ |
| ۵ | اسم مفعول | ۱ | ۱۱ | اسمائے کنایہ | ۳ |
| ۶ | صفت مشبہہ | ۱ | | مجموعہ | ۲۸ |

معلوم رہے کہ (ا) ان میں سے چار سماعی ہیں اور وہ یہ ہیں: (ا) اسمائے شرطیہ (۲) اسمائے افعال بمعنی فعل ماضی (۳) اسمائے افعال بمعنی امر حاضر معروف (۴) اسمائے کنایہ. اور باقی سات قیاسی ہیں اور وہ یہ ہیں (ا) اسم فاعل (۲) اسم مفعول (۳) صفت مشبہ (۴) اسم تفضیل (۵) مصدر (۶) مضاف (۷) اسم تام.

**شبہ فعل کی تعریف:**

شبہ فعل وہ اسم ہے جو فعل کے ساتھ مشابہت رکھتا ہے معنیٔ مصدری میں یعنی معنیٔ حدثی پر دلالت کرنے میں. اور شبہ فعل نو (۹) ہیں: (ا) مصدر (۲) اسم فاعل (۳) اسم مفعول (۴) صفت مشبہ (۵) صیغۂ مبالغہ (۶) اسم تفضیل (۷) اسم زمان (۸) اسم مکان (۹) اسم آلہ. (جامع الدروس: ص/۱۶۰)

**دوسری بات پہلی قسم کا تفصیلی بیان:**

## پہلی قسم: اسمائے شرطیہ کا بیان

یہاں چار چیزیں قابل طلب ہیں: (ا) تعریف (۲) تعداد وذوات (۳) عمل (۴) مثال وتطبیق.

**اسمائے شرطیہ کی تعریف:**

اسمائے شرطیہ وہ اسماء ہیں جو اِن شرطیہ کے معنی میں ہو کر فعل مضارع کو جزم دیتے ہیں.

(۲) تعداد وذوات: وہ اسماء نو ہیں اور وہ یہ ہیں:

مَنْ وما وأَیْنَ ومَتٰی وأَیٌّ وأَنّٰی وإِذْمَا وحَیْثُمَا ومَهْمَا. ان کو کلمات شرط، ادوات شرط اور "کَلِمُ الْمُجَازَاتِ" کہا جاتا ہے کیونکہ یہ تمام کلمات جزا کو چاہتے ہیں اور یہ تمام کلمات اِنِ شرطیہ کے معنی میں ہیں.

(۳) عمل: یہ اسماء اِنِ شرطیہ کے معنی میں ہو کر فعل مضارع کو جزم دیتے ہیں، البتہ اگر یہ اسماء اِنِ شرطیہ کے معنی میں مستعمل نہ ہوں بلکہ موصول یا استفہام کے معنی میں مستعمل ہوں تو یہ عمل نہیں کریں گے. جیسے مَنْ یَعْبُدُاللّٰهَ.

(۴) مثال وتطبیق: مَنْ تَضْرِبْ أَضْرِبْ (جس شخص کو تو مارے گا میں ماروں گا) اس مثال میں مَنْ- اِنِ شرطیہ کے معنی میں ہو کر تَضْرِبْ اور أَضْرِبْ فعل مضارع کو جزم دیا ہے.

**تیسری بات (مثالوں کی ترکیب اور اسمائے شرطیہ کے طریقۂ استعمال) کی تفصیل:**

پہلی مثال: مَنْ تَضْرِبْ أَضْرِبْ یہ مَنْ شرطیہ کے شرط و جزا کو جزم دینے کی مثال ہے۔

**مذکورہ مثال کی دو طرح کی ترکیب کی جاسکتی ہے**

**ترکیب/۱:**

مَنْ شرطیہ مفعول بہ مقدم تَضْرِبْ فعل کا، تَضْرِبْ فعل، ضمیر أنت مستتر فاعل، فعل بافاعل و مفعول بہ جملۂ فعلیہ ہو کر شرط۔ أَضْرِبْ فعل ضمیر أنا مستتر فاعل، فعل بافاعل جملۂ فعلیہ ہو کر جزا شرط و جزا سے جملۂ شرطیہ ہوا۔

ترکیب/۲: مَنْ اسم شرط مبتدا، تَضْرِبْ فعل بافاعل جملۂ فعلیہ شرط، أَضْرِبْ فعل بافاعل جملۂ فعلیہ جزا، پھر شرط با جزا خبر، مبتدا با خبر جملۂ اسمیہ۔

باقی مثالوں کی ترکیب بھی مذکورہ طرز پر ہے صرف فرق یہ ہے کہ مَنْ کے طرح مَا اور أَيٌّ بھی اسم شرط مفعول بہ مقدم ہیں اور باقی سب مفعول فیہ مقدم ہیں۔

اسمائے شرطیہ کے طریقۂ استعمال: "مَا، إِذْمَا" غیر ذوی العقول کے لیے اور "مَنْ" ذوی العقول کے لیے مستعمل ہوتے ہیں۔ اور "أَيٌّ" کے لیے اضافت لازم ہے، اور ذوی العقول و غیر ذوی العقول دونوں کے لیے مستعمل ہوتا ہے۔

ذوی العقول کی مثال: أَيُّهُمْ يَضْرِبْنِيْ أَضْرِبْهُ. اور غیر ذوی العقول کی مثال: أَيَّ شَيْءٍ تَأْكُلْ آكُلْ۔ اور مَتٰى، مَهْمَا ظروف زمان اور أَيْنَ، أَنّٰى، حَيْثُمَا، ظروف مکان ہیں۔ (شرح مأۃ عامل: ص/۲۶) جمہور کے نزدیک إِذْمَا ظرف زمان ہے، ایساہی بعض نے أَيٌّ کو صرف ذوی العقول کے لیے کہا۔ اور تمام اسمائے شرطیہ مبنی ہیں سوائے أَيٌّ کے۔

**اسمائے شرطیہ اور ان کے عمل کی نشاندہی کر کے شرط و جزا کی تعیین کرو**

مَنْ يَنْصُرْنِيْ أَنْصُرْهُ ، أَيْنَمَا تَكُنْ أَضْرِبْكَ، إِذْمَا تَشْرَبْ أَشْرَبْ، وَمَا تُقَدِّمُوْا لِأَنْفُسِكُمْ مِنْ خَيْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللهِ ، أَنّٰى يَنْزِلْ ذُوالعِلْمِ يُكْرَمْ، أَيَّ كِتَابٍ تَقْرَأْ أَقْرَأْ، مَتٰى تَعْصِ اللهَ يَسْوَدَّ قَلْبُكَ، مَاتَشْتَرِأَشْتَرِ، إِذْمَا تُطِيْعُوْا مُعَلِّمَكُمْ يُشْرِقْ مُسْتَقْبِلُكُمْ، مَهْمَا تَصْنَعْ مَعْرُوْفًا تَنَلْ مِنَ النَّاسِ شُكْرًا وَثَنَاءً. مَنْ يَجْتَهِدْ فِي الدِّرَاسَةِ يَنْجَحْ، إِذْمَا تَكُوْنُوْا صَادِقِيْنَ يُحْبِبْكُمُ النَّاسُ، مَنْ يَعْمَلْ سُوْءًا يُجْزَ بِهِ. أَيْنَ تَنْزِلْ أَنْزِلْ.

دوم: اسمائے افعال بمعنی فعل ماضی چوں هَيْهَاتَ وشَتَّانَ وسَرْعَانَ. اسم را بنابر فاعلیت برفع کنند. چوں هَيْهَاتَ يَوْمُ الْعِيْدِ أي بَعُدَ.

## دوسری قسم: اسمائے افعال بمعنی فعل ماضی

یہاں تین چیزیں قابل یاد ہیں: (۱) تعریف، تعداد واسماء (۲) عمل، مثال و تطبیق (۳) ترکیب.

پہلی بات (تعریف، تعداد واسماء) کی تفصیل:

(۱) تعریف:

اسمائے افعال بمعنی فعل ماضی وہ اسماء ہیں جو اصل یعنی وضع کے اعتبار سے اسم ہوں لیکن فعل ماضی کے معنی میں مستعمل ہوں.

(۲) تعداد وذوات: وہ اسماء تین ہیں اور یہ ہیں: هَيْهَاتَ ، شَتَّانَ ، سَرْعَانَ .

دوسری بات (عمل، مثال و تطبیق) کی تفصیل:

(۳) عمل: یہ اسماء اپنے مابعد اسم کو فاعلیت کی بنا پر رفع دیتے ہیں.

(۴) مثال و تطبیق: هَيْهَاتَ يَوْمُ الْعِيْدِ أي بَعُدَ. یہاں هَيْهَاتَ اسم فعل بمعنی فعل ماضی اس کے بعد کا اسم یعنی يَوْمُ الْعِيْدِ کو فاعلیت کی بنا پر رفع دیا ہے. معلوم رہے کہ: "شَتَّانَ" بمعنی "اِفْتَرَقَ" ہے چونکہ افتراق کے لیے دو چیز ہونا ضروری ہے اس لیے "شَتَّانَ" دو اسم پر داخل ہوتا ہے جیسے شَتَّانَ زَيْدٌ وَعَمْرٌو.

تیسری بات: ترکیب: هَيْهَاتَ يَوْمُ الْعِيْدِ أي بَعُدَ (عید کا دن دور ہوا)

هَيْهَاتَ بمعنی بَعُدَ فعل ماضی، يَوْمُ الْعِيْدِ مرکب اضافی ہو کے فاعل، فعل بافاعل جملہ فعلیہ خبریہ.

سوم: اسمائے افعال بمعنی امر حاضر معروف. چوں رُوَيْدَ وبَلْهَ وحَيَّهَلْ وعَلَيْكَ ودُوْنَكَ وهَا، اسم را بنصب کنند بنابر مفعولیت چوں رُوَيْدَ زَيْدًا أي أَمْهِلْهُ.

## تیسری قسم: اسمائے افعال بمعنی امر حاضر معروف

یہاں بھی تین چیزیں قابل یاد ہیں: (۱) تعریف، تعداد وذوات (۲) عمل، مثال و تطبیق (۳) ترکیب.

پہلی بات (تعریف، تعداد وذوات) کی تفصیل:

(۱) تعریف: اسمائے افعال بمعنی امر حاضر معروف وہ اسماء ہیں جو اصل یعنی وضع کے اعتبار سے اسم ہوں لیکن امر حاضر معروف کے معنی میں مستعمل ہوں.

(۲) تعداد وذوات: وہ اسماء چھ ہیں اور یہ ہیں: رُوَيْدَ، بَلْهَ، حَيَّهَلْ، عَلَيْکَ، دُوْنَکَ، هَا.

دوسری بات (عمل، مثال و تطبیق) کی تفصیل:

(۳) عمل: یہ اسماء اپنے مابعد اسم کو مفعولیت کی بنا پر نصب دیتے ہیں.

(۴) مثال و تطبیق: رُوَيْدَ زَيْدًا، یہاں رُوَيْدَ اسم فعل بمعنی امر حاضر معروف اس کے بعد کا اسم یعنی زَيْدًا کو مفعولیت کی بنا پر نصب دیا ہے.

تیسری بات (ترکیب): رُوَيْدَ زَيْدًا (توزید کو مہلت دے)

ترکیب: رُوَيْدَ بمعنی أَمْهِلْ اسم فعل، ضمیر مستتر أَنْتَ فاعل، زَيْدًا مفعول بہ، فعل بافاعل ومفعول بہ جملہ فعلیہ انشائیہ.

فائدہ نافعہ: ۱) تمام اسمائے افعال مبنی اور سماعی ہیں. ۲) اسمائے افعال کا صیغہ ہمیشہ مفرد اور مذکر ہوتا ہے، نہ تانیث اور نہ ہی تثنیہ وجمع کی صورت میں استعمال ہوتے ہیں، البتہ وہ جن کے ساتھ حرف خطاب لاحق ہوتا ہے وہ مدلول کے مطابق استعمال ہوتا ہے، جیسے ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَيْكُمْ أَنفُسَكُمْ﴾ [المائدة:١٠٥]

### ذیل کی مثالوں میں اسمائے افعال کی اقسام تعیین کر کے عمل کی نشاندہی کرو

حَيَّهَلِ الصَّلَاةَ، هَاکَ زَيْدًا، دُوْنَکَ الْقُرْآنَ فَاقْرَأْهُ، رُوَيْدَ أَخَاکَ الْأَصْغَرَ، مَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ عَلَيْهِ الصَّوْمَ، شَتَّانَ الْمُسْلِمُ وَالْکَافِرُ. سَرْعَانَ النَّاسُ، بَلْهَ عَمْرًوا، عَلَيْکَ إِطَاعَةَ اللهِ وَرَسُوْلَهُ. سَرْعَانَ الْإِمْتِحَانُ، هَيْهَاتَ يَوْمُ الْعُطْلَةِ. شَتَّانَ صِفَتَا الْعِلْمِ وَالْجَهْلِ، هَيْهَاتَ الْأَمَلُ فِي النَّجَاحِ.

چہارم: اسم فاعل بمعنی حال یا استقبال عمل فعل معروف کند بشرط آنکہ اعتماد کردہ باشد بر لفظے کہ پیش ازو باشد. وآں لفظ یا مبتدا باشد در لازم چوں زَيْدٌ قَائِمٌ أَبُوْهُ. ودر متعدی چوں زَيْدٌ ضَارِبٌ أَبُوْهُ عَمْرًوا. یا موصوف چوں مَرَرْتُ بِرَجُلٍ ضَارِبٍ أَبُوْهُ بَكْرًا. یا موصول چوں جَاءَنِي الْقَائِمُ أَبُوْهُ وجَاءَنِي الضَّارِبُ أَبُوْهُ عَمْرًوا. یا ذوالحال چوں جَاءَنِيْ زَيْدٌ رَاكِبًا غُلَامُهُ فَرَسًا. یا ہمزۂ استفہام چوں أَضَارِبٌ زَيْدٌ عَمْرًوا. یا حرف نفی چوں مَاقَائِمٌ زَيْدٌ، ہماں عمل کہ قَامَ وضَرَبَ می کرد قَائِمٌ وضَارِبٌ می کند.

## چوتھی قسم: اسم فاعل

عبارت مکتوبہ میں تین اہم باتیں ہیں: (۱) اسم فاعل کے بارے تفصیلی بیان (۲) شرائط عمل کا ذکر (۳) مثالوں کی تراکیب.

**پہلی بات اسم فاعل کے بارے تفصیلی بیان:**

یہاں تین چیزیں قابل طلب ہیں: (۱) تعریف با وضاحت (۲) عمل (۳) مثال وتطبیق

**(۱) اسم فاعل کی تعریف:**

اسم فاعل وہ اسم ہے جو فعل معروف سے مشتق ہو کر ایسی ذات پر دلالت کرے جس کے ساتھ فعل بطور حدوث قائم ہو جیسے ضَارِبٌ، قَائِمٌ. کیونکہ یہ فعل معروف سے مشتق ہو کر ایسی ذات پر دلالت کرتے ہیں جس کے ساتھ ضرب اور قیام بطور حدوث قائم ہو یعنی ایک وقت قائم ہو دوسرے وقت زائل ہو.

**اسم فاعل اور فاعل کے درمیان فرق:** مذکورہ تعریف سے ان کے درمیان فرق واضح ہو گیا وہ یہ ہے کہ فاعل سے مراد ذات ہے اور اسم فاعل اس ذات کا اسم ہے، چنانچہ ضَرَبَ زَيْدٌ میں زید- فاعل اور زَيْدٌ ضَارِبٌ میں ضارب- زید کا اسم ہے. (تبصیر: ص/۲۵۷) ....... (ان کے درمیان تفصیلی فرق صفحہ /۲۸۷ میں آئے گا)

(۲) عمل: اسم فاعل فعل معروف کے مانند عمل کرتا ہے یعنی چونکہ اسم فاعل- فعل مضارع معروف سے بنایا جاتا ہے اس لیے وہ بھی فعل معروف کی طرح لازم ہونے کی صورت میں فاعل کو رفع اور چھ اسموں کو نصب، اور متعدی ہونے کی صورت میں فاعل کو رفع اور مفعول بہ سمیت سات اسموں کو نصب دے گا۔

(۳) مثال و تطبیق: زَيْدٌ قَائِمٌ أَبُوْهُ . اس مثال میں قَائِمٌ اسم فاعل فعل لازم سے مشتق ہونے کی وجہ سے أَبُوْهُ کو فاعل بنا کر رفع دیا. زَيْدٌ ضَارِبٌ أَبُوْهُ عَمْرَوا- اس مثال میں ضَارِبٌ اسم فاعل فعل متعدی سے مشتق ہونے کی وجہ سے أَبُوْهُ کو فاعلیت کی بنا پر رفع اور عَمْرَوا کو مفعولیت کی بنا پر نصب دیا ہے.

دوسری بات (شرائط عمل) کی تفصیل:

اسم فاعل عمل کرنے کے لیے دو شرط ہیں: (۱) معنوی (۲) لفظی

معنوی شرط یہ ہے کہ

وہ اگر بغیر الف ولام ہو تو وہ حال یا استقبال کے معنی میں ہونا، یعنی اس کے اندر جو معنیٔ مصدری ہے وہ حال یا استقبال میں پائے جائے، لہذا اگر زمانۂ ماضی یا دوام واستمرار پر دلالت کرے تو عمل نہیں کرے گا.

لفظی شرط یہ ہے کہ

اس سے پہلے چھ چیزوں (یعنی مبتدا، موصوف، موصول، ذوالحال، ہمزۂ استفہام اور حرف نفی) میں سے کسی ایک کا ہونا جن پر اسم فاعل اعتماد اور سہارا لگائے ہوئے عمل کرے یعنی اپنے ماقبل سے اس طرح تعلق رکھتا ہو جس طرح کہ خبر مبتدا سے اور صلہ موصول سے تعلق رکھتا ہے.

اور اسم فاعل جب الف ولام سمیت ہو تو اس وقت عمل کرنے کے لیے حال یا استقبال کے معنی میں ہونا شرط نہیں بلکہ بمعنی ماضی ہو تو بھی عمل کر سکے گا. جیسے جَاءَ الْمُعْطِيْ الْمَسَاكِيْنَ أَمْسِ أَوْ الْآنَ أَوْ غَدًا. (ہر زمانہ میں مسکینوں کو دینے والا آدمی آیا) (موسوعة النحو والصرف: ص/۲۷۹)

یہاں اعتماد سے مراد: لفظ کا اپنے ماقبل کے ساتھ اس طرح تعلق رکھنا جس طرح خبر مبتدا سے، صلہ موصول سے، صفت موصوف سے اور حال ذوالحال سے رکھتا ہے. (حاشیہ نحو میر: ص/ ۲۶)

## وہ چھ معتمد علیہ چیزیں مندرجۂ ذیل ہیں

| شمار | معتمد علیہ | وضاحت |
|---|---|---|
| ۱ | مبتدا | یعنی اسم فاعل سے پہلے مبتدا ہو اور اسم فاعل اپنے معمول سے ملکر مبتدا کی خبر ہو. |
| ۲ | موصوف | یعنی اسم فاعل سے پہلے موصوف ہو اور اسم فاعل مع معمول اس کی صفت بنے |
| ۳ | موصول | یعنی اسم فاعل سے پہلے موصول ہو اور اسم فاعل مع معمول اس کا صلہ بنے |
| ۴ | ذوالحال | یعنی اسم فاعل سے پہلے ذوالحال ہو اور اسم فاعل مع معمول اس کا حال بنے. |
| ۵ | ہمزۂ استفہام | یعنی اسم اور اسم فاعل مع معمول اس کی مستفہم ہو فاعل سے پہلے ہمزۂ استفہام ہو |
| ۶ | حرف نفی | یعنی اسم فاعل سے پہلے حرف نفی ہو اور اسم فاعل مع معمول اس کی منفی ہو. |

## ہر معتمد علیہ کی مثالیں

| شمار | معتمد علیہ | اسم فاعل لازم کی مثال | اسم فاعل متعدی کی مثال |
|---|---|---|---|
| ۱ | مبتدا | زَيْدٌ قَائِمٌ أَبُوْهُ | زَيْدٌ ضَارِبٌ أَبُوْهُ عَمْرًوا |
| ۲ | موصوف | مَرَرْتُ بِرَجُلٍ قَائِمٍ أَبُوْهُ | مَرَرْتُ بِرَجُلٍ ضَارِبٍ أَبُوْهُ عَمْرًوا |
| ۳ | موصول | جَاءَ نِيْ الْقَائِمُ أَبُوْهُ | جَاءَ نِيْ الضَّارِبُ أَبُوْهُ عَمْرًوا |
| ۴ | ذوالحال | جَاءَنِيْ زَيْدٌ قَائِمًا أَبُوْهُ | جَاءَنِيْ زَيْدٌ رَاكِبًا غُلَامُهٗ فَرَسًا |
| ۵ | ہمزۂ استفہام | أَ قَائِمٌ زَيْدٌ | أَ ضَارِبٌ زَيْدٌ عَمْرًوا |
| ۶ | حرف نفی | مَا قَائِمٌ زَيْدٌ | مَا ضَارِبٌ زَيْدٌ عَمْرًوا |

غور کرو کہ: اوپر کے جدول میں نشاندادہ چیزیں معتمد علیہ ہیں

(نوٹ) بعض کے نزدیک حرف ندا پر بھی اعتماد کر کے عمل کر سکتا ہے. جیسے يَا طَالِعًا جَبَلًا أُذْكُرْ رَبَّكَ.

یہاں طَالِعًا اسم فاعل حرف ندا پر اعتماد کر کے جَبَلًا پر عمل کیا ہے. (موسوعة النحو والصرف: ص/٦٨)

## اسم فاعل کے متعلق چند ضروری باتیں (دس/۱۰- باتیں)

(۱) قولہ: ہماں عمل کہ قَامَ وضَرَبَ می کرد قَائِمٌ وضَارِبٌ می کند.

عبارت کا ترجمہ: وہ عمل جو قَامَ اور ضَرَبَ کرتے تھے قَائِمٌ اور ضَارِبٌ بھی وہی عمل کرتے ہیں.

عبارت کا مطلب :

مذکورہ بالا عبارت سے مصنف علام رحمۃ اللہ علیہ یہ بتانا چاہتے ہیں کہ اسم فاعل جس فعل سے مشتق ہوتا ہے اس فعل کا عمل کرتا ہے، پس چونکہ قَامَ فعل لازم اور ضَرَبَ فعل متعدی ہے اور فعل لازم کا عمل فاعل کو رفع دینا، اور فعل متعدی کا عمل فاعل کو رفع دینا اور مفعول کو نصب دینا ہے لہذا جب قَامَ فعل لازم سے قَائِمٌ اسم فاعل بنے گا تو وہ بھی اپنے فاعل کو رفع دے گا اور جب ضَرَبَ فعل متعدی سے ضَارِبٌ اسم فاعل بنے گا تو وہ بھی اپنے فاعل کو رفع اور مفعول کو نصب دے گا.

(۲) اسم فاعل کے عمل کے لیے ایک زائد شرط: کہ وہ خود کسی اور عامل کا مفعول نہ ہونا، پس لَقِیْتُ ضَارِبَ عَمْرٍو میں اسم فاعل "ضَارِبٌ" غیر عامل ہے. (تبصیر شرح نحو میر: ص/۲۵۹)

(۳) حال اور استقبال کے معنی میں ہونے کی شرط لگانے کی وجہ یہ ہے کہ

اسم فاعل فعل مضارع معروف کے ساتھ مشابہت رکھ کر عمل کرتا ہے، اور دو اعتبار سے مشابہت رکھتا ہے (۱) لفظی (۲) معنوی.

لفظی مشابہت یہ ہے کہ (۱) جتنے حروف فعل مضارع میں ہوتے ہیں اتنے ہی اسم فاعل میں ہوتے ہیں جیسے: یَضْرِبُ اور ضَارِبٌ (۲) جتنی حرکتیں فعل مضارع میں ہوتی ہیں اتنی ہی اسم فاعل میں ہوتی ہیں (۳) جتنے سکون مضارع میں ہوتے ہیں اتنے ہی اسم فاعل میں ہوتے ہیں.

اب معنوی مشابہت بھی ثابت ہونے کے لیے حال یا استقبال کے معنی میں ہونے کی شرط لگائی گئی، پس اس سے معنًی بھی مشابہت ثابت ہو جائے گی کیونکہ فعل مضارع میں حال اور استقبال کے معنی پائے جاتے ہیں.

(۴) اسم فاعل کے پہلے چھ چیزوں کے ہونے کی شرط لگانے کی وجہ یہ ہے کہ

تاکہ فعل کے ساتھ اس کی مشابہت اور بھی قوی ہو جائے، وہ اس طرح کہ جس طرح فعل اپنے فاعل کی طرف مسند ہوتا ہے اسی طرح اسم فاعل بھی اپنے ماقبل کی طرف مسند ہوتا ہے، اور دوسری چیز کی طرف مسند ہونے میں فعل اور اسم فاعل برابر ہو جائے۔

(۵) مذکورہ دونوں شرائط اسم فاعل مفعول بہ میں عمل کرنے کے لیے ہے، ورنہ فاعلِ اسم ظاہر میں عمل کرنے کے لیے صرف اعتماد شرط ہے۔ اور فاعل کی ضمیر میں عمل کرنے کے لیے کوئی شرط نہیں۔ ایسا ہی فاعل اور مفعول بہ کے علاوہ دوسرے اسم میں عمل کرنے کے لیے بھی کوئی شرط نہیں ہے۔

(۶) اسم فاعل ماضی کے معنی میں ہونے کا اگر کوئی قرینہ موجود ہو تو ماضی کے معنی میں ہوگا، اور اگر ماضی کا قرینہ موجود نہ ہو تو حال یا استقبال کے معنی میں شمار کیا جائے گا۔

(۷) اسم فاعل اگر بغیر الف ولام ہو کے زمانۂ ماضی سمجھائے تو اس وقت عمل نہیں کرے گا، بلکہ یہ مضاف ہوگا اور اپنے مابعد کو مضاف الیہ ہونے کی بناپر جر دیگا۔ جیسے أَنَا ضَارِبُ زَيْدٍ أَمْسِ۔

(۸) آخر کے دو معتمد علیہ (ہمزۂ استفہام اور حرف نفی) پر

اعتراض ہوتا ہے کہ

وہ دونوں حرف ہیں، لہذا وہ کیسے اسم فاعل کو سہارا دے کر طاقتور بنا سکتے ہیں جب کہ حرف تو خود کمزور ہوتا ہے، پس یہ کیسے معتمد علیہ بن گئے؟

اعتراض کا جواب یہ ہے کہ

ہمزۂ استفہام اصل میں أَسْتَفْهِمُ فعل مضارع متکلم کے معنی میں ہے اور مَا حرف نفی أَنْفِي فعل مضارع کے معنی میں ہے، پس معلوم ہوا کہ یہ دونوں معتمد علیہ اصل میں فعل ہیں اور حرف کی صرف شکل ہے اور فعل عمل کے اعتبار سے بھرپور طاقتور ہے، چنانچہ اس نے اسم فاعل کو سہارا دے کے اسے بھی طاقتور عامل بنا دیا۔ (درِ بے نظیر: ص/۲۷۳)

(۹) جس طرح اسم فاعل مفرد ہونے کی صورت میں عمل کرتا ہے ایسا ہی تثنیہ اور جمع ہونے کی صورت میں بھی عمل کرتا ہے، جیسے هٰذَانِ ضَارِبَانِ زَيْدًا، هٰؤُلَاءِ ضَارِبُوْنَ زَيْدًا. (تبصیر: ص/۲۵۹)

(۱۰) اسم فاعل اور فاعل کے درمیان فرق:

(۱) اسم فاعل میں ذات مع الوصف کالحاظ ہے۔ جیسے ضَارِبٌ کہ اس ایک ہی لفظ کے اندر صفت ضاربیت کے ساتھ متصف ذات پر دلالت ہے بخلاف فاعل کہ اس میں صرف ذات کالحاظ ہے جیسے ضَرَبَ زَيْدٌ میں زید فاعل، کہ یہ صرف ذات پر دلالت کرتا ہے اور لفظ "ضَرَبَ" اس کی ضاربیت پر دلالت کرتا ہے.

(۲) اسم فاعل عامل ہے، ہاں کبھی معمول بھی ہو سکتا ہے. اور فاعل (غیر اسم فاعل) معمول ہی ہو تا ہے. (۳) اسم فاعل میں زمانہ پایا جاتا ہے نہ کہ فاعل میں.

تیسری بات (مثالوں کی تراکیب) کی تفصیل: بحث اسم فاعل میں ذکر کردہ مثالوں کے ممثل لہ اور تراکیب:

## مثالوں کے ممثل لہ اور تراکیب

(۱) زَيْدٌ قَائِمٌ أَبُوْهُ: (زید کا باپ کھڑا ہے) ممثل لہ: یہ اسم فاعل کے مبتدا پر اعتماد کر کے اپنے فعل لازم کے عمل کرنے کی مثال ہے، کیونکہ اس میں قَائِمٌ اسم فاعل مبتدا زَيْدٌ پر اعتماد کر کے اپنے فعل لازم قَامَ کا عمل کیا ہے، یعنی أَبُوْهُ کو فاعلیت کی بنا پر واؤ کے ذریعہ رفع دیا.

ترکیب: زَيْدٌ مبتدا، قَائِمٌ شبہ فعل، أَبُوْهُ مرکب اضافی فاعل، شبہ فعل اپنے فاعل سے ملکر خبر، مبتدا با خبر جملہ اسمیہ.

(۲) زَيْدٌ ضَارِبٌ أَبُوْهُ عَمْرًوا (زید اس کا باپ عمرو کو مارنے والا ہے) ممثل لہ: یہ مبتدا پر اعتماد کر کے اسم فاعل کے اپنے فعل متعدی کے عمل کرنے کی مثال ہے کیونکہ اس میں اسم فاعل ضَارِبٌ مبتدا زید پر اعتماد کر کے اپنے فعل متعدی معروف ضَرَبَ کا عمل کر کے أَبُوْهُ کو واؤ کے ذریعہ رفع اور عَمْرًوا کو فتحہ کے ذریعہ نصب دیا.

ترکیب: زَيْدٌ مبتدا، ضَارِبٌ شبہ فعل، أَبُوْهُ مرکب اضافی فاعل، عَمْرًوا مفعول بہ، شبہ فعل اپنے فاعل و مفعول بہ سے ملکر خبر، مبتدا با خبر جملہ اسمیہ.

(۳) مَرَرْتُ بِرَجُلٍ ضَارِبٍ أَبُوْهُ بَكْرًا: (میں ایسے ایک مرد کے پاس سے گزرا جس کا باپ بکر کو مارنے والا ہے) ممثل لہ: یہ موصوف پر اعتماد کر کے اسم فاعل کے اپنے فعل متعدی معروف کے عمل کرنے کی مثال ہے.

ترکیب:

مَرَرْتُ فعل، ضمیر مرفوع متصل بارزتُ فاعل، با حرف جار، رَجُلٍ موصوف، ضَارِبٍ شبہ فعل أَبُوْهُ مرکب اضافی فاعل، بَكْرًا مفعول بہ، شبہ فعل اپنے فاعل و مفعول بہ سے ملکر صفت. موصوف مع صفت مرکب توصیفی ہو کے مجرور، جار با مجرور مَرَرْتُ فعل کے ساتھ متعلق. فعل بافاعل و متعلق جملہ فعلیہ خبریہ.

(۴) جَاءَ نِي الْقَائِمُ أَبُوْهُ (میرے پاس وہ شخص آیا جس کا باپ کھڑا ہے) ممثل لہ: یہ الف ولام موصول پر اعتماد کر کے اسم فاعل کے اپنے فعل لازم کے عمل کرنے کی مثال ہے۔

ترکیب:

جَاءَ فعل، نِ نون وقایہ یائے متکلم مفعول بہ، الف ولام بمعنی الذی اسم موصول، قَائِمٌ شبہ فعل، أَبُوْهُ مرکب اضافی فاعل، شبہ فعل مع فاعل صلہ. موصول مع صلہ فاعل جَاءَ فعل کا، فعل بافاعل و مفعول بہ جملہ فعلیہ خبریہ.

(۵) جَاءَ نِي الضَّارِبُ أَبُوْهُ عَمْرًا: (میرے پاس وہ شخص آیا جس کا باپ عمرو کو مارنے والا ہے) ممثل لہ: یہ الف ولام موصول پر اعتماد کر کے اسم فاعل کے اپنے فعل متعدی معروف کے عمل کرنے کی مثال ہے.

ترکیب:

جَاءَ فعل، نِ نون وقایہ یائے متکلم مفعول بہ، الف ولام بمعنی الذی اسم موصول، ضَارِبٌ شبہ فعل، أَبُوْهُ مرکب اضافی فاعل، عَمْرًوا مفعول بہ، شبہ فعل مع فاعل و مفعول صلہ. موصول مع صلہ جَاءَ فعل کا فاعل، فعل بافاعل و مفعول بہ جملہ فعلیہ خبریہ.

(۶) جَاءَنِيْ زَيْدٌ رَاكِبًا غُلَامُهُ فَرَسًا : (میرے پاس زید آیا درآنحالیکہ اس کا غلام گھوڑے پر سوار ہونے والا ہے) ممثل لہ: یہ ذوالحال پر اعتماد کر کے اسم فاعل کے اپنے فعل متعدی معروف کے عمل کرنے کی مثال ہے.

ترکیب:

جَاءَ فعل، نِ نون وقایہ یائے متکلم مفعول بہ، زَيْدٌ ذوالحال، رَاكِبًا شبہ فعل، غُلَامُهُ مرکب اضافی فاعل، فَرَسًا مفعول بہ، شبہ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ کے ساتھ ملکر حال، ذوالحال مع حال فاعل، فعل با فاعل و مفعول بہ جملہ فعلیہ خبریہ.

(۷) أَضَارِبٌ زَيْدٌ عَمْرًوا : (کیا زید عمرو کو مارنے والا ہے؟) (اس کی دو طرح کی ترکیب ہو سکتی ہیں)

ترکیب: /۱

أَ ہمزہ برائے استفہام، ضَارِبٌ مبتدا کی قسم ثانی شبہ فعل، زَيْدٌ فاعل قائم مقام خبر، عَمْرًوا مفعول بہ، مبتدا اپنے فاعل و مفعول بہ سے ملکر جملہ اسمیہ انشائیہ.

فائدہ نافعہ: مبتدا قسم ثانی کی وجہ تسمیہ: چونکہ اس طرح کے صیغہ صفت میں ابتدا میں واقع ہونے کے سوا اعراب کی کوئی وجہ نحوی حضرات نے نہیں پایا، ادھر مبتدا مسند الیہ ہی ہوتا ہے حالانکہ یہ مسند الیہ نہیں اس لیے اس لیے اس کو مبتدا کی قسم ثانی سے موسوم کیا، نہ کہ قسم اول مسند الیہ نہ ہونے کی وجہ سے. (هداية النحو: ص/۴۳)

ترکیب: /۲ أَ ہمزہ برائے استفہام، ضَارِبٌ شبہ فعل، ضمیر فاعل، عَمْرًوا مفعول بہ، شبہ فعل با فاعل و مفعول بہ خبر مقدم، زَيْدٌ مبتدا مؤخر، خبر مقدم با مبتدا مؤخر جملہ اسمیہ۔ (ارشاد النحو: ص/۱۲۱)

(۸) مَا قَائِمٌ زَيْدٌ : (زید قائم نہیں ہے) (اس کی بھی دو طرح کی ترکیب ہو سکتی ہیں)

ترکیب: (۱) مَا حرف نفی، قَائِمٌ مبتدا کی قسم ثانی شبہ فعل، زَيْدٌ فاعل قائم مقام خبر، مبتدا مع فاعل جملہ اسمیہ. (۲) قَائِمٌ خبر مقدم، زَيْدٌ مبتدا مؤخر بحسب سابق)

اسم فاعل کے عمل میں غور کر کے اس کے معمول اور معتمد علیہ کی نشاندہی کرو اور ترکیب بتاؤ.

زَيْدٌ جَائِعٌ بَطْنُهُ، جَاءَنِي الْقَادِمُ أَبُوْهُ، أَتَعْصِي رَبَّكَ نَاسِيًا مَوْتَكَ؟، يَاشَارِبًا الْمَاءَ قَائِمًا! لَاتُخَالِفِ السُّنَّةَ، لَاتُجَالِسْ رَجُلًا عَاصِيًا رَبَّهُ، هُمْ ضَارِبُوْنَ أَوْلَادَهُمْ تَأْدِيْبًا، مَامُطْعِمٌ بَخِيْلٌ أَحَدًا أَبَدًا، قَامَ الْأُسْتَاذُ شَارِحًا دَرْسَهُ، اَلْمُسْلِمُ عَابِدٌ رَبَّهُ، فَأَخْرَجْنَا بِهِ ثَمَرَاتٍ مُخْتَلِفًا أَلْوَانُهَا، يَخْطُبُ عَلِيٌّ رَافِعًا صَوْتَهُ.

پنجم: اسم مفعول بمعنی حال یا استقبال عمل فعل مجهول کند بشرط اعتماد مذکور چوں زَيْدٌ مَضْرُوْبٌ أَبُوْهُ، عَمْرٌو مُعْطًى غُلَامُهُ دِرْهَمًا، بَكْرٌ مَعْلُوْمٌ ابْنُهُ فَاضِلًا، خَالِدٌ مُخْبَرٌ ابْنُهُ عَمْرًوا فَاضِلًا هماں عمل که ضُرِبَ و أُعْطِيَ و عُلِمَ و أُخْبِرَ میکرد مَضْرُوْبٌ و مُعْطًى و مَعْلُوْمٌ و مُخْبَرٌ میکند.

## پانچویں قسم: اسم مفعول

عبارت مکتوبہ میں تین باتوں کا تذکرہ ہے (۱) اسم مفعول کی تعریف، عمل اور مثال و تطبیق (۲) شرائط عمل اور اسم مفعول کی چوبیس صورتیں (۳) اسم مفعول کے متعلق ضروری کچھ باتیں اور مثالوں کی تراکیب.

پہلی بات (اسم مفعول کی تعریف، عمل اور مثال و تطبیق) کی تفصیل:

(۱) تعریف:

اسم مفعول وہ اسم ہے جو فعل مجہول سے مشتق ہو کر ایسی ذات پر دلالت کرے جس پر فعل بطور حدوث واقع ہوتا ہو. جیسے مَضْرُوْبٌ، مُعْطًى، مَعْلُوْمٌ، مُخْبَرٌ. وغیرہ.

(۲) عمل: اسم مفعول اپنے فعل مجہول کے مانند عمل کرتا ہے. یعنی اسم مفعول چونکہ فعل مجہول متعدی سے بنتا ہے اور فعل مجہول کا عمل نائب فاعل کو رفع دینا اور باقی مفاعیل کو نصب دینا ہے اس لیے اس سے بننے والا اسم مفعول بھی یہی عمل کرے گا،

اسی بنا پر اگر وہ اسم مفعول ایسے فعل سے مشتق ہو جو ایک مفعول کو چاہتا ہے جیسے ضُرِبَ سے مَضْرُوْبٌ تو اس وقت اسم مفعول اسی ایک مفعول کو نائب فاعل ہونے کی بنا پر رفع دیگا. جیسے زَيْدٌ مَضْرُوْبٌ أَبُوْهُ، اَلْمَظْلُوْمُ مُسْتَجَابُ الدُّعَاءِ.

اوراگر ایسے فعل سے مشتق ہو جو دو مفعول کو چاہتا ہے جیسے أُعْطِيَ سے مُعْطَی اورعُلِمَ سے مَعْلُوْمٌ تواسم مفعول پہلے مفعول کونائب فاعل ہونے کی بناپر رفع اور دوسرے مفعول کو نصب دیگا. جیسے عَمْرٌو مُعْطَی غُلَامُهُ دِرْهَمًا، بَكْرٌ مَعْلُوْمٌ ابْنُهٗ فَاضِلًا.

اوراگر ایسے فعل سے مشتق ہو جو تین مفعول کوچاہتاہے تو اسم مفعول مفعولِ اول کو نائب فاعل ہونے کی بناپر رفع اور باقی مفعولات کو نصب دیگا. جیسے خَالِدٌ مُخْبَرٌ ابْنُهٗ عَمْرًوا فَاضِلًا.

(۳) مثال و تطبیق:

زَيْدٌ مَضْرُوْبٌ أَبُوْهُ. اس مثال میں مَضْرُوْبٌ- ضُرِبَ فعل مجہول کے مانند عمل کیاہے یعنی ضُرِبَ فعل مجہول کے مانند أَبُوْهُ کونائب فاعل ہونے کی بناپر رفع دیاہے. اس کی اور بھی مثالیں ہیں.

دوسری بات (شرائط عمل اوراسم مفعول کی چوبیس صورتوں) کی تفصیل:

شرائط عمل:

اسم مفعول اگر بغیر الف ولام ہو تو وہ اسم مفعول عمل کرنے کے لیے اسم فاعل کے مانند دوشرطیں ہیں. (۱) معنوی (۲) لفظی

معنوی شرط:

وہ حال یااستقبال کے معنی میں ہونا، یعنی اس کے اندر جو معنیٔ مصدری ہے وہ حال یااستقبال میں پایاجانا.

لفظی شرط:

اسم مفعول کے پہلے چھ چیزوں (مبتدا، موصوف، موصول، ذوالحال، ہمزۂ استفہام اور حرف نفی) میں سے کسی ایک کا ہونا جن پر اسم مفعول اعتماد اور سہارالگائے ہوئے عمل کرے یعنی اپنے ماقبل سے اس طرح تعلق رکھے جس طرح کہ خبر مبتدا سے اور صلہ موصول سے تعلق رکھتاہے۔ مثلا اسم مفعول سے پہلے مبتدا ہو اور اسم مفعول اپنے معمول سے ملکر مبتدا کی خبر ہو. ایساہی دوسروں کا حال ہے۔ =.

= ہاں اگر اسم مفعول الف ولام سمیت ہو تو اس وقت عمل کرنے کے لیے کوئی شرط نہیں. جیسے اَلْمَقْتُوْلُ أَخُوْهُ أَمْسِ/ غَدًا/ اَلْآنَ.

## اسم مفعول کی چوبیس صورتیں

معلوم رہے کہ اسم مفعول کی مجموعی طور پر کل چوبیس صورتیں بنتی ہیں، وہ اس طرح کہ اسم مفعول فعل مجہول سے بنتا ہے اور فعل مجہول فعل متعدی سے، تو نتیجہ نکلا کہ اسم مفعول فعل متعدی سے بنتا ہے اور فعل متعدی کی چار قسمیں ہیں اور چونکہ اسم مفعول بھی اسی سے بنتا ہے اس لیے اس کی بھی چار قسمیں ہونگی:

## فعل متعدی کی چار قسمیں مع مثال

| شمار | اقسام فعل متعدی | مثالیں |
|---|---|---|
| ۱ | متعدی بیک مفعول | ضُرِبَ سے مَضْرُوْبٌ |
| ۲ | متعدی بدو مفعول کہ اقتصار بر یک مفعول روا باشد | أُعْطِيَ سے مُعْطًى |
| ۳ | متعدی بدو مفعول کہ اقتصار بر یک مفعول روا نہ باشد | عُلِمَ سے مَعْلُوْمٌ |
| ۴ | متعدی بسہ مفعول | أُخْبِرَ سے مُخْبَرٌ |

اور اسم مفعول کے معتمد علیہ چھ ہیں، پس چھ کو چار میں ضرب دینے سے (۴×۶=۲۴) چوبیس صورتیں ہوئیں.

مگر کتاب میں صرف معتمد علیہ مبتدا کی چار مثالوں پر اکتفا کیا گیا ہے اس لیے ان تمام مثالوں کا نقشہ پیش کیا جا رہا ہے تا کہ اچھی طرح ذہن نشیں ہو جائیں.

---

### اسم مفعول کی ایک دلکش مثال:

عَزَّ مَنْ كَانَ مُكْرَمًا جَارُهُ، مَحْمُوْدًا جِوَارُهُ. اور اسم مفعول اپنے معمول کی طرف اضافت کے ساتھ بھی استعمال ہوتا ہے، جیسے عَزَّ مَنْ كَانَ مَحْمُوْدَ الْجِوَارِ، مُكْرَمَ الْجَارِ. (جامع الدروس: ص/۲۸۲)

## نقشہ صور اسم مفعول

| متعدی بسہ مفعول | متعدی بدو مفعول کہ اقتصار بریک مفعول روا نہ باشد | متعدی بدو مفعول کہ اقتصار بریک مفعول روا باشد | متعدی بیک مفعول | چھ معتمد علیہ |
|---|---|---|---|---|
| خَالِدٌ مُخْبَرٌ ابْنُهُ عَمْرَوا فَاضِلًا | بَكْرٌ مَعْلُوْمٌ ابْنُهُ فَاضِلًا | عَمْرٌو مُعْطًى غُلَامُهُ دِرْهَمًا | زَيْدٌ مَضْرُوْبٌ أَبُوْهُ | مبتدا |
| مَرَرْتُ بِرَجُلٍ مُخْبَرٍ ابْنُهُ عَمْرَوا فَاضِلًا | مَرَرْتُ بِرَجُلٍ مَعْلُوْمٍ ابْنُهُ فَاضِلًا | مَرَرْتُ بِرَجُلٍ مُعْطًى غُلَامُهُ دِرْهَمًا | مَرَرْتُ بِرَجُلٍ مَضْرُوْبٍ أَبُوْهُ | موصوف |
| جَاءَنِي الْمُخْبَرُ ابْنُهُ عَمْرَوا فَاضِلًا | جَاءَنِي الْمَعْلُوْمُ ابْنُهُ فَاضِلًا | جَاءَنِيْ الْمُعْطَى غُلَامُهُ دِرْهَمًا | جَاءَنِي الْمَضْرُوْبُ أَبُوْهُ | موصول |
| جَاءَنِي خَالِدٌ مُخْبَرًا ابْنُهُ عَمْرَوا فَاضِلًا | جَاءَنِي بَكْرٌ مَعْلُوْمًا ابْنُهُ فَاضِلًا | جَاءَنِيْ عَمْرٌو مُعْطًى غُلَامُهُ دِرْهَمًا | جَاءَنِي زَيْدٌ مَضْرُوْبًا أَبُوْهُ | ذوالحال |
| أَ مُخْبَرٌ زَيْدٌ عَمْرَوا فَاضِلًا | أَ مَعْلُوْمٌ زَيْدٌ فَاضِلًا ؟ | أَ مُعْطًى زَيْدٌ دِرْهَمًا ؟ | أَ مَضْرُوْبٌ زَيْدٌ ؟ | ہمزہ استفہام |
| مَا مُخْبَرٌ زَيْدٌ عَمْرَوا فَاضِلًا | مَا مَعْلُوْمٌ زَيْدٌ فَاضِلًا | مَا مُعْطًى زَيْدٌ دِرْهَمًا | مَا مَضْرُوْبٌ زَيْدٌ | حرف نفی |

**فائدہ نافعہ:** آخری دونوں معتمد علیہ کی مثالوں میں ضمیر مجرور کے ساتھ مثلاً أَبُوْهُ کہنا صحیح نہیں کیونکہ آگے مرجع مذکور نہیں۔

تیسری بات (اسم مفعول کے متعلق ضروری کچھ باتیں اور مثالوں کی تراکیب) کی تفصیل:

(۱) ہماں عمل کہ ضُرِبَ وأُعْطِيَ وعُلِمَ وأُخْبِرَ میکرد مَضْرُوْبٌ ومُعْطًى ومَعْلُوْمٌ ومُخْبَرٌ میکند.

عبارت کا ترجمہ: جو عمل کہ ضُرِبَ، أُعْطِيَ، عُلِمَ اور أُخْبِرَ کرتے تھے وہی عمل مَضْرُوْبٌ، مُعْطًى، مَعْلُوْمٌ اور مُخْبَرٌ کرتے ہیں۔

عبارت کا مطلب :

مذکورہ عبارت سے مصنف رحمۃ اللہ علیہ یہ کہنا چاہتے ہیں کہ ضُرِبَ، أُعْطِيَ، عُلِمَ اور أُخْبِرَ اپنے اپنے طریقہ سے جو عمل کرتے ہیں، ان سے بننے والے اسم مفعول بھی وہی عمل کریں گے۔ مثلاً ضُرِبَ متعدی بیک مفعول جس طرح اپنے نائب فاعل کو رفع دیتا ہے اسی طرح اس سے بننے والا اسم مفعول مَضْرُوْبٌ بھی اپنے نائب فاعل کو رفع دے گا، اور أُعْطِيَ، عُلِمَ متعدی بدو مفعول جس طرح اپنے پہلے مفعول کو نائب فاعل ہونے کی بنا کر رفع دیتے ہیں اور دوسرے مفعول کو نصب دیتے ہیں اسی طرح ان سے بننے والے اسم مفعول مُعْطًى اور مَعْلُوْمٌ بھی اپنے نائب فاعل کو رفع اور دوسرے مفعول کو نصب دیں گے، اور أُخْبِرَ متعدی بسہ مفعول جس طرح اپنے پہلے مفعول کو نائب فاعل کی بناپر رفع اور باقی دو مفعولوں کو نصب دیتا ہے اسی طرح اس سے بننے والا اسم مفعول مُخْبَرٌ بھی اپنے نائب فاعل کو رفع اور دیگر مفاعیل کو نصب دے گا۔

(۲) اسم مفعول اور مفعول کے درمیان فرق:

(۱) اسم مفعول میں ذات مع الوصف کا لحاظ ہے۔ جیسے مَضْرُوْبٌ کہ اس ایک ہی لفظ کے اندر صفت مضروبیت کے ساتھ متصف ذات پر دلالت ہے بخلاف مفعول کہ اس میں صرف ذات کا لحاظ ہے جیسے ضَرَبْتُ زَيْدًا میں زید مفعول، کہ یہ صرف ذات پر دلالت کرتا ہے اور لفظ "ضَرَبْتُ" اس کی مضروبیت پر دلالت کرتا ہے۔ (۲) اسم مفعول یہ عامل اور معمول دونوں ہوسکتا ہے بخلاف مفعولِ غیر اسم مفعول کہ وہ صرف معمول ہوسکتا ہے نہ کہ عامل۔ (۳) اسم مفعول میں زمانہ پایا جاتا ہے نہ کہ مفعول میں۔

## کتاب میں ذکر کردہ مثالوں کے ممثل لہ اور تراکیب:

(۱) زَيْدٌ مَضْرُوْبٌ أَبُوْهُ: (زید مارا گیا ہے اس کا باپ) ممثل لہ: یہ فعل متعدی بیک مفعول سے مشتق ہونے والا اسم مفعول کا اپنے فعل مجہول کے عمل کرنے کی مثال ہے.

ترکیب:

زَيْدٌ مبتدا، مَضْرُوْبٌ شبہ فعل، أَبُوْهُ مرکب اضافی نائب فاعل، شبہ فعل مع نائب فاعل خبر. مبتدا و خبر سے جملہ اسمیہ خبریہ.

(۲) عَمْرٌو مُعْطًى غُلَامُهُ دِرْهَمًا: (عمرو دیا گیا ہے اس کے غلام کو درہم) ممثل لہ: یہ متعدی بدو مفعول کہ اقتصار بریک مفعول روا باشد سے مشتق ہونے والا اسم مفعول کا اپنے فعل مجہول کے عمل کرنے کی مثال ہے.

ترکیب:

عَمْرٌو مبتدا، مُعْطًى شبہ فعل، غُلَامُهُ مرکب اضافی نائب فاعل، دِرْهَمًا مفعول بہ ثانی، شبہ فعل مع نائب فاعل و مفعول خبر، مبتدا و خبر سے جملہ اسمیہ خبریہ.

(۳) بَكْرٌ مَعْلُوْمٌ ابْنُهُ فَاضِلًا: (بکر اس کے بیٹے کو فاضل ہونا جانا گیا ہے) ممثل لہ: یہ فعل متعدی بدو مفعول کہ اقتصار بریک مفعول روا نباشد سے مشتق ہونے والا اسم مفعول کا اپنے فعل مجہول کے عمل کرنے کی مثال ہے.

ترکیب: بَكْرٌ مبتدا، مَعْلُوْمٌ شبہ فعل، اِبْنُهُ مرکب اضافی نائب فاعل، فَاضِلًا مفعول بہ ثانی، شبہ فعل مع نائب فاعل و مفعول خبر، مبتدا و خبر سے جملہ اسمیہ خبریہ.

(۴) خَالِدٌ مُخْبَرٌ ابْنُهُ عَمْرًوا فَاضِلًا - (خالد اس کے بیٹے عمرو کو فاضل ہونے کی خبر دی گئی ہے) یہ فعل متعدی بسہ مفعول سے مشتق ہونے والا اسم مفعول کا اپنے فعل مجہول کے عمل کرنے کی مثال ہے.

ترکیب: خَالِدٌ مبتدا، مُخْبَرٌ شبہ فعل، اِبْنُهُ مرکب اضافی نائب فاعل، عَمْرًوا مفعول بہ ثانی، فَاضِلًا مفعول بہ ثالث، شبہ فعل مع نائب فاعل و مفعول خبر. مبتدا و خبر سے جملہ اسمیہ خبریہ.

اسم مفعول کی اقسام متعدی اور اس کے عمل کو مع معتمد علیہ نشاندہی کرو

عَمْرٌو مُطَهَّرٌ ثَوْبُهُ، يَا مَحْزُوْنًا قَلْبُهُ، أَمَشْكُوْرٌ سَعْيُنَا عِنْدَ رَبِّنَا؟ رَأَيْتُ طَالِبًا مَفْقُوْدًا قَلَمُهُ فِي الْفَصْلِ، مَا مُعْطَى خَالِدٌ رُوْبِيَةً، أَمَعْلُوْمٌ زَيْدٌ فَاضِلًا؟، جَاءَ حَمِيْدٌ مَظْلُوْمًا أَبُوْهُ، جَاءَنِيَ الْمَنْصُوْرُ صَدِيْقُهُ. مَا مُرْسَلٌ وَلَدُهُ إِلَى الْمَدْرَسَةِ، مَرَرْتُ بِرَجُلٍ مَعْرُوْفٍ اِسْمُهُ عِنْدَ النَّاسِ. عَزَّ مَنْ كَانَ مُكْرَمًا جَارُهُ، مَحْمُوْدًا جِوَارُهُ.

ششم: صفت مشبہہ عمل فعل خود کند بشرط اعتماد مذکور. چوں زَيْدٌ حَسَنٌ غُلَامُهُ، ہماں عمل کہ حَسُنَ می کرد حَسَنٌ می کند.

## چھٹی قسم: صفت مشبہ

عبارت مرقومہ کی روشنی میں تین چیزوں کا ذکر (۱) صفت مشبہہ کی تعریف، عمل اور مثال و تطبیق اور مثال کی ترکیب (۲) شرائط عمل، اس کے تمام معتمد علیہ کی مثالیں اور ہماں عمل...... کا مطلب. (۳) اسم فاعل اور صفت مشبہہ کے درمیان فرق کا ذکر.

پہلی بات (صفت مشبہہ کی تعریف، عمل اور مثال و تطبیق اور مثال کی ترکیب) کی تفصیل:

(۱) صفت مشبہہ تعریف: صفت مشبہہ وہ اسم ہے جو فعل لازم سے مشتق ہو کر ایسی ذات پر دلالت کرے جس کے ساتھ معنیٔ مصدری بطور دوام و ثبوت قائم ہو. جیسے حَسَنٌ کہ یہ حَسُنَ فعل لازم سے مشتق ہو کر ایسی ذات پر دلالت کرتا ہے جس کے ساتھ ابتدا سے لے کر ہمیشہ کے لیے صفت حسن رہے گی ایسا نہیں کہ وہ صبح کو صفت حسن کے ساتھ متصف نہ ہو اور شام کو ہو جائے.

(۲) عمل: صفت مشبہہ اپنے فعل لازم کے مانند عمل کرتا ہے، اور فعل لازم کا عمل یہ ہے کہ وہ اپنے فاعل کو رفع اور مفعول بہ کے علاوہ باقی چھ اسموں کو نصب دیتا ہے، لہذا اس سے بننے والی صفت مشبہہ بھی اپنے ہی فعل کا عمل کرتی ہے یعنی فاعل کو رفع اور مفعول بہ کے علاوہ باقی چھ اسموں کو نصب دیتی ہے. صفت مشبہہ کا یہ عمل معرف باللام ہونے اور غیر معرف باللام ہونے کی دونوں صورتوں میں ہوگا.

مثال و تطبیق: زَیْدٌ حَسَنٌ غُلَامُہٗ. اس مثال میں حَسَنٌ صفت مشبہہ اپنے فعل لازم حَسُنَ کے مانند غُلَامُہٗ کو فاعل ہونے کی بنا پر رفع دی ہے. صفت مشبہہ معرف باللام کی مثال: لَقِیْتُ الطَّالِبَ الْکَثِیْرَ ذَکَاءُہٗ.

معلوم رہے کہ صفت مشبہہ کے معمول کی تین حالات ہیں:

(۱) فاعل ہونے کی بنا پر مرفوع ہوتا ہے. جیسے: عِنْدَہٗ ثَوْبٌ جَمِیْلٌ لَوْنُہٗ، کہ یہاں لَوْنُہٗ - جَمِیْلٌ صفت مشبہہ کے فاعل ہونے کی بنا پر مرفوع ہے.

(۲) اگر معمول معرفہ ہو تو وہ شبیہ بالمفعول ہونے کے اعتبار سے منصوب ہوتا ہے. جیسے زَیْدٌ حَسَنٌ اَلْوَجْہَ، کہ یہاں اَلْوَجْہَ- حَسَنٌ صفت مشبہہ کا مشابہ مفعول ہونے کے اعتبار سے منصوب ہے اور اگر نکرہ ہو تمیز کے اعتبار سے منصوب ہوتا ہے. جیسے ھُوَ صَغِیْرٌ جِسْمًا، کہ یہاں جِسْمًا- صَغِیْرٌ صفت مشبہہ کی تمیز ہونے کی حیثیت سے منصوب ہے.

(۳) معمول مضاف الیہ کی حیثیت سے مجرور ہوتا ہے. جیسے: زَیْدٌ کَرِیْمُ الْخُلُقِ کہ یہاں الْخُلُقِ - کَرِیْمٌ صفت مشبہہ کا مضاف الیہ ہونے کی حیثیت سے مجرور ہے.

کتاب میں ذکر کردہ مثال کی ترکیب:

زَیْدٌ حَسَنٌ غُلَامُہٗ: زَیْدٌ مبتدا، حَسَنٌ شبہ فعل، غُلَامُہٗ مرکب اضافی فاعل، شبہ فعل مع فاعل خبر، مبتدا و خبر سے جملہ اسمیہ.

دوسری بات (شرائط عمل، اس کے تمام معتمد علیہ کی مثالیں اور رہاں ... عبارت) کی تفصیل:

شرائط عمل:

صفت مشبہہ عمل کرنے کے لیے صرف ایک شرط ہے یعنی لفظی شرط وہ یہ ہے کہ اس سے پہلے چھ چیزوں (مبتدا، موصوف، موصول، ذوالحال، ہمزۂ استفہام اور حرف نفی) =

= میں سے اسم موصول کے علاوہ باقی پانچ چیزوں سے کسی ایک کا ہونا جن پر صفت مشبہہ اعتماد اور سہارا لگائے ہوئے عمل کرے یعنی اپنے ماقبل سے اس طرح تعلق رکھے جس طرح کہ خبر مبتدا سے اور موصوف صفت سے تعلق رکھتا ہے، مثلاً صفت مشبہہ سے پہلے مبتدا ہو اور صفت مشبہہ اپنے معمول سے ملکر مبتدا کی خبر ہو. ایسا ہی دوسروں کا حال ہے.

## صفت مشبہہ کی تمام مثالیں

| | معتمد علیہ | مثالیں | | معتمد علیہ | مثالیں |
|---|---|---|---|---|---|
| ۱ | مبتدا | زَیْدٌ حَسَنٌ غُلَامُہٗ | ۲ | موصوف | مَرَرْتُ بِرَجُلٍ حَسَنٍ غُلَامُہٗ |
| ۳ | ذوالحال | جَاءَنِیْ زَیْدٌ حَسَنًا غُلَامُہٗ | ۴ | ہمزۂ استفہام | أَحَسَنٌ زَیْدٌ ؟ |
| | | ۵ | حرف نفی | مَا حَسَنٌ زَیْدٌ | نشاندادہ الفاظ معتمد علیہ ہیں |

ہماں عمل کہ حَسُنَ می کرد حَسَنٌ می کند .

ترجمہ: جو عمل کہ حَسُنَ کرتا تھا وہی عمل حَسَنٌ کرتا ہے.

عبارت کا مطلب: مذکورہ عبارت سے مصنف رحمۃ اللہ علیہ یہ کہنا چاہتے ہیں کہ جس طرح حَسُنَ فعل لازم اپنے فاعل کو رفع اور مفعول بہ کے علاوہ چھ چیزوں کو نصب دیتا ہے اسی طرح اس سے بننے والی صفت مشبہہ بھی فاعل کو رفع اور مفعول بہ کے علاوہ چھ چیزوں کو نصب دے گی، اسی بنا پر حَسُنَ فعل لازم اور حَسَنٌ صفت مشبہہ دونوں کا عمل ایک طرح ہے.

تیسری بات (اسم فاعل اور صفت مشبہہ کے درمیان فرق ) کی تفصیل:

## اسم فاعل اور صفت مشبہہ کے درمیان فرق

معلوم رہے کہ صفت مشبہہ بمعنی صِفَةٌ مُشَبَّهَةٌ بِاسْمِ الْفَاعِلِ یعنی وہ صفت جسے اسم فاعل کے ساتھ تشبیہ دی گئی ، پس وہ اسم فاعل کے ساتھ تین چیزوں میں مشابہ ہوتی ہے. (۱) تذکیر و تانیث میں (۲) واحد، تثنیہ اور جمع میں (۳) گردان میں یعنی صفت مشبہہ کی گردان بھی اسی طرح آتی ہے جس طرح اسم فاعل =

= کی گردان آتی ہے جیسے: حَسَنٌ حَسَنَانِ حَسَنُوْنَ، حَسَنَةٌ حَسَنَتَانِ حَسَنَاتٌ. اس کے باوجود ان دونوں کے درمیان فرق ہے، ذیل میں فرق کا ذکر ہے

# صفت مشبہہ اور اسم فاعل کے درمیان فرق کا بیان

صفت مشبہہ اور اسم فاعل کے درمیان چھ اعتبار سے فرق ہے:

(۱) باعتبار عمل:

یعنی اسم فاعل اپنے فاعل کو رفع اور اگر متعدی ہو تو مفعول بہ کو نصب دیتا ہے بخلاف صفت مشبہہ کہ وہ فاعل کو رفع دیتی ہے لیکن مفعول بہ کو نصب نہیں دے سکتی ہے اس کے مفعول بہ نہ ہونے کی وجہ سے.

(۲) باعتبار شرائط عمل:

یعنی اسم فاعل عمل کرنے کے لیے دو شرطیں ہیں. ۱) معنوی یعنی حال یا استقبال کے معنی میں ہونا۔ ۲) لفظی یعنی اس کے پہلے چھ چیزوں سے کسی ایک کا ہونا. بخلاف صفت مشبہہ کہ وہ عمل کرنے کے لیے صرف ایک شرط ہے وہ لفظی ہے یعنی اس کے پہلے اسم موصول کے علاوہ باقی پانچ چیزوں سے کوئی ایک ہونا.

(۳) باعتبار معنی:

یعنی اسم فاعل کسی ذات کے ساتھ معنیٔ مصدری بطور حدوث قائم ہونے پر دلالت کرتا ہے بخلاف صفت مشبہہ کہ وہ بطور دوام وثبوت قائم ہونے پر دلالت کرتی ہے.

(۴) باعتبار مشتق منہ:

اسم فاعل کے مشتق منہ فعل لازم اور فعل متعدی دونوں ہوسکتے ہیں بخلاف صفت مشبہہ کہ اس کا مشتق منہ صرف فعل لازم ہوتا ہے.

(۵) باعتبار اوزان:

یعنی اسم فاعل کے اوزان قیاسی ہیں بخلاف صفت مشبہہ کہ اس کے اوزان سماعی ہیں جن کا تعلق سماع سے ہیں. جیسے: صَعْبٌ، صِفْرٌ، صُلْبٌ.......۔

(٦) باعتبار اعتماد:

یعنی اسم فاعل الف ولام موصول پر اعتماد کرتا ہے بخلاف صفت مشبہہ کہ وہ الف ولام موصول پر اعتماد نہیں کرتی ہے اس پر داخل ہونے والے الف ولام بالاتفاق اسم موصول کا نہ ہونے کی وجہ سے. اس کی وجہ یہ ہے کہ الف ولام موصول اس اسم مشتق پر داخل ہوتا ہے جو حدوث پر دلالت کرتا ہے اور صفت مشبہ ایسی نہیں.

ذیل کی مثالوں میں صفت مشبہہ اور اس کے عمل اور معتمد علیہ کی نشاندہی کرو

بِلَادُنَا لَطِيفٌ جَوُّهَا،كَرِيمٌ أَهْلُهَا. جَلَسْتُ فِيْ حَدِيقَةٍ بَهِيْجٍ مَنْظَرُهَا، اِشْتَرَيْتُ هَذَا الْكِتَابَ رَخِيْصًا ثَمَنُهُ، لَقِيتُ عَالِمًا كَثِيْرًا عِلْمُهُ، هَذَا الْكِتَابُ رَخِيصٌ ثَمَنًا وَعَظِيْمٌ نَفْعًا، أَ عَذْبَةٌ مِيَاهُ هَذِهِ الْأَنْهَارِ ؟، مَا طَوِيْلٌ زَيْدٌ، جَاءَنِيْ خَالِدٌ قَبِيْحًاغُلَامُهُ، خَالِدٌصَغِيْرُالْجِسْمِ. أَنْتَ حَسَنُ الْخُلُقِ، نَقِيُّ النَّفْسِ، طَاهِرُالذَّيْلِ.عَلِيٌّ حَسَنٌ خُلُقُهُ. عَلِيٌّ اَلْحَسَنُ خُلُقًا. نَحْوُمِيْرٍ صَغِيْرٌحَجْمُهُ، كَثِيْرٌ نَفْعُهُ، عَمِيْمٌ نَشْرُهُ.

ہفتم: اسم تفضیل واستعمال او بر سہ وجہ است بہ مِنْ چوں زَيْدٌ أَفْضَلُ مِنْ عَمْرٍو، ویا بالف ولام چوں جَاءَنِيْ زَيْدٌ الْأَفْضَلُ ویا باضافت چوں زَيْدٌ أَفْضَلُ الْقَوْمِ. وعمل او در فاعل باشد وآں هُوَ است، فاعل أَفْضَلُ کہ درو مستتر است.

## ساتویں قسم: اسم تفضیل

عبارت مذکورہ میں تین باتیں ہیں : (۱) اسم تفضیل کی تعریف، عمل اور مثال وتطبیق (۲) اسم تفضیل کا طریقۂ استعمال اور مثالوں کی ترکیب (۳) تینوں طریقۂ استعمال کی روشنی میں اسم تفضیل کے صیغوں کے احکام.

پہلی بات (اسم تفضیل کی تعریف، عمل اور مثال وتطبیق) کی تفصیل:

(۱) اسم تفضیل کی تعریف: اسم تفضیل وہ اسم مشتق ہے جو ایسی ذات پر دلالت کرے جس کے ساتھ معنیٔ مصدری اپنے غیر کی بہ نسبت زیادت کے ساتھ قائم یا واقع ہو جیسے أَفْضَلُ وأَشْهَرُ.

اسم تفضیل کی دو قسمیں ہیں: (۱) مذکر- اس کا صیغہ أَفْعَلُ (۲) مؤنث - اس کا صیغہ فُعْلٰى.

(۲) عمل : اسم تفضیل کا عمل ہمیشہ فاعل میں ہوتا ہے یعنی وہ اپنے فاعل کو رفع دیتا ہے، اور وہ اکثر اوقات ضمیر مستتر ہوتا ہے.

(۳) مثال و تطبیق: زَيْدٌ أَفْضَلُ مِنْ عَمْرٍو. اس مثال میں أَفْضَلُ کا عمل اس کے فاعل ضمیر مستتر هُوَ میں ہوا ہے جو اس میں پوشیدہ ہے. (اور أَفْضَلُ پر تنوین نہیں آتی ہے اس لیے کہ وہ غیر منصرف ہے)

فائدہ : کبھی اسم تفضیل کثرت استعمال کی وجہ سے بغیر ہمزۂ اسم تفضیل " فَعْلٌ " کے وزن پر آتا ہے جیسے خَيْرُ النَّاسِ....، شَرُّ النَّاسِ المُفْسِدُ. یہاں خَيْرٌ اور شَرٌّ اسم تفضیل جو اصل میں أَخْيَرُ، أَشْرَرُ تھے.

دوسری بات (اسم تفضیل کا طریقۂ استعمال اور کتاب کی مثالوں کی ترکیب)

## اسم تفضیل کا طریقۂ استعمال

معلوم رہے کہ اسم تفضیل تین طریقوں پر مستعمل ہوتا ہے.

(۱) مِنْ حرف جر کے ساتھ. (اس وقت مفضل علیہ مِنْ کا مدخول ہوتا ہے): جیسے زَيْدٌ أَفْضَلُ مِنْ عَمْرٍو، چنانچہ اس مثال میں زَيْدٌ مفضل، اور عَمْرٍو مفضل علیہ ہے.

(۲) الف ولام کے ساتھ. (اس وقت مفضل علیہ اسم تفضیل کے بعد مذکور نہ ہو گا بلکہ پوشیدہ رہیگا) جیسے جَاءَنِيْ زَيْدٌ الأَفْضَلُ. اس میں زَيْدٌ مفضل. (اور مفضل علیہ اسم تفضیل کے بعد پوشیدہ ہے یعنی القوم)

(۳) اضافت کے ساتھ. (اس وقت مفضل علیہ اسم تفضیل کا مضاف الیہ ہوتا ہے) جیسے زَيْدٌ أَفْضَلُ الْقَوْمِ. اس مثال میں زَيْدٌ مفضل اور الْقَوْمِ مفضل علیہ ہے.

پس اسم تفضیل کا ذکر کردہ تینوں طریقوں کے علاوہ استعمال ہونا جائز نہیں، لہذا زَيْدٌ أَفْضَلُ کہنا صحیح نہیں (کیونکہ وہ مذکورہ تین طریقوں سے کسی ایک طریقہ میں بھی استعمال نہ ہوا). اور ایک ہی ساتھ دو یا تینوں طریقوں سے مستعمل ہونا بھی جائز نہیں، لہذا زَيْدٌ الأَفْضَلُ مِنْ عَمْرٍو کہنا بھی صحیح نہ ہو گا.

## مثالوں کے ممثل لہ اور تراکیب:

(۱) زَيْدٌ أَفْضَلُ مِنْ عَمْرٍو. (زید عمرو سے بہتر ہے) یہ اسم تفضیل کے مِنْ کے ذریعہ مستعمل ہونے کی مثال ہے.

ترکیب: زَيْدٌ مبتدا، أَفْضَلُ شبہ فعل، ضمیر مستتر هُوَ فاعل، مِنْ حرف جر، عَمْرٍو مجرور، جار با مجرور أَفْضَلُ شبہ فعل کے ساتھ متعلق ہو کر خبر، مبتدا و خبر سے ملکر جملہ اسمیہ.

(۲) جَاءَنِيْ زَيْدٌ الْأَفْضَلُ (میرے پاس اچھا زید آیا) یہ اسم تفضیل مستعمل بالف ولام کی مثال ہے.

ترکیب: جَاءَ فعل، نِ نون وقایہ یائے متکلم مفعول بہ، زَيْدٌ موصوف، الْأَفْضَلُ صفت، موصوف مع صفت فاعل، فعل بافاعل و مفعول بہ جملہ فعلیہ.

(۳) زَيْدٌ أَفْضَلُ الْقَوْمِ۔ (زید قوم کی زیادہ فضیلت والا ہے) یہ اسم تفضیل مستعمل باضافت کی مثال ہے.

ترکیب: زَيْدٌ مبتدا، أَفْضَلُ الْقَوْمِ مرکب اضافی خبر، مبتدا و خبر سے جملہ اسمیہ.

تیسری بات (تینوں طریقہ استعمال کی روشنی میں اسم تفضیل کے صیغوں کے احکام) کی تفصیل:

## تینوں طریقہ استعمال کی روشنی میں
## اسم تفضیل کے صیغوں کے احکام

(۱) اسم تفضیل جب حرف جر "مِنْ" کے ساتھ مستعمل ہو تو اسم تفضیل کے صیغوں کو واحد مذکر لانا واجب ہے، چاہے فاعل مذکر کی ضمیر ہو یا مؤنث کی، تثنیہ کی ہو یا جمع کی.

جیسے: (فاعل مذکر کی ضمیر) زَيْدٌ أَفْضَلُ مِنْ عَمْرٍو، / اَلزَّيْدَانِ أَفْضَلُ مِنْ عَمْرٍو، / اَلزَّيْدُوْنَ أَفْضَلُ مِنْ عَمْرٍو.

(فاعل مؤنث کی ضمیر) زَيْنَبُ أَفْضَلُ مِنْ فَاطِمَةَ، / اَلزَّيْنَبَانِ أَفْضَلُ مِنْ فَاطِمَةَ، / اَلزَّيْنَبَاتُ أَفْضَلُ مِنْ فَاطِمَةَ.

(۲) اسم تفضیل جب الف ولام کے ساتھ مستعمل ہو تو اسم تفضیل کے صیغوں کو مرجع کے مطابق لانا واجب ہے، یعنی اگر مرجع مذکر ہو تو مذکر اور مؤنث ہو تو مؤنث لایا جائے گا. اسی طرح واحد، تثنیہ وجمع.

جیسے: (مرجع مذکر) جَاءَنِيْ زَيْدٌ الْأَفْضَلُ، /جَاءَنِي الزَّيْدَانِ الْأَفْضَلَانِ، / جَاءَنِي الزَّيْدُوْنَ الْأَفْضَلُوْنَ.

(مرجع مؤنث) جَاءَتْنِيْ زَيْنَبُ الْفُضْلٰى، / جَاءَتْنِيْ الزَّيْنَبَانِ الْفُضْلَيَانِ، / جَاءَتْنِيْ الزَّيْنَبَاتُ الْفُضْلَيَاتُ أو الْفُضَلُ. اور جیسے ﴿وَيَتَجَنَّبُهَا الأَشْقَى﴾ [الأعلى:۱۱]

(۳) اسم تفضیل جب اضافت کے ساتھ مستعمل ہو اور مضاف الیہ معرفہ ہو تو اسم تفضیل کے صیغوں کو واحد مذکر اور مرجع کے مطابق دونوں طرح لانا جائز ہے.

اسم تفضیل کے صیغوں کو واحد مذکر لانے کی مثالیں:

(فاعل مذکر) زَيْدٌ أَفْضَلُ الْقَوْمِ، / اَلزَّيْدَانِ أَفْضَلُ الْقَوْمِ، / اَلزَّيْدُوْنَ أَفْضَلُ الْقَوْمِ.

(فاعل مؤنث) زَيْنَبُ أَفْضَلُ الْقَوْمِ، / اَلزَّيْنَبَانِ أَفْضَلُ الْقَوْمِ، / اَلزَّيْنَبَاتُ أَفْضَلُ الْقَوْمِ.

مرجع کے مطابق لانے کی مثالیں:

(فاعل مذکر) زَيْدٌ أَفْضَلُ الْقَوْمِ، / اَلزَّيْدَانِ أَفْضَلَا الْقَوْمِ، / اَلزَّيْدُوْنَ أَفْضَلُو الْقَوْمِ.

(فاعل مؤنث) زَيْنَبُ فُضْلَى الْقَوْمِ، / اَلزَّيْنَبَانِ فُضْلَيَا الْقَوْمِ، / اَلزَّيْنَبَاتُ فُضْلَيَاتُ الْقَوْمِ أو فُضَلُ الْقَوْمِ.

اور اگر مضاف الیہ نکرہ ہو تو اسم تفضیل کے صیغوں کو واحد مذکر لایا جائے گا. (چاہے مرجع مذکر ہو جیسے اَلْكِتَابُ أَفْضَلُ صَدِيْقٍ / اَلْكِتَابَانِ أَفْضَلُ صَدِيْقٍ / اَلْكُتُبُ أَفْضَلُ صَدِيْقٍ. (اور چاہے مرجع مؤنث ہو) جیسے اَلصَّدَاقَةُ أَحْسَنُ خُلُقٍ / اَلصَّدَاقَتَانِ أَحْسَنُ خُلُقٍ / اَلصَّدَاقَاتُ أَحْسَنُ خُلُقٍ.

قابل یادداشت ہے: کہ یہاں اسم تفضیل مستعمل باضافت کی مثالوں میں اضافت کی وجہ سے نون تثنیہ اور نون جمع ساقط ہو گئیں، چنانچہ أَفْضَلَا الْقَوْمِ دراصل أَفْضَلَانِ الْقَوْمِ تھا، اضافت کی وجہ سے نون گر گئی.

ذیل کی مثالوں میں اسم تفضیل اور وہ مذکر ومؤنث کے اعتبار سے کس حالت پر ہے
اور اسم تفضیل کے طریق استعمال کی نشاندہی کرو

أَحْسَنُ الحَدِيْثِ ذِكْرُ اللهِ، نَوْمُ اللَّيْلِ أَحْسَنُ مِنْ نَوْمِ النَّهَارِ، اَلْعَامِلُوْنَ أَكْرَمُ مِنَ الْكُسَالٰى، اَلْوَلَدُالْأَكْبَرُذَكِيٌّ، اَلرِّجَالُ أَذْكٰى مِنَ النِّسَاءِ، مَكَّةُ وَالْمَدِيْنَةُ أَشْرَفُ الْمُدُنِ أَوْأَشْرَفَا الْمُدُنِ، أَنْتُمُ الأَفْضَلُوْنَ عِلْمًا وَالْأَصْدَقُوْنَ لِسَانًا، عَائِشَةُ أَصْدَقُ مِنْ زَيْنَبَ، اَلطِّفْلُ الْأَكْبَرُصَالِحٌ. اَلْكِتَابَةُ خَيْرُ مُعِيْنٍ.

هشتم: مصدر بشرط آنکه مفعول مطلق نباشد عمل فعلش کند چوں أَعْجَبَنِيْ ضَرْبٌ زَيْدٌ عَمْرَوا. (أَعْجَبَنِيْ ضَرْبُ زَيْدٍ عَمْرَوا)

## آٹھویں قسم: مصدر

یہاں تین باتیں ہیں: (۱) مصدر کی تعریف، عمل اور مثال وتطبیق (۲) شرائط عمل کا ذکر اور مثالوں کی ترکیب (۳) مصدر کا طریق استعمال.

پہلی بات (مصدر کی تعریف، عمل اور مثال وتطبیق) کی تفصیل:

(۱) مصدر کی تعریف:

مصدر وہ اسم ہے جو خود کسی لفظ سے نہ نکلا ہو مگر اس سے افعال اور اسماء نکلتے ہوں اور معنیٰ حدث پر دلالت کرے. جیسے اَلضَّرْبُ کہ اس سے ضَرَبَ ،ضَارِبٌ وغیرہ نکلتے ہیں.

(۲) عمل: مصدر اپنے فعل جیسا عمل کرتا ہے یعنی مصدر سے جو فعل مشتق ہوتا ہے وہ جو عمل کرتا ہے مصدر بھی وہی عمل کرے گا خواہ وہ فعل ماضی ہو یا حال ہو یا استقبال. لہذا اگر فعل فعلِ لازم ہو تو اس کا مصدر فعل لازم کا عمل کرے گا، اور فعل فعلِ متعدی ہو تو اس کا مصدر فعل متعدی کا عمل کرے گا.

(۳) مثال وتطبیق: أَعْجَبَنِيْ قِيَامُ زَيْدٌ. اس مثال میں قِيَامُ مصدر لازم ہے جو فعل لازم کا عمل کیا ہے یعنی زید کو رفع دیا ہے.

أَعْجَبَنِيْ ضَرْبٌ زَيْدٌ عَمْرَوا. اس مثال میں ضَرْبٌ مصدر متعدی ہے جو فعل متعدی کا عمل کیا، یعنی زید کو فاعل ہونے کی بنا پر رفع اور عَمْرَوا کو مفعول بہ ہونے کی وجہ سے نصب دیا ہے.

دوسری بات (شرائط عمل کا ذکر اور مثالوں کی ترکیب) کی تفصیل:

شرائط عمل:

مصدر عمل کرنے کے لیے ایک شرط ہے یعنی مصدر کلام میں مفعول مطلق نہ ہونا، اور مصدر مفعول مطلق ہونے کی صورت میں اس لیے عمل نہیں کرتا کہ اس صورت میں کلام میں دو عامل اکٹھے ہو جاتے ہیں: (۱) فعل جو مصدر کی بنسبت عامل قوی ہے، (۲) مصدر جو فعل کی بنسبت کمزور عامل ہے، اور قاعدہ یہ ہے کہ جب دو عامل اکٹھے ہو جائیں تو معمول میں قوی عامل ہی عمل کرتا ہے. پس ضَرَبْتُ ضَرْبًا زَيْدًا (میں نے زید کو مارا مارنا) اس مثال میں زَيْدًا میں ضَرَبْتُ فعل عمل کر رہا ہے نہ کہ ضَرْبًا مصدر جو کہ مفعول مطلق ہے. (تبصیر شرح نحو میر: ص/۲۷۱)

مثالوں کی ترکیب: (۱) أَعْجَبَنِيْ قِيَامُ زَيْدٌ (زید کھڑا ہونے نے مجھے تعجب میں ڈالا)

ترکیب: أَعْجَبَ فعل، نِ نون وقایہ یائے متکلم مفعول بہ، قِيَامُ مصدر شبہ فعل، زَيْدٌ فاعل، مصدر شبہ فعل اپنے فاعل سے ملکر أَعْجَبَ فعل کا فاعل، فعل با فاعل و مفعول بہ جملہ فعلیہ.

(۲) أَعْجَبَنِيْ ضَرْبٌ زَيْدٌ عَمْرًوا (زید عمرو کو مارنے نے مجھے تعجب میں ڈالا)

ترکیب: أَعْجَبَ فعل، نِ نون وقایہ یائے متکلم مفعول بہ، ضَرْبٌ مصدر شبہ فعل، زَيْدٌ فاعل، عَمْرًوا مفعول بہ، مصدر شبہ اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر أَعْجَبَ فعل کا فاعل، فعل با فاعل و مفعول بہ جملہ فعلیہ.

کتاب میں أَعْجَبَنِيْ ضَرْبُ زَيْدٍ عَمْرًوا (عمرو کو زید کے مارنے نے مجھے تعجب میں ڈالا) ہے.

تو اس کی ترکیب یہ ہے: أَعْجَبَ فعل، نِ نون وقایہ یائے متکلم مفعول بہ، ضَرْبُ مصدر مضاف، زَيْدٍ مضاف الیہ فاعل، عمرًوا مفعول بہ، مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ فاعل اور مفعول بہ سے ملکر أَعْجَبَ فعل کا فاعل، فعل با فاعل و مفعول بہ جملہ فعلیہ.

## تیسری بات (مصدر کے طریق استعمال) کی تفصیل:

### مصدر کا طریقۂ استعمال

یاد رہے کہ اگرچہ مصدر عمل کرتا ہے مگر کبھی استعمال میں یہ عمل نظر نہیں آتا، کیونکہ مصدر کو اپنے فاعل یا مفعول کی طرف اضافت کر کے بھی استعمال کیا جاتا ہے.

پس (۱) اگر اپنے فاعل کی طرف اضافت کی جائے تو اس وقت فاعل (مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے) لفظا مجرور اور محلا مرفوع ہوگا۔ جیسے أَعْجَبَنِيْ قِيَامُ زَيْدٍ کہ اس میں مصدر کو اپنے فاعل زَيْدٌ کی طرف اضافت کی گئی.

(۲) اگر اپنے مفعول کی طرف اضافت کی جائے تو اس وقت مفعول (مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے) لفظا مجرور اور محلا منصوب ہوگا. جیسے أَعْجَبَنِيْ ضَرْبُ السَّارِقِ الْأَمِيْرُ (مجھے امیر کے چور کو مارنے نے تعجب میں ڈالا) اس مثال میں ضَرْبُ مصدر کو اپنے مفعول السَّارِق کی طرف اضافت کی گئی. اور جیسے عَجِبْتُ مِنْ شُرْبِ الْعَسَلِ خَالِدٌ. عَجِبْتُ مِنْ ضَرْبِ يَوْمِ السَّبْتِ خَالِدٌ بَكْرًا.

(۳) مصدر کو بلا اضافت استعمال کیا جاتا ہے. جیسے: أَوْ إِطْعَامٌ فِيْ يَوْمٍ ذِيْ مَسْغَبَةٍ يَتِيْمًا.

حاصل بات : یہاں مصدر کے تین طریقۂ استعمال بیان کیا گیا: (۱) مصدر فاعل کی طرف اضافت ہو کر مستعمل ہونا (۲) مفعول کی طرف اضافت ہو کر (۳) بلا اضافت.

یہاں بلا اضافت استعمال کرنے کی صورت اقوی معلوم ہوتی ہے کیونکہ مصدر جو اپنے فعل کا عمل کرتا ہے وہ عمل اس صورت میں زیادہ واضح ہوتا ہے اسی بنا پر شرح جامی میں اس عمل کا ذکر پہلے کر کے بعد میں فرمایا "وَقَدْ يُضَافُ..."۔

### ذیل کی مثالوں میں مصدر اور اس کے معمول کی نشاندہی کرو

مِنَ الْبِرِّ إِطْعَامُ الْجَائِعِ الطَّعَامَ، سَاءَنِيْ عَدَمُ إِحْتِرَامِكَ الْمُعَلِّمَ، لَوْلَا دَفْعُ اللهِ النَّاسَ ...، أَعْجَبَنِيْ ضَرْبُ اللِّصِّ الْجَلَّادُ، إِيْذَاءُكَ أُمَّكَ مَعْصِيَةٌ كَبِيْرَةٌ، أَعْجَبَنِيْ إِكْرَامُ عَمْرٌو خَالِدًا. سَاءَنِيْ عِصْيَانُكَ أَبَاكَ.

نہم: اسم مضاف مضاف الیہ را بجر کند. چوں جَاءَنِيْ غُلَامُ زَيْدٍ. بدانکہ اینجا لام بحقیقت مقدر است زیرا کہ تقدیرش آنست کہ غُلَامٌ لِزَيْدٍ.

## نویں قسم: اسم مضاف

یہاں اختصاراتین باتیں ہیں : (۱) اسم مضاف کی تعریف (۲) عمل اور مثال و تطبیق (۳) مصنف علام رحمۃ اللہ علیہ کی عبارت "بدانکہ ایںجالام بحقیقت مقدر است زیراکہ تقدیرش آنست کہ غُلَامٌ لِزَیْدٍ" کا مطلب.

### پہلی بات (اسم مضاف کی تعریف) کی تفصیل:

اسم مضاف کی تعریف: لغوی معنی: مُضَافٌ-اسم مفعول بمعنی اضافت کیاہوا.

اصطلاحی معنی: اسم مضاف وہ اسم ہے جس کو دوسرے اسم کی طرف اضافت کی جاوے.

### دوسری بات (عمل اور مثال و تطبیق) کی تفصیل:

عمل: اسم مضاف اپنے مابعد اسم یعنی مضاف الیہ کو جر دیتاہے. (ہاں جر کی چھ صورتیں ہیں، ص / ۱۱۸ میں ملاحظہ ہو)

مثال و تطبیق: جَاءَنِيْ غُلَامُ زَيْدٍ. اس مثال میں غُلَامُ مضاف ہے جس نے اپنے مضاف الیہ زَیْدٍ کو جر دیاہے.

### تیسری بات (مصنف علام رحمۃ اللہ علیہ کی عبارت بدانکہ ایںجالام بحقیقت.....کا مطلب) کی تفصیل:

جاننا چاہیئے کہ مضاف کا عامل متعین نہیں بلکہ وہ کبھی عامل رافع کا معمول بنتاہے، اور کبھی عامل ناصب کا معمول بنتاہے اور کبھی عامل جار کا معمول بنتاہے. لیکن مضاف الیہ کا عامل ہمیشہ متعین رہتاہے. لیکن اس کی تعیین میں نحویوں کا اختلاف ہے. بعضوں نے فرمایاکہ مضاف الیہ کا عامل مضاف ہے، اور بعضوں کے نزدیک اضافت اس کا عامل ہے. اور اکثر نحویوں کے نزدیک حروف جارہ مقدرہ اس کے عامل ہیں. اسی آخر مذہب کی طرف مصنف علام رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی عبارت "بدانکہ ایںجالام بحقیقت مقدر است" کے ذریعہ اشارہ فرمایا.

اور وہ حروف جارہ جو مضاف الیہ کو جر دیتے ہیں تین ہیں (۱) حرف جرفِيْ محذوف ہوکر (۲) حرف جرمِنْ پوشیدہ ہوکر (۳) لام حرف جر محذوف ہوکر.

### اضافت کی اقسام:

اضافت کی اوّلًا دو قسمیں ہیں: ۱) اضافت لفظیہ ۲) اضافت معنویہ، پھر اضافت معنویہ کی تین قسمیں ہیں: (۱) اضافت لامیہ جیسے غُلَامُ زَيْدٍ أی غُلَامٌ لِزَيْدٍ (۲) اضافت فیہ یاظرفیہ جیسے صَلَاةُ اللَّيْلِ أی صَلَاةٌ فِي اللَّيْلِ (۳) اضافت منیہ یابیانیہ جیسے خَاتَمُ فِضَّةٍ أي خَاتَمٌ مِنْ فِضَّةٍ. تعریف غور سے حل کرلو.

دہم: اسم تام تمیز را بنصب کند و تمامی اسم یا بتنوین باشد. چوں (مَافِي السَّمَاءِ قَدْرُ رَاحَةٍ سَحَابًا) عِنْدِيْ رَطْلٌ زَيْتًا. یا بتقدیر تنوین چوں عِنْدِيْ أَحَدَ عَشَرَ رَجُلًا. وزَيْدٌ أَكْثَرُ مِنْكَ مَالًا. یا بنون تثنیہ چوں عِنْدِيْ قَفِيْزَانِ بُرًّا، یا بنون جمع چوں هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْأَخْسَرِيْنَ أَعْمَالًا. یا بمشابہ نون جمع چوں عِنْدِيْ عِشْرُوْنَ دِرْهَمًا تا تِسْعُوْنَ، یا باضافت چوں عِنْدِيْ مِلْؤُهٗ عَسَلًا.

## دسویں قسم: اسم تام

یہاں قابل یاد تین باتیں ہیں: (۱) اسم تام کی تعریف باوضاحت، عمل اور مثال و تطبیق (۲) ان چیزوں کا ذکر جن سے اسم تام ہوتا ہے (۳) مثالوں کے ممثل لہ اور تراکیب.

پہلی بات (اسم تام کی تعریف باوضاحت، عمل اور مثال و تطبیق) کی تفصیل:

(۱) اسم تام کی تعریف: تام کے لغوی معنی: کسی شیء کا مکمل ہو جانا.

اصطلاحی معنی: اسم تام وہ اسم ہے جس کو اپنی حالت پر رکھ کر دوسرے اسم کی طرف اضافت نہیں کی جاسکتی ہے۔ جیسے عِنْدِيْ رَطْلٌ زَيْتًا کہ اس مثال میں رَطْلٌ اسم تام ہے اس لیے کہ اس کو اپنی حالت میں یعنی تنوین کے ساتھ رکھ کر اضافت نہیں کی جاسکتی ہے، کیونکہ اضافت کرنے کے لیے اس سے تنوین کو ساقط کر دینا ضروری ہے اس بنا پر کہ مضاف کے آخر تنوین نہیں ہو سکتی ہے اور وہ اضافت کے ذریعہ مکمل ہو چکا ہے.

(۲) عمل: اسم تام اپنے مابعد کے اسم کو تمیز کی بنا پر نصب دیتا ہے.

(۳) مثال و تطبیق:

عِنْدِيْ رَطْلٌ زَيْتًا. اس مثال میں رَطْلٌ تنوین لفظی سے تام ہو کر اپنے مابعد کے اسم زَيْتًا کو تمیز کی بنا پر نصب دیا ہے.

دوسری بات (ان چیزوں کا ذکر جن کے ذریعہ اسم تام ہوتا ہے اس) کی تفصیل:

معلوم رہے کہ اسم چھ چیزوں کے ذریعہ تام ہوتا ہے.

(۱) تنوین لفظی کے ذریعہ:

جیسے: عِنْدِيْ رَطْلٌ زَيْتًا. اس مثال میں رَطْلٌ تنوین لفظی کے ذریعہ تام ہوا ہے.

(۲) تنوین تقدیری کے ذریعہ:

جیسے: عِنْدِيْ أَحَدَعَشَرَ رَجُلًا، زَيْدٌ أَكْثَرُ مِنْكَ مَالًا. پہلی مثال میں أَحَدَعَشَرَ تنوین تقدیری کے ذریعہ تام ہوا ہے، اس لیے کہ اس کی اصل أَحَدٌ وَعَشَرٌ ہے کہ مرکب بنائی ہونے کی وجہ سے تنوین محذوف ہوگئی. اور دوسری مثال میں أَكْثَرُ بھی تنوین تقدیری کے ذریعہ تام ہوا ہے اس لیے کہ وہ اصل میں أَكْثَرٌ تھا غیر منصرف ہونے کی وجہ سے تنوین چلی گئی.

(۳) نون تثنیہ کے ذریعہ:

جیسے: عِنْدِيْ قَفِيْزَانِ بُرًّا. اس مثال میں قَفِيْزَانِ نون تثنیہ کے ذریعہ تام ہوا ہے.

(۴) نون جمع (حقیقی) کے ذریعہ:

جیسے: باری تعالی کا قول: هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْأَخْسَرِيْنَ أَعْمَالًا. اس مثال میں اَلْأَخْسَرِيْنَ نون جمع حقیقی کے ذریعہ تام ہوا ہے.

(۵) مشابہ نون جمع (حقیقی) کے ذریعہ:

جیسے: عِنْدِيْ عِشْرُوْنَ دِرْهَمًا تا تِسْعُوْنَ. اس مثال میں عِشْرُوْنَ نون جمع تو نہیں مگر نون جمع کے مشابہ ہے جس کے ذریعہ یہ تام ہو گیا.

(۶) اضافت کے ذریعہ: جیسے: عِنْدِيْ مِلْؤُهٗ عَسَلًا. اس مثال میں مِلْؤُهٗ اضافت کے ذریعہ تام ہوا ہے. اور جیسے باری تعالی کا قول: ﴿ فَلَنْ يُقْبَلَ مِنْ أَحَدِهِمْ مِلْءُ الْأَرْضِ ذَهَبًا ﴾ [آل عمران:۹۱]

**ایک ضروری تنبیہ:**

مصنف علام رحمۃ اللہ علیہ نے تنوین لفظی کے ذریعہ اسم تام ہونے کی مثال مَافِي السَّمَاءِ قَدْرُ رَاحَةٍ سَحَابًا کو پیش کی. لیکن اس مثال میں تمامی اسم اضافت کے ذریعہ ہونا صح ہے. کیونکہ لفظ سَحَابًا- قَدْرُ رَاحَةٍ مرکب اضافی سے تمیز ہے. معنی یہ ہے: آسمان میں ہتھیلی کے برابر بادل نہیں ہے. اگر صرف رَاحَةٍ سے تمیز ہوتا تو معنی یہ ہوتا: آسمان میں ہتھیلی بادل کے برابر نہیں ہے۔ اوراس ترجمہ کا فاسد ہونا ظاہر ہے. اس لیے یہاں مذکورہ مثال کے بجائے عِنْدِيْ رَطْلٌ زَيْتًا پیش کی گئی. (مذکورہ تشریح کافیہ کی شرح رضی میں ہے ص/۱۹۹) اور یہ تمیز از مساحت کی مثال بھی ہو سکتی ہے. جو صفحہ نمبر: /۲۳۹ میں گزر چکی.

**تیسری بات (مثالوں کے ممثل لہ اور تراکیب) کی تفصیل:**

(۱) عِنْدِيْ رَطْلٌ زَيْتًا. (میرے پاس ایک رطل زیت ہے) یہ تنوین لفظی کے ذریعہ اسم تام ہو کر تمیز کو نصب دینے کی مثال ہے اور اس میں رَطْلٌ اسم تام ہے جو تنوین لفظی سے تام ہو کر زَيْتًا کو نصب دیا.

**ترکیب:**

عِنْدِيْ مرکب اضافی ثَابِتٌ شبہ فعل کے ساتھ ظرف متعلق ہو کر خبر مقدم، رَطْلٌ ممیز، زَيْتًا تمیز، ممیز باتمیز مبتدا موخر، مبتدا موخر اور خبر مقدم سے جملہ اسمیہ.

(۲) عِنْدِيْ أَحَدَعَشَرَ رَجُلًا: (میرے پاس گیارہ مرد ہیں) یہ تنوین تقدیری کے ذریعہ اسم تام ہو کر تمیز کو نصب دینے کی مثال ہے، کیونکہ أَحَدَعَشَرَ اگرچہ فی الحال مبنی ہے، لیکن اصل میں وہ أَحَدٌ وَعَشَرٌ تھا.

**ترکیب:**

عِنْدِيْ مرکب اضافی ثَابِتٌ شبہ فعل کے ساتھ ظرف متعلق ہو کر خبر مقدم، أَحَدَعَشَرَ ممیز، رَجُلًا تمیز، ممیز باتمیز مبتدا موخر۔ مبتدا موخر اور خبر مقدم سے جملہ اسمیہ.

(۳) زَيْدٌ أَكْثَرُ مِنْكَ مَالًا: (زید تجھ سے زیادہ مالدار ہے) یہ بھی تنوین تقدیری سے اسم تام ہو کر تمیز کو نصب دینے کی مثال ہے،

دونوں مثالوں میں فرق یہ ہے کہ پہلی مثال میں اسم تام مبنی کیونکہ وہ مرکب بنائی ہے اور مرکب بنائی مبنی ہوتا ہے اور دوسری مثال میں اسم تام معربِ غیر منصرف ہیں، پس أَكْثَرُ وصف اور وزن فعل کے ذریعہ غیر منصرف ہونے کی وجہ سے اس کی تنوین مقدر ہوگئی. اس مثال کے دو طرح کی ترکیب کی جاسکتی ہے.

(۱) زَيْدٌ مبتدا، أَكْثَرُ ممیز، مِنْكَ جار با مجرور أَكْثَرُ کے ساتھ متعلق، مَالًا تمیز، ممیز با تمیز و متعلق خبر۔ مبتدا وخبر سے جملہ اسمیہ. (۲) زَيْدٌ مبتدا، أَكْثَرُ شبہ فعل، ضمیر ھو ممیز، مِنْكَ جار با مجرور أَكْثَرُ کے ساتھ متعلق، مَالًا تمیز از نسبت۔ ممیز با تمیز فاعل، شبہ فعل بافاعل و متعلق خبر، مبتدا وخبر سے جملہ اسمیہ.

(۴) هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْأَخْسَرِيْنَ أَعْمَالًا: (کیا ہم تم کو ان لوگوں کے بارے میں خبر دوں جو عمل کے اعتبار سے خسارے میں ہیں) یہ نون جمع کے ذریعہ اسم تام ہو کر تمیز کو نصب دینے کی مثال ہے.

دو تراکیب:

(۱) هَلْ حرف استفہام، نُنَبِّئُ، فعل، ضمیر مستتر نحن فاعل، كُمْ مفعول بہ، بِ حرف جار، اَلْأَخْسَرِيْنَ ممیز، أَعْمَالًا تمیز، ممیز با تمیز مجرور۔ جار و مجرور متعلق نُنَبِّئُ فعل کے ساتھ، فعل با فاعل ومفعول بہ و متعلق جملہ فعلیہ انشائیہ. (۲) هَلْ حرف استفہام، نُنَبِّئُ، فعل، ضمیر مستتر نحن فاعل، كُمْ مفعول بہ، بِ حرف جار، اَلْأَخْسَرِيْنَ شبہ فعل، ضمیر ھم ممیز، أَعْمَالًا تمیز از نسبت، ممیز با تمیز فاعل، شبہ فعل بافاعل مجرور، جار و مجرور متعلق نُنَبِّئُ فعل کے ساتھ، فعل بافاعل ومفعول بہ و متعلق جملہ فعلیہ انشائیہ.

(۵) عِنْدِيْ عِشْرُوْنَ دِرْهَمًا: (میرے پاس بیس درہم ہیں) یہ مشابہ نون جمع کے ذریعہ اسم تام ہو کر تمیز کو نصب دینے کی مثال ہے، کیونکہ عِشْرُوْنَ اگرچہ اس کے واحد نہ ہونے کی وجہ سے جمع نہیں، لیکن اس کے آخر واؤ و نون ہونے کی وجہ سے وہ جمع کا مشابہ ہے.

ترکیب:

عِنْدِيْ مرکب اضافی ثَابِتٌ شبہ فعل کے ساتھ ظرف متعلق ہو کر خبر مقدم، عِشْرُوْنَ ممیز، دِرْهَمًا تمیز، ممیز باتمیز مبتدا موٴخر، مبتدا و خبر سے جملہ اسمیہ.

(٦) عِنْدِيْ مِلْؤُهُ عَسَلًا : (میرے پاس اس برتن کے بقدر شہد ہے) یہ اضافت کے ذریعہ اسم تام ہو کر تمیز کو نصب دینے کی مثال ہے.

ترکیب:

عِنْدِيْ مرکب اضافی ثَابِتٌ شبہ فعل کے ساتھ ظرف متعلق ہو کر خبر مقدم، مِلْؤُهُ مرکب اضافی ممیز، عَسَلًا تمیز. ممیز باتمیز مبتدا موٴخر، مبتدا و خبر سے جملہ اسمیہ.

اسم تام کی نشاندہی کر کے بتاؤ کہ تمامی اسم کس چیز سے ہوا؟ پھر اس کے عمل و معمول کی تعیین کرو

لَيْسَ عِنْدِيْ قَدْرُحُفْنَةٍ حِنطَةً، عَلَى الصَّحْنِ مِثْلُهُ رُزًّا، عِنْدِيْ ذِرَاعَانِ ثَوْبًا، أَصْدِقَائِيْ طَيِّبُوْنَ خُلُقًا، رَأَيْتُ تِسْعَةَ عَشَرَ طَالِبًا، بِعْتُ خَمسِيْنَ كِتَابًا، عَلَى الْكَأْسِ مُمْتَلِئٌ لَبَنًا، مُلِئَ قَلْبُهُ سُرُوْرًا. عِنْدِيْ مَدُّ الْبَصَرِ أَرْضًا.

## اسمائے عدد کا بیان

(فائدہ) شرح مأة عامل جیسی کتابوں میں اسمائے عاملہ کے بیان میں اسمائے عدد کا بیان بھی ہے اس طور پر کہ وہ بھی عمل کرتے ہیں یعنی اپنی تمیز کو نصب دیتے ہیں، جیسے: اِشْتَرَيْتُ خَمْسَةَ عَشَرَ كِتَابًا کہ یہاں كِتَابًا کو خَمْسَةَ عَشَرَ عدد نے تمیز ہونے کی بنا پر نصب دیا ہے.

لیکن ہماری کتاب نحو میر میں اسمائے عدد کا بیان مستقل طور پر نہیں ہاں اسم تام کے بیان سے اس کا ذکر ضمناً آگیا ہے. تاہم اس کی اہمیت کی بنا پر یہاں اسمائے عدد کا تفصیلی بیان لکھ دیا جاتا ہے.

یہاں چند باتیں ہیں: (۱) اسمائے عدد کی تعریف، تعداد اور عمل و مثال (۲) معدود کے قواعد و احکام (۳) عدد کی اقسام و قواعد.

## پہلی بات (اسمائے عدد کی تعریف، تعداد اور عمل ومثال) کی تفصیل:

### اسمائے عدد کی تعریف:

اسمائے عدد وہ اسماء ہیں جن کو چیزوں کے افراد کی مقدار بیان کرنے کے لیے وضع کیا گیا. جس کی مقدار بیان کی جاتی ہے وہ معدود ہے. عدد کا دوسرا نام: مُمَیَّز (بصیغۂ اسم مفعول) ہے اور معدود کا دوسرا نام: تمیز اور مُمَیِّز (بصیغۂ اسم فاعل) ہے.

تعداد: اصول عدد بارہ ہیں: وَاحِدٌ، اِثْنَانِ، ثَلَاثَةٌ، أَرْبَعَةٌ، خَمْسَةٌ، سِتَّةٌ، سَبْعَةٌ، ثَمَانِيَةٌ، تِسْعَةٌ، عَشَرَةٌ، مِأَةٌ، أَلْفٌ. اور باقی سب عدد ان سے مرکب ہیں.

عمل ومثال: اسمائے عدد اپنی تمیز کو نصب دیتے ہیں جیسے إِنِّي رَأَيْتُ أَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا، البتہ مِأَةٌ، أَلْفٌ اور ثَلَاثَةٌ سے عَشَرَةٌ تک اسمائے عدد اپنی تمیز کو جر دیتے ہیں: جیسے عِنْدِي مِأَةُ دِرْهَمٍ وَ أَلْفُ دِرْهَمٍ.

## دوسری بات (معدود کے قواعد واحکام) کی تفصیل:

### معدود کے چند قواعد اور ان کے احکام

(۱) (ثَلَاثَةٌ) تین سے دس (عَشَرَةٌ) تک کے معدود ہمیشہ مجموع اور مجرور ہوتا ہے، اور ترکیب میں مرکب اضافی ہوگا. جیسے ثَلَاثَةُ رِجَالٍ............عَشْرَةُ رِجَالٍ.

(۲) (أَحَدَعَشَرَ) گیارہ سے ننانوے (تِسْعَةٌ وَّتِسْعُوْنَ) تک معدود ہمیشہ مفرد اور منصوب ہوتا ہے۔ اور ترکیب میں ممیز وتمیز ہوگا نیز گیارہ سے انیس تک عدد کے دونوں جز فتحہ پر مبنی ہوگا مگر اِثْنَاعَشَرَ کا پہلا جز معرب ہے، جیسے: أَحَدَعَشَرَ رَجُلًا... تِسْعَةَ عَشَرَ رَجُلًا.

(۳) مِأَةٌ سے اوپر تک کے معدود ہمیشہ مفرد اور مجرور ہوتا ہے، نیز ترکیب میں مرکب اضافی ہوگا.

جیسے: مِأَةُ رَجُلٍ، مِأَةُ اِمْرَأَةٍ، أَلْفُ رَجُلٍ، أَلْفُ اِمْرَأَةٍ .

| | | | |
|---|---|---|---|
| معدود کی حالات بقول شاعر: | ممیز از عدد بر سہ جہت داں | ۱ | زسہ تا دہ ہمہ مجموع ومجرور |
| | ز دہ تا صد ہمہ منصوب ومفرد | ۲ | ز صد برتر ہمہ فردند ومجرور |

تیسری بات (عدد کی اقسام و قواعد) کی تفصیل:

## عدد کی اقسام:

عدد کی چار قسمیں ہیں

(۱) عدد مفرد: وہ أَحَدٌ سے عَشَرَ تک (۲) عدد مرکب: وہ أَحَدَ عَشَرَ سے تِسْعَةَ عَشَرَ تک

(۳) عدد عقود: وہ عقود ثمانیہ (آٹھ دہائی الفاظ) ہیں جیسے عِشْرُوْنَ، ثَلَاثُوْنَ ...... تِسْعُوْنَ وغیرہ.

(۴) عدد معطوف: وہ حرف عطف والا عدد یعنی أَحَدٌ وَّعِشْرُوْنَ سے تِسْعَةٌ وَّتِسْعُوْنَ تک.

(نوٹ) أَحَدٌ اور اِثْنَانِ: یہ عدد اور ممیز کے طور پر مستعمل نہیں ہوتے ہیں کیونکہ لفظ مفرد اور مثنی سے بعینہ معنیٰ أَحَدٌ اور اِثْنَانِ مفہوم ہوتا ہے. جیسے رَجُلٌ بمعنی ایک مرد، رَجُلَانِ بمعنی دو مرد، ہاں صفت کے طور پر برائے تاکید مستعمل ہوتے ہیں، جیسے رَجُلٌ وَاحِدٌ، رَجُلَانِ اِثْنَانِ، اِمْرَأَةٌ وَاحِدَةٌ، اِمْرَأَتَانِ ثِنْتَانِ / اِثْنَتَانِ .

### عَشر کو مذکر اور مؤنث پڑھنے کے بارے قاعدہ

عَشر (مذکر) کے بارے قاعدہ: اس کا شین مفرد میں ساکن ہوگا جیسے [فَإِنْ أَتْمَمْتَ عَشْرًا] اور مرکب من العدد میں مفتوح ہوگا جیسے قَرَأْتُ ثَلَاثَةَ عَشَرَ كِتَابًا. عَشَرَةٌ (مؤنث) کے بارے قاعدہ: اس کا شین مفرد میں مفتوح ہوگا جیسے [تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ] اور مرکب میں ساکن، مفتوح اور مکسور تینوں جائز ہیں جیسے [فَانْفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا. (موسوعة النحو والصرف: ص/۴۵۱)

## عدد کے قواعد:

یہاں سات قواعد ہیں

(۱) تین سے دس تک کا قاعدہ: یہاں عدد - معدود کا مخالف ہوگا یعنی اگر معدود مذکر ہو تو عدد مؤنث اور اگر معدود مؤنث ہو تو عدد مذکر ہوگا. جیسے ثَلَاثَةُ رِجَالٍ/ عَشَرَةُ رِجَالٍ، ثَلَاثُ نِسْوَةٍ/ عَشْرُ نِسْوَةٍ.

(۲) گیارہ اور بارہ کا قاعدہ: یہاں عدد کے دونوں اجزا معدود کے موافق ہونگے یعنی اگر معدود مذکر ہو تو عدد کے دونوں جز مذکر، اور اگر معدود مؤنث ہو تو عدد کے دونوں جز مؤنث ہونگے۔ جیسے أَحَدَعَشَرَ رَجُلًا/ إِحْدٰى عَشْرَةَ اِمْرَأَةً، اِثْنَاعَشَرَ رَجُلًا/ اِثْنَتَاعَشْرَةَ اِمْرَأَةً.

(۳) تیرہ سے انیس تک کا قاعدہ: یہاں عدد کا پہلا جز معدود کا مخالف اور دوسرا جز موافق ہو گا یعنی اگر معدود مذکر ہو تو عدد کا پہلا جز مؤنث اور دوسرا جز مذکر ہو گا، اور اگر معدود مؤنث ہو تو عدد کا پہلا جز مذکر اور دوسرا جز مؤنث ہو گا۔ جیسے ثَلَاثَةَ عَشَرَ رَجُلًا/ ثَلَاثَ عَشْرَةَ اِمْرَأَةً، تِسْعَةَ عَشَرَ رَجُلًا/ تِسْعَ عَشْرَةَ اِمْرَأَةً.

(۴) عقود ثمانیہ (یعنی آٹھ دہائی الفاظ) کا قاعدہ: وہ ہر حالت میں یکساں ہونگے خواہ معدود مذکر ہو یا مؤنث۔ جیسے عِشْرُوْنَ رَجُلًا / عِشْرُوْنَ اِمْرَأَةً، تِسْعُوْنَ رَجُلًا/ تِسْعُوْنَ اِمْرَأَةً.

(۵) عدد معطوف کے پہلے دو عدد کا قاعدہ: یہاں پہلا جز معدود کا موافق ہو گا اور دوسرا جز یکساں رہے گا۔ جیسے أَحَدٌ وَّعِشْرُوْنَ رَجُلًا/ إِحْدٰى وَعِشْرُوْنَ اِمْرَأَةً، اِثْنَانِ وَعِشْرُوْنَ رَجُلًا/ اِثْنَتَانِ وَعِشْرُوْنَ اِمْرَأَةً، أَحَدٌ وَّتِسْعُوْنَ رَجُلًا/ إِحْدٰى وَتِسْعُوْنَ اِمْرَأَةً، اِثْنَانِ وَتِسْعُوْنَ رَجُلًا/ اِثْنَتَانِ وَتِسْعُوْنَ اِمْرَأَةً.

(۶) عدد معطوف کے مابقیہ اعداد کے قاعدہ: ان میں پہلا جز معدود کا مخالف ہو گا اور دوسرا جز یکساں رہے گا۔ جیسے ثَلَاثَةٌ وَّعِشْرُوْنَ رَجُلًا/ ثَلَاثٌ وَّعِشْرُوْنَ اِمْرَأَةً، تِسْعَةٌ وَّعِشْرُوْنَ رَجُلًا/ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ اِمْرَأَةً.

(۷) مِأَةٌ اور أَلْفٌ کا قاعدہ: یہ ہمیشہ یکساں رہیں گے۔ جیسے مِأَةُ رَجُلٍ/ مِأَةُ اِمْرَأَةٍ، أَلْفُ رَجُلٍ / أَلْفُ اِمْرَأَةٍ.

## عدد و معدود کے قاعدے کے پیش نظر ذیل کے مثالوں کا عربی میں ترجمہ کرو

(۱) دس کتابیں (۲) آٹھ مدرسے (۳) سترہ لڑکیاں (۴) پندرہ قلم (۵) اکیس میز (۶) بتیس اساتذہ (۷) پچپن پنسل (۸) ستاسی ڈیسک (۹) اٹھانوے درسگاہ (۱۰) ایک سو چھتیس مسجدیں (۱۱) پانچ سو پینسٹھ پردے (۱۲) تین ہزار (۱۳) ایک لاکھ (۱۴) ایک کروڑ (۱۵) پانچ ہزار پانچ سو پچاس ٹاکا (۱۶) چودہ سو پینتالیس ہجری.

یازدہم: اسمائے کنایہ از عدد وآں دو لفظ است کَمْ وکَذَا. کَمْ بر دو قسم است. استفہامیہ وخبریہ. کَمْ استفہامیہ تمیز را بنصب کند وکَذَا نیز. چوں کَمْ رَجُلًا عِنْدَکَ، وعِنْدِيْ كَذَا دِرْهَمًا و كَمْ خبریہ تمیز را بجر کند. چوں كَمْ مَالٍ أَنْفَقْتُ وكَمْ دَارٍ بَنَيْتُ. وگاہے مِنْ جار بر تمیز کَمْ خبریہ آید. چوں قولہ تعالیٰ وَكَمْ مِنْ مَلَكٍ فِي السَّمَاوَاتِ-

## گیارہویں قسم: اسمائے کنایہ

یہاں تین باتوں کا ذکر ہے: (۱) اسمائے کنایہ کی تعریف اور تعداد (۲) عمل، مثال و تطبیق (۳) مثالوں کے ممثل لہ اور ترکیب.

**پہلی بات (اسمائے کنایہ کی تعریف اور تعداد) کی تفصیل:**

**اسمائے کنایہ کی تعریف:** وہ اسم غیر متمکن کے بیان میں گذر چکی، دیکھ لو. (ص/۹۷)

**تعداد اسمائے کنایہ:**

اسمائے کنایہ از عدد دو ہیں (۱) کَمْ (۲) کَذَا (بمعنی اتنا). پھر کَمْ کی دو قسمیں ہیں (۱) کَمْ استفہامیہ (بمعنی کتنا) (۲) کَمْ خبریہ (بمعنی بہت). (یہاں اسمائے کنایہ از حدیث کا ذکر نہیں کیونکہ وہ عامل نہیں اور یہاں تو عمل کرنے والے اسماء کا بیان ہے)

**دوسری بات (عمل، مثال و تطبیق) کی تفصیل:**

**عمل:** ہر ایک کا عمل یہ ہے

کَمْ استفہامیہ اور کَذَا یہ دونوں تمیز کو نصب دیتے ہیں. جیسے کَمْ رَجُلًا عِنْدَکَ، عِنْدِيْ كَذَا دِرْهَمًا. پہلی مثال میں کَمْ استفہامیہ ہے اس نے اپنی تمیز رَجُلًا کو نصب دیا ہے. اور دوسری مثال میں کَذَا (خبریہ) نے اپنی تمیز دِرْهَمًا کو نصب دیا ہے.

كَمْ خبریہ تمیز کو جر دیتا ہے (اگر کم خبریہ اور تمیز کے درمیان فاصلہ نہ ہو). جیسے كَمْ مَالٍ أَنْفَقْتُ وكَمْ دَارٍ بَنَيْتُ. ان دونوں مثالوں میں كَمْ خبریہ نے اپنی تمیز کو جر دیا ہے۔

(دومثال اس لیے دی گئیں: پہلی مثال میں تمیز اشیائے منقولہ ہے اور دوسری مثال میں تمیز اشیائے غیر منقولہ ہے.(بدر منیر) (اور اگر فاصلہ ہو تو نصب دیتا ہے جیسے كَمْ عِنْدِيْ رَجُلًا) (شرح مأۃ عامل: ص/۳۲)

معلوم رہے کہ كَمْ خبریہ کی تمیز کے شروع میں کبھی مِنْ جارہ زائدہ داخل ہوتا ہے. جیسے ﴿وَكَمْ مِنْ مَلَكٍ فِي السَّمَاوَاتِ﴾ [النجم:٢٦] اور جیسے كَمْ مِنْ رَجُلٍ لَقِيْتُهُ.

**فائدۂ نافعہ:** (۱) جب کم استفہامیہ کے پہلے حرف جر آئے تو اس کی تمیز مجرور اور منصوب دونوں ہو سکتی ہے. جیسے: فِيْ كَمْ يَوْمٍ قَطَعْتَ هَذِهِ الْمَسَافَةَ؟، وفِيْ كَمْ يَوْمًا قَطَعْتَ هَذِهِ الْمَسَافَةَ؟ (۲) اسمائے کنایہ میں ایک "كَأَيِّنْ" ہے جو خبریہ کے لیے ہے جیسے ﴿وَكَأَيِّنْ مِنْ قَرْيَةٍ أَمْلَيْتُ لَهَا﴾ [الحج:٤٨]

**تیسری بات (مثالوں کے ممثل لہ اور ترکیب) کی تفصیل:**

(۱) **كَمْ رَجُلًا عِنْدَكَ:** (تیرے پاس کتنے مرد ہیں؟) (كَمْ استفہامیہ تمیز کو نصب دینے کی مثال)

**ترکیب:** كَمْ استفہامیہ ممیز، رَجُلًا تمیز، ممیز با تمیز مبتدا. عِنْدَكَ مرکب اضافی ظرف ثَابِتٌ شبہ فعل کے ساتھ متعلق ہو کر خبر. مبتدا و خبر سے جملہ اسمیہ انشائیہ.

(۲) **عِنْدِيْ كَذَا دِرْهَمًا:** (میرے پاس اتنے درہم ہیں) (كَذَا تمیز کو نصب دینے کی مثال)

**ترکیب:** عِنْدِيْ مرکب اضافی ظرف ثَابِتٌ شبہ فعل سے متعلق ہو کر خبر مقدم، كَذَا ممیز، دِرْهَمًا تمیز، ممیز با تمیز مبتدا موخر. مبتدا و خبر سے جملہ اسمیہ خبریہ.

(۳) **كَمْ مَالٍ أَنْفَقْتُ:** (میں نے بہت سے مال خرچ کیا) یہ كَمْ خبریہ کے اپنی تمیز کو جر دینے کی مثال ہے.

**ترکیب:** كَمْ خبریہ ممیز، مَالٍ تمیز، ممیز با تمیز مفعول بہ مقدم أَنْفَقْتُ فعل کا، أَنْفَقْتُ فعل، ضمیر بارز تُ فاعل، فعل با فاعل و مفعول بہ جملہ فعلیہ خبریہ.

(۴) کَمْ دَارٍ بَنَیْتُ: (میں نے بہت گھر بنایا) یہ بھی کَمْ خبریہ کے اپنی تمیز کو جر دینے کی مثال ہے۔

ترکیب: کَمْ خبریہ ممیز، دَارٍ تمیز، ممیز با تمیز مفعول بہ مقدم بَنَیْتُ فعل کا۔ بَنَیْتُ فعل بافاعل ومفعول بہ جملہ فعلیہ خبریہ۔

(۵) کَمْ مِنْ مَلَكٍ فِي السَّمَاوَاتِ: (آسمان میں بہت سے فرشتے ہیں) یہ کَمْ خبریہ کی تمیز پر مِنْ جارہ زائدہ داخل ہونے کی مثال ہے۔

ترکیب: کَمْ خبریہ ممیز، مِنْ جارہ زائدہ، مَلَكٍ تمیز، ممیز با تمیز مبتدا، فِي السَّمَاوَاتِ جار ومجرور ثَابِتُوْنَ شبہ فعل سے متعلق ہو کر خبر۔ مبتدا و خبر سے جملہ اسمیہ خبریہ۔

ذیل کی مثالوں میں اسمائے کنایات کے عمل اور کم استفہامیہ وخبریہ کی نشاندہی کرو

کَمْ يَوْمًا صُمْتَ، كَمْ مِنْ قَرْيَةٍ أَهْلَكْنَاهَا، كَمْ سَاعَةً أَضَعْتَهَا، غَرَسْتُ كَذَا شَجَرَةً، كَمْ مُصَلٍّ عَنْ صَلَوَاتِهِ غَافِلٌ، كَمْ كِتَابًا طَالَعْتَ؟، بِكَمْ دِرْهَمٍ (دِرْهَمًا) اِشْتَرَيْتَ الْكِتَابَ؟. كَمْ رَجُلًا سَافَرَ، كَمْ عَالِمٍ رَأَيْتُ، كَأَيِّنْ مِنْ نَبِيٍّ قَاتَلَ مَعَهُ رِبِّيُّوْنَ كَثِيْرٌ، كَمْ عِنْدَكَ كِتَابًا، كَمْ عِنْدَكَ مِنْ دِرْهَمٍ، جَاءَنِيْ كَذَا رَجُلًا.

## قسم دوم در عوامل معنوی

بدانکہ عوامل معنوی بر دو قسم است.

اول: ابتدا یعنی خلو اسم از عوامل لفظی کہ مبتدا و خبر را برفع کند چوں زَيْدٌ قَائِمٌ.

واینجا گویند کہ زَيْدٌ مبتدا است مرفوع بابتدا و قَائِمٌ خبر مبتدا است مرفوع بابتدا.

واینجا دو مذہب دیگر است، یکے آنکہ ابتدا عامل است در مبتدا و مبتدا در خبر، دیگر آنکہ ہر یکے از مبتدا و خبر عامل است در دیگر.

دوم: خلو فعل مضارع از ناصب و جازم فعل مضارع را بر فع کند. چوں يَضْرِبُ زَيْدٌ.

اینجا يَضْرِبُ مرفوع است زیرا کہ خالی است از ناصب و جازم. تمام شد عوامل نحو.

بِتَوْفِيْقِ اللهِ تَعَالٰی وَعَوْنِهٖ.

## عوامل معنوی کا بیان

مذکورہ عبارت کی روشنی میں تین باتیں قابل یاد ہیں: (۱) عامل معنوی کی تعریف، تعداد، عمل، مثال و تطبیق (۲) مبتدا و خبر کے عامل رافع کے بارے علمائے نحات کے اختلاف کا ذکر (۳) فعل مضارع کے عامل رافع کے بارے اختلاف کا ذکر۔

پہلی بات (عامل معنوی کی تعریف، تعداد، عمل، مثال و تطبیق) کی تفصیل:

عامل معنوی کی تعریف:

عامل معنوی وہ عامل ہے جو لفظ میں تو موجود نہ ہو مگر پوشیدہ رہکر عمل کرتا ہے، اور انہیں معنوی طور پر تسلیم کیا جاتا ہے۔

تعداد: عامل معنوی دو ہیں- (۱) ابتدا :- یعنی اسم کا عامل لفظی سے خالی ہونا۔

(۲) تجرد یا خُلُوّ:- یعنی فعل مضارع کا عوامل ناصبہ اور جازمہ سے خالی ہونا۔

عمل:

(۱) ابتدا : (یعنی اسم کا عامل لفظی سے خالی ہونا) یہ مبتدا اور خبر دونوں کو رفع دیتی ہے۔

مثال و تطبیق: زَيْدٌ قَائِمٌ. اس مثال میں زَيْدٌ مبتدا اور قَائِمٌ خبر ہے دونوں کو عامل معنوی ابتدا نے رفع دیا ہے۔

(۲) تجرد : (یعنی فعل مضارع کا عوامل ناصبہ اور جازمہ سے خالی ہونا) یہ تجرد فعل مضارع کو رفع دیتا ہے۔

مثال و تطبیق: يَضْرِبُ زَيْدٌ. اس مثال میں يَضْرِبُ کو عامل معنوی تجرد نے رفع دیا ہے، کیونکہ یہ فعل مضارع عامل ناصب اور جازم سے خالی ہے۔

دوسری بات (مبتدا و خبر کے عامل رافع کے بارے علمائے نحات کے اختلاف کا ذکر) کی تفصیل:

معلوم رہے کہ مبتدا اور خبر کے عامل رافع کے بارے علمائے نحات کے درمیان اختلاف ہے

(۱) جمہور نحات بصرہ کا مذہب :

ان کے نزدیک مبتدا اور خبر دونوں کا عامل رافع ابتدا ہے، لہذا اسی مذہب کے مطابق دونوں کا عامل معنوی ہے. یہ قول راجح ہے، اور اسی کو مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے اختیار کیا ہے.

(۲) امام اعظم امام سیبویہ رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب :

ان کے نزدیک مبتدا کا عامل ابتدا اور خبر کا عامل مبتدا ہے، لہذا اس مذہب کے مطابق مبتدا کا عامل معنوی اور خبر کا عامل لفظی ہے.

(۳) امام کسائیؒ اور فراءؒ کا مذہب :

ان کے نزدیک مبتدا کا عامل خبر اور خبر کا عامل مبتدا ہے، لہذا اس مذہب کے مطابق دونوں کا عامل لفظی ہے.

(۴) بعض نحات کا مذہب :

ان کے نزدیک مبتدا کا عامل ابتدا، اور خبر کا عامل ابتدا اور مبتدا کا مجموعہ ہے. لہذا اس مذہب کے مطابق مبتدا کا عامل معنوی اور خبر کا نصف عامل لفظی اور دوسرا نصف معنوی ہے.

تیسری بات (فعل مضارع کے عامل رافع کے بارے اختلاف کا ذکر) کی تفصیل:

مضارع کے عامل رافع میں بھی اختلاف ہے:

(۱) علامہ ابن مالک رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب :

ان کے نزدیک فعل مضارع کا عامل رافع تجرد یعنی فعل مضارع کا عامل ناصب و جازم سے خالی ہونا. پس یہ تجرد یعنی خالی ہونا فعل مضارع کو رفع دیتا ہے. اور یہی قول راجح ہے.

(۲) بعض نحات کا مذہب :

ان کے نزدیک "فعل مضارع کا اسم کی جگہ واقع ہونا" فعل مضارع کو رفع دیتا ہے. جیسے: زَیْدٌ ضَارِبٌ کی جگہ کہا جاتا ہے زَیْدٌ یَضْرِبُ. یہ مسلک بہت ضعیف ہے.

## ذیل کی مثالوں میں عامل معنوی اوراس کے عمل کی نشاندہی کرو

اَللّٰہُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ، کَیْفَ تَکْفُرُوْنَ بِاللّٰہِ، لَاتُغْنِیْ شَفَاعَتُھُمْ، زَیْدٌضَارِبٌ، یَنْجَحُ الْمُجْتَھِدُ، ھٰذَا الْوَلَدُ مُؤَدَّبٌ، ھَلْ أَنْتِ تَطْبَخِیْنَ الطَّعَامَ؟، نَحْنُ نَتَعَلَّمُ فِي الْجَامِعَۃِ، ھٰؤُلَاءِ مُسْلِمُوْنَ. اَلْحَقُّ مَنْصُوْرٌ، اَلْفَتَیَاتُ یَجْتَھِدْنَ، مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰہِ، یَفُوْزُ الْمُتَّقُوْنَ، سَلَامٌ عَلَیْکُمْ، یَخْشَی الْعَاقِلُ رَبَّہٗ، تَمْرَۃٌ خَیْرٌ مِنْ جَرَادَۃٍ.

[یہاں عوامل نحو کی دونوں قسمیں یعنی عامل لفظی و معنوی کا بیان ختم ہو چکا، فَلِلّٰہِ الْحَمْدُ أَوَّلًا وَآخِرًا]

## خاتمہ

در فوائد متفرقہ کہ دانستن آں واجب است وآں سہ فصل است.

### فصل اول در توابع

بدانکہ تابع لفظی است کہ دومی از لفظ سابق باشد باعراب سابق از یک جہت، ولفظ سابق را متبوع گویند۔ وحکم تابع آنست کہ ہمیشہ در اعراب موافق متبوع باشد و تابع پنج نوع است.

یہاں تین باتیں قابل یاد ہیں: (۱) خاتمہ میں کن باتوں کا ذکر ہے (۲) توابع کے لغوی، اصطلاحی معنی اور تابع کے حکم کا ذکر (۳) اقسام تابع کا اجمالی ذکر.

پہلی بات (خاتمہ میں کن باتوں کا ذکر ہے) کی تفصیل:

مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے اس سے پہلے ان معمولات کی تین حالتیں (یعنی مرفوع ہونا، منصوب ہونا اور مجرور ہونا) ذکر کیا ہے جو اپنے اوپر عامل کے آنے کی وجہ سے اَصالۃً یعنی بلاواسطہ اعراب قبول کرتے تھے، اب خاتمہ میں ان معمولات کا ذکر کر رہے ہیں جن پر بالتبع اعراب آتا ہے یعنی وہ نہ براہ راست کسی کے معمول ہوتے ہیں اور نہ براہ راست اعراب قبول کرتے ہیں بلکہ وہ کسی معمول کے تابع ہونے کی وجہ سے اعراب قبول کرتے ہیں. مثلاً جَاءَ نِيْ زَیْدٌ الْعَالِمُ اس مثال میں زَیْدٌ مرفوع ہے، اس لیے کہ وہ فاعل ہے، اور الْعَالِمُ اس کے تابع ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے.

دوسری بات (توابع کے لغوی، اصطلاحی معنی اور تابع کے حکم کا ذکر) کی تفصیل:

توابع کے لغوی معنی: توابع یہ تابع کی جمع ہے بمعنی اتباع کرنے والا، پیچھے آنے والا.

اصطلاحی معنی:

تابع وہ لفظ ہے جو پہلے لفظ کے اعتبار سے دوسرے نمبر پر واقع ہو، اور اس پر ایک ہی جہت سے وہی اعراب آیا ہو جو پہلے لفظ پر آیا ہے. یعنی پہلے لفظ میں جو اعراب ہو گا دوسرے لفظ میں بھی وہی اعراب ہو گا اور پہلے لفظ میں جس وجہ سے اعراب آیا ہو گا دوسرے لفظ میں بھی وہی وجہ سے آیا ہو گا، مثلاً پہلے لفظ پر فاعل ہونے کے سبب سے رفع آیا ہے تو دوسرے لفظ پر بھی اسی سبب سے رفع ہو۔ پہلے لفظ کو "متبوع" اور دوسرے لفظ کو "تابع" کہتے ہیں. جیسے جَاءَ نِیْ رَجُلٌ عَالِمٌ میں عَالِمٌ.

معلوم رہے کہ ایک ہی جہت سے اعراب ہونے کا مطلب یہ ہے

کہ جس عامل کی بنا پر متبوع پر اعراب آیا اسی عامل کی وجہ سے تابع پر بھی اعراب آئے مثلاً پہلا لفظ (تابع) فاعلیت کی بنا پر مرفوع ہو تو دوسرا لفظ (مبتوع) بھی فاعلیت کی بنا پر مرفوع ہو. ھکذا......

تابع کا حکم: تابع کا حکم یہ ہے کہ وہ ہمیشہ اعراب میں اپنے متبوع کا موافق ہو گا.

تیسری بات (اقسام تابع کا اجمالی ذکر) کی تفصیل: اقسام تابع

تابع کی پانچ قسمیں ہیں:

(۱) صفت:............ جیسے: جَاءَ نِیْ رَجُلٌ عَالِمٌ میں عَالِمٌ.

جَاءَنِیْ رَجُلٌ حَسَنٌ غُلَامُهُ میں حَسَنٌ.

(۲) تاکید: ............ جیسے: جَاءَنِیْ زَیْدٌ نَفْسُهُ میں نَفْسُهُ.

(۳) بدل: ............ جیسے: جَاءَنِیْ زَیْدٌ أَخُوْکَ میں أَخُوْکَ ۔

(۴) عطف بحرف:...... جیسے: جَاءَنِیْ زَیْدٌ وَعَمْرٌو میں عَمْرٌو.

(۵) عطف بیان:...... جیسے: جَاءَنِیْ زَیْدٌ أَبُوْعَمْرٍو میں أَبُوْعَمْرٍو.

اول: صفت واو تابعیست کہ دلالت کند بر معنی کہ در متبوع باشد چوں جَاءَنِيْ رَجُلٌ عَالِمٌ یا بر معنی کہ در متعلق متبوع باشد چوں جَاءَنِيْ رَجُلٌ حَسَنٌ غُلَامُهٗ یا أَبُوْهُ مثلا۔ قسم اول در دہ چیز موافق متبوع باشد در تعریف و تنکیر، وتذکیر و تانیث، وافراد و تثنیہ و جمع، ورفع و نصب وجر. چوں عِنْدِيْ رَجُلٌ عَالِمٌ ورَجُلَانِ عَالِمَانِ ورِجَالٌ عَالِمُوْنَ وامْرَأَةٌ عَالِمَةٌ وامْرَأَتَانِ عَالِمَتَانِ ونِسْوَةٌ عَالِمَاتٌ. اما قسم دوم موافق متبوع باشد در پنج چیز تعریف و تنکیر، ورفع و نصب وجر. چوں جَاءَنِيْ رَجُلٌ عَالِمٌ أَبُوْهُ. بدانکہ نکرہ را بجملۂ خبریہ صفت تواں کرد چوں جَاءَنِيْ رَجُلٌ أَبُوْهُ عَالِمٌ ودر جملہ ضمیرے عائد بنکرہ لازم باشد.

یہاں تین باتیں ہیں: (۱) صفت کی تعریف، مثال و تطبیق (۲) صفت کی اقسام اوران کی تعریف مع حکم (۳) صفت کی دوسری قسم کے بارے کچھ تفصیل اور صفت جملہ ہونے کا بیان.

## تابع کی پہلی قسم صفت کا بیان

**پہلی بات (صفت کی تعریف، مثال و تطبیق) کی تفصیل:**

**صفت کی تعریف:**

صفت وہ تابع ہے جو ایسے معنی پر دلالت کرے جو معنی اپنے متبوع میں پائے جائے یا اپنے متبوع کے متعلق میں پائے جائے. صفت کا دوسرا نام نعت ہے، اور اس کے متبوع کو منعوت اور موصوف کہتے ہیں.

مثال و تطبیق: (۱) جَاءَنِيْ رَجُلٌ عَالِمٌ (میرے پاس وہ مرد آیا جو عالم ہے) اس مثال میں عَالِمٌ صفت ہے جو ایسے معنی پر دلالت کرتا ہے جو معنی اپنے متبوع رَجُلٌ میں پائے جارہے ہیں.

(۲) جَاءَنِيْ رَجُلٌ حَسَنٌ غُلَامُهٗ (میرے پاس وہ مرد آیا جس کا غلام اچھا ہے) کہ اس مثال میں حَسَنٌ صفت ہے جو ایسے معنی پر دلالت کرتا ہے جو معنی اس کے متبوع رَجُلٌ کے متعلق شئ غلام میں ہے.

دوسری بات (صفت کی اقسام اور ان کی تعریف مع حکم) کی تفصیل:

اقسام صفت: صفت کی دو قسمیں ہیں

(۱) صفت بحال موصوف : جس کو صفت حقیقی کہتے ہیں. (۲) صفت بحال متعلق موصوف: جس کو صفت سببی کہتے ہیں.

صفت بحال موصوف (صفت حقیقی) کی تعریف:

صفت بحال موصوف اس صفت کو کہتے ہیں جو ایسے معنی پر دلالت کرے جو اپنے متبوع میں پائے جائے. جیسے جَاءَنِي رَجُلٌ عَالِمٌ (میرے پاس وہ مرد آیا جو عالم ہے) اس مثال میں عَالِمٌ صفت ہے جو ایسے معنی پر دلالت کرتا ہے جو معنی اپنے متبوع رَجُلٌ میں پائے جا رہے ہیں.

صفت بحال موصوف کا حکم :

یہ صفت بحال موصوف دس چیزوں میں اپنے موصوف کے مطابق ہوگی: اور وہ یہ ہیں تعریف وتنکیر، تذکیر وتانیث، افراد وتثنیہ وجمع، رفع ونصب وجر. یعنی موصوف اگر معرفہ ہو تو صفت بھی معرفہ، موصوف نکرہ ہو تو صفت بھی نکرہ ہوگی وعلی ہذا القیاس. ہاں بیک وقت ان دس چیزوں میں سے چار چیزوں میں موافقت ہوگی. یعنی تعریف وتنکیر میں سے ایک، تذکیر وتانیث میں سے ایک، افراد وتثنیہ وجمع میں سے ایک اور رفع، نصب وجر میں سے ایک میں موافقت ہوگی۔ جیسے

(مذکر: حالت رفع، نصب وجر. افراد، تثنیہ وجمع اور معرفہ کی مثالیں) جَاءَ الرَّجُلُ الْعَاقِلُ، رَأَيْتُ الرَّجُلَ الْعَاقِلَ، مَرَرْتُ بِالرَّجُلِ الْعَاقِلِ. جَاءَ الرَّجُلَانِ الْعَاقِلَانِ، رَأَيْتُ الرَّجُلَيْنِ الْعَاقِلَيْنِ، مَرَرْتُ بِالرَّجُلَيْنِ الْعَاقِلَيْنِ. جَاءَ الرِّجَالُ الْعُقَلَاءُ، رَأَيْتُ الرِّجَالَ الْعُقَلَاءَ، مَرَرْتُ بِالرِّجَالِ الْعُقَلَاءِ.

(مؤنث: حالت رفع، نصب وجر. افراد، تثنیہ وجمع اور معرفہ کی مثالیں) جَاءَتْ فَاطِمَةُ الْعَاقِلَةُ، رَأَيْتُ فَاطِمَةَ الْعَاقِلَةَ، مَرَرْتُ بِفَاطِمَةَ الْعَاقِلَةِ. جَاءَتِ الْفَاطِمَتَانِ الْعَاقِلَتَانِ، رَأَيْتُ الْفَاطِمَتَيْنِ الْعَاقِلَتَيْنِ، مَرَرْتُ بِالْفَاطِمَتَيْنِ الْعَاقِلَتَيْنِ. جَاءَتِ الْفَاطِمَاتُ الْعَاقِلَاتُ، رَأَيْتُ الْفَاطِمَاتِ الْعَاقِلَاتِ، مَرَرْتُ بِالْفَاطِمَاتِ الْعَاقِلَاتِ.

ایسا ہی موصوف وصفت کے نکرہ ہونے اور منصوب ومجرور ہونے کی مثالیں خود نکال لیں، جیسے جَاءَ رَجُلٌ عَالِمٌ، رَأَيْتُ رَجُلًا عَالِمًا، مَرَرْتُ بِرَجُلٍ عَالِمٍ . وغیرہ........

## صفت بحال متعلق موصوف (صفت سببی) کی تعریف:

صفت بحال متعلق موصوف اس صفت کو کہتے ہیں جو ایسے معنی پر دلالت کرے جو اپنے متبوع کے متعلق میں پائے جائے۔ جس کو صفت سببی کہتے ہیں.

جیسے جَاءَنِيْ رَجُلٌ حَسَنٌ غُلَامُهٗ (میرے پاس وہ مرد آیا جس کا غلام اچھا ہے) کہ اس مثال میں حَسَنٌ صفت ہے جو ایسے معنی پر دلالت کرتا ہے جو معنی اس کے متبوع رَجُلٌ کے متعلق شیٔ غلام میں ہے.

## صفت بحال متعلق موصوف کا حکم:

صفت بحال متعلق موصوف اگر موصوف کی ضمیر پر مشتمل نہ ہو تو وہ پانچ چیزوں میں موصوف کے مطابق ہوگی. اور وہ یہ ہیں: تعریف و تنکیر، اور رفع و نصب و جر. ہاں ان پانچ چیزوں میں سے بیک وقت دو چیزوں میں موافقت ہوگی، یعنی تعریف و تنکیر میں سے ایک، اور رفع و نصب و جر میں سے ایک. جیسے جَاءَنِيْ رَجُلٌ عَالِمٌ أَبُوْهُ اس مثال میں عَالِمٌ صفت اور رَجُلٌ موصوف، چنانچہ یہاں موصوف وصفت (۱) دونوں نکرہ ہیں، (۲) دونوں مرفوع ہیں. اور جیسے جَاءَ الرَّجُلُ الْكَرِيْمُ أَبُوْهُ، الرَّجُلَانِ الْكَرِيْمُ أَبُوْهُمَا، الرِّجَالُ الْكَرِيْمُ أَبُوْهُمْ. والرَّجُلُ الْكَرِيْمَةُ أُمُّهٗ، الرَّجُلَانِ الْكَرِيْمَةُ أُمُّهُمَا، الرِّجَالُ الْكَرِيْمَةُ أُمُّهُمْ.

صفت بحال متعلق موصوف اگر موصوف کی ضمیر پر مشتمل ہو تو ہر اعتبار سے مطابقت ضروری ہے: جیسے جَاءَ الرَّجُلَانِ الْكَرِيْمَا الْأَبِ، اَلْمَرْأَتَانِ الْكَرِيْمَتَا الْأَبِ، اَلرِّجَالُ الْكِرَامُ الْأَبِ، اَلنِّسَاءُ الْكَرِيْمَاتُ الْأَبِ. (جامع: ص/۲۲۴)

### ذیل کی مثالوں میں موصوف وصفت کی تعیین کرکے صحیح وغلط کی نشاندہی کرو اور وجہ بیان کرنے کے بعد غلطی کی تصحیح کرو

اَلْمُرُوَّةُ الصَّادِقُ، رَأَيْتُ رَجُلًا مُصَلٍّ، جَاءَنِيْ رَجُلٌ اَلْقَائِمُ أَبُوْهُ، جَاءَنِيْ رَجُلٌ قَائِمَةٌ أُمُّهٗ، أَرْضٌ وَاسِعٌ، وَقْتٌ سَعِيْدٌ، اِمْرَأَةٌ طَوِيْلٌ، اَلسُّلْطَانُ الْعَادِلَةُ، مَاءٌ كَثِيْرَةٌ، نَارٌ حَارَّةٌ. جَاءَ التِّلْمِيْذُ الْمُجْتَهِدُ، جَاءَ الرَّجُلُ الْمُجْتَهِدُ غُلَامُهٗ، أَكْرِمْ خَالِدًا الْمَحْبُوْبَةَ، هٰذَا رَجُلٌ حَسَنَةٌ خُلُقُهٗ، سَعِيْدٌ تِلْمِيْذٌ عُقْلٰى مِنْ غَيْرِهٖ، جَاءَ الرَّجُلُ الَّتِيْ اِجْتَهَدَ، رَأَيْتُ رَجُلًا دِمَشْقِيًّا، جَاءَ خَالِدٌ الْأَدِيْبُ، جَاءَ الرَّجُلَانِ الْحَسَنَانِ خَطُّهُمَا،

**تیسری بات (صفت کی دوسری قسم کے بارے کچھ تفصیل اور صفت جملہ ہونے) کی تفصیل:**

معلوم رہے کہ صفت بحال متعلق موصوف کے اندر دو چیزوں میں اپنے متبوع کی مطابقت کی شرط نہیں اگر وہ موصوف کی ضمیر پر مشتمل نہ ہو.

(۱) واحد، تثنیہ و جمع میں: چنانچہ رَأَيْتُ مَسَاجِدَ عَالِيَةً قِبَابُهَا میں عَالِيَةً صفت بحال متعلق موصوف ہے جو اپنے متبوع مَسَاجِدَ کے ساتھ واحد و جمع میں مطابق نہیں کہ یہاں موصوف جمع ہے اور صفت واحد ہے. ایسا ہی سَلَّمْتُ عَلَى الرَّجُلَيْنِ الْكَرِيمِ خُلُقُهُمَا میں الْكَرِيمِ صفت بحال متعلق موصوف ہے جو اپنے متبوع الرَّجُلَيْنِ کے ساتھ افراد و تثنیہ میں مطابق نہیں کہ یہاں موصوف تثنیہ ہے اور صفت واحد ہے.

اب اس مطابقت کی شرط اس لیے چھوڑ دی گئی کہ اس میں صفت کی حیثیت فعل جیسی ہوتی ہے اور اس کے بعد والے اسم کی حیثیت فاعل جیسی ہے، جیسے جَاءَنِي رَجُلٌ عَالِمٌ أَبُوْهُ. اس مثال میں عَالِمٌ صفت ہے جو عَلِمَ فعل کی طرح ہے اور اس کے بعد کا اسم أَبُوْهُ کی حیثیت فاعل جیسی ہے، اور آپ کو معلوم ہے کہ جب فعل کا فاعل اسم ظاہر ہو تو فعل کو واحد ہی لایا جاتا ہے فاعل چاہے تثنیہ ہو یا جمع. تثنیہ کی مثال: جَاءَنِي رَجُلٌ عَالِمٌ أَخَوَاهُ (میرے پاس وہ مرد آیا جس کے دو بھائی عالم ہیں) اسی طرح جمع کی مثال: جَاءَنِي رَجُلٌ عَالِمٌ إِخْوَانُهُ (میرے پاس وہ مرد آیا جس کے سب بھائی عالم ہیں) پس تثنیہ و جمع کی مثال میں عالم صفت واحد ہی ہے کیونکہ وہ فعل کی جگہ میں ہے اور آگے کا اسم تثنیہ و جمع ہوا، کیونکہ وہ فاعل کی طرح ہے اور فعل کا فاعل جب اسم ظاہر ہو تو فعل واحد ہی رہتا ہے، فاعل بدلتا رہتا ہے. اس لیے صفت بحال متعلق موصوف میں واحد، تثنیہ و جمع کی مطابقت کی شرط نہیں.

(۲) تذکیر و تانیث میں: چنانچہ باری تعالیٰ کا قول: ﴿رَبَّنَا أَخْرِجْنَا مِنْ هَذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ أَهْلُهَا﴾ [النساء:۷۵] میں الظَّالِمِ صفت بحال متعلق موصوف ہے جو اپنے متبوع الْقَرْيَةِ کے ساتھ تذکیر و تانیث میں مطابق نہیں.

اب اس مطابقت کی شرط اس لیے چھوڑدی گئی کہ جب فعل کا فاعل اسم ظاہر ہو اور مؤنث غیر حقیقی ہو تو فعل کو مذکر و مؤنث دونوں طرح لاسکتے ہیں جیسے: جَاءَنِيْ رَجُلٌ مُرْتَفِعٌ دَارُهٗ (میرے پاس وہ مرد آیا جس کا گھر بلند ہے) اوراسی طرح یہ بھی صحیح ہے جَاءَنِيْ رَجُلٌ مُرْتَفِعَةٌ دَارُهٗ. ان دونوں مثال میں مُرْتَفِعٌ صفت ہے جو فعل کے مقام میں ہے اور دَارُہٗ فاعل کی جگہ میں ہے اور وہ اسم ظاہر مؤنث غیر حقیقی ہے اس لیے فعل کو مذکر و مؤنث دونوں لاسکتے ہیں پس اس لیے اس میں مذکر و مؤنث کی مطابقت کی شرط نہیں. ہاں جس طرح فعل کا فاعل مؤنث حقیقی ہو تو فعل مؤنث ہی آئے گا اسی طرح یہاں بھی اگر متعلق موصوف مؤنث حقیقی ہو تو صفت مؤنث ہی ہو گی جیسے: جَاءَنِيْ رَجُلٌ عَالِمَةٌ أُمُّهٗ یہاں عَالِمَةٌ -عَلِمَتْ فعل کی طرح ہے اور أُمٌّ چونکہ مؤنث حقیقی ہے اس لیے صفت مؤنث آئی ہے.

## صفت جملہ ہونے کا بیان

معلوم رہے کہ جس طرح مفرد- صفت واقع ہوتا ہے اسی طرح بعض اوقات جملہ بھی صفت بن جاتا ہے کیونکہ وہ متبوع میں پائے جانے والے معنی پر دلالت کرتا ہے. (جملہ اسمیہ) جیسے: جَاءَنِيْ رَجُلٌ أَبُوْهُ عَالِمٌ (میرے پاس عالم باپ والا مرد آیا)، اور (جملہ فعلیہ) جیسے: جَاءَ رَجُلٌ يَحْمِلُ كِتَابًا.

صفت جملہ ہونے کی شرائط: ہاں صفت جملہ ہونے کے لیے چند شرطیں ہیں: (۱) موصوف کا نکرہ ہونا کیونکہ جملہ نکرہ کے حکم میں ہوتا ہے (۲) جملہ- جملہ خبریہ ہونا، انشائیہ نہ ہونا (۳) جملہ میں ایک ضمیر ہونا جو موصوف کی طرح راجع ہو جیسے: جَاءَنِيْ رَجُلٌ أَبُوْهُ عَالِمٌ اس مثال میں أَبُوْهُ عَالِمٌ جملہ خبریہ رَجُلٌ (نکرہ) موصوف کی صفت ہے اور أَبُوْهُ کی ضمیر مجرور متصل رَجُلٌ نکرہ موصوف کی طرف راجع ہے.

اس سے معلوم ہوا کہ معرفہ کی صفت جملہ خبریہ نہ ہو سکے گی۔ کیونکہ جملہ نکرہ کے حکم میں ہوتا ہے. پس معرفہ کی صفت جملہ ہونے کی صورت میں موصوف اور صفت کے درمیان مطابقت نہ رہے گی۔ لہذا جملہ کو صفت مان کر جَاءَ عَلِيٌّ يَحْمِلُ كِتَابًا کہنا صحیح نہ ہو گی. ہاں حال مان کر یہ جملہ صحیح ہو گا.

دوم: تاکید واو تابعیست کہ حال متبوع را مقرر گرداند در نسبت یا در شمول تا سامع را شک نہ ماند۔ وتاکید بر دو قسم است لفظی ومعنوی. تاکید لفظی بتکرار لفظ است چوں زَيْدٌ زَيْدٌ قَائِمٌ. وضَرَبَ ضَرَبَ زَيْدٌ- وإِنَّ إِنَّ زَيْدًا قَائِمٌ. وتاکید معنوی بہشت لفظ است: نَفْسٌ وعَيْنٌ وكِلَا وكِلْتَا وكُلٌّ وأَجْمَعُ وأَكْتَعُ وأَبْتَعُ وأَبْصَعُ. چوں جَاءَنِي زَيْدٌ نَفْسُهُ وجَاءَنِي الزَّيْدَانِ أَنْفُسُهُمَا، وجَاءَنِي الزَّيْدُوْنَ أَنْفُسُهُمْ. وعَيْنٌ را بریں قیاس کن. وجَاءَنِي الزَّيْدَانِ كِلَاهُمَا وَالْهِنْدَانِ كِلْتَاهُمَا وكِلَا وكِلْتَا خاص اند بمثنی۔ وجَاءَنِي الْقَوْمُ كُلُّهُمْ أَجْمَعُوْنَ وأَكْتَعُوْنَ وأَبْتَعُوْنَ وأَبْصَعُوْنَ. بدانکہ أَكْتَعُ وأَبْتَعُ وأَبْصَعُ اتباع اند بہ أَجْمَعُ. پس بدون أَجْمَعُ ومقدم بر أَجْمَعُ نباشند.

## تابع کی دوسری قسم تاکید کا بیان

یہاں تین چیزوں کا بیان ہے: (۱) تاکید کے لغوی اور اصطلاحی معنی باوضاحت (۲) اقسام تاکید بامثال (۳) تاکیدِ معنوی کے الفاظ کا طریقہ استعمال.

**پہلی بات (تاکید کے لغوی اور اصطلاحی معنی باوضاحت) کی تفصیل:**

**تاکید کے لغوی معنی:** مضبوط کرنا، ثابت کرنا، پختہ کرنا.

**اصطلاحی معنی:**

اصطلاح میں تاکید اس تابع کو کہتے ہیں جو نسبتِ فعل یا شمولِ حکم میں متبوع کی حالت کو ثابت اور محقق کردے تاکہ سامع کو کسی طرح کا شک نہ رہے. اس قسم میں متبوع کو مؤکد اور تابع کو تاکید کہتے ہیں.

**مثال:** جَاءَ عَلِيٌّ عَلِيٌّ (تاکید لفظی)، جَاءَ عَلِيٌّ نَفْسُهُ (تاکید معنوی).

**نسبت میں متبوع کی حالت کو ثابت اور متحقق کرنے کا مطلب**

یہ ہے کہ تاکید سے یہ بات ثابت اور متحقق ہو گی کہ منسوب یا منسوب الیہ نفس متبوع ہے نہ کہ اس کا غیر مثلاً زَیْدٌ زَیْدٌ قَائِمٌ میں تاکید کے ذریعہ یہ بات ثابت اور متحقق ہوگئی کہ قیام کا منسوب الیہ نفس زید ہے نہ کہ اور کوئی کیونکہ جب زَیْدٌ قَائِمٌ کہا گیا تو مخاطب کو اس میں شک کی گنجائش تھی کہ شاید قیام کا صدور زید سے نہ ہوا بلکہ زید کے کسی قریبی رشتہ دار سے قیام کا صدور ہوا مثلاً اس کا لڑکا یا اس کا باپ قائم ہوا. لیکن مجازاً قیام کی نسبت نفس زید کی طرف کر کے زَیْدٌ قَائِمٌ کہا گیا. اسی وہم کو دور کرنے کے لیے کہا گیا زَیْدٌ زَیْدٌ قَائِمٌ. یعنی قیام کا صدور نفس زید ہی سے ہوا.

**اور شمول میں متبوع کی حالت کو ثابت اور متحقق کرنے کا مطلب**

یہ ہے کہ تاکید سے یہ بات ثابت اور مقرر ہو گی کہ متبوع کا حکم اس کے تمام افراد کو شامل ہے.
مثلاً اگر کہا جاوے: جَاءَنِي الْقَوْمُ تو سامع کو اس وہم کی گنجائش ہو گی کہ شاید اکثر قوم کی آمد ہو چکی ہے. لیکن وَلِلْأَكْثَرِ حُكْمُ الْكُلِّ (یعنی کبھی کبھی اکثر پر کل کا حکم لگا دیا جاتا ہے) کے طور پر جَاءَنِي الْقَوْمُ کہا گیا ہے، اسی وہم کو دور کرنے کے لیے تاکیداً کہا گیا جَاءَنِي الْقَوْمُ كُلُّهُمْ. یعنی حکم مجیئت قوم کے تمام افراد کو شامل ہے ایسا ہر گز نہیں کہ حقیقۃً اکثر قوم کی آمد ہو چکی. لیکن وَلِلْأَكْثَرِ حُكْمُ الْكُلِّ کے طور پر جَاءَنِي الْقَوْمُ کہا گیا ہے.

**دوسری بات (اقسام تاکید بامثال) کی تفصیل:**

**تاکید کی دو قسمیں ہیں:** (۱) تاکید لفظی (۲) تاکید معنوی

**تاکید لفظی کی تعریف:** تاکید لفظی وہ تاکید ہے جو لفظوں کی تکرار سے حاصل ہوتی ہے، اور یہ تاکید اسم ظاہر اور اسم ضمیر، فعل، حرف اور جملہ سب کی تکرار سے حاصل ہوتی ہے. جیسے زَیْدٌ زَیْدٌ قَائِمٌ (اسم ظاہر کی تکرار) جِئْتَ أَنْتَ (ضمیر کی تکرار)، ضَرَبَ ضَرَبَ زَیْدٌ (فعل کی تکرار)، إِنَّ إِنَّ زَیْدًا قَائِمٌ - لَا لَا أَخُونُ الْعَهْدَ (حرف کی تکرار)، جَاءَ عَلِيٌّ جَاءَ عَلِيٌّ (جملہ کی تکرار). أَتَى جَاءَ عَلِيٌّ (مرادف کی تکرار).

**تاکید معنوی کی تعریف:**

تاکید معنوی وہ تاکید ہے جو مخصوص الفاظ (یعنی آٹھ الفاظ) کے ذریعہ متبوع کے معنی کو مستحکم کرتی ہے۔ اور وہ کل آٹھ الفاظ ہیں: (۱) نَفْسٌ (۲) عَيْنٌ (۳) كِلَاوكِلْتَا (۴) كُلٌّ (۵) أَجْمَعُ (۶) أَكْتَعُ (۷) أَبْتَعُ (۸) أَبْصَعُ. اب ان میں لفظ کی تکرار نہیں بلکہ معنی کی تکرار ہے اس لیے اسے تاکید معنوی کہتے ہیں. جیسے جَاءَنِيْ زَيْدٌ نَفْسُهُ (زید میرے پاس بذات خود آیا) اس مثال میں نَفْسٌ کے ذریعہ زید کی تاکید لائی گئی اور یہاں تاکید ثابت ہوئی جو ظاہر ہے.

**تیسری بات (تاکیدِ معنوی کے الفاظ کا طریقۂ استعمال) کی تفصیل:**

## تاکید معنوی کے الفاظ کا طریقۂ استعمال

**(۱) نَفْسٌ (۲) عَيْنٌ:**

**ان دونوں میں دو باتوں کا لحاظ کیا جاتا ہے:**

(۱) یہ دونوں واحد، تثنیہ اور جمع کی تاکید کے کے لیے آتے ہیں، ہاں واحد کی تاکید کے لیے ان کے صیغہ کو واحد، اور تثنیہ کے لیے صیغہ تثنیہ و جمع، اور جمع کی تاکید کے لیے جمع لایا جائے گا.

(۲) یہ دونوں ایسا ایک ضمیر کی طرف مضاف ہوتے ہیں جو وحدت، تثنیہ و جمع اور تذکیر و تانیث میں مؤکد کی مطابق ہو.

(نَفْسٌ کی مثال) جیسے: جَاءَنِيْ زَيْدٌ نَفْسُهُ، جَاءَنِي الزَّيْدَانِ نَفْسَاهُمَا/أَنْفُسُهُمَا، جَاءَنِي الزَّيْدُوْنَ أَنْفُسُهُمْ اور جَاءَتْنِيْ هِنْدٌ نَفْسُهَا، جَاءَتْنِي الْهِنْدَانِ نَفْسَاهُمَا/أَنْفُسُهُمَا، جَاءَتْنِي الْهِنْدَاتُ أَنْفُسُهُنَّ

(عَيْنٌ کی مثال) جَاءَنِيْ زَيْدٌ عَيْنُهُ، جَاءَنِي الزَّيْدَانِ عَيْنَاهُمَا/أَعْيُنُهُمَا، جَاءَنِي الزَّيْدُوْنَ أَعْيُنُهُمْ.

معلوم رہے کہ نَفْسٌ، عَيْنٌ اور كُلٌّ تاکید کے لیے اس وقت بنیں گے جبکہ ان پر کوئی حرف جر داخل نہ ہو ورنہ تاکید کے لیے نہ ہونگے جیسے اَلْمَعْرِفَةُ مَايَقَعُ عَلَى شَيْءٍ بِعَيْنِهٖ میں "بِعَيْنِه" تاکید لیے نہیں ہے. (تذکیر: ص/۲۱۴)

(۳) كِلَا و كِلْتَا-

ان دونوں میں بھی دو باتوں کا لحاظ کیا جاتا ہے:

(۱) یہ دونوں تثنیہ کے لیے خاص ہیں، ہاں كِلَا صرف تثنیہ مذکر کے لیے اور كِلْتَا صرف تثنیہ مؤنث کی تاکید کے لیے آتا ہے۔

(۲) یہ دونوں بھی ایسا ایک ضمیر کی طرف مضاف ہوتے ہیں جو مؤکد کے مطابق ہو جیسے:
جَاءَنِي الزَّيْدَانِ كِلَاهُمَا، جَاءَتْنِي الْهِنْدَانِ كِلْتَاهُمَا. جَاءَ الرَّجُلَانِ كِلَاهُمَا، جَاءَتْنِي الْمَرْأَتَانِ كِلْتَاهُمَا.

(۴) كُلٌّ -

اس میں تین باتوں کا لحاظ کیا جاتا ہے:

(۱) یہ واحد اور جمع دونوں کی تاکید کے لیے آتا ہے تثنیہ کے لیے نہیں آتا۔

(۲) یہ مضاف ہوا کرتا ہے اور اس کا مضاف الیہ ہمیشہ ضمیر ہوتا ہے، اور یہ واحد اور جمع میں اپنی حالت پر رہتا ہے ہاں اس کے مضاف الیہ (ضمیر) مؤکد کے مطابق بدلتی رہتی ہے۔

(۳) اس کا متبوع ایسی چیز ہونا چاہئے جس کے اجزا حسی طور پر یا حکمی طور پر جدا ہو سکیں جیسے:
قَرَأْتُ الْكِتَابَ كُلَّهُ/ اِشْتَرَيْتُ الْفَرَسَ كُلَّهُ، قَرَأْتُ الصَّحِيفَةَ كُلَّهَا، جَاءَنِي الْقَوْمُ كُلُّهُمْ، طَلَّقْتُ النِّسَاءَ كُلَّهُنَّ...... اور جَاءَ عَلِيٌّ كُلُّهُ کہنا صحیح نہیں کیونکہ اس کے اجزا جدا نہیں ہو سکتے ہیں۔

(۵) أَجْمَعُ، (۶) أَكْتَعُ، (۷) أَبْتَعُ، (۸) أَبْصَعُ:

ان چاروں میں بھی تین باتوں کا لحاظ کیا جاتا ہے:

(۱) یہ چاروں واحد اور جمع (مذکر و مؤنث) کی تاکید کے لیے آتے ہیں۔

(۲) یہ چاروں تذکیر و تانیث میں متبوع کے مطابق ہونگے۔

(۳) ان کا متبوع ایسی چیز ہونا چاہئے جس کے لیے ایسے اجزا ہوں جو حسی طور پر یا حکمی طور پر جدا ہو سکیں۔

پس (۱) واحد مذکر کی تاکید کے لیے أَجْمَعُ، أَكْتَعُ، أَبْتَعُ اور أَبْصَعُ آتے ہیں یعنی وہ چار الفاظ أَفْعَلُ کے وزن پر آتے ہیں. جیسے: جَاءَ الصَّفُّ أَجْمَعُ، أَكْتَعُ، أَبْتَعُ، أَبْصَعُ.

(۲) واحد مؤنث کی تاکید کے لیے جَمْعَاءُ، كَتْعَاءُ، بَتْعَاءُ، بَصْعَاءُ آتے ہیں یعنی وہ چار الفاظ فَعْلَاءُ کے وزن پر آتے ہیں. جیسے: جَاءَتِ الْقَبِيلَةُ جَمْعَاءُ، كَتْعَاءُ، بَتْعَاءُ، بَصْعَاءُ.

(۳) جمع مذکر کی تاکید کے لیے أَجْمَعُونَ، أَكْتَعُونَ، أَبْتَعُونَ، أَبْصَعُونَ آتے ہیں یعنی وہ چار الفاظ أَفْعَلُونَ کے وزن پر آتے ہیں. جیسے: جَاءَنِي الْقَوْمُ أَجْمَعُونَ، أَكْتَعُونَ، أَبْتَعُونَ، أَبْصَعُونَ.

(۴) جمع مؤنث کی تاکید کے لیے جُمَعُ، كُتَعُ، بُتَعُ، بُصَعُ آتے ہیں یعنی وہ چار الفاظ فُعَلُ کے وزن پر آتے ہیں - جیسے جَاءَتِ النِّسَاءُ جُمَعُ، كُتَعُ، بُتَعُ، بُصَعُ.

## فائدۂ نافعہ

(۱) أَكْتَعُ، أَبْتَعُ اور أَبْصَعُ یہ تینوں-۱) أَجْمَعُ کے بغیر استعمال نہیں ہوتے، چنانچہ اگر أَجْمَعُ عبارت میں ہوگا تو یہ تینوں آئیں گے ورنہ نہیں، کیونکہ یہ أَجْمَعُ کے تابع ہیں،- ۲) یہ تینوں أَجْمَعُ سے پہلے بھی نہیں آسکتے کیونکہ أَجْمَعُ متبوع ہے اور یہ اس کے تابع، اور تابع بعد میں آتا ہے اس لیے یہ اس پر مقدم نہیں ہوسکتے.

(۲) چونکہ كُلٌّ اور أَجْمَعُ وغیرہ سے ایسی چیز کی تاکید کی جاتی ہے جس کے اجزا حسی طور پر جدا ہو سکیں یا حکمی طور پر لہٰذا یہ تو کہہ سکتے ہیں جَاءَنِي الْقَوْمُ كُلُّهُم کیونکہ قوم کے اجزا (افراد) حسی طور پر جدا جدا ہوتے ہیں، اور اِشْتَرَيْتُ الْفَرَسَ كُلَّهُ کیونکہ گھوڑے کے اجزا اگرچہ حسی طور پر جدا نہیں ہوتے مگر حکمی طور پر جدا ہوتے ہیں کیونکہ گھوڑا آدھا بھی خریدا جاتا ہے اور پورا بھی. مگر یہ نہیں کہہ سکتے: جَاءَنِي زَيْدٌ كُلُّهُ کیونکہ یہ نہیں ہوسکتا کہ زید کا ایک حصہ آئے اور دوسرا حصہ نہ آئے.

سوم: بدل واو تابعیست کہ مقصود بہ نسبت او باشد، وبدل بر چہار قسم است: بدل الکل وبدل البعض وبدل الاشتمال وبدل الغلط. بدل الکل آنست کہ مدلولش مدلول مبدل منہ باشد. چوں جَاءَنِیْ زَیْدٌ أَخُوْکَ. وبدل البعض آنست کہ مدلولش جزو مبدل منہ باشد۔ چوں ضُرِبَ زَیْدٌ رَأْسُہٗ. وبدل الاشتمال آنست کہ مدلولش متعلق مبدل منہ باشد. چوں سُلِبَ زَیْدٌ ثَوْبُہٗ. وبدل الغلط آنست کہ بعد از غلط بلفظ دیگر یاد کنند. چوں مَرَرْتُ بِرَجُلٍ حِمَارٍ.

## تابع کی تیسری قسم بدل کا بیان

یہاں تین باتوں کا بیان ہے: (۱) بدل کی تعریف باوضاحت، مثال اور تطبیق (۲) اقسام بدل کی تعریف، مثال اور تطبیق (۳) مثالوں کی اجمالی ترکیب اور ایک تنبیہ.

**پہلی بات (بدل کی تعریف باوضاحت، مثال اور تطبیق) کی تفصیل:**

**بدل کی تعریف:** **بدل کا لغوی معنیٰ:** عوض.

**اصطلاحی معنیٰ:** بدل وہ تابع ہے جو نسبت میں مقصود اصلی ہوتا ہے نہ کہ متبوع بلکہ متبوع کا ذکر صرف تمہیداً کیا گیا ہو، یعنی متبوع کی طرف جس حکم کی نسبت کی گئی ہو دراصل اسی نسبت اس کے تابع کی طرف کرنا مقصود ہوتا ہے اور متبوع کا ذکر محض تمہید کے طور پر ہوتا ہے. متبوع کو مُبْدَل مِنْہُ کہا جاتا ہے. لہٰذا معلوم ہوا کہ مُبْدَل مِنْہُ کو بدل کی تمہید کے طور پر تحسین کلام کے لیے لایا جاتا ہے.

**مثال وتطبیق:** جَاءَنِیْ زَیْدٌ أَخُوْکَ (میرے پاس زید تیرا بھائی آیا ہے) اس مثال میں أَخُوْکَ بدل ہے اور جَاءَ کی نسبت دراصل اس کی طرف کرنا مقصود ہے، زید متبوع کو بطور تمہید ذکر کیا گیا ہے. اور جیسے وَاضِعُ النَّحْوِ اَلْإِمَامُ عَلِيٌّ. پس یہاں عَلِيٌّ - اَلْإِمَامُ کا تابع ہے اور واضع کی نسبت اس کی طرف کرنا ہی مقصود ہے، اَلْإِمَامُ کا ذکر بطور تمہید ہے تاکہ دونوں کے مجموعہ سے ایک علیحدہ تاکید حاصل ہو، لہٰذا اَلْإِمَامُ یہ مقصود نہیں کیونکہ اگر تو اس کو حذف کردے اور کہے وَاضِعُ النَّحْوِ عَلِيٌّ تو یہ ایک مستقل اور مفید کلام ہوگا معنیٰ میں کوئی خلل نہیں آئے گا.

## دوسری بات (اقسام بدل کی تعریف، مثال اور تطبیق) کی تفصیل:

## اقسام بدل کا بیان

بدل کی چار قسمیں ہیں: (۱) بدل الکل (۲) بدل البعض (۳) بدل الاشتمال (۴) بدل الغلط.

## ہر ایک کی تعریف بامثال:

### (۱) بدل الکل کی تعریف:

بدل الکل وہ بدل ہے جس کا مدلول - مبدل منہ کا مدلول ہو یعنی دونوں کا مفہوم جدا جدا ہو کر دونوں کا مصداق اور ذات ایک ہو، لہٰذا اگر ایک کو حذف کر دیا جائے تو معنی میں خلل واقع نہ ہو گا۔

مثال و تطبیق: جَاءَنِيْ زَيْدٌ أَخُوْكَ (میرے پاس تیرا بھائی زید آیا ہے) اس مثال میں أَخُوْكَ بدل الکل ہے کیونکہ اس میں زَيْدٌ اور أَخُوْكَ دونوں کا مفہوم اگرچہ جدا جدا ہے مگر دونوں کا مدلول ایک ہی ہے یعنی ذات زید، اور أَخُوْكَ بدل ہی مقصود ہے اس لیے اگر زید کو حذف بھی کر دیا جائے تو معنی میں کوئی خلل واقع نہ ہو گا۔

### (۲) بدل البعض کی تعریف:

بدل البعض وہ بدل ہے جس کا مدلول - مبدل منہ کے مدلول کا جز ہو۔

مثال و تطبیق: ضُرِبَ زَيْدٌ رَأْسُهٗ (زید اس کا سر مارا گیا) اس مثال میں رَأْسُهٗ بدل البعض ہے، کیونکہ اس کا مدلول (سر) مبدل منہ (زید) کے مدلول کا ایک جز ہے۔ اور جیسے جَاءَتِ الْقَبِيْلَةُ رُبْعُهَا/ نِصْفُهَا.

### (۳) بدل الاشتمال کی تعریف:

وہ وہ بدل ہے جس کا مدلول - مبدل منہ کا متعلق شئ ہو یعنی مبدل منہ کے ساتھ اس کا خاص تعلق ہوے اس کا کل یا جزو ہونے کے سوا۔ جیسے سُلِبَ زَيْدٌ ثَوْبُهٗ (زید اس کا کپڑا چھین لیا گیا) اس مثال میں ثَوْبُهٗ بدل الاشتمال ہے کیونکہ اس کا مدلول مبدل منہ (زید) کی متعلقہ چیز ہے اور متبوع زید کے ساتھ اس کا ایک خاص تعلق ہے وہ یہ ہے کہ وہ ثوب زید پر مشتمل ہے کیونکہ کپڑے نے زید کا احاطہ کیا ہوا ہے، لیکن وہ نہ اس کا جزو ہے اور نہ کل۔

(۴) بدل الغلط کی تعریف:

بدل الغلط وہ بدل ہے جس کے ذریعہ کسی غلط لفظ کو اصلاح کی جائے، یعنی کوئی غیر مقصود لفظ سہواً یا نسیاناً یا سبقت لسانی کے طور پر زبان سے سرزد ہو جانے کے بعد جس لفظ کے ذریعہ اس کی اصلاح کی جائے اس کو بدل الغلط کہا جاتا ہے.

مثال و تطبیق:

مَرَرْتُ بِرَجُلٍ حِمَارٍ (میں ایک مرد کے پاس سے گزرا نہیں نہیں بلکہ ایک گدھے کے پاس سے)

اس مثال میں رَجُلٍ مبدل منہ اور حِمَارٍ بدل الغلط ہے کیونکہ اصل میں متکلم (حمار) گدھے کے پاس سے گزرنا بتانا چاہتا تھا مگر سہواً یا سبقت لسانی کے طور پر حِمَار کی جگہ رَجُل تلفظ ہو گیا، پھر فوراً اپنی غلطی پر متنبہ ہو کر دوبارہ حِمَار کے ذریعہ اس کی اصلاح کی گئی جو اصل مقصود تھا لہذا حِمَار بدل الغلط ہے. اور جیسے جَاءَ الْمُعَلِّمُ - اَلتِّلْمِيْذُ، سَافَرَعَلِيٌّ إِلٰى دِمَشْقَ - بَعْلَبَكَّ، خُذِ الْقَلَمَ - اَلْوَرَقَةَ... ان کی توضیح مثل سابق.

معلوم رہے کہ بدل الکل کو بدل المطابق، بدل الاشتمال کو بدل الانتقال اور بدل الغلط کو بدل المباین بھی کہا جاتا ہے.

تیسری بات (مثالوں کی اجمالی ترکیب اور ایک تنبیہ) کی تفصیل:

مثالوں کی ترکیب:

(۱) جَاءَنِيْ زَيْدٌ أَخُوْكَ (میرے پاس تیرا بھائی زید آیا)

جَاءَ فعل، نِ نونِ وقایہ یائے متکلم مفعول بہ، زَيْدٌ مبدل منہ، أَخُوْكَ بدل الکل، مبدل منہ مع بدل فاعل، فعل بافاعل و مفعول بہ جملہ فعلیہ۔ (باقی مثالوں کی ترکیب واضح ہے)

ایک تنبیہ: جاننا چاہئے کہ بدل البعض اور بدل الاشتمال میں ایک ایسی چیز کی ضرورت ہے جو بدل اور مبدل منہ کے درمیان تعلق اور ربط پیدا کر دے جو اکثر اوقات ضمیر غائب ہوتی ہے. چنانچہ مذکورہ مثالوں میں رَأْسُهٗ اور ثَوْبُهٗ کی ضمیر مجرور رابطہ ہے.

چہارم: عطف بحرف واو تابعیست کہ مقصود باشد بہ نسبت با متبوعش بعد از حرف عطف. چوں جَاءَنِيْ زَيْدٌ وَعَمْرٌو. وحرف عطف دہ است. در فصل سوم یاد کنیم انشاء اللہ تعالی. واورا عطفِ نسق نیز گویند.

## تابع کی چوتھی قسم عطف بحرف کا بیان

یہاں تین باتوں کا ذکر ہے: (۱) عطف بحرف کی تعریف اور مثال و تطبیق (۲) تعداد اور حروف عطف کا ذکر (۳) عطف بحرف کے اسامی مع وجہ تسمیہ کا بیان.

پہلی بات (عطف بحرف کی تعریف اور مثال و تطبیق) کی تفصیل:

عطف بحرف کی تعریف:

عطف بحرف وہ تابع ہے جو حرف عطف کے بعد واقع ہو اور نسبت میں متبوع سمیت مقصود ہو، یعنی جس چیز کی نسبت اس کے متبوع کی طرف کی گئی اس سے تابع اور متبوع دونوں مقصود ہوں. معطوف کے متبوع کو معطوف علیہ کہتے ہیں اور دونوں کو مُتَعَاطِفَيْنِ کہتے ہیں.

مثال و تطبیق: جَاءَنِيْ زَيْدٌ وَعَمْرٌو (میرے پاس زید اور عمرو آئے) اس مثال میں عَمْرٌو عطف بحرف ہے جو حرف عطف واؤ کے بعد واقع ہوا اور آنے کے حکم میں زید اور عمرو دونوں مقصود ہیں یعنی اس میں اگرچہ جَاءَ کی نسبت زید کی طرف کی گئی ہے مگر حرف عطف واؤ کے واسطے سے عمرو کا ذکر کرنا اس بات پر دال ہے کہ آنے میں دونوں مقصود ہیں.

دوسری بات (تعداد حروف عطف کا ذکر) کی تفصیل:

حروف عطف دس ہیں: جن کو فصل سوم میں ذکر کیا جائے گا ان شاء اللہ تعالی. جیسا کہ کسی شاعر نے خوب بیان کیا.

| | | |
|---|---|---|
| دہ حروف عطف مشہور اند یعنی واؤ وفا | ۱ | ثُمَّ، حَتّٰى، أَوْ وإِمَّا، أَمْ وبَلْ، لٰكِنْ ولَا |

**تیسری بات (عطف بحرف کے اسامی مع وجہ تسمیہ) کی تفصیل:**

عطف بحرف کے دو نام ہیں: (۱) عطف بحرف (۲) عطف نسق.

**پہلے نام کی وجہ تسمیہ یہ ہے**

کہ "عَطْفٌ" یہ مصدر ہے جس کا معنی ہے "مائل کرنا" (لیکن یہاں اسم مفعول یعنی "مَعْطُوْفٌ" کے معنی میں ہے) چونکہ یہ اپنے مابعد کو اپنے ماقبل کے حکم کی طرف مائل کر دیتے ہیں اس لیے اس کو عطف بحرف کہتے ہیں.

**دوسرے نام کی وجہ تسمیہ یہ کہ**

نَسَق یہ بھی مصدر ہے جس کا معنی ہے "ترتیب دینا" (لیکن یہاں نَسَقٌ بمعنی مَنْسُوْقٌ یعنی مرتب ہے) چونکہ حروف عطف میں بعض حروف ترتیب کے معنی بھی دیتے ہیں یعنی یہ بتاتے ہیں کہ پہلے معطوف علیہ وجود میں آیا پھر معطوف. (جیسا کہ فاء، ثم اور حتی سے عطف کرنے کی صورت میں) اس لیے ان کو حروف نسق کہتے ہیں. جیسے جَاءَنِيْ زَيْدٌ فَعَمْرٌو ثُمَّ بَكْرٌ یعنی میرے پاس زید آیا پھر عمرو آیا پھر اس کے تھوڑے دیر بعد بکر آیا. (کیونکہ فاء تعقیب مع الوصل کے لیے آتا ہے اور ثُمَّ تاخیر مع الوصل کے لیے آتا ہے)

پنجم: عطف بیان واو تابعیست غیر صفت کہ متبوع را روشن گرداند. چوں أَقْسَمَ بِاللهِ أَبُوْ حَفْصٍ عُمَرُ وقتے کہ بعلم مشہور تر باشد وچوں جَاءَنِيْ زَيْدٌ أَبُوْ عَمْرٍو وقتے کہ بکنیت مشہور تر باشد.

## تابع کی پانچویں قسم "عطف بیان" کا بیان

**یہاں تین چیزوں کا ذکر ہے**

(۱) عطف بیان کی تعریف، مثال و تطبیق (۲) علم اور کنیت میں کون کب عطف بیان ہوگا اور دو مثالیں لانے کی حکمت (۳) تابع کی پانچ قسموں میں کس میں تابع مقصود اور کس میں متبوع، اور کس میں دونوں اور توابع کے مابین فرق کا بیان.

**پہلی بات (عطف بیان کی تعریف اور مثال و تطبیق) کی تفصیل:**

**عطف بیان کی تعریف:** عطف بیان وہ تابع ہے جو خود صفت نہ ہو کر متبوع کی وضاحت کرے یعنی متبوع کی وضاحت کرتا ہے ایسے معنی پر دلالت کرنے کے بغیر جو معنی ذات متبوع یا متعلق متبوع میں ہے بخلاف پہلی قسم کہ وہ بھی اپنے متبوع یعنی موصوف کی وضاحت کرتی ہے مگر خود صفت ہے اور یہاں تابع یعنی عطف بیان صفت نہیں ہوتا. متبوع کو مبین اور تابع کو بیان اور عطف بیان کہتے ہیں.

**مثال و تطبیق:** (۱) راجز کا قول: أَقْسَمَ بِاللهِ أَبُوْ حَفْصٍ عُمَرُ (اللہ کی قسم کھائی ابو حفص عمر نے) اس مثال میں أَبُوْ حَفْصٍ مبین ہے جو غیر مشہور کنیت ہے، اور عُمَرُ جو کہ علم ہے وہ بیان اور عطف بیان ہے جو کنیت سے زیادہ مشہور ہے اور اس نے آکر مبین یعنی غیر مشہور کنیت کو واضح کر دیا. یہ علم مشہور ہونے کی وجہ سے عطف بیان واقع ہونے کی مثال ہے.

(۲) جَاءَنِيْ زَيْدٌ أَبُوْ عَمْرٍو (میرے پاس ابو عمرو زید آیا ہے) اس مثال میں زَيْدٌ مبین ہے جو غیر مشہور علم ہے اور أَبُوْ عَمْرٍو کنیت ہے جو عطف بیان ہے جس نے مبین غیر مشہور کو واضح کر دیا. یہ کنیت کے مشہور ہونے کیوجہ سے عطف بیان واقع ہونے کی مثال ہے.

پس معلوم ہوا کہ اگر علم غیر مشہور ہوتا ہے تو کنیت کے ذریعہ اس کی وضاحت کرتے ہیں، اور اگر کنیت غیر مشہور ہوتی ہے تو علم کے ذریعہ اس کی وضاحت کی جاتی ہیں.

**فائدۂ نافعہ (۱):** عطف بیان۔ متبوع کو واضح کرے گا اگر متبوع معرفہ ہو جیسا کہ امثلۂ بالا میں. اور اگر متبوع نکرہ ہو تو متبوع کو تخصیص کرے گا، جیسا کہ باری تعالی کا قول: ﴿أَوْ كَفَّارَةٌ: طَعَامُ مَسَاكِيْنَ﴾ [المائدة:۹۵] کہ یہاں طَعَامُ مَسَاكِيْنَ - كَفَّارَةٌ متبوعِ نکرہ کی تخصیص کر رہا ہے. اور جیسے اِشْتَرَيْتُ حُلِيًّا: سِوَارًا. (جامع الدروس: ص/۲۴۰)

(۲) **علم کی تین قسمیں ہیں:** اگر اس کے شروع میں لفظ اب یا ابن یا ام یا بنت ہو تو اس کو کنیت کہتے ہیں، ورنہ اگر اس سے مدح یا ذم مقصود ہو تو اس کو لقب کہتے ہیں، ورنہ اگر مدح یا ذم مقصود نہیں تو اس کو اسم کہتے ہیں۔ اور جب لفظ علم۔ لقب یا کنیت کے مقابل بولا جائے تو اس سے مراد تیسری قسم ہوتی ہے جیسا کہ یہاں ہے۔ (البشیر: ص/۳۰۰)

## تابع کی پانچ قسموں کے درمیان تمیز کرنے کا طریقہ:

(۱) صفت یا نعت: اگر لفظا: یہ دیکھا جائے کہ دو اسم جو ایک جگہ میں جمع ہیں دونوں معرفہ ہیں یا دونوں نکرہ، ساتھ ساتھ دوسرا اسم مشتق یا معنیً مشتق ہے، اور معنیً: دوسرا اسم ایسے معنی پر دلالت کرتا ہے جو پہلے اسم کے اندر ہے اور ان دونوں اسم میں مقصود بالذات اول ہی ہو یعنی متبوع ہو، تو یہ مرکب توصیفی ہے اور دوسرا اسم تابع کی پہلی قسم صفت ہے جیسے جَاءَنِيْ رَجُلٌ عَالِمٌ میں عَالِمٌ.

(۲) تاکید: اگر لفظا: دو لفظ کی تکرار دیکھی جائے یا دوسرا لفظ نَفْسٌ، عَيْنٌ، كِلَا وكِلْتَا، كُلٌّ، أَجْمَعُ، أَكْتَعُ، أَبْتَعُ، أَبْصَعُ ان الفاظ سے کوئی ایک ہو، اور معنیً: دوسرا لفظ (تابع) پہلے لفظ (متبوع) کو ثابت کرے تو دوسرا لفظ تابع کی دوسری قسم تاکید ہے جیسے جَاءَ زَيْدٌ زَيْدٌ یا جَاءَ زَيْدٌ نَفْسُهُ. میں زَيْدٌ زَيْدٌ اور نَفْسُهُ.

(۳) بدل: اگر دوسرے لفظ کو پہلے لفظ کی طرف نسبت کرنے میں دوسرا لفظ (تابع) ہی مقصود ہو تو وہ دوسرا لفظ تابع کی تیسری قسم بدل ہے، اور اس کی چار قسمیں ہیں. اول: بدل الکل: اگر تابع اور متبوع دونوں کی مراد و مصداق ایک ہو اگرچہ مفہوم اور معنی مختلف ہو تو دوسرا لفظ بدل الکل ہے جیسے جَاءَنِيْ زَيْدٌ أَخُوْكَ۔ دوم: بدل البعض: اگر تابع کی ذات متبوع کی ذات کا جز ہو تو دوسرا لفظ بدل البعض ہے جیسے ضُرِبَ زَيْدٌ رَأْسُهُ، أَكَلْتُ الرَّغِيْفَ نِصْفَهُ۔ سوم: بدل الاشتمال: اگر تابع متبوع کا متعلق شئ ہو یعنی تابع اور متبوع کے مابین کلیت اور جزئیت کے سوا دوسرا اور کوئی تعلق ہو تو دوسرا لفظ بدل الاشتمال ہے جیسے سُلِبَ زَيْدٌ ثَوْبُهُ، أَعْجَبَنِيْ زَيْدٌ عِلْمُهُ۔ چہارم: بدل الغلط: اگر دوسرے لفظ کو اول کی غلطی کے بعد ذکر کیا جائے یعنی مبدل منہ غلط ہو اور بدل صحیح تو دوسرے لفظ کو بدل الغلط کہا جائے گا، جیسے مَرَرْتُ بِرَجُلٍ حِمَارٍ، رَأَيْتُ بَقَرَةً جَامُوْسًا.

(۴) عطف بحرف: اگر لفظا یہ دیکھا جائے کہ دوسرا لفظ حرف عطف (واو، فا، ثم، حتی، إما، او، ام، لا، بل، لکن) میں سے کسی ایک کے بعد ہے، اور معنیً اول (متبوع) اور دوم (تابع) دونوں مقصود بھی ہیں تو یہ تابع کی چوتھی قسم عطف بحرف ہے جیسے جَاءَنِيْ زَيْدٌ وَعَمْرٌو.

(۵) عطف بیان: اگر دوسرا اسم علم، کنیت، لقب وغیرہ نام ہو کر (صفت نہ ہو کر) پہلے اسم کو واضح کرے اور مقصود بالذات اول (متبوع) ہی ہے تو یہ تابع کی پانچویں قسم عطف بیان ہے. جیسے أَقْسَمَ بِاللهِ أَبُوْ حَفْصٍ عُمَرُ، جَاءَنِيْ زَيْدٌ أَبُوْ عَمْرٍو.

ذیل کے نشان زدہ الفاظ میں توابع کی اقسام تعیین کر کے اقسام کو نشاندہی کرو:

فَسَجَدَ الْمَلَائِكَةُ كُلُّهُمْ أَجْمَعُونَ، فِيهِ آيَاتٌ بَيِّنَاتٌ ، يَسْأَلُونَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِيهِ ، وَقَالَ مُوسَى لِأَخِيهِ هَارُونَ ،وَلَقَدْ أَرَيْنَاهُ آيَاتِنَا كُلَّهَا ، رَبَّنَا أَخْرِجْنَا مِنْ هَذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ أَهْلُهَا، رَأَيْتُ هِرَّةً كَلْبًا ، أُخِذَ زَيْدٌ مَالُهُ، سَيِّدُ الشُّهَدَاءِ حَمْزَةُ عَمُّهُ، رَأَيْتُ مَسَاجِدَ عَالِيَةً قِبَابُهَا، مَضَى اللَّيْلُ نِصْفُهُ، سَرَّنِي التِّلْمِيذُ أَمَانَتُهُ، قَرَأْتُ نَحْوَمِيْرِبَابَهُ الْأَوَّلَ، نَتَّبِعُ مَذْهَبَ النُّعْمَانِ أَبِيْ حَنِيفَةَ، رَأَيْتُ رَجُلًا قَامَ أَبُوهُ.هُوَإِبْرَاهِيمُ الْقَارِئُ، ثُمَّ عَمُوْا وَصَمُّوا كَثِيرٌ مِنْهُمْ .قَرَأْتُ كِتَابًا لَامَجَلَّةً. تَلَأْلَأَتِ السَّمَاءُ نُجُومُهَا. هَيْهَاتَ هَيْهَاتَ لِمَا تُوعَدُونَ. كَانَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ الرَّسُوْلِ تَقِيَّةً جِدًّا. مَشَيْتُ مِيلًا نِصْفَهُ. عَيْنَاكَ كِلْتَاهُمَا حَادَّتَانِ. ثُمَّ لَأُصَلِّبَنَّكُمْ أَجْمَعِينَ. نَفَعَنِي الْمُعَلِّمُ عِلْمُهُ، قُتِلَ أَصْحَابُ الْأُخْدُودِ: النَّارِ ذَاتِ الْوَقُودِ.

دوسری بات (علم اور کنیت میں کون کب عطف بیان ہو گا اور دو مثالیں لانے کی حکمت) کی تفصیل:

علم اور کنیت سے کون کب عطف بیان ہو گا؟

جاننا چاہئے کہ کسی چیز یا شخص کی کنیت، علم اور لقب وغیرہ نام سے جس کی شہرت زیادہ ہو گی وہی عطف بیان واقع ہو گا، کیونکہ عطف بیان کا مقصد وضاحت ہی ہوتا ہے. لیکن عطف بیان واقع ہونے کے لیے یہ ضروری نہیں کہ وہ مبین (یعنی اپنے متبوع) سے زیادہ واضح ہو بلکہ اتنا کافی ہے کہ دونوں کے اجتماع سے وہ وضاحت حاصل ہو جائے جو ان میں سے کسی ایک سے حاصل نہیں ہو سکتی.

فائدہ نافعہ:

معلوم رہے کہ مصنف رحمۃ اللہ علیہ کی عبارت "وقتیکہ بعلم مشہور تر باشد" اور "وقتیکہ بکنیت مشہور تر باشد" کا مطلب یہ ہے کہ ایک شخص کے ناموں سے جو نام زیادہ مشہور ہو وہ نام عطف بیان ہو گا چاہے وہ نام علم ہو یا کنیت.

بنابریں یہاں عطف بیان کی دو مثالیں لائی گئیں پہلی مثال " أَقْسَمَ بِاللهِ أَبُوْ حَفْصٍ عُمَرُ " میں علم مشہور ہے اس لیے اس میں علم- عطف بیان واقع ہوا. اور دوسری مثال " جَاءَنِيْ زَيْدٌ أَبُوْ عَمْرٍو " میں کنیت مشہور ہے اس لیے اس میں کنیت- عطف بیان واقع ہوا.

**تیسری بات (تابع کی پانچ قسموں میں کس میں تابع مقصود اور کس میں متبوع......) کی تفصیل:**

## پانچ قسم کے توابع میں کس میں تابع مقصود اور کس میں متبوع:

معلوم رہے کہ صفت، تاکید اور عطف بیان میں صرف متبوع مقصود ہوتا ہے. اور بدل میں صرف تابع مقصود ہوتا ہے. اور عطف بحرف میں دونوں مقصود ہوتے ہیں.

## توابع کے آپس میں فرق کی وضاحت:

## صفت اور باقی توابع کے مابین فروق

**(۱) صفت اور تاکید میں فرق:**

دونوں میں فرق یہ ہے کہ صفت اپنے متبوع کو وضاحت کرتی ہے اس معنی پر دلالت کرنے کے ساتھ جو اپنے متبوع میں ہے بخلاف تاکید کہ وہ تاکیدِ لفظی میں لفظ کی تکرار سے اور تاکیدِ معنوی میں صرف مخصوص الفاظ کے ذریعہ اپنے متبوع کے معنی پر دلالت کرنے بغیر صرف متبوع کی حالت کو مقرر اور مؤکد کرتی ہے.

**(۲) صفت اور بدل میں فرق:**

دونوں میں فرق یہ ہے کہ

[۱]: صفت تو غالبا مشتق ہوتا ہے ساتھ ساتھ وہ اس معنی پر دلالت کرتی ہو جو متبوع کے اندر ہے اور بدل ایسے معنی پر دلالت نہیں کرتا ہے،

[۲]: صفت میں متبوع مقصود ہوتا ہے اور بدل میں تابع مقصود ہوتا ہے،

[۳] صفت میں ایک معرفہ اور دوسرا نکرہ نہیں ہوسکتا ہے بوجہ دونوں کے درمیان تطابق ضروری ہونے کے اور بدل میں ایک یعنی مبدل منہ معرفہ ہو کر بدل نکرہ ہوسکتا ہے جیسے فرمان باری تعالی: ﴿كَلَّا لَئِنْ لَمْ يَنْتَهِ لَنَسْفَعًا بِالنَّاصِيَةِ نَاصِيَةٍ كَاذِبَةٍ خَاطِئَةٍ﴾ [العلق:١٦] یہاں اَلنَّاصِيَةِ مبدل منہ جو معرفہ ہے اور نَاصِيَةٍ بدل جو نکرہ ہے.

(۳) صفت اور عطف بحرف میں فرق:

دونوں میں فرق یہ ہے کہ صفت میں تابع اور متبوع کے درمیان کسی چیز کے ذریعہ فاصلہ نہیں آسکتا ہے اور عطف بحرف میں تو تابع اور متبوع کے درمیان حرف عطف کے ذریعہ فاصلہ ہوتا ہے کیونکہ عطف بحرف تو اس کو کہتے ہیں جو حروف عاطفہ میں سے کسی ایک کے بعد آتا ہے۔

(۴) صفت اور عطف بیان کے درمیان فرق:

دونوں میں فرق یہ ہے کہ

[۱] صفت: مشتق یا معنیً مشتق ہوتا ہے اور عطف بیان نام ہوتا ہے،

[۲] صفت اپنے متبوع میں پائے جانے والے معنیٰ (وصف) پر دلالت کرتی ہے اور عطف بیان ذات متبوع پر دلالت کرتا ہے۔

## تاکید اور باقی توابع کے مابین فرق

تاکید اور دوسرے توابع کے درمیان فرق واضح ہے. کیونکہ اس میں لفظ کی تکرار اور مخصوص الفاظ ہیں.

## بدل اور باقی توابع کے مابین فرق

بدل اور صفت کے درمیان فرق کا ذکر تو پہلے بیان ہوا. بدل اور تاکید وعطف بحرف کے مابین فرق واضح ہے، ہاں بدل اور عطف بیان کے درمیان چند فرق یہ ہے کہ [۱] بدل میں تابع مقصود ہوتا ہے اور عطف بیان میں متبوع مقصود ہوتا ہے، [۲] اکثر علمائے نحات کا قول ہے کہ بدل الکل اور عطف بیان کے درمیان لفظا کوئی فرق نہیں ہے ہاں بدل کی باقی تین قسموں اور عطف بیان کے درمیان فرق ہے کیونکہ بدل البعض جزئیت پر اور بدل الاشتمال متعلق شئ پر اور بدل الغلط غلط ہونے پر دلالت کرتے ہیں اور عطف بیان میں ایسی کوئی چیز نہیں ہے. [۳] بدل ضمیر اور تابع ضمیر ہوسکتی ہے بخلاف عطف بیان کہ وہ نہیں ہوسکتی ہے. [۴] بدل جملہ بھی ہوسکتا ہے بخلاف عطف بیان کہ وہ جملہ نہیں ہوسکتا ہے. [۵] بدل بعینہ متبوع آسکتا ہے بخلاف عطف بیان کے.

## عطف بحرف اور باقی توابع کے مابین فرق

عطف بحرف اور دوسرے توابع کے درمیان فرق واضح ہے. کیونکہ عطف بحرف میں حروف عطف ہیں جو دوسرے میں نہیں.

## عطف بیان اور باقی توابع کے مابین فرق

پہلے اس کا پورا بیان وضاحت سے گزر چکا.................. فَتَأَمَّلْ وَلَاتَكُنْ مِنَ الْغَافِلِيْنَ.

## فصل دوم: در بیان منصرف و غیر منصرف

منصرف آنست کہ ہیچ سبب از اسباب منع صرف درو نباشد. و غیر منصرف آنست کہ دو سبب از اسباب منع صرف درو باشد. واسباب منع صرف نہ است: عدل و وصف و تانیث و معرفہ و عجمہ و جمع و ترکیب و وزن فعل والف و نون مزید تان. چنانچہ در عُمَرُ عدل است و علم، و در ثُلٰثُ و مَثْلَثُ صفت است و عدل، و در طَلْحَةُ تانیث است و علم، و در زَيْنَبُ تانیث معنوی ست و علم، و در حُبْلٰى تانیث ست بالف مقصورہ، و در حَمْرَاءُ تانیث ست بالف ممدودہ. و ایں مؤنث بجائے دو سبب است، و در إِبْرَاهِيْمُ عجمہ است و علم، و در مَسَاجِدُ و مَصَابِيْحُ جمع منتہی الجموع بجائے دو سبب است، و در بَعْلَبَكُّ ترکیب است و علم. و در أَحْمَدُ وزن فعل است و علم، و در سَكْرَانُ الف و نون زائد تان ست و وصف، و در عُثْمَانُ الف و نون زائد تان است و علم، و تحقیق غیر منصرف از کتب دیگر معلوم شود.

# منصرف وغیر منصرف کا بیان

اسم متمکن کی بحث میں ان کا تذکرہ ہو چکا ہے، لیکن نحو میر کی ترتیب کے مطابق یہاں مختصرًا ان کو بیان کیا جا رہا ہے.

یہاں تین باتیں قابل ذکر ہے: (۱) منصرف وغیر منصرف کی تعریف (۲) ان دونوں تعریفوں پر وارد ہونے والے اعتراضات مع جوابات (۳) مثالوں میں اسباب منع صرف کی تعیین.

**پہلی بات (منصرف وغیر منصرف کی تعریف) کی تفصیل:**

**منصرف کی تعریف:**

منصرف وہ اسم ہے جس میں منع صرف کے سببوں سے کوئی سبب نہ ہوے. جیسے جَاءَ زَيْدٌ میں زَيْدٌ منصرف ہے.

**غیر منصرف کی تعریف:**

غیر منصرف وہ ہے جس میں منع صرف کے نو سببوں سے دو سبب ہوے. جَاءَ عُمَرُ میں عُمَرُ غیر منصرف ہے. یہ ہے مصنف علام رحمۃ اللہ علیہ کی ذکر کردہ تعریف. لیکن کوئی تعریف اعتراض سے خالی نہیں.

**دوسری بات (ان دونوں تعریفوں پر وارد ہونے والے اعتراضات مع جوابات) کی تفصیل:**

**تعریف منصرف پر اعتراض یہ ہے**

کہ ذکر کردہ تعریف کے مطابق ایسے بہت اسماء منصرف نہ ہونگے جن کے انصراف پر تمام نحات کا اتفاق ہے. جیسے زید، بکر وغیرہما. کیونکہ ان میں اگرچہ اسباب منع صرف سے دو سبب نہیں لیکن ایک سبب ضرور ہے اور وہ علمیت ہے. لہٰذا وہ منصرف نہیں کیونکہ منصرف ہونے کے لیے کسی بھی سبب کا نہ رہنا ضروری ہے. اور وہ اسماء غیر منصرف بھی نہ ہونگے کیونکہ ان میں دو سبب نہیں حالانکہ غیر منصرف ہونے کے لیے دو سببوں کی ضرورت ہے.

**حاصل بات:** منصرف اور غیر منصرف کے درمیان بعض اسماء واسطہ بن گئے جو نہ منصرف ہیں کیونکہ ان میں ایک سبب موجود ہے اور نہ غیر منصرف کیونکہ ان میں دو سبب موجود نہیں حالانکہ منصرف اور غیر منصرف میں اسم معرب کا انحصار ائمہ نحات کی متفقہ رائے ہے.

## تعریف غیر منصرف پر یہ اعتراض ہے

کہ مصنف علام رحمۃ اللہ علیہ کی ذکر کردہ تعریف کے مطابق مَسَاجِدُ، مَصَابِیْحُ، حُبْلٰی اور حَمْرَاءُ وغیرہ جو صرف ایک سبب کی وجہ سے غیر منصرف ہیں غیر منصرف کی تعریف سے خارج ہو جاتے ہیں. کیونکہ غیر منصرف کی ذکر کردہ تعریف میں دو سببوں کے پائے جانے کی قید مذکور ہے. حالانکہ مذکورہ اسموں میں دو سبب نہیں بلکہ ایک سبب ہے اور ان کے منع صرف پر ائمہ نحات کا اتفاق ہے.

## دونوں اعتراضات کے جوابات:

### پہلے اعتراض کا جواب

یہ ہے کہ منصرف کی ذکر کردہ تعریف میں "ہیچ سبب" سے سبب مؤثر اور معتبر مراد ہے. پس زید، بکر وغیرہ جیسے اسموں میں جو سبب پایا گیا وہ غیر مؤثر اور غیر معتبر ہے. کیونکہ تنہا ایک سبب کے ذریعہ اسم غیر منصرف نہیں ہوتا، جب تک اس کے ساتھ دوسرے سبب کا انضمام نہ ہو. اسی وجہ سے اسباب منع صرف سے ہر ایک پر سببیت کے اطلاق کو مجازیت پر حمل کیا گیا ہے.

### اور دوسرے اعتراض کا جواب

یہ ہے کہ غیر منصرف کی تعریف میں دو سبب سے مراد عام ہے. چاہے حقیقۃً ہوں یا حکماً. پس مَسَاجِدُ، مَصَابِیْحُ، حُبْلٰی اور حَمْرَاءُ میں اگرچہ حقیقۃً دو اسباب نہیں، لیکن حکماً دو سبب ان میں بھی موجود ہیں. کیونکہ ان کا ہر ایک سبب دو سببوں کا قائم مقام ہے. (عین البصیر بتغییر یسیر)

غیر منصرف کے چند الفاظ- (غور سے ان میں اسباب منع صرف کی نشاندہی کرو):

(۱) عَطْشَانُ (۲) یَعْقُوْبُ (۳) عَذْرَاءُ (٤) جَرْحٰی (٥) عَصَافِیْرُ (٦) سَرَاوِیْلُ (٧) طَبَاشِیْرُ (٨) شَرَاحِیْلُ (٩) حِمْصُ (١٠) رُوْزُ (اسم امراۃ) (١١) یَشْکَرُ (١٢) یَزِیْدُ (١٣) شَمَّرُ (اسم فرس واسم قبیلۃ) (١٤) دُئِلُ (١٥) اِسْتَبْرَقُ (١٦) ثُنَاءُ ← مَثْنٰی (١٧) جَوْعَانُ (١٨) تَعْبَانُ (١٩) غَضْبَانُ (٢٠) اَفْضَلُ (٢١) دِفْرٰی (٢٢) سَحَرُ (٢٣) جُشَمُ (٢٤) حَضْرَمَوْتُ (٢٥) اِثْمِدُ (٢٦) اَزْرَقُ.

## تیسری بات (مثالوں میں اسباب منع صرف کی تعیین) کی تفصیل:

### مثالوں میں اسباب منع صرف کی تعیین:

| نمبر | مثال | اسباب منع صرف کی تعیین | نمبر | مثال | اسباب منع صرف کی تعیین |
|---|---|---|---|---|---|
| ۱ | عُمَرُ | عدل اور معرفہ یعنی علم | ۲ | ثُلٰثُ، ومَثْلَثُ | وصف اور عدل |
| ۳ | طَلْحَۃُ | تانیث لفظی اور علم | ۴ | زَیْنَبُ | تانیث معنوی اور علم |
| ۵ | حُبْلٰی | اس میں ایک سبب تانیث بالف مقصورہ ہے اور یہ دو سببوں کا قائم مقام ہے. | ۶ | حَمْرَاءُ | اس میں ایک سبب تانیث بالف ممدودہ ہے اور یہ دو سببوں کا قائم مقام ہے. |
| ۷ | إِبْرَاهِیْمُ | عجمہ اور معرفہ یعنی علم | ۸ | مَسَاجِدُ و مَصَابِیْحُ | ان میں ایک سبب جمع منتہی الجموع ہے، یہ بھی دو سببوں کا قائم مقام ہے. |
| ۹ | بَعْلَبَکُّ | ترکیب اور معرفہ یعنی علم | ۱۰ | أَحْمَدُ | وزن فعل اور علم |
| ۱۱ | سَکْرَانُ (بمعنی مدہوش، مست) | الف ونون زائدتان اور وصف | ۱۲ | عُثْمَانُ | الف ونون زائدتان اور علم |

## فصل سوم: در حروف غیر عاملہ

وآں بر شانزدہ قسم است اول: حروف تنبیہ وآں سہ است: أَلَا وأَمَا، وهَا. دوم: حروف ایجاب وآں شش است: نَعَمْ وبَلٰی وأَجَلْ وإِيْ وجَیْرِ وإِنَّ.

### حروف غیر عاملہ کا بیان

یہاں تین باتیں قابل یاد ہیں: (۱) حروف غیر عاملہ کی تعریف، اس کی اجمالی اقسام اور تعدادِ حروف مع ذوات (۲) حروف تنبیہ کے لغوی، اصطلاحی معنی اور تعداد حروف بامثال (۳) حروف ایجاب کے لغوی، اصطلاحی معنی اور تعداد حروف وطریق استعمال بامثال.

**پہلی بات (حروف غیر عاملہ کی تعریف، اس کی اجمالی اقسام اور تعدادِ حروف مع ذوات) کی تفصیل:**

**حروف غیر عاملہ کی تعریف:** حروف غیر عاملہ وہ حروف ہیں جو اپنے مابعد میں لفظا کوئی عمل نہیں کرتے ہیں.

حروف غیر عاملہ کی سولہ قسمیں ہیں اور یہاں (بطرز نحو میر) (۵۳) ترپن حروف کا ذکر ہے.

| شمار | اقسام حروف غیر عاملہ | تعداد حروف | حروف غیر عاملہ |
|---|---|---|---|
| ۱ | حروف تنبیہ | ۳ | أَلَا، أَمَا، هَا |
| ۲ | حروف ایجاب | ۶ | نَعَمْ، بَلٰی، أَجَلْ، إِيْ، جَيْرِ، إِنَّ |
| ۳ | حروف تفسیر | ۲ | أَيْ، أَنْ |
| ۴ | حروف مصدریہ | ۳ | مَا، أَنْ، أَنَّ |
| ۵ | حروف تحضیض | ۴ | أَلَّا، هَلَّا، لَوْلَا، لَوْمَا |
| ۶ | حرف توقع | ۱ | قَدْ |
| ۷ | حروف استفہام | ۳ | مَا (بقول صاحب نحو میر رحمۃ اللہ علیہ)، أَ، هَلْ |
| ۸ | حرف ردع | ۱ | كَلَّا |
| ۹ | تنوین | ۵ | تنوین تمکن، تنوین تنکیر، تنوین عوض، تنوین مقابلہ، تنوین ترنم |
| ۱۰ | نون تاکید | ۲ | نون تاکید ثقیلہ، نون تاکید خفیفہ |
| ۱۱ | حروف زیادت | ۸ | إِنْ، أَنْ، مَا، لَا، مِنْ، کاف، با، لام |
| ۱۲ | حروف شرط | ۲ | أَمَّا، لَوْ |
| ۱۳ | لولا | ۱ | لَوْلَا |
| ۱۴ | لام مفتوحہ برائے تاکید | ۱ | لام مفتوحہ |
| ۱۵ | ما بمعنی مادام | ۱ | مَا |
| ۱۶ | حروف عطف | ۱۰ | واوَ، فا، ثُمَّ، حَتّٰی، إِمَّا، أَوْ، أَمْ، لَا، بَلْ، لٰكِنْ |
| | مجموعہ | ۵۳ | |

# حروف غیر عاملہ کا تفصیلی بیان

**دوسری بات (حروف تنبیہ کے لغوی، اصطلاحی معنی اور تعداد حروف بامثال) کی تفصیل:**

## پہلی قسم: حروف تنبیہ کا بیان

**تنبیہ کے لغوی معنی:** بیدار کرنا، ہوشیار کرنا، کسی چیز پر واقف کرنا۔

**اصطلاحی معنی:** حروف تنبیہ ان حروف کو کہتے ہیں جو جملہ اسمیہ یا جملہ فعلیہ کے شروع میں آتے ہیں اور ان سے مخاطب کی غفلت کو دور کر کے اس کو کلام کی طرف متوجہ کرنا مقصود ہوتا ہے۔

**تعداد اور مثال:** حروف تنبیہ تین ہیں:

(۱) أَلَا جیسے: أَلَا إِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُوْنَ۔ (۲) أَمَا جیسے: أَمَا لَا تَفْعَلْ۔

(۳) هَا جیسے: هَا بَكْرٌ قَائِمٌ . هَاؤُمُ اقْرَؤُوْا كِتَابِيَهْ۔ (سنو! میری کتاب پڑھو)

**تیسری بات (حروف ایجاب کے لغوی، اصطلاحی معنی اور تعداد حروف وطریق استعمال بامثال) کی تفصیل:**

## دوسری قسم: حروف ایجاب کا بیان

**ایجاب کے لغوی معنی:** ثابت کرنا، جواب دینا۔

**اصطلاحی معنی:** اصطلاح میں حروف ایجاب ان حروف کو کہتے ہیں جن کے ذریعہ کلامِ سابق کو ثابت کیا جاتا ہے۔

**تعداد حروف:** حروف ایجاب چھ ہیں: نَعَمْ، بَلٰی، أَجَلْ، إِيْ، جَيْرِ، إِنَّ۔

**طریق استعمال:**

(۱) **نَعَمْ:** یہ کلام سابق کو ثابت کرنے کے لیے آتا ہے خواہ وہ کلام سابق مثبت ہو یا منفی، کلام مثبت کی مثال: أَجَاءَ زَيْدٌ؟ (کیا زید آیا ہے؟) اس کے جواب میں آئے گا نَعَمْ. تو مطلب ہو گا "جی ہاں زید آیا". کلام منفی کی مثال: أَمَا جَاءَ زَيْدٌ؟ (کیا زید نہیں آیا؟) اس کے جواب میں آئے گا نَعَمْ. تو مطلب ہو گا "جی ہاں! زید نہیں آیا)

(۲) بَلٰی: یہ کلام منفی کے ایجاب کے لیے آتا ہے یعنی وہ کلام سابق کی نفی کو توڑ کر مثبت بنادیتا ہے۔ جیسے باری تعالی کا قول: ﴿أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ؟ قَالُوا بَلٰی﴾ [الأعراف:۱۷۲] (کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟) اس کے جواب میں کہا جائے بَلٰی. تو مطلب ہو گا "کیوں نہیں یعنی بیشک کہ آپ ہمارے رب ہیں) یہاں کلام منفی تھا تو اس کو "بَلٰی" نے مثبت کر دیا۔

(۳) إِيْ: یہ کلام سابق کو ثابت کرنے کے لیے استفہام کے جواب میں قسم کے ساتھ آتا ہے۔ جیسے کسی نے پوچھا: هَلْ قُضِيَتِ الصَّلَاةُ ؟ (کیا نماز ہو گئی؟) جواب ہو گا إِيْ وَاللهِ یا إِيْ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ. تو مطلب ہو گا" جی ہاں اللہ کی قسم نماز ہو گئی)

(۴) أَجَلْ (۵) جَيْرِ (۶) إِنَّ: یہ تینوں خبر کی تصدیق کے لیے آتے ہیں۔ جیسے کسی نے خبر دی: قَدْفَازَأَخُوْكَ فِيْ الْاِمْتِحَانِ (بیشک تیرا بھائی امتحان میں پاس ہو گیا) اس کے جواب میں کہا: أَجَلْ یا جَيْرِ یا إِنَّ. تو مطلب ہو گا "جی ہاں! میرا بھائی پاس ہو گیا"

سوم: حروف تفسیر وآں دواست: أَيْ وأَنْ- کقوله تعالی ﴿وَنَادَيْنَاهُ أَنْ يَا إِبْرَاهِيمُ﴾. چہارم: حروف مصدریہ وآں سہ است: مَا وأَنْ وأَنَّ. مَا وأَنْ در فعل روند تا فعل بمعنی مصدر باشد. پنجم: حروف تحضیض وآں چہار است أَلَّا و هَلَّا ولَوْلَا ولَوْمَا.

یہاں تین باتوں کا ذکر ہے: (۱) حروف تفسیر کے لغوی، اصطلاحی معنی اور تعداد حروف وطریق استعمال بامثال (۲) حروف مصدریہ کے اصطلاحی معنی اور تعداد حروف بامثال (۳) حروف تحضیض کے لغوی، اصطلاحی معنی اور تعداد حروف بامثال.

پہلی بات (حروف تفسیر کے لغوی، اصطلاحی معنی اور تعداد حروف وطریق استعمال بامثال) کی تفصیل:

## تیسری قسم: حروف تفسیر کا بیان

تفسیر کے لغوی معنی: کسی شئ مبہم کو لفظاً و معنی بیان کر دینا.

اصطلاحی معنی:

اصطلاح میں حروف تفسیر وہ حروف ہیں جن کے ذریعہ کسی امر مبہم کو بیان کیا جائے.

تعداد: حروف تفسیر دو ہیں: (۱) أَيْ (۲) أَنْ.

طریق استعمال:

(۱) أَيْ: یہ مفرد اور جملہ دونوں کی تفسیر کے لیے آتا ہے. مفرد کی مثال: جَاءَنِي أَبُوْعَمْرٍو أَيْ زَيْدٌ (میرے پاس ابو عمرو یعنی زید آیا) اس میں " أَيْ " نے أَبُوْعَمْرٍو مفرد کی تفسیر " زَيْدٌ " سے کر دی. جملہ کی مثال: قُطِعَ رِزْقُهُ أَيْ مَاتَ (زید کا رزق ختم ہو گیا یعنی وہ مر گیا) یہاں " أَيْ " نے جملہ سابقہ کی تفسیر مَاتَ سے کر دی.

(۲) أَنْ: یہ ہمیشہ معنیٰ قول کے مفعول بہ کی تفسیر کے لیے مستعمل ہوتا ہے. چاہے مفعول بہ لفظی ہو یا تقدیری.

مفعول بہ لفظی کی مثال: باری تعالی کا قول: ﴿إِذْ أَوْحَيْنَا إِلَى أُمِّكَ مَا يُوحَى. أَنِ اقْذِفِيهِ فِي التَّابُوتِ﴾ [طه:٣٩]. کہ اس مثال میں أَنِ اقْذِفِيهِ تفسیر ہے مَا يُوحٰی کی جو مفعول بہ لفظی ہے أَوْحَيْنَا فعل کا جس میں قول کا معنی ہے.

اور مفعول بہ تقدیری کی مثال: ﴿وَنَادَيْنَاهُ أَنْ يَا إِبْرَاهِيمُ﴾ [الصَّفات:١٠٤] اصل عبارت یوں ہے: " وَنَادَيْنَاهُ بِلَفْظِ أَنْ يَا إِبْرَاهِيمُ " کہ اس میں " لَفْظ " مفعول بہ مقدر غیر صریحی ہے " أَنْ " نے " يَا إِبْرَاهِيمُ " کو اس کی تفسیر بنا دیا، اور "نَادَيْنَاهُ" قول کا ہم معنی ہے =

= یعنی "ہم نے اسے کہا کہ یَا إِبْرَاهِيمُ ' اور صریح مفعول بہ کی تفسیر اس سے نہیں ہو سکتی لہذا اس طرح نہیں کہہ سکتے: قُلْتُ لَهُ أَنْ يَازَيْدُ. کہ میں نے اس سے کہا کہ یَازَیْدُ۔

مثال کی ترکیب: نَادَيْنَاهُ أَنْ يَا إِبْرَاهِيمُ (ہم نے اسے ایک لفظ کے ذریعہ پکارا اور وہ یَا إِبْرَاهِيمُ )

نَادَيْنَاهُ فعل، ضمیر نَا مرفوع متصل بارز فاعل، ہُ ضمیر مفعول بہ، بِلَفْظٍ مقدر، ب حرف جار، لَفْظٍ مفسَّر، أَنْ حرف تفسیر، يَا إِبْرَاهِيمُ مفسِّر، مفسر مع مفسر مجرور. جار و مجرور [مفعول بہ بواسطۂ حرف جار] متعلق ہیں نَادَيْنَا فعل کے ساتھ. فعل با فاعل و مفعول و متعلق جملہ فعلیہ خبریہ.

دوسری بات (حروف مصدریہ کے اصطلاحی معنی اور تعداد حروف بامثال) کی تفصیل:

## چوتھی قسم: حروف مصدریہ کا بیان

حروف مصدریہ کے لغوی معنی: مصدر بنانے والے حروف. اصطلاحی معنی: اصطلاح میں حروف مصدریہ وہ حروف ہیں جو اپنے مدخول کو مصدر کے معنی میں کر دیتے ہیں، اور ان کو موصولات حرفیہ بھی کہتے ہیں.

تعداد، طریق استعمال و مثال: حروف مصدریہ تین ہیں: (۱) مَا (۲) أَنْ (۳) أَنَّ.

مَا اور أَنْ یہ دونوں فعل پر داخل ہوتے ہیں اور اس کو مصدر کے معنی میں کر دیتے ہیں.

"مَا" کی مثال: باری تعالی کا قول: ﴿وَضَاقَتْ عَلَيْكُمُ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ﴾ [التوبة:۲۵] أَيْ بِرُحْبِهَا (زمین ان پر تنگ ہو گئی باوجود کشادہ ہونے کے) یہاں "مَا" مصدریہ نے فعل رَحُبَتْ کو مصدر "رُحْبٌ" کے معنی میں کر دیا.

"أَنْ" کی مثال: أُرِيدُ أَنْ تَقُوْمَ أَيْ قِيَامَكَ (میں تیرے کھڑے ہونے کا ارادہ کرتا ہوں) یہاں "أَنْ" نے "تَقُوْمَ" فعل کو "قِيَامٌ" مصدر کے معنی میں کر دیا. اور جیسا کہ باری تعالی کا قول: ﴿وَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهِ إِلَّا أَنْ قَالُوا﴾ أي قَوْلُهُمْ. [الأعراف:۸۲]

أَنَّ صرف اسم پر داخل ہوتا ہے جیسے: بَلَغَنِي أَنَّکَ قَائِمٌ أَيْ قِيَامُکَ (تیرے کھڑے ہونے کی خبر مجھے پہنچی) یہاں أَنَّ نے قَائِمٌ کو قِيَامٌ مصدر کے معنی میں کر دیا.

## ایک اعتراض:

جاننا چاہئے کہ أَنْ مصدریہ فعل مضارع کو نصب دیتا ہے اور أَنَّ مصدریہ جملہ اسمیہ میں داخل ہو کر مسند الیہ کو نصب اور مسند کو رفع دیتا ہے۔ بنابریں یہ دونوں حروف عاملہ ہیں ان کو حروف غیر عاملہ کی بحث میں کس طرح لایا گیا؟

جواب: دراصل حروف غیر عاملہ کا عنوان اکثر حروف کے اعتبار سے ہے یعنی فصل سوم میں ذکر کردہ اکثر حروف چونکہ غیر عاملہ ہیں اسی اعتبار سے حروف غیر عاملہ کا عنوان قائم کیا گیا اور معدودے چند حروف جو عاملہ ہیں عنوان میں ان کا لحاظ نہ کیا گیا۔

دوسرا جواب یہ ہے کہ مصنف علام رحمۃ اللہ علیہ نے جبکہ مَا مصدریہ کو حروف غیر عاملہ سے شمار کیا تبعا أَنْ اور أَنَّ مصدریہ کو بھی ذکر فرمایا تاکہ کسی کو یہ شبہ کرنے کی گنجائش نہ ہو کہ حرف مصدریہ صرف مَا ہے.

تیسری بات (حروف تحضیض کے لغوی، اصطلاحی معنی اور تعداد حروف بامثال) کی تفصیل:

## پانچویں قسم: حروف تحضیض کا بیان

تحضیض کے لغوی معنی: برانگیختہ کرنا، ابھارنا.

اصطلاحی معنی:

اصطلاح میں حروف تحضیض وہ حروف ہیں جن کو مخاطب کی ملامت وندامت یا ترغیب وتحریص کے لیے جملوں کے شروع میں لائے جاتے ہیں. اگر ان کا مدخول فعل مضارع ہو تو یہ حروف ترغیب کے لیے اور فعل ماضی ہو تو ملامت کے لیے ہوں گے. ان کو حروف تندیم بھی کہتے ہیں.

تعداد ومثال: حروف تحضیض چار ہیں: (۱) أَلَّا (۲) هَلَّا (۳) لَوْلَا (۴) لَوْمَا.

أَلَا جیسے: أَلَا تحفظُ الدَّرسَ فتکُوْنَ فائِزًا. (تو اپنا سبق زبانی یاد کیوں نہیں کرتا تو کامیاب ہو جائے؟)

هَلَّا جیسے: هَلَّا تجتَهِدُ فتکُوْنَ فائِزًا.(تو محنت کیوں نہیں کرتا تاکہ تو پاس ہو جائے)

لَوْلَا جیسے: لَوْلَا تحفظُ القُرْآنَ فتکُوْنَ حَافِظًا.(تو قرآن کیوں یاد نہیں کرتا تاکہ تو حافظ بن جائے)

لَوْمَا جیسے: لَوْمَا تَتَعَلَّمُ فتکُوْنَ مُعَلِّمًا.(تو علم کیوں نہیں سیکھتا تاکہ تو معلم بن جائے)

ششم: حرف توقع وآں قَدْ است برائے تحقیق در ماضی وبرائے تقریب ماضی بحال۔ ودر مضارع برائے تقلیل. ہفتم: حروف استفہام وآں سہ است مَا وہمزہ (أَ) وهَلْ. ہشتم: حرف ردع وآں کَلَّا است بمعنی باز گردانیدن وبمعنی حقًّا نیز آمده است. چوں کَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ.

خلاصہ بحث یہاں تین چیزوں کا ذکر ہے (۱) حرف توقع کے لغوی واصطلاحی معنی، تعداد ومثال اور طریق استعمال کا بیان (۲) حرف استفہام کے لغوی واصطلاحی معنی، تعداد اور طریق استعمال ومثال (۳) حرف ردع کے لغوی واصطلاحی معنی تعداد، اور استعمال ومثال.

پہلی بات (حرف توقع کے لغوی واصطلاحی معنی، تعداد ومثال اور طریق استعمال) کی تفصیل:

## چھٹی قسم: حرف توقع کا بیان

توقع کے لغوی معنی: امید کرنا، توقع کرنا.

اصطلاحی معنی: اصطلاح میں حرف توقع وہ حرف ہے جس کے مدخول سے غالبا امید کے معنی مراد ہوتے ہیں.

تعداد ومثال: وہ ایک ہے یعنی قَدْ جیسے: قَدْ رَكِبَ الْأَمِيْرُ. (امید ہے کہ امیر سوار ہوا)

طریق استعمال:

یہ ہمیشہ فعل پر داخل ہوتا ہے۔

پس اگر فعل ماضی پر داخل ہو تو وہ تین معنی کا فائدہ دینے کے لیے آتا ہے۔

(۱) برائے توقع و تحقیق و تقریب: جیسے اگر مخاطب پہلے سے امیر کے سوار ہونے کا منتظر تھا اور اسے کہا گیا قَدْ رَكِبَ الْأَمِيْرُ (بے شک کہ امیر ابھی سوار ہو گیا) تو اس میں قَدْ توقع و تحقیق و تقریب کے لیے ہے یعنی ایک بات کو ثابت کرنے کے لیے اور یہ بتانے کے لیے کہ مخاطب کو جس چیز کا انتظار تھا وہ واقع ہو گئی، نیز وہ ابھی ابھی واقع ہوئی ہے۔

(۲) برائے تحقیق و تقریب: جیسے اگر مخاطب رکوب امیر کا منتظر نہیں تھا اور اسے کہا گیا" قَدْ رَكِبَ الْأَمِيْرُ" (بے شک کہ امیر ابھی سوار ہو گیا) تو اس میں قَدْ تحقیق اور تقریب کے لیے ہے۔

(۳) برائے تحقیق: جیسے کسی نے پوچھا: هَلْ قَامَ زَيْدٌ ؟ (کیا زید کھڑا ہوا؟) اس کے جواب میں کہا گیا: قَدْقَامَ زَيْدٌ (بے شک کہ زید کھڑا ہوا) اس میں قَدْ صرف تحقیق کے لیے ہے۔

اور فعل مضارع پر داخل ہو تو بھی وہ تین معنی کا فائدہ دینے کے لیے آتا ہے (بشرطیکہ فعل مضارع حروف ناصب و جازم اور سین و سوف سے خالی ہو)

(۱) برائے تحقیق. جیسے باری تعالی کا قول: ﴿ قَدْ يَعْلَمُ اللهُ الَّذِينَ يَتَسَلَّلُونَ مِنكُمْ لِوَاذًا﴾ [النور:٦٣] (بے شک کہ اللہ جانتا ہے ان لوگوں کو جو تم میں سے چپکے چپکے آڑے نکل جاتے ہیں) یہ آیت منافقین کے بارے میں ہے، اس میں قَدْ صرف تحقیق کے لیے ہے۔

(۲) برائے تحقیق و تکثیر. جیسے باری تعالی کا قول: ﴿ قَدْ نَرَىٰ تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ﴾ [البقرة:۱۴۴] (بے شک کہ ہم دیکھتے ہیں تمہارے چہرے کا آسمان کی طرف بار بار اٹھنا) اس میں قَدْ تحقیق کے ساتھ تکثیر (زیادتی) بیان کرنے کے لیے ہے۔

(٣) برائے تحقیق و تقلیل. جیسے: اَلْکَذُوْبُ قَدْ یَصْدُقُ (زیادہ جھوٹ بولنے والا آدمی کبھی کبھی سچ بولتا ہے) اس میں قد تحقیق کے علاوہ تقلیل (کمی) بیان کرنے کے لیے ہے.

## فائدۂ نافعہ

اس تفصیل سے واضح ہوا کہ قَدْ بہر حال تحقیق کا معنی دیتا ہے خواہ ماضی پر داخل ہو یا مضارع پر، فرق یہ ہے کہ ماضی پر تحقیق کے علاوہ کبھی توقع یا تقریب کے لیے آتا ہے. اور مضارع پر تحقیق کے علاوہ کبھی تکثیر یا تقلیل کے لیے آتا ہے. (موسوعۃ النحو والصرف: ص/٥٢٠)

دوسری بات (حرف استفہام کے لغوی اور اصطلاحی معنی، تعداد اور طریق استعمال و مثال) کی تفصیل:

## ساتویں قسم: حروف استفہام کا بیان

استفہام کے لغوی معنی: دریافت کرنا.

اصطلاحی معنی:

اصطلاح میں حروف استفہام وہ حروف ہیں جن کو کلام کے شروع میں لا کر متکلم مخاطب عالم سے امر مجہول معلوم کرتا ہے.

تعداد:

یہ حروف " نحو میر " میں تین ذکر کیے گئے ہیں: (١) مَا (٢) أَ (ہمزۂ مفتوحہ) (٣) ھَلْ.

(یہاں مَا کو ذکر کیا گیا وہ استفہام کے معنی دینے کی وجہ سے اگرچہ دوسری کتابوں میں اس کو ذکر نہیں کیا گیا وہ اسم ہونے کی بنا پر کیونکہ مائے استفہامیہ بہر حال اسم ہی ہوتا ہے حرف نہیں)

طریق استعمال:

" مَا " اکثر مفرد پر داخل ہوتا ہے۔ جیسے: مَا اسْمُکَ؟ (تیرا نام کیا ہے؟) خیال رہے کہ یہ "مَا" استفہامیہ - اسمیہ ہے حرفیہ نہیں، یہاں اس کا ذکر تغلیباً ہے. =

= أ (ہمزۂ مفتوحہ) اور هَلْ یہ دونوں جملہ پر داخل ہوتے ہیں. چاہے جملۂ اسمیہ ہو. جیسے: أَزَيْدٌ قَائِمٌ؟ / هَلْ زَيْدٌ كَاتِبٌ؟۔ چاہے جملۂ فعلیہ ہو. جیسے: أَقَامَ زَيْدٌ ؟ / هَلْ ذَهَبَ عَمْرٌو؟.

معلوم رہے کہ

هَلْ استفہام کے علاوہ "قَدْ" یعنی تحقیق کے معنی بھی دیتا ہے. جیسا کہ اللہ تعالی کا قول ہے:

﴿هَلْ أَتَى عَلَى الإِنْسَانِ حِينٌ مِنَ الدَّهْرِ﴾ [الإنسان:١]

تیسری بات (حرف ردع کے لغوی واصطلاحی معنی، تعداد، استعمال اور مثال) کی تفصیل:

## آٹھویں قسم: حرف ردع کا بیان

ردع کے لغوی معنی: جھڑکنا، روکنا.

اصطلاحی معنی:

اصطلاح میں حرف ردع وہ حرف ہے جس کے ذریعہ متکلم مخاطب کو مضمونِ سابق سے روکتا ہے اور جھڑکتا ہے.

تعداد:

حرف ردع ایک ہے اور وہ كَلَّا.

استعمال ومثال:

یہ دو معنی کے لیے آتا ہے.

(۱) مضمون سابق سے روکنے اور جھڑکنے کے لیے۔ جیسے: مثلا کسی نے کہا: زَيْدٌ يُبْغِضُكَ (زید تجھ سے دشمنی رکھتا ہے) تو آپ نے جواب میں کہا: كَلَّا (ہرگز نہیں) یعنی ایسا نہ کہو.

(۲) بعض اوقات كَلَّا مضمونِ جملہ کی تحقیق کے لیے حَقًّا کے معنی میں آتا ہے۔ جیسے باری تعالی کا قول: ﴿كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُونَ﴾ [التكاثر:٣] (بیشک تم کہ عنقریب جان لوگے)

نہم: تنوین وآں پنج است تمکن چوں زَیْدٌ وتنکیر چوں صَهٍ أَيْ اُسْكُتْ سُكُوْتًا مَّا فِيْ وَقْتٍ مَّا. اَمَّا صَهْ بغیر تنوین فَمَعْنَاهُ: اُسْكُتِ السُّكُوْتَ الْآنَ وعوض چوں يَوْمَئِذٍ ومقابلہ چوں مُسْلِمَاتٍ وترنم کہ در آخر ابیات باشد. شعر

أَقِلِّيْ اللَّوْمَ عَاذِلَ وَالْعِتَابَنْ - وَقُوْلِيْ إِنْ أَصَبْتُ لَقَدْ أَصَابَنْ. وتنوین ترنم در اسم وفعل وحرف رود. اما چہار اولین خاص است باسم.

## نویں قسم تنوین کا بیان

خلاصۂ بحث: یہاں تین اہم باتیں قابل یاد ہیں: (۱) تنوین کے لغوی اور اصطلاحی معنی مع فوائد قیود (۲) اقسام تنوین کی تعریف مع مثال و تطبیق اور کون کس میں داخل ہوتی ہے اس کی تعیین (۳) أَقِلِّيْ اللَّوْمَ... شعر کے قائل، محل استشہاد کی تعیین، ترجمہ و مطلب اور ترکیب.

**پہلی بات (تنوین کے لغوی اور اصطلاحی معنی مع فوائد قیود) کی تفصیل:**

تنوین کے لغوی معنی: تنوین از باب تفعیل بمعنی کسی کلمہ پر نون کا داخل کرنا.

اصطلاحی معنی:

اصطلاح میں تنوین اس نون ساکن کو کہتے ہیں جو کلمہ کے آخر میں دو زبر دو زیر دو پیش کو ادا کرنے سے بولنے میں آتی ہے اور لکھی نہیں جاتی ہے اور نہ ہی وہ فعل کی تاکید کے لیے آتی ہے۔ جیسے: زَیْدٌ کہ اس میں آخری حرف دال ہے جس پر دو پیش ہیں اور اس کو ادا کرنے سے جو نون ساکن پڑھا جاتا ہے (زیدُنْ) یہی نون- تنوین ہے.

فائدۂ نافعہ: کلام عرب میں لفظ "تنوین" کا استعمال نہیں ہوا علماء عربیت (صرف ونحو کے علماء) نے یہ لفظ استعمال کیا ہے، نون سے تنوین بنایا.

فوائد قیود : اب اس تعریف میں پہلی قید "لکھی نہیں جاتی ہے" سے لَدُنْ، لَمْ یَکُنْ کا نون نکل گیا.

اور دوسری قید "فعل کی تاکید کے لیے نہ آتی ہو" سے نون خفیفہ نکل گیا.

دوسری بات (اقسام تنوین کی تعریف مع مثال و تطبیق اور ان کی دخول کی تعیین) کی تفصیل:

## اقسامِ تنوین کا بیان

تنوین کی پانچ قسمیں ہیں : (۱) تنوین تمکن (۲) تنوین تنکیر (۳) تنوین عوض (۴) تنوین مقابلہ (۵) تنوین ترنم.

### ہر ایک کی تعریف، مثال و تطبیق:

(۱) تنوین تمکن کی تعریف:

تنوین تمکن وہ تنوین ہے جو اسمائے معربہ منصرفہ کے آخر میں کلمہ کو منصرف ظاہر کرنے کے لیے آتی ہے. اور اس کو تنوین صرف بھی کہتے ہیں جیسے: جَاءَنِيْ زَيْدٌ میں زَيْدٌ کی تنوین.

تطبیق: یہاں زَيْدٌ اسم کے آخر میں اس کو منصرف ظاہر کرنے کے لیے تنوین لائی گئی ہے.

(۲) تنوین تنکیر کی تعریف:

تنوین تنکیر وہ تنوین ہے جو اسمائے مبنیہ کے آخر میں اسم کو نکرہ پر دلالت کرنے کے لیے لاحق ہوتی ہے. جیسے: صَهٍ بمعنی کسی بھی وقت تو چپ رہا کر.

تطبیق: یہ اصل میں صَهْ اسم فعل بمعنی امر حاضر اور مبنی تھا یعنی بمعنی اُسْكُتْ اور یہ معرفہ تھا عربی میں مطلب تھا اُسْكُتِ السُّكُوْتَ الْآنَ (تو اس وقت چپ رہ) پس جب اس پر تنوین آئی تو اس نے اس کو نکرہ بنا دیا، اب صَهٍ کا عربی میں ترجمہ ہوا اُسْكُتْ سُكُوْتًا مَّا فِيْ وَقْتٍ مَّا (کسی بھی وقت تو چپ رہا کر) پہلی صورت میں وقت معین تھا اور دوسری صورت میں معین نہیں ہے. اور جیسے: مَهْ- مَهٍ، اِيْهْ- اِيْهٍ.

فائدۂ نافعہ: یہ تنوین تنکیر صرف ان اسمائے افعال میں آتی ہے جن کے متعلق اہل عرب سے مسموع ہے.

## أُسْکُتْ سُکُوْتًا مَّا فِيْ وَقْتٍ مَّا اور أُسْکُتِ السُّکُوْتَ الْآنَ کی (ترکیب:)

(١) أُسْکُتْ سُکُوْتًا مَّا فِيْ وَقْتٍ مَّا:

أُسْکُتْ فعل، ضمیر مستتر أَنْتَ فاعل، سُکُوْتًا موصوف مَا صفتیہ بمعنی أَيَّ سُکُوْتٍ صفت، موصوف مع صفت مفعول مطلق۔ فِيْ حرف جار، وَقْتٍ موصوف، مَا صفتیہ بمعنی أَيِّ وَقْتٍ صفت، موصوف مع صفت مجرور، جار با مجرور أُسْکُتْ فعل کے ساتھ متعلق ہے. فعل بافاعل و مفعول مطلق و متعلق جملہ فعلیہ انشائیہ.

(٢) أُسْکُتِ السُّکُوْتَ الْآنَ:

أُسْکُتْ فعل بافاعل، السُّکُوْتَ مفعول مطلق، الْآنَ مفعول فیہ ظرف زمان، فعل بافاعل و مفعول مطلق و مفعول فیہ جملہ فعلیہ انشائیہ.

(٣) تنوین عوض کی تعریف:

تنوین عوض وہ تنوین ہے جو مضاف الیہ محذوف کے عوض میں مضاف کے آخر میں لائی جاتی ہے.

جیسے: یَوْمَئِذٍ کی تنوین.

تطبیق: یَوْمَئِذٍ اصل میں یَوْمَ إِذْکَانَ کَذَا تھا، معنی جس دن ایسا ہوا، "یَوْمَ" مضاف ہے "إِذْ" کی طرف، پھر "إِذْ" مضاف ہے "کَانَ کَذَا" جملہ کی طرف۔ پس تخفیفا "إِذْ" کا مضاف الیہ "کَانَ کَذَا" جملہ کو حذف کر دیا، اور "إِذْ" جس کی اضافت "کَانَ کَذَا" کی طرف ہونے کی وجہ سے اضافت کے ذریعہ تام تھا اب وہ اضافت نہ رہنے کی وجہ سے ناقص ہو گیا، اس لیے اس کے مضاف الیہ کے عوض میں تنوین لائی گئی کیونکہ تنوین بھی اسم کو تام کر دیتی ہے پس "إِذْ" تام ہو گیا اور اس طرح یَوْمَئِذٍ ہو گیا، مضاف الیہ چونکہ مجرور ہوتا ہے اس لیے اس کے عوض میں آنے والی تنوین بھی جر کی تابع ہوئی. اور جیسے: حِیْنَئِذٍ، سَاعَتَئِذٍ، عَامَئِذٍ، وَقْتَئِذٍ. معلوم رہے کہ وہ تنوین عوض چاہے مفرد کے عوض میں ہو جیسے کُلٌّ یَمُوْتُ أَيْ کُلُّ إِنْسَانٍ یَمُوْتُ، چاہے جملہ کے عوض میں ہو جیسے وَأَنْتُمْ حِیْنَئِذٍ تَنْظُرُوْنَ میں حِیْنَئِذٍ وغیرہ.

(۴) تنوین مقابلہ کی تعریف:

تنوین مقابلہ وہ تنوین ہے جو جمع مذکر سالم کے نون کے مقابلہ میں جمع مؤنث سالم کے آخر میں آتی ہے۔ جیسے: مُسْلِمَاتٍ کی تنوین.

تطبیق: مُسْلِمَاتٍ (جمع مؤنث سالم) میں الف علامت جمع ہے جس طرح جمع مذکر سالم میں واؤ علامت جمع ہے. اور تاء علامت تانیث ہے، پس جمع مؤنث سالم میں ایسی کوئی چیز نہیں پائی گئی جو مُسْلِمُوْنَ مثلا جمع مذکر سالم کے نون کے بدلے میں ہو اس لیے جمع مؤنث سالم کو اس نون کے بدلے میں تنوین دی گئی، تو یہ ہے وہ تنوین جو جمع مذکر سالم کے نون کے مقابلہ میں آئی ہے.

(۵) تنوین ترنم کی تعریف: ترنم کا لغوی معنی : گانا.

اصطلاح میں تنوین ترنم وہ تنوین ہے جو اشعار یا مصرعوں کے آخر میں تزئین کلام اور تحسین صوت کے لیے بڑھائی جاتی ہے۔ جیسے جریر بن عطیہ تمیمی کا شعر:

| | | |
|---|---|---|
| أَقِلِّيْ اللَّوْمَ عَاذِلَ وَالْعِتَابَنْ | ۱ | وَقُوْلِيْ إِنْ أَصَبْتُ لَقَدْ أَصَابَنْ |

تطبیق: پہلے مصرعے میں اَلْعِتَابَنْ کے آخر میں اور دوسرے مصرعے میں أَصَابَنْ کے آخر میں خوش آوازی کے لیے تنوین لائی گئی ہے جو اصل میں اَلْعِتَابَ اور أَصَابَ تھے اور یہی تنوین ترنم ہے.

کون کس میں داخل ہوتی اس کی تعیین: معلوم رہے کہ تنوین کی پہلی چار قسمیں صرف اسم پر داخل ہوتی ہیں اس لیے وہ علامت اسم قرار پائیں اور آخری قسم یعنی تنوین ترنم اسم، فعل اور حرف سب پر آسکتی ہے بلکہ معرف باللام پر بھی آسکتی ہے اس لیے اس کو علامت اسم قرار نہیں دیا گیا جیسے: اَلْعِتَابَنْ میں، حالانکہ اسم پر الف ولام داخل ہونے کے وقت تنوین نہیں آسکتی ہے. (فعل پر) جیسے: أَصَابَنْ (جو اصل میں أَصَابَ) فعل ماضی ہے حالانکہ فعل پر کبھی تنوین نہیں آتی ہے. حرف پر آنے کی مثال قَدِنْ کی تنوین:

كقول النّابغة الذّبيانيّ: ؎ أَزِفَ التَّرَحُّلُ غَيْرَ أَنَّ رِكَابَنَا لَمَّا تَزُلْ بِرِحَالِنَا وَكَأَنْ قَدِنْ

تیسری بات (أَقِلِّي اللَّوْمَ... شعر کے قائل، محل استشہاد کی تعیین، ترجمہ ومطلب اور ترکیب) کی تفصیل:

(۱) شعر کا قائل: قبیلہ بنو تمیم کے شاعر جریر بن عطیہ تمیمی ہیں.

(۲) محل استشہاد: اس شعر میں محل استشہاد دو ہیں اَلْعِتَابَنْ اور أَصَابَنْ کہ ان دونوں کے آخر کی تنوین تنوین ترنم ہے.

(۳) شعر کا ترجمہ: اس شعر کے ترجمہ میں اختلاف ہے۔

ایک ترجمہ تو یہ ہے کہ اے ملامت گر عورت تو اپنی ملامت اور عتاب کو کم کر اور اگر میں اچھا کام کروں تو کہہ دے کہ بے شک اس نے اچھا کام کیا۔ (یہ اس وقت جب کہ عَاذِلُ کو علم نہ مان کر اسم فاعل مانیں یعنی ملامت کرنے والی، کہ اصل میں وہ یَا عَاذِلَةُ تھا حرف ندا یاء کو حذف کیا اور منادی کے آخر سے "ۃُ" کو گرا کر منادی کو مرخم کیا گیا)

اور دوسرا ترجمہ یہ ہے کہ اے عاذلہ! تو اپنی ملامت اور عتاب کو کم کر اور اگر میں اچھا کام کروں تو کہہ دے کہ بے شک اس نے اچھا کام کیا. (یہ اس وقت جب کہ عاذل کو محبوبہ کا نام مانیں کہ اصل میں وہ یَا عَاذِلَةُ تھا، یاء حرف ندا کو حذف کر دیا جو کہ جائز ہے اور اسی طرح منادی "عَاذِلَةُ" کے آخر سے ایک حرف "ۃُ" کو بھی حذف کر دیا یہ بھی جائز ہے اس کو ترخیم منادی کہتے ہیں)

(۴) شعر کا مطلب: مطلب یہ ہے کہ اے ملامت گر عورت یا اے عاذلہ! میرے معاملہ میں انصاف کر، پس ظنی بات نہ کر کے واقع کے مطابق میرے معاملہ کو لوگوں کے درمیان بیان کر.

(۵) شعر کی ترکیب: معلوم رہے کہ

(۱) شعر میں حذف اور تقدیم وتاخیر ہے.

(۲) چونکہ بصریین کے نزدیک شرط پر جزا کا تقدم جائز نہیں. اس لیے وَقُوْلِيْ جزا نہیں ہو سکے گی. بلکہ دال علی الجزاء ہو گا. اسی وجہ سے اس پر فاء جزائیہ نہیں لایا گیا. اور اس کے قرینہ سے إِنْ أَصَبْتُ کی جزا کو حذف کر دیا گیا. اور عبارت اس طرح ہو گی:

يَاعَاذِلَةُ أَقِلِّيْ اللَّوْمَ وَالْعِتَابَنْ وَقُوْلِيْ وَاللهِ لَقَدْ أَصَابَنْ إِنْ أَصَبْتُ فَقُوْلِيْ وَاللهِ لَقَدْ أَصَابَنْ

ترکیب:

یَا حرف ندا قائم مقام اَدْعُوْ فعل محذوف. اَدْعُوْ فعل، ضمیر أَنَا مستتر فاعل، عَاذِلَةُ منادی مفعول بہ. فعل بافاعل و مفعول بہ جملہ فعلیہ انشائیہ ندا. أَقِلِّيْ فعل، ضمیر بارز يْ فاعل، اللَّوْمَ وَالْعِتَابَ معطوف علیہ بامعطوف مفعول بہ. فعل بافاعل ومفعول بہ جملہ فعلیہ انشائیہ معطوف علیہا. وَ حرف عطف، قُوْلِيْ فعل بافاعل، وَاللهِ أُقْسِمُ کے ساتھ متعلق ہو کے جملہ فعلیہ انشائیہ قسم، لَقَدْ أَصَابَنْ فعل بافاعل جواب قسم، قسم باجواب قسم مقولہ مفعول بہ. فعل بافاعل و مقولہ مفعول بہ جملہ فعلیہ انشائیہ معطوفہ، معطوف علیہا بامعطوفہ جواب ندا. إِنْ حرف شرط، أَصَبْتُ فعل بافاعل جملہ فعلیہ شرط. فَقُوْلِيْ الخ بحسب سابق جزا، شرط مع جزا جملہ شرطیہ پھر جواب ندا. (عین البصیر: ص/۱۳۴)

کوفیین حضرات کی ترکیب:

ان کے نزدیک جزا شرط پر مقدم ہو سکتی ہے اس لیے قُوْلِيْ ...... جزا مقدم ہو گی اور عبارت اس طرح ہو گی: يَاعَاذِلَةُ أَقِلِّيْ اللَّوْمَ وَالْعِتَابَنْ وَقُوْلِيْ وَاللهِ لَقَدْ أَصَابَنْ إِنْ أَصَبْتُ.

ترکیب: یَا حرف ندا قائم مقام اَدْعُوْ فعل محذوف. اَدْعُوْ فعل، ضمیر أَنَا مستتر فاعل، عَاذِلَةُ منادی مفعول بہ. فعل بافاعل و مفعول بہ جملہ فعلیہ انشائیہ. أَقِلِّيْ فعل، ضمیر بارز يْ فاعل، اللَّوْمَ وَالْعِتَابَ معطوف علیہ بامعطوف مفعول بہ. فعل بافاعل ومفعول بہ جملہ فعلیہ انشائیہ معطوف علیہا. وَ حرف عطف، قُوْلِيْ فعل بافاعل، وَاللهِ أُقْسِمُ کے ساتھ متعلق ہو کے جملہ فعلیہ انشائیہ قسم، لَقَدْ أَصَابَنْ فعل بافاعل جواب قسم، قسم باجواب قسم مقولہ مفعول بہ. فعل بافاعل و مقولہ مفعول بہ جملہ فعلیہ ہو کے جزا مقدم، إِنْ حرف شرط، أَصَبْتُ فعل بافاعل جملہ فعلیہ شرط مؤخر، شرط مؤخر باجزا مقدم جملہ شرطیہ پھر معطوفہ، معطوف علیہا بامعطوفہ جواب ندا. (عین البصیر: ص/۱۳۴)

دہم: نون تاکید در آخر فعل مضارع ثقیلہ وخفیفہ. چوں اِضْرِبَنَّ، اِضْرِبَنْ. یازدہم: حروف زیادت وآں ہشت است إِنْ وأَنْ ومَا ولَا ومِنْ وکاف وبا ولام. چہار آخر در حروف جر یاد کردہ شد. دوازدہم: حروف شرط وآں دو است أَمَّا ولَوْ. أَمَّا برائے تفسیر وفا در جوابش لازم باشد کقولہ تعالیٰ: ﴿فَمِنْهُمْ شَقِيٌّ وَسَعِيدٌ. فَأَمَّا الَّذِينَ شَقُوا فَفِي النَّارِ .... وَأَمَّا الَّذِينَ سُعِدُوا فَفِي الْجَنَّةِ﴾ ولَوْ برائے انتفائے ثانی بسبب انتفائے اول. چوں ﴿لَوْ كَانَ فِيهِمَا آلِهَةٌ إِلَّا اللهُ لَفَسَدَتَا﴾

یہاں تین باتیں قابل یاد ہیں: (۱) نون تاکید اور حرف زیادت کے تعارف، تعداد ومثال (۲) حروف شرط کا تعارف، تعداد اور طریق استعمال بامثال (۳) مثالوں کی ترکیب.

پہلی بات (نون تاکید اور حرف زیادت کے تعارف، تعداد ومثال) کی تفصیل:

## دسویں قسم: نون تاکید کا بیان

نون تاکید کا تعارف:

نون تاکید وہ نون ہے جو تاکید کے معنی دیتا ہے اور مضارع یا ان جگہوں میں داخل ہوتا ہے جن میں طلب کے معنی ہوں جیسے: اِضْرِبَنَّ، اِضْرِبَنْ. اور اس کی دو قسمیں ہیں: (۱) ثقیلہ: یہ مشدد ہوتا ہے. جیسے: اِضْرِبَنَّ. (۲) خفیفہ: یہ ساکن ہوتا ہے. جیسے: اِضْرِبَنْ.

فائدۂ نافعہ: مصنف نحو میر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا "در آخر فعل مضارع" یعنی نون تاکید فعل مضارع کے آخر میں آتا ہے، حالانکہ مثالیں امر کی پیش کی ہیں لہذا یہ مثالیں ممثل لہ کی مطابق نہیں؟

تو اس کا جواب یہ ہے کہ یہاں فعل مضارع سے مراد فعل مستقبل ہے جو آنے والے زمانہ پر دلالت کرتا ہو خواہ طلب پر دلالت کرے. جیسے: اِضْرِبَنْ، لَاتَضْرِبَنَّ. یا طلب پر دلالت نہ کرے.. جیسے: لَيَضْرِبَنَّ، لَيَضْرِبَنْ.

## گیارہویں قسم: حروف زیادت کا بیان

**حروف زیادت کا تعارف:**

حروف زیادت وہ حروف ہیں جو کلام میں زائد ہوتے ہیں نہ لفظی عمل کرتے ہیں اور نہ معنوی، یعنی ان کو کلام سے حذف کر دیا جائے تو نہ لفظی خلل واقع ہو اور نہ معنوی، البتہ ان کی موجودگی میں بہت فائدے حاصل ہوتے ہیں مثلاً ان سے الفاظ کی تزئین و تحسین ہوتی ہے اور اوزان شعر کی استقامت ہوتی ہے وغیرہ.

**تعداد و مثال:** وہ آٹھ ہیں.

(۱) إِنْ جیسے: مَا إِنْ رَأَيْتُ زَيْدًا. (۲) أَنْ جیسے: فَلَمَّا أَنْ جَاءَ الْبَشِيْرُ.

(۳) مَا جیسے: إِمَّا تَرَيِنَّ مِنَ الْبَشَرِ أَحَدًا. (۴) لَا جیسے: لَا أُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ.

(۵) مِنْ جیسے: وَكَمْ مِنْ مَلَكٍ فِي السَّمٰوَاتِ. (۶) کاف جیسے: لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ.

(۷) با جیسے: وَلَا تُلْقُوْا بِأَيْدِيْكُمْ. (۸) لام جیسے: رَدِفَ لَكُمْ.

**معلوم رہے**

کہ آخری چار حروف کو حروف غیر عاملہ کی قسم (حروف زیادت) میں بیان کرنا یہ مصنف رحمۃ اللہ علیہ کی طرف سے تسامح ہے کیونکہ یہ حروف عامل ہیں، یا یہ کہا جائے گا کہ مصنف رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک غیر عامل سے مراد وہ ہے جو دو عملوں میں سے ایک عمل نہ کرتا ہو لفظی یا معنوی، چونکہ یہ چار حروف لفظی عمل تو کرتے ہیں مگر معنوی عمل نہیں کرتے اس لیے ان کو حروف غیر عاملہ میں بیان کیا۔ اور پہلے جو حروف غیر عاملہ بیان ہوئے ہیں وہ لفظی عمل نہیں کرتے مگر معنوی عمل کرتے ہیں. (در بے نظیر: ص ۳۳۰)

**دوسری بات (حروف شرط کا تعارف، تعداد اور طریق استعمال بامثال) کی تفصیل:**

## بارہویں قسم: حروف شرط کا بیان

**حروف شرط کا تعارف:** حروف شرط وہ حروف ہیں جو شرط کے معنی سمجھانے کے لیے آتے ہیں.

**تعداد:** وہ دو ہیں (۱) أَمَّا (۲) لَوْ.

طریق استعمال:

(۱) أَمَّا یہ کلام مجمل کی تفسیر یعنی یہ اجمال کے بعد تفسیر بیان کرنے کے لیے آتا ہے، اور اس کے جواب میں فا کا لانا واجب ہے۔ جیسے باری تعالی کا قول: ﴿فَمِنۡهُمۡ شَقِيٌّ وَسَعِيدٌ. فَأَمَّا الَّذِينَ شَقُوا فَفِي النَّارِ. وَأَمَّا الَّذِينَ سُعِدُوا فَفِي الجَنَّةِ﴾ [هود:١٠٨] پس مذکورہ کلام فَمِنۡهُمۡ شَقِيٌّ وَسَعِيدٌ (ان میں سے کچھ بدبخت ہیں اور کچھ نیک بخت) میں اجمال ہے کہ ان کا حکم (انجام) کیا ہے۔ لہذا اس کی تفسیر کرنے کے لیے أَمَّا آیا اور أَمَّا سے اس کی تفسیر بیان کر دیا: فَأَمَّا الَّذِينَ شَقُوا فَفِي النَّارِ .... وَأَمَّا الَّذِينَ سُعِدُوا فَفِي الجَنَّةِ (بہر حال جو لوگ بدبخت ہیں وہ جہنم میں ہوں گے اور جو لوگ نیک بخت ہیں وہ جنت میں ہونگے) پس أَمَّا نے پہلے جملے کے اجمال کی تفسیر کر دی اور فَفِي النَّارِ، فَفِي الجَنَّةِ میں فَاء آیا ہے جو أَمَّا کے جواب ہیں.

(نوٹ) بعض اوقات أَمَّا استیناف کے لیے آتا ہے پس اس کے پہلے کوئی اجمال نہیں ہوتا. مثلا: ابتدائے کلام میں آنے والا أَمَّا جیسے نحو میر کے شروع میں فرمایا تھا: أَمَّا بَعۡدُ.

(۲) لَوۡ یہ "لَوۡ" دو جملوں پر آتا ہے جن میں پہلا شرط اور دوسرا جزا ہوتا ہے۔ اور یہ "لَوۡ" اول یعنی شرط منتفی ہونے کی وجہ سے دوم یعنی جزا منتفی ہونے پر دلالت کرتا ہے۔ خلاصہ کلام "لَوۡ" اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ نہ شرط پائی جارہی ہے اور نہ جزا۔ جیسے باری تعالی کا قول: ﴿لَوۡ كَانَ فِيهِمَا آلِهَةٌ إِلَّا اللهُ لَفَسَدَتَا﴾ [الأنبياء:٢٢] (اگر آسمان وزمین میں اللہ کے علاوہ (اثر کرنے والے) چند معبود ہوتے تو یقینا یہ آسمان وزمین تباہ ہو جاتے)

پس یہاں "لَوۡ" اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ پہلے جملے (یعنی كَانَ فِيهِمَا آلِهَةٌ إِلَّا اللهُ) کا حکم منتفی ہونے کی وجہ سے دوسرے جملے (لَفَسَدَتَا) کا حکم بھی منتفی ہو گئی. یعنی نہ زمین وآسمان میں فساد ہے اور نہ ان میں اثر کرنے والے متعدد معبود ہیں.

معلوم رہے کہ "إِنْ" بھی اگرچہ حروف شرط میں سے ہے لیکن وہ عامل ہے یعنی وہ معنوی عمل کے ساتھ لفظی عمل بھی کرتا ہے اور یہاں چونکہ حروف غیر عامل کا بیان ہے اس لیے " إِنْ" کو حروف شرط میں شمار نہیں کیا گیا. پس یہ بات واضح ہوگئی کہ حروف شرط تین ہیں: (۱) أَمَّا (۲) لَوْ (۳) إِنْ.

## کل حروف شرط کے معنیٔ موضوع لہ کا بیان

اب تینوں کے معنیٔ موضوع لہ یہ نکلے کہ

(۱) أَمَّا: یہ کلام مجمل کی تفسیر یعنی یہ اجمال کے بعد تفسیر بیان کرنے کے لیے آتا ہے جیسے باری تعالی کا قول: ﴿ فَمِنْهُمْ شَقِيٌّ وَسَعِيدٌ. فَأَمَّا الَّذِينَ شَقُوا فَفِي النَّارِ .... وَأَمَّا الَّذِينَ سُعِدُوا فَفِي الجَنَّةِ ﴾ [هود:۱۰۸]

(۲) "لَوْ" یہ اول یعنی شرط منتفی ہونے کی وجہ سے دوم یعنی جزا منتفی ہونے پر دلالت کرتا ہے.

جیسے باری تعالی کا قول: ﴿ لَوْ كَانَ فِيهِمَا آلِهَةٌ إِلَّا اللهُ لَفَسَدَتَا ﴾ [الأنبياء:۲۲] .

(۳) إِن : یہ فعل ماضی پر داخل ہونے کی صورت میں اس کو مستقبل کے معنی میں کر دیتا ہے۔ اور فعل مضارع میں داخل ہو کر اس کو زمانۂ حال سے خالی کر کے مستقبل کے لیے خاص کر دیتا ہے۔ جیسے: إِنْ ضَرَبْتَ ضَرَبْتُ ، إِنْ تَضْرِبْ أَضْرِبْ.

تیسری بات (مثالوں کی ترکیب) کی تفصیل:

## آیات کریمہ کی ترکیب:

(۱) فَمِنْهُمْ شَقِيٌّ وَسَعِيدٌ. فَأَمَّا الَّذِينَ شَقُوا فَفِي النَّارِ . وَأَمَّا الَّذِينَ سُعِدُوا فَفِي الجَنَّةِ

مِنْهُمْ جار و مجرور ثَابِتَانِ شبہ فعل کے ساتھ متعلق ہو کے خبر مقدم، شَقِيٌّ وَسَعِيدٌ معطوف علیہ با معطوف مبتدا مؤخر. پھر جملۂ اسمیہ.

یا مِنْ بمعنی بَعْضُ اسم، اور مِنهُمْ بمعنی بَعْضُهُمْ مضاف مع مضاف الیہ مبتدا. شَقِيٌّ وَسَعِيدٌ خبر. مبتدا مع خبر جملہ اسمیہ. یا مِنْهُمْ ظرف، شَقِيٌّ وَسَعِيدٌ فاعل ظرف، پھر جملہ ظرفیہ.

فَأَمَّا الَّذِينَ .... ترکیبی عبارت اس طرح ہے:

مَهْمَا يَكُنْ مِنْ شَيْءٍ فَالَّذِيْنَ شَقُوْا فِي النَّارِ، وَمَهْمَا يَكُنْ مِنْ شَيْءٍ فَالَّذِيْنَ سُعِدُوْا فِي الْجَنَّةِ.

مَهْمَا اسم شرط مبتدا، يَكُنْ فعل تام، ضمیر مستتر ھو ذوالحال، مِنْ شَيْءٍ كَائِنًا کے ساتھ متعلق ہو کے حال، ذوالحال مع حال فاعل، فعل بافاعل جملہ فعلیہ ہو کے شرط، فَـاء فائے جزائیہ، اَلَّذِيْنَ اسم موصول، شَقُوْا فعل بافاعل جملہ فعلیہ ہو کے صلہ، موصول مع صلہ مبتدا، فِي النَّارِ جار و مجرور دَاخِلُوْنَ شبہ فعل کے ساتھ متعلق ہو کر خبر. مبتدا مع خبر جملہ اسمیہ ہو کے جزا، شرط باجزا جملہ شرطیہ. وعَلَى هٰذَا الْقِيَاسْ: وَمَهْمَا يَكُنْ مِنْ شَيْءٍ فَالَّذِيْنَ سُعِدُوْا فِي الْجَنَّةِ.

(۲) لَوْ كَانَ فِيهِمَا آلِهَةٌ إِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا. (اگر زمین و آسمان میں اللہ تعالی کے مغایر آلہہ ہوتے تو وہ دونوں تباہ ہو جاتے)

لَوْ حرف امتناع، كَانَ فعل ناقص، فِيهِمَا مَوْجُوْدَةً شبہ فعل کے ساتھ متعلق ہو کر خبر ناقص مقدم، آلِهَةٌ موصوف، إِلَّا اللّٰهُ بمعنی غَيْرُ اللّٰهِ صفت، موصوف مع صفت اسم ناقص مؤخر. فعل ناقص مع اسم و خبر جملہ فعلیہ ہو کر شرط، لَ لام جوابیہ، فَسَدَتَا فعل بافاعل جملہ فعلیہ جواب. شرط مع جواب جملہ شرطیہ.

---

......(ص/۳۶۸ کا مابقیہ) حاملہ عورت کو وضع حمل کے بعد سنگسار کیا جائے گا۔ چنانچہ آپؓ نے مذکورہ حکم سے رجوع کر کے فرمایا (لَوْلَا عَلِيٌّ لَهَلَكَ عُمَرُ) علی رضی اللہ عنہ کی وجہ سے عمر رضی اللہ عنہ ہلاک نہ ہوا یعنی علی رضی اللہ عنہ کی یاددہانی نے دینی ہلاکت سے عمر رضی اللہ عنہ کو بچالیا. اس سے معلوم ہوا خلاف شرح حکم دینا دینی ہلاکت ہے۔ (البشیر: ص/۳۴۳). ایسا ہی عمر رضی اللہ عنہ کا دوسرا ایک قول ہے: لَوْلَا مُعَاذٌ لَهَلَكَ عُمَرُ. (تفصیلی واقعہ: حاشیہ شرح وقایہ: ج/۲، ص/۱۴۵ میں ہے)

سیز دہم: لَوْلَا. واو موضوع است برائے انتفائے ثانی بسبب وجود اول. چوں لَوْلَا عَلِيٌّ لَهَلَکَ عُمَرُ. چہاردہم: لام مفتوحہ برائے تاکید چوں لَزَيْدٌ أَفْضَلُ مِنْ عَمْرٍو. پانزدہم: مَا بمعنی مَادَامَ چوں أَقُوْمُ مَا جَلَسَ الْأَمِيْرُ. شانزدہم: حروف عطف وآں دہ ست: واو وفا وثُمَّ وحَتّٰى وإِمَّا وأَوْ و أَمْ ولَا وبَلْ ولٰكِنْ.

یہاں تین باتیں قابل ذکر ہے: (۱) " لَوْلَا" کا معنیٰ موضوع لہ، مثال اور تطبیق وترکیب (۲) لام مفتوحہ کا معنیٰ موضوع لہ اور مثال، "مَا" بمعنی مَادَامَ کی مثال وترکیب (۳) حروف عطف کے معنی، تعداد اور مثال.

پہلی بات (" لَوْلَا" کا معنیٰ موضوع لہ، مثال اور تطبیق وترکیب) کی تفصیل:

## تیرہویں قسم: ''لَوْلَا'' کا بیان

''لَوْلَا'' کا معنیٰ موضوع لہ: ''لَوْلَا'' کا معنیٰ موضوع لہ یہ ہے کہ ''لَوْلَا'' کو اس بات پر دلالت کرنے کے لیے وضع کیا گیا کہ پہلے جملہ کا مضمون موجود ہونے کی وجہ سے دوسرے جملہ کا مضمون منتفی ہے.

مثال: لَوْلَا عَلِيٌّ لَهَلَکَ عُمَرُ (اگر علی رضی اللہ عنہ نہ ہوتے تو عمر رضی اللہ عنہ ہلاک ہوجاتے) کہ یہاں پہلے جملہ کا مضمون "وجود علی" کا موجود ہونے کی وجہ سے دوسرے جملہ کا مضمون "ہلاکت عمر" منتفی ہوگئی، یعنی عمر رضی اللہ عنہ کی ہلاکت اس لیے نہیں پائی گئی کہ علی رضی اللہ عنہ موجود تھے.

اور جیسا کہ لَوْلَا حُبُّ الْعِلْمِ لَمْ أَغْتَرِبْ (أي لَمْ أَتْرُكِ الْوَطَنَ)، وَلَوْلَا كَرَمُ أَخْلَاقِكَ مَا عَلَوْتَ.

لَوْلَا عَلِيٌّ لَهَلَکَ عُمَرُ - کا شان ورود: یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے، جس کی تفصیل یہ ہے کہ ایک حاملہ عورت سے زنا صادر ہوا، بعد ثبوت شرعی آپؓ نے اس کو سنگسار کرنے کا حکم دے دیا، تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یاد دلایا کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ .... (باقی ص/۳۶۷ میں)

**لَوْلَا عَلِيٌّ لَهَلَکَ عُمَرُ کی تراکیب:** (دو ترکیبیں ہو سکتی ہیں)

(۱) لَوْلَا حرف امتناع، عَلِيٌّ مبتدا، مَوْجُوْدٌ محذوف اس کی خبر. مبتدا و خبر سے جملہ اسمیہ ہو کر شرط۔ لَ لام جوابیہ، هَلَکَ عُمَرُ فعل با فاعل جملہ فعلیہ جواب. شرط مع جواب جملہ شرطیہ. یہ ترکیب ائمہ بصریین کے مذہب کی مطابق ہے.

(۲) لَوْلَا حرف امتناع، وُجِدَ فعل محذوف، عَلِيٌّ اس کا نائب فاعل، فعل با نائب فاعل جملہ فعلیہ شرط۔ هَلَکَ عُمَرُ فعل با فاعل جملہ فعلیہ جواب. شرط مع جواب جملہ شرطیہ. یہ ترکیب ائمہ کوفیین کے مذہب کی مطابق ہے.

(فائدہ) خیال رہے کہ نحوی حضرات "لَوْلَا" کے بعد آنے والے دوسرے جملہ کو "جواب لَوْلَا" کہتے ہیں، جزا نہیں کہتے ہیں کیونکہ یہ حرف شرط نہیں ہے.

**دوسری بات** (لام مفتوحہ کا معنیٰ موضوع لہ اور مثال، "مَا" بمعنیٰ مَادَامَ کی مثال و ترکیب) کی **تفصیل:**

## چودھویں قسم: "لام مفتوحہ" کا بیان

"لام مفتوحہ" تاکید کے معنی دیتا ہے. جیسے لَزَيْدٌ أَفْضَلُ مِنْ عَمْرٍو (تحقیق کہ زید عمرو سے افضل ہے)

**ترکیب:**

لَ۔ لام مفتوحہ برائے تاکید، زَيْدٌ مبتدا، أَفْضَلُ شبہ فعل، مِنْ عَمْرٍو اس کے ساتھ متعلق، شبہ فعل با متعلق خبر، مبتدا با خبر جملہ اسمیہ.

## فائدہ نافعہ:

اس کے تین نام ہیں (۱) لام مفتوحہ (۲) لام تاکید (۳) لام ابتدائیہ، یہ "لام تاکید" اسم اور فعل دونوں پر داخل ہوتا ہے، اسم کی مثال: لَزَيْدٌ أَفْضَلُ مِنْ عَمْرٍو. فعل کی مثال باری تعالی کا قول: ﴿ وَإِنَّ رَبَّكَ لَيَحْكُمُ بَيْنَهُمْ........ ﴾ [النحل:۱۲۴].

## پندرھویں قسم: "مَا بمعنی مَادَامَ" کا بیان

مَا بمعنی مَادَامَ جیسے: أَقُوْمُ مَا جَلَسَ الْأَمِيْرُ (میں کھڑا رہوں گا جب تک امیر بیٹھا ہے)

ترکیب:

أَقُوْمُ فعل بافاعل، مَا مصدریہ، جَلَسَ الْأَمِيْرُ جملہ فعلیہ بتاویل مصدر مضاف الیہ ہوا مُدَّةَ یا زَمَانَ مضاف محذوف کا. مضاف مع مضاف الیہ مفعول فیہ، فعل بافاعل و مفعول فیہ جملہ فعلیہ خبریہ.

(نوٹ)

(۱) جاننا چاہئے کہ مَا بمعنی مَادَامَ دراصل مَا مصدریہ ہے جو اپنے مدخول کو مصدر بنادیتا ہے اور چونکہ مصادر کے پہلے اسمائے زمان کا حذف بہت مشہور اور کثیر ہے اس وجہ سے مَادَامَ کے پہلے ایک اسم زمان مقدر ہوگا جو ماقبل کا مفعول فیہ ہوگا.

(۲) اولا "مَا" کی دو قسمیں ہیں (۱) "مَا" اسمیہ (۲) "مَا" حرفیہ. پھر "مَا" اسمیہ کی تین قسمیں ہیں (۱) ماموصولہ (۲) ماموصوفہ (۳) ماشرطیہ. اور اسی طرح ماحرفیہ کی بھی تین قسمیں ہیں (۱) مانافیہ (۲) ماکافہ (۳) مابمعنی مادام. اور یہاں ما کی پہلی تقسیم کے مطابق ماحرفیہ ہے پھر ماحرفیہ کی تیسری قسم مابمعنی مادام ہے.

تیسری بات (حروف عطف کے معنی، تعداد اور مثال) کی تفصیل:

## سولہویں قسم: "حروف عطف" کا بیان

عطف کے لغوی معنی: ایک چیز کو دوسری چیز کی طرف مائل کرنا.

اصطلاحی معنی:

اصطلاح میں حروف عطف وہ حروف ہیں جن کے ذریعہ دو اسم یا دو کلمہ کو ایک کے حکم میں کیا جاتا ہے. (یہ حروف اپنے مابعد کو ماقبل سے لفظی و معنوی دونوں حکموں میں جمع کر دیتا ہے)

تعداد: وہ حروف دس ہیں.

جیسا کہ کسی شاعر نے خوب بیان کیا:

| | | |
|---|---|---|
| دہ حروف عطف مشہور اند یعنی واؤ وفا | ا | ثُمَّ ،حَتّٰی، أَوْ وإِمَّا،أَمْ وبَلْ ،لٰكِنْ ولَا |

## حروف عطف مع معنی ومثال

| شمار | حروف عطف | معنی | مثال |
|---|---|---|---|
| ا | واوٌ | اور | جَاءَنِي زَيْدٌ وَعَمْرٌو |
| ۲ | فا | پس | قَامَ زَيْدٌ فَعَمْرٌو |
| ۳ | ثُمَّ | پھر | دَخَلَ بَكْرٌ ثُمَّ خَالِدٌ |
| ۴ | حَتّٰى | یہاں تک کہ | قَدِمَ الْحَاجُّ حَتَّى الْمُشَاةُ |
| ۵ | إِمَّا | یا | هٰذَا الْعَدَدُ إِمَّا زَوْجٌ أَوْ فَرْدٌ |
| ۶ | أَوْ | یا | يَذْهَبُ زَيْدٌ أَوْ عَمْرٌو |
| ۷ | أَمْ | یا | أَرَجُلٌ عِنْدَكَ أَمْ اِمْرَأَةٌ |
| ۸ | لَا | نہیں | جَاءَنِي زَيْدٌ لَا عَمْرٌو |
| ۹ | بَلْ | بلکہ | مَاجَاءَنِي زَيْدٌ بَلْ بَكْرٌ |
| ۱۰ | لٰكِنْ | لیکن | جَاءَنِي زَيْدٌ لٰكِنْ عَمْرٌو مَا جَاءَ |

## ذیل کی مثالوں میں حروف غیر عاملہ کی نشاندہی کر کے اس کی قسمیں بتاؤ

قُلْ إِي وَرَبِّي إِنَّهُ لَحَقٌّ، لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ ، فَلَمَّا أَنْ جَاءَ الْبَشِيرُ ، إِنَّ النَّفْسَ لَأَمَّارَةٌ ، وَلَوْلَا نِعْمَةُ رَبِّي لَكُنْتُ مِنَ الْمُحْضَرِينَ، وَلَوْ تَوَاعَدْتُمْ لَاخْتَلَفْتُمْ فِي الْمِيعَادِ وَلٰكِنْ لِيَقْضِيَ اللهُ أَمْرًا كَانَ مَفْعُولًا، أَزَيْدٌ عِنْدَكَ أَمْ عَمْرٌو، لَزَيْدٌ أَشْعَرُ مِنْ خَالِدٍ، لَوْلَا زَيْدٌ لَذَهَبَ رَاشِدٌ، لَوْكَانَ زَيْدٌ فِي الدَّارِ لَأَكَلَ، هَلَّا تُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللهِ، اِضْرِبْ مَاقَامَ زَيْدٌ، أَلَا تَتَعَلَّمُ الْقُرْآنَ وَالْحَدِيثَ، كَلَّا..لَا تُصَاحِبِ الْأَشْرَارَ،أَمْ يَقُولُونَ افْتَرَاهُ. فَتَحْتُ الْبَابَ وَحِينَئِذٍ رَأَيْتُ خَالِدًا أَمَامَ الْبَابِ وَاقِفًا. مُؤْمِنَاتٌ خَيْرٌ مِنْ مُشْرِكَاتٍ. صَهٍ فَقَدْ جَاءَ الْأُسْتَاذُ. فَأَوْحَيْنَا إِلَيْهِ أَنِ اصْنَعِ الْفُلْكَ.

## بحث مستثنیٰ

### چوں بحث مستثنیٰ در کتاب نحو میر نبود برائے فائدۂ طلاب افزودہ شد

بدانکہ مستثنیٰ لفظی است کہ مذکور باشد بعد إِلَّا واخوات آں یعنی غَيْرُ، سِوٰی، سِوَاءَ، حَاشَا، خَلَا، عَدَا، مَاخَلَا، مَاعَدَا، لَيْسَ، لَايَكُوْنُ تا ظاہر گردد کہ منسوب نیست بسوئے مستثنیٰ آنچہ نسبت کردہ شدہ است بسوئے ماقبل وے. وآں بر دو قسم است: متصل و منقطع. متصل آنست کہ خارج کردہ شود از متعدد بلفظ إِلَّا واخوات وے. مثل جَاءَنِيْ الْقَوْمُ إِلَّا زَيْدًا پس زید کہ در قوم داخل بود از حکم مجئ خارج کردہ شد. و منقطع آں باشد کہ مذکور شود بعد إِلَّا واخوات وے وخارج کردہ نشود از متعدد بسبب آنکہ مستثنیٰ داخل نباشد در مستثنیٰ منہ مثل جَاءَنِيْ الْقَوْمُ إِلَّا حِمَارًا کہ حمار در قوم داخل نبود.

### مستثنیٰ کا بیان

یہاں تین باتوں کا ذکر ہے: (۱) مستثنیٰ اور استثنا کے لغوی واصطلاحی معنی اور مثال کی روشنی میں ان کی وضاحت پھر کلمات استثنائیہ کا ذکر (۲) مستثنیٰ کی اقسام کا بیان (۳) مستثنیٰ کے پیش نظر کلام کی اقسام کا ذکر باوضاحت.

**پہلی بات** (مستثنیٰ اور استثنا کے لغوی واصطلاحی معنی اور مثال میں وضاحت پھر کلمات استثنائیہ) کی تفصیل:

**فائدۂ نافعہ:**

معلوم رہے کہ مستثنیٰ کی بحث "نحو میر" میں نہ تھی، طلباء کے فائدہ کے لیے اس کا اضافہ کیا گیا ہے. اور اضافہ کرنے والا ان کا بعض شاگرد ہے. تَغَمَّدَهُمَا اللّٰهُ بِرَحْمَتِهٖ.

## مستثنیٰ کے معنیٰ

مستثنیٰ کے لغوی معنیٰ: جدا کیا ہوا، سابق حکم سے خارج کیا ہوا.

اصطلاحی معنیٰ: مستثنیٰ وہ لفظ ہے جس کو اِلَّا یا اس کی طرح دیگر کلمات استثنائیہ یعنی غَیْرُ، سِوٰی، سِوَاءَ، حَاشَا، خَلَا، عَدَا، مَاخَلَا، مَاعَدَا، لَیْسَ اور لَایَکُوْنُ کے بعد اس لیے ذکر کیا جائے تا کہ یہ بات ظاہر ہو جائے کہ اس (مستثنیٰ) کی طرف وہ حکم منسوب نہیں جو اس کے پہلے والے لفظ (مستثنیٰ منہ) کی طرف منسوب ہے.

مستثنیٰ منہ کی تعریف: مستثنیٰ منہ وہ اسم ہے جس کے حکم سے اِلَّا یا کسی دوسرے کلمات استثنائیہ کے ذریعہ مستثنیٰ کو خارج کیا جائے.

## استثنا کے معنیٰ

استثنا کے لغوی معنیٰ: (یہ "ثَنَاهُ عَنِ الْأَمْرِ يَثْنِيهِ إِذَا صَرَفَهُ عَنْهُ" سے مشتق ہے) جدا کرنا، حکم سابق سے خارج کرنا.

اصطلاحی معنیٰ: استثنا کہتے ہیں کسی لفظ کو اِلَّا یا اس کی طرح دیگر کلمات استثنائیہ یعنی غَیْرُ، سِوٰی، سِوَاءَ، حَاشَا، خَلَا، عَدَا، مَاخَلَا، مَاعَدَا، لَیْسَ اور لَایَکُوْنُ کے بعد ذکر کر کے ماقبل کے حکم سے جدا کرنا. (معلوم رہے کہ کلمات استثنائیہ کے ماقبل کو "مستثنیٰ منہ" اور مابعد کو "مستثنیٰ" کہتے ہیں)

مثال و تطبیق: جَاءَنِي الْقَوْمُ إِلَّا زَيْدًا اس مثال میں الْقَوْمُ مستثنیٰ منہ، اِلَّا حرف استثنا، زَيْدًا مستثنیٰ، زید کو آنے کے حکم سے جدا کرنا استثنا ہے. اور جیسا کہ: جَاءَ التَّلَامِيذُ إِلَّا عَلِيًّا.

کلمات استثنائیہ یہ ہیں: (یہاں گیارہ کلمات استثنائیہ کا ذکر ہے)

اِلَّا، غَیْرُ، سِوٰی، سِوَاءَ، حَاشَا، خَلَا، عَدَا، مَاخَلَا، مَاعَدَا، لَیْسَ، لَایَکُوْنُ.

دوسری بات (مستثنیٰ کی اقسام کا بیان):

معلوم رہے کہ مستثنیٰ کی دو تقسیمات ہیں: (۱) مستثنیٰ۔ مستثنیٰ منہ کے حکم میں داخل ہونے یا نہ ہونے کے اعتبار سے (۲) کلام میں مستثنیٰ منہ مذکور ہونے یا نہ ہونے کے اعتبار سے.

## پہلی تقسیم:

مستثنیٰ۔ مستثنیٰ منہ کے حکم میں داخل ہونے یا نہ ہونے کے اعتبار سے مستثنیٰ کی دو قسمیں ہیں: (۱) **مستثنیٰ متصل** (۲) **مستثنیٰ منقطع**.

### مستثنیٰ متصل کی تعریف:

مستثنیٰ متصل وہ مستثنیٰ ہے جس کو **إِلَّا** یا اس کے اخوات کے ذریعہ متعدد کے حکم سے خارج کر دیا جائے متعدد میں داخل رہنے کی وجہ سے. جیسے: **جَاءَنِيْ الْقَوْمُ إِلَّا زَيْدًا** (میرے پاس قوم آئی مگر زید نہیں آیا) اس مثال میں **زَيْدًا** مستثنیٰ متصل ہے کہ یہ قوم میں داخل ہے چونکہ یہ قوم کا ایک فرد ہے پس جب قوم کی طرف مجیئت کی نسبت کی گئی تو زید کی طرف بھی اس کی نسبت کی گئی اور **إِلَّا** کے ذریعہ اسے حکم مجئیت سے خارج کر دیا گیا. اور جیسا کہ: **جَاءَ الْمُسَافِرُوْنَ إِلَّا سَعِيْدًا. جَاءَ الطُّلَّابُ إِلَّا خَالِدًا.**

### مستثنیٰ منقطع کی تعریف:

مستثنیٰ منقطع وہ مستثنیٰ ہے جو **إِلَّا** یا اس کے اخوات کے بعد مذکور ہو مگر متعدد کے حکم سے خارج نہ کیا گیا ہو کیونکہ وہ متعدد میں داخل ہی نہیں ہے. جیسے: **جَاءَنِيْ الْقَوْمُ إِلَّا حِمَارًا** (میرے پاس قوم آئی مگر حمار نہیں آیا) اس مثال میں **حِمَارًا** مستثنیٰ منقطع ہے کہ یہ **إِلَّا** کے بعد مذکور ہے اور اسے قوم سے خارج نہیں کیا گیا کیونکہ وہ قوم میں داخل نہیں ہے. اور جیسا کہ: **اِحْتَرَقَتِ الدَّارُ إِلَّا الْكُتُبَ. جَاءَ الصَّيَّادُوْنَ إِلَّا كِلَابَهُمْ.** ﴿ قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَى ﴾ [الشوریٰ:۲۳]

خلاصہ کلام یہ نکلا: کہ اگر مستثنیٰ۔ قبل از استثنا مستثنیٰ منہ میں داخل ہو تو تو اسے "مستثنیٰ متصل" اور داخل نہ ہو تو اسے "مستثنیٰ منقطع" کہتے ہیں. لہذا متصل و منقطع ہونے کا دارومدار دخول وعدم دخول پر ہے.

## دوسری تقسیم:

مستثنیٰ کا مستثنیٰ منہ مذکور ہونے یا نہ ہونے کے اعتبار سے مستثنیٰ کی دو قسمیں ہیں (۱) **مستثنیٰ مُفَرَّغ** (۲) **مستثنیٰ غیر مُفَرَّغ**. (مفرّغ بمعنی خالی کیا ہوا، اگر مستثنیٰ منہ کلام میں مذکور نہ ہو تو کلام کو اس سے خالی کیا گیا ہے اس لیے مفرّغ کہتے ہیں)

**مستثنیٰ مفرغ کی تعریف:**

مستثنیٰ مفرغ وہ مستثنیٰ ہے جس کا مستثنیٰ منہ کلام میں مذکور نہ ہو اور کلام غیر موجب میں واقع ہو جیسے: مَاجَاءَنِيْ إِلَّازَيْدٌ میں زَيْدٌ. (فیض النحو: ص/۱۲۳) (چونکہ مفرغ ہو کر کلام کا صحیح رہنا کلام کا غیر موجب ہونے پر مبنی ہے اس لیے تعریف میں "کلام غیر موجب" کی قید ملحوظ ہے اور مستثنیٰ غیر مفرغ ایسا نہیں)

**مستثنیٰ غیر مفرغ کی تعریف:**

مستثنیٰ غیر مفرغ وہ مستثنیٰ ہے جس کا مستثنیٰ منہ مذکور ہو جیسے: جَاءَنِيْ الْقَوْمُ إِلَّا زَيْدًا میں زَيْدًا.

**تیسری بات (مستثنیٰ کے پیش نظر کلام کی اقسام کا ذکر باوضاحت) کی تفصیل:**

واضح ہو کہ مستثنیٰ کے پیش نظر کلام کی دو قسمیں ہیں: (۱) کلام مُوجَب (۲) کلام غیر مُوجَب.

**کلام مُوجب کی تعریف:** (کلام موجب- کو کلام مثبت اور کلام تام بھی کہا جاتا ہے)

کلام موجب وہ کلام ہے جس میں نفی، نہی اور استفہام (سے کوئی) موجود نہ ہو۔ جیسے: جَاءَنِيْ الْقَوْمُ إِلَّا زَيْدًا. يَنْجَحُ التَّلَامِيْذُ إِلَّا الْكَسُوْلَ. جَاءَ الْمُسَافِرُوْنَ إِلَّا أَمْتِعَتَهُمْ. (مستثنیٰ منقطع)

**کلام غیر موجب کی تعریف:** (کلام غیر موجب- کو کلام منفی اور کلام غیر تام بھی کہا جاتا ہے)

کلام غیر موجب وہ کلام ہے جس میں نفی، نہی اور استفہام (سے کوئی) موجود ہو جیسے: (نفی) مَاجَاءَنِيْ إِلَّازَيْدٌ. (نہی) لَاتَجْلِسْ إِلَّاسَاعَةً. (استفہام) هَلْ قَامَ أَحَدٌ إِلَّازَيْدًا/ زَيْدٌ.

بدانکہ اعراب مستثنیٰ بر چہار قسم است اول: آنکہ اگر مستثنیٰ بعد إِلَّا در کلام موجب واقع شود پس مستثنیٰ ہمیشہ منصوب باشد نحو جَاءَنِي الْقَوْمُ إِلَّا زَيْدًا. وکلام موجب آنکہ دراں نفی و نہی و استفہام نباشد و ہمچنیں در کلام غیر موجب اگر مستثنیٰ را بر مستثنیٰ منہ مقدم گردانند منصوب خوانند. نحو مَا جَاءَنِيْ إِلَّا زَيْدًا أَحَدٌ.

و مستثنٰی منقطع ہمیشہ منصوب باشد. واگر مستثنٰی بعد خَلَا وعَدَا واقع شود بر مذہب اکثر علماء منصوب باشد۔ وبعد مَاخَلَا ومَاعَدَا ولَيْسَ ولَا يَكُوْنُ ہمیشہ منصوب باشد نحو جَاءَنِي الْقَوْمُ خَلَا زَيْدًا وعَدَا زَيْدًا الخ. دوم: آنکہ مستثنٰی بعد إِلَّا در کلام غیر موجب واقع شود و مستثنٰی منہ ہم مذکور باشد. پس دراں دو وجہ رواست یکے آنکہ منصوب باشد بر سبیل استثناء. ودیگر آنکہ بدل باشد از ما قبل خود چوں مَاجَاءَنِيْ أَحَدٌ إِلَّا زَيْدًا وإِلَّا زَيْدٌ. سوم: آنکہ مستثنٰی مفرغ باشد یعنی مستثنٰی منہ مذکور نباشد ودر کلام غیر موجب واقع شود. پس اعراب مستثنٰی بہ إِلَّا دریں صورت بحسب عوامل مختلف باشد. نحو مَاجَاءَنِي إِلَّا زَيْدٌ ومَارَأَيْتُ إِلَّا زَيْدًا، ومَامَرَرْتُ إِلَّا بِزَيْدٍ. چہارم: آنکہ مستثنٰی بعد لفظ غَيْرُ وسِوٰى وسِوَاءَ واقع شود پس مستثنٰی را مجرور خوانند وبعد حَاشَا بر مذہب اکثر نیز مجرور باشد وبعضے نصب ہم جائز داشتہ اند. چوں جَاءَنِي الْقَوْمُ غَيْرَ زَيْدٍ و سِوٰى زَيْدٍ وسِوَاءَ زَيْدٍ وحَاشَا زَيْدٍ.

## اعراب مستثنٰی کا بیان

یہاں تین اہم باتیں ہیں: (۱) مستثنٰی کے اعراب کی اقسام اور پہلی قسم کا تفصیلی بیان (۲) باقی قسموں کا تفصیلی بیان (۳) ذکر کردہ مثالوں کی ترکیب.

**پہلی بات مستثنیٰ کے اعراب کی اقسام اور پہلی قسم کا تفصیلی بیان:**

(معلوم رہے کہ مستثنیٰ کبھی منصوب ہوتا ہے، کبھی اسے نصب دینا اور عامل کے مطابق اعراب دینا دونوں جائز ہوتا ہے. کبھی اسے صرف عامل کے مطابق اعراب دیا جاتا ہے اور کبھی اس پر جر آتا ہے. اس کی تفصیل عنقریب آرہی ہے)

## مستثنیٰ کے اعراب کا بیان

**جاننا چاہئے کہ مستثنیٰ کے اعراب کی چار قسمیں ہیں:**

(۱) نصب وجوبًا (۲) استثنا کی بنا پر نصب یا ماقبل سے بدل ہونے کی بنا پر مبدل منہ کے مطابق اعراب. (۳) اعراب بحسب عوامل (۴) جر وجوبًا.

## اعراب کی پہلی قسم: نصب وجوبًا کا بیان

**مستثنیٰ میں پانچ صورتوں میں وجوبا نصب ہو گا.**

(۱) اگر مستثنیٰ متصل إِلَّا کے بعد کلام موجب میں واقع ہو تو مستثنیٰ میں وجوبا نصب ہو گا. جیسے: جَاءَنِي الْقَوْمُ إِلَّا زَيْدًا میں زَيْدًا. اور جیسا کہ: ﴿فَلَبِثَ فِيهِمْ أَلْفَ سَنَةٍ إِلَّا خَمْسِينَ عَامًا﴾ [العنكبوت:١٤]

(۲) اگر مستثنیٰ إِلَّا کے بعد کلام غیر موجب میں واقع ہو اور مستثنیٰ- مستثنیٰ منہ پر مقدم ہو تو بھی مستثنیٰ میں وجوبا نصب ہو گا. خواہ مستثنیٰ متصل ہو یا منقطع. جیسے: (مستثنیٰ متصل) مَاجَاءَنِي إِلَّا زَيْدًا أَحَدٌ. (مستثنیٰ منقطع) مَاجَاءَنِي إِلَّا حِمَارًا أَحَدٌ. اور جیسا کہ: مَا جَاءَ إِلَّا سَلِيمًا أَحَدٌ، ؏ وَمَالِيَ إِلَّا مَذْهَبَ الْحَقِّ مَذْهَبُ.

(۳) اگر مستثنیٰ منقطع إِلَّا کے بعد واقع ہو تو بھی مستثنیٰ میں وجوبا نصب ہو گا. خواہ کلام موجب میں ہو یا غیر موجب میں. جیسے: (کلام موجب) جَاءَنِي الْقَوْمُ إِلَّا حِمَارًا (کلام غیر موجب) مَاجَاءَنِي الْقَوْمُ إِلَّا حِمَارًا.

(۴) اگر مستثنیٰ مَاخَلَا، مَاعَدَا، لَيْسَ یا لَايَكُوْنُ کے بعد واقع ہو تو بھی مستثنیٰ میں وجوبا نصب ہو گا. جیسے: جَاءَنِي الْقَوْمُ مَاخَلَا زَيْدًا/ وَمَاعَدَا زَيْدًا/ وَلَيْسَ زَيْدًا/ وَلَايَكُوْنُ زَيْدًا.

(۵) اگر مستثنیٰ خَلَا یا عَدَا کے بعد واقع ہو تو بھی مستثنیٰ میں وجوبا نصب ہو گا (یہ اکثر علمائے نحات کے نزدیک) جیسے: جَاءَنِي الْقَوْمُ خَلَا زَيْدًا/ عَدَا زَيْدًا. اور جیسا کہ: جَاءَ الْقَوْمُ خَلَا عَلِيًّا/ عَدَا عَلِيًّا.

فائدۂ نافعہ: معلوم رہے کہ خَلَا اور عَدَا کے بارے جو قول ذکر کیا گیا یہ اکثر علمائے نحات کا ہے. اور بعض علمائے نحات کے نزدیک خَلَا اور عَدَا کے بعد مستثنیٰ مجرور ہوگا، وہ ان حروف کو استثنا کے وقت بھی حروف جارہ قرار دیتے ہیں. جیسے: جَاءَنِي الْقَوْمُ خَلَا/عَدَا زَيْدٍ ، جَاءَ الْقَوْمُ خَلَا / عَدَا عَلِيٍّ.

دوسری بات باقی قسموں کا تفصیلی بیان:

## مستثنیٰ کے اعراب کی دوسری قسم کا بیان:

یعنی استثنا کی بناپر نصب یا ماقبل سے بدل (بدل البعض) ہونے کی بناپر مبدل منہ کے مطابق اعراب.

(یعنی مستثنیٰ میں دو طرح کا اعراب جاری ہوسکتا ہے)

وہ صورت یہ ہے

کہ اگر مستثنیٰ إِلَّا کے بعد کلام غیر موجب میں واقع ہو اور مستثنیٰ منہ بھی مذکور ہو. یعنی مستثنیٰ غیر مفرغ ہو تو مستثنیٰ میں استثنا کی بناپر نصب یا ماقبل سے بدل ہونے کی بناپر مبدل منہ کے مطابق اعراب دونوں جائز ہے. جیسے: (۱) مَاجَاءَنِيْ أَحَدٌ إِلَّازَيْدًا (یہاں زَیْدًا مستثنیٰ ہونے کی بناپر منصوب ہے) (۲) مَاجَاءَنِيْ أَحَدٌ إِلَّازَيْدٌ (یہاں زَیْدٌ ماقبل سے بدل ہونے کی بناپر اس میں مبدل منہ کے مطابق مرفوع ہوا) وکقولہ تعالیٰ: مَافَعَلُوْهُ إِلَّاقَلِيْلٌ کہ اس میں فَعَلُوْا کی واؤ ضمیر مرفوع متصل مبدل منہ ہے، قَلِيْلٌ اس سے بدل ہونے کے سبب مرفوع ہے، اور استثنا کی بناپر قَلِيْلًا بھی پڑھ سکتے ہیں.

اور جیسا کہ: ﴿وَلَا يَلْتَفِتْ مِنكُمْ أَحَدٌ إِلَّا امْرَأَتَكَ﴾ [هود:۸۱] ﴿لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ يَسْتَكْبِرُونَ﴾ [الصّٰفٰت:۳۵] ﴿وَمَنْ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا اللهُ﴾ [آل عمران:۱۳۵] ﴿وَمَنْ يَقْنَطُ مِنْ رَحْمَةِ رَبِّهِ إِلَّا الضَّالُّونَ﴾ [الحجر:۵۶] ﴿وَمَا مِنْ إِلَهٍ إِلَّا إِلَهٌ وَاحِدٌ﴾ [المائدة:۷۳] هَلْ فَعَلَ هٰذَا أَحَدٌ إِلَّا أَنْتَ. لَايَقُمْ أَحَدٌ إِلَّا سَعِيْدٌ / إِلَّا سَعِيْدًا. معلوم رہے کہ یہاں "إِلَّا" کے بعد نصب اور ماقبل کے مطابق اعراب دونوں جائز ہیں، اور "لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ" دراصل لَا إِلَهَ مَوْجُوْدٌ إِلَّا اللهُ تھا یعنی خبر محذوف ہے.

## مستثنیٰ کے اعراب کی تیسری قسم کا بیان:

اعراب بحسب عوامل، یعنی جسے عامل کے مطابق اعراب دیا جاتا ہے.

وہ صورت یہ ہے

کہ اگر مستثنیٰ اِلَّا کے بعد کلام غیر موجب میں واقع ہو اور مستثنیٰ منہ کلام میں مذکور نہ ہو تو اسے عامل کے مطابق اعراب دیا جاتا ہے. اور ایسے مستثنیٰ کو "مستثنیٰ مفرغ" کہتے ہیں. جیسے: مَاجَاءَنِي إِلَّا زَيْدٌ ومَارَأَيْتُ إِلَّا زَيْدًا، ومَامَرَرْتُ إِلَّا بِزَيْدٍ. اور جیسا کہ: ﴿وَلَا تَقُولُوا عَلَى اللهِ إِلَّا الْحَقَّ﴾ [النساء:۱۷۱]

فائدہ نافعہ: ان مثالوں کی تشریح یہ ہے کہ مَاجَاءَنِي إِلَّا زَيْدٌ یہ دراصل یوں ہے مَاجَاءَنِي أَحَدٌ إِلَّا زَيْدٌ۔ اب أَحَدٌ کو حذف کیا اور جَاءَ جو أَحَدٌ میں عامل تھا وہ زَيْدٌ میں عامل ہو گیا لہذا زَيْدٌ فاعل ہونے کی بنا پر مرفوع ہے. اور اگر عامل نصب دینے والا ہو تو مستثنیٰ منصوب ہو گا. جیسے مَارَأَيْتُ إِلَّا زَيْدًا. اور اگر عامل جر دینے والا ہو تو مستثنیٰ مجرور ہو گا. جیسے: مَامَرَرْتُ إِلَّا بِزَيْدٍ.

فائدہ نافعہ: جب مستثنیٰ منہ کو حذف کیا گیا تو گویا عامل کو مستثنیٰ میں عمل کرنے کے لیے فارغ کر دیا گیا اس لحاظ سے "مستثنیٰ مفرغ لہ" کہنا چاہئے تھا یعنی وہ مستثنیٰ جس کے لیے عامل کو مستثنیٰ منہ میں عمل کرنے سے فارغ کر دیا گیا، لیکن اختصار کے لیے اسے صرف "مستثنیٰ مفرغ" کہہ دیتے ہیں.

## مستثنیٰ کے اعراب کی چوتھی قسم کا بیان:

جر وجوبًا (یعنی جسے صرف جر دیا جاتا ہے) اس کی دو صورتیں ہیں:

(۱) اگر مستثنیٰ لفظ غَيْرُ، سِوٰى اور سِوَاءَ کے بعد واقع ہو تو مستثنیٰ میں وجوبا جر ہو گا جیسے: جَاءَنِي الْقَوْمُ غَيْرَ/ سِوٰى/ سِوَاءَ زَيْدٍ.

(۲) اکثر نحات کے نزدیک جب مستثنیٰ لفظ حَاشَا کے بعد واقع ہو تو بھی مستثنیٰ میں وجوبا جر ہو گا. کیونکہ ان کے نزدیک یہ حرف جار ہے. جیسے: جَاءَنِي الْقَوْمُ حَاشَا زَيْدٍ. =

= اور بعض نحات حَاشَا کو استثنا کے وقت فعل قرار دیتے ہیں لہذا اس کے بعد مستثنی کو مفعولیت کی بنا پر منصوب پڑھتے ہیں. جیسے: جَاءَنِي الْقَوْمُ حَاشَا زَيْدًا.

## مستثنی کی اقسام کے درمیان تمیز کرنے کا طریقہ:

معلوم رہے کہ جو لفظ کلمات استثنائیہ (إِلَّا، غَيْرُ، سِوٰى، سِوَاءَ، حَاشَا، خَلَا، عَدَا، مَاخَلَا، مَاعَدَا، لَيْسَ، لَايَكُوْنُ.) کے بعد مذکور ہو اس کو مستثنی کہتے ہیں، اور اعرابِ مستثنی کی کل چار قسمیں ہیں، لیکن ان قسم کے اندر پائی جانی والی صورتیں سمیت کل یہاں نو صورتیں نکلتی ہیں جس کی تفصیل مع تعارف ذیل میں ہے.

باہم تمیز کرنے کا طریقہ یہ ہے: [۱] اگر کوئی لفظ الفاظ استثنامیں صرف إِلَّا کے بعد دیکھا جائے تو اس کی دو صورتیں ہیں،

[۱] وہ کلام کلامِ موجب ہو گا [۲] وہ کلام کلامِ غیر موجب ہو گا.

اب اگر کلامِ موجب ہو تو دو حالتیں ہیں (۱) مستثنی متصل ہو گا (۲) مستثنی منقطع ہو گا، پس اگر کلامِ موجب ہو کر مستثنی متصل ہو تو اعرابِ مستثنی کی چار قسموں سے پہلی قسم کی پانچ صورتوں میں سے پہلی صورت ہے، اور حکم نصب وجوبا جیسے جَاءَنِي الْقَوْمُ إِلَّا زَيْدًا. اور اگر کلامِ موجب ہو کر مستثنی منقطع ہو تو اعرابِ مستثنی کی چار قسموں سے پہلی قسم کی پانچ صورتوں میں سے تیسری صورت ہے، اور حکم نصب وجوبا جیسے جَاءَنِي الْقَوْمُ إِلَّا حِمَارًا (یہاں کلام غیر موجب میں بھی یہی حکم ہے جیسے مَاجَاءَنِي الْقَوْمُ إِلَّا حِمَارًا) اور اگر کلام غیر موجب ہو تو بھی دو حالتیں ہیں (۱) مستثنی غیر مفرغ (مستثنی منہ مذکور) ہو گا تو اس کی دو صورتیں ہیں، پہلی صورت: مستثنی مستثنی منہ پر مقدم ہو گا چاہے یہ مستثنی متصل ہو یا منقطع تو یہ اعراب مستثنی کی چار قسموں سے پہلی قسم کی پانچ صورتوں میں سے دوسری صورت ہے، اور حکم نصب وجوبا جیسے مَاجَاءَنِي إِلَّا زَيْدًا أَحَدٌ، مَاجَاءَنِي إِلَّا حِمَارًا الْقَوْمُ- اور دوسری صورت: عام صورت پر ہو گا یعنی مستثنی منہ مقدم اور مستثنی مؤخر تو یہ اعرابِ مستثنی کی چار قسموں سے دوسری قسم ہے اور حکم استثنا کے بنا پر نصب یا ماقبل سے بدل جیسے مَاجَاءَنِي أَحَدٌ إِلَّا زَيْدًا/زيدٌ- (۲) مستثنی مفرغ ہو گا (مستثنی منہ مذکور نہ ہو گا) تو یہ اعرابِ مستثنی کی چار قسموں سے تیسری قسم اور حکم: اعراب بحسب عوامل جیسے مَاجَاءَنِي إِلَّا زَيْدٌ ومَارَأَيْتُ إِلَّا زَيْدًا، ومَامَرَرْتُ إِلَّا بِزَيْدٍ - (ہاں مستثنی مفرغ ہو کر اگر کلام موجب میں ہو تب بھی اس قسم میں داخل رہیگا اور حکم اعراب بحسب عوامل جیسے يَجِبُ تَوْكِيْدُهٗ بِالضَّمِيْرِ الْمُفَصَّلِ إِلَّا إِذَا فُصِلَ.. لیکن قلیل الاستعمال ہونے کی وجہ سے صاحب نحو میر نے یہ صورت ذکر نہیں فرمائی)

[۲] اگر کوئی لفظ الفاظِ استثنا میں سے مَاخَلَا، مَاعَدَا، لَيْسَ، لَايَكُوْنُ کے بعد دیکھا جائے تو یہ اعرابِ مستثنٰی کی چار قسموں سے پہلی قسم کی پانچ صورتوں میں سے چوتھی صورت ہے، اور حکم نصب وجوبا جیسے جَاءَنِي الْقَوْمُ مَاخَلَازَيْدًا، مَاعَدَا ....

[۳] اگر خَلَا اور عَدَا کے بعد دیکھا جائے تو یہ اعرابِ مستثنٰی کی چار قسموں سے پہلی قسم کی پانچ صورتوں میں سے پانچویں صورت ہے، اور حکم نصب وجوبا [بقول اکثر نحات] جیسے جَاءَنِي الْقَوْمُ خَلَازَيْدًا. بعض نحویین یہاں جر ہونے کا بھی قائل ہے ان کو حروف جارہ شمار کر کے جیسے جَاءَنِي الْقَوْمُ خَلَازَيْدٍ.

[۴] اگر غَيْرَ، سِوٰى اور سِوَاءَ کے بعد دیکھا جائے تو اعرابِ مستثنٰی کی چار قسموں سے چوتھی قسم ہے اور حکم جر وجوبا جَاءَنِي الْقَوْمُ غَيْرَ/ سِوٰى/ سِوَاءَ زَيْدٍ.

[۵] حَاشَا کے بعد اکثر نحات کے نزدیک جر وجوبا ہے، کیونکہ ان کے نزدیک یہ حرف جار ہے. جیسے: جَاءَنِي الْقَوْمُ حَاشَا زَيْدٍ. اور بعض نحات حَاشَا کو استثنا کے وقت فعل قرار دیتے ہیں لہذا اس کے بعد مستثنٰی کو مفعولیت کی بنا پر منصوب پڑھتے ہیں. جیسے: جَاءَنِي الْقَوْمُ حَاشَا زَيْدًا. (حاصل بات یہاں نو صورتوں سے پانچ صورتیں إِلَّا کی اور لفظ "غیر" میں ان مستثنٰی بہ إِلَّا کا اعراب جاری ہے اور باقی چار صورتیں اخوات إِلَّا کی ہیں)

## نشاندادہ الفاظ میں مستثنٰی کی قسمیں تعین کرو

فَسَجَدَ الْمَلَائِكَةُ كُلُّهُمْ أَجْمَعُونَ إِلَّا إِبْلِيسَ أَبٰى، فَإِنَّهُمْ عَدُوٌّ لِي إِلَّا رَبَّ الْعَالَمِينَ، إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ لِلْعَالَمِينَ، كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ إِلَّا وَجْهَهُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيمُ، إِنَّ الْإِنْسَانَ لَفِي خُسْرٍ إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا .. مَضَى الشَّهْرُ إِلَّا يَوْمَيْنِ، لَايَفِرُّمِنَ الْجِهَادِ إِلَّا الْجَبَانُ، لَمْ يَفُزِ التَّلَامِيذُ إِلَّا السُّعَاةُ، لَايَنْفَعُكَ بَعْدَ مَوْتِكَ إِلَّاعَمَلُكَ، لَاتُوْجَدُ الْفَوَاكِهُ غَيْرُالْعِنَبِ، لَمْ يَغِبْ عَنِ الدَّرْسِ إِلَّا عُثْمَانُ، سَلَّمْتُ عَلَى الْقَادِمِيْنَ إِلَّا الْأَوَّلَ، لَاتَجْلِسُوْا فِي مَجَالِسَ إِلَّا مَجْلِسَ الصُّلَحَاءِ، هَلْ يَقْرَؤُوْنَ الْكِتَابَ إِلَّا نَحْوَمِيْرٍ، لَارَجُلَ فِي الدَّارِ إِلَّا أَبُوهُرَيْرَةَ، مَا قَرَأْتُ الْكِتَابَ إِلَّا صَفْحَتَيْنِ، عَادَ الْمُسَافِرُوْنَ عَدَا أَخَاكَ، زُرْتُ مَسَاجِدَ الْمَدِيْنَةِ مَاخَلَا وَاحِدًا، فَهَلْ يُهْلَكُ إِلَّا الْقَوْمُ الْفَاسِقُونَ، قُمِ اللَّيْلَ إِلَّا قَلِيلًا. لَهٗ عَلَيَّ عَشَرَةٌ إِلَّا خَمْسَةً.

تیسری بات (ذکر کردہ مثالوں کی ترکیب) کی تفصیل:

(۱) جَاءَنِي الْقَوْمُ إِلَّا زَيْدًا. (میرے پاس قوم آئی مگر زید نہیں آیا) یہ مستثنیٰ متصل کی مثال ہے۔

ترکیب: جَاءَ فعل، نون نون وقایہ، یائے متکلم مفعول بہ، اَلْقَوْمُ مستثنیٰ منہ، إِلَّا حرف استثناء، زَيْدًا مستثنیٰ۔ مستثنیٰ منہ مع مستثنیٰ فاعل، فعل بافاعل جملۂ فعلیہ۔ (۲) جَاءَنِي الْقَوْمُ إِلَّا حِمَارًا (میرے پاس قوم آئی مگر حمار نہیں) اس کی ترکیب پہلی ترکیب کے مانند، صرف یہاں مستثنیٰ منقطع ہے۔ (۳) جَاءَنِي الْقَوْمُ إِلَّا زَيْدًا۔ یہ مستثنیٰ بعد إِلَّا کلام موجب میں واقع ہو کر منصوب ہونے کی مثال ہے۔ چونکہ یہ مثال بعینہٖ پہلی مثال ہے۔ اس لیے اس کی ترکیب بھی اعادہ کرنے کی ضرورت نہیں۔ (۴) مَا جَاءَنِي إِلَّا زَيْدًا أَحَدٌ (میرے پاس زید کے علاوہ کوئی نہیں آیا) یہ مستثنیٰ کلام غیر موجب میں واقع ہو کر مستثنیٰ منہ پر مقدم ہونے کی وجہ سے منصوب ہونے کی مثال ہے۔ ترکیب: مَا جَاءَ فعل، نِ نون وقایہ یائے متکلم مفعول بہ، إِلَّا حرف استثناء، زَيْدًا مستثنیٰ مقدم، أَحَدٌ مستثنیٰ منہ مؤخر۔ مستثنیٰ منہ مؤخر مع مستثنیٰ مقدم فاعل۔ فعل بافاعل و مفعول بہ جملۂ فعلیہ خبریہ۔

(۵) جَاءَنِي الْقَوْمُ خَلَا زَيْدًا: (میرے پاس قوم آیا جس حالت میں قوم کا آنا زید سے خالی ہے) یہ مستثنیٰ کا خَلَا کے بعد واقع ہو کر منصوب ہونے کی مثال ہے۔ ترکیب: جَاءَ فعل، نون نون وقایہ، یائے متکلم مفعول بہ، اَلْقَوْمُ ذوالحال، خَلَا فعل ضمیر هُوَ مستتر (جو فعل مذکور کے مصدر کی طرف راجع ہے) فاعل، زَيْدًا مفعول بہ، (کیونکہ خَلَا - جَاوَزَ کے معنی متضمن ہو کر متعدی ہو گیا) فعل بافاعل و مفعول بہ جملۂ فعلیہ حال۔ ذوالحال مع حال فاعل۔ فعل بافاعل و مفعول بہ جملۂ فعلیہ خبریہ۔ (فعل ماضی کا بغیر قد کے حال واقع ہونا اس لیے جائز ہوا کہ اس میں قد مقدر ہے)

(۶) جَاءَنِي الْقَوْمُ عَدَا زَيْدًا: (میرے پاس قوم آئی جس حالت میں قوم کا آنا زید کو تجاوز کیا) یہ مستثنیٰ کا عَدَا کے بعد واقع ہو کر منصوب ہونے کی مثال ہے۔

ترکیب:

جَاءَ فعل، نون نون وقایہ، یائے متکلم مفعول بہ، اَلْقَوْمُ ذوالحال، عَدَا فعل، ضمیر مستتر ھُوَ فاعل، زَیْدًا مفعول بہ. فعل بافاعل ومفعول بہ جملہ فعلیہ حال. ذوالحال مع حال فاعل، فعل بافاعل ومفعول بہ جملہ فعلیہ خبریہ.

(۷) جَاءَنِي الْقَوْمُ مَاخَلَا/مَاعَدَا زَیْدًا : (میرے پاس قوم آئی ان کا آنا زید سے خالی ہونے کے وقت یا قوم آیا ان کا آنا زید کو تجاوز کرنے کے وقت) یہ مَاخَلَا اور مَاعَدَا کے بعد مستثنیٰ واقع ہو کر منصوب ہونے کی مثال ہے.

ترکیب: جَاءَ فعل، نون نون وقایہ، یائے متکلم مفعول بہ، اَلْقَوْمُ فاعل، مَا مصدریہ، خَلَا فعل ضمیر فاعل، زَیْدًا مفعول بہ، فعل بافاعل ومفعول بہ جملہ فعلیہ بتاویل مصدر ہو کر مضاف الیہ ہوا وَقْتَ مضاف محذوف کا. پھر مرکب اضافی مفعول فیہ، فعل بافاعل ومفعول بہ ومفعول فیہ جملہ فعلیہ خبریہ.

(۸) جَاءَنِي الْقَوْمُ /لَیْسَ/لَایَکُوْنُ زَیْدًا: (میرے پاس قوم آئی جس حالت میں آنے والا زید نہیں) یہ لَیْسَ اور لَایَکُوْنُ کے بعد مستثنیٰ واقع ہو کر منصوب ہونے کی مثال ہے. ترکیب: جَاءَ فعل، نون نون وقایہ، یائے متکلم مفعول بہ، اَلْقَوْمُ ذوالحال، لَیْسَ فعل ناقص، ضمیر مستتر اسم ناقص (جو راجع ہے اس جَائِيْ کی طرف جو جَاءَنِي الْقَوْمُ سے مفہوم ہو رہا ہے۔) زَیْدًا خبر ناقص. فعل ناقص مع اسم وخبر کے جملہ اسمیہ یا فعلیہ ہو کر حال. ذوالحال مع حال فاعل. فعل بافاعل ومفعول بہ جملہ فعلیہ خبریہ.

(۹) مَاجَاءَنِي أَحَدٌ إِلَّا زَیْدًا أو زَیْدٌ : (میرے پاس کوئی نہیں آیا مگر زید) یہ مستثنیٰ کلام غیر موجب میں واقع ہو کر مستثنیٰ منہ مذکور ہونے کی صورت میں استثناء کی بنا پر نصب اور بدلیت کی بنا پر مبدل منہ کا اعراب دونوں صورتیں جائز ہونے کی مثال ہے.

بصورت نصب اس کی ترکیب:

مَاجَاءَ فعل، نون نون وقایہ، یائے متکلم مفعول بہ، أَحَدٌ مستثنیٰ منہ، إِلَّا حرف استثناء، زَیْدًا مستثنیٰ. مستثنیٰ منہ مع مستثنیٰ فاعل. فعل بافاعل ومفعول بہ جملہ فعلیہ خبریہ.

**بصورت بدل اس کی ترکیب:**

مَاجَاءَ فعل، نون نون وقایہ، یائے متکلم مفعول بہ، أَحَدٌ مبدل منہ، إِلَّا حرف استثناء برائے حصر ملغی، زَیْدٌ [رفع کے ساتھ] بدل البعض. مبدل منہ مع بدل فاعل. فعل بافاعل ومفعول بہ جملہ فعلیہ خبریہ.

(۱۰) مَاجَاءَنِيْ إِلَّازَيْدٌ: یہ مستثنیٰ مفرغ کے فاعلیت کی بنا پر مرفوع ہونے کی مثال ہے.

**ترکیب:** مَاجَاءَ فعل، نون نون وقایہ، یائے متکلم مفعول بہ، إِلَّا حرف استثناء برائے حصر ملغی، زَیْدٌ فاعل، فعل بافاعل ومفعول بہ جملہ فعلیہ خبریہ.

(۱۱) مَارَأَیْتُ إِلَّا زَیْدًا: یہ مستثنیٰ مفرغ کے مفعولیت کی بنا پر منصوب ہونے کی مثال ہے.

**ترکیب:** مَارَأَیْتُ فعل بافاعل، إِلَّا حرف استثناء برائے حصر ملغی، زَیْدًا مفعول بہ، فعل بافاعل ومفعول بہ جملہ فعلیہ.

(۱۲) مَامَرَرْتُ إِلَّا بِزَیْدٍ: یہ مستثنیٰ مفرغ کے حرف جر کی بنا پر مجرور ہونے کی مثال ہے.

**ترکیب:** مَامَرَرْتُ فعل بافاعل، إِلَّا حرف استثناء برائے حصر ملغی، بِزَیْدٍ جار ومجرور مَامَرَرْتُ فعل کے ساتھ. فعل بافاعل ومتعلق جملہ فعلیہ خبریہ.

**فائدہ نافعہ:** مستثنیٰ مفرغ کی ترکیب کرنے کے وقت مستثنیٰ منہ کو عبارت میں ذکر کر کے ترکیب کرنا مناسب نہیں، ہاں معنی کے لحاظ سے وہ ضرور ملحوظ ہوگا. (کشف الأسرار النحویة/ ۲، ص: ۳۱۱)

بنابریں مَاجَاءَنِيْ إِلَّازَيْدٌ. کی ترکیب اس طرح کرنا: مَاجَاءَ فعل، نون نون وقایہ، یائے متکلم مفعول بہ، أَحَدٌ مستثنیٰ منہ محذوف، إِلَّا ملغی، زَیْدٌ مستثنیٰ، مستثنیٰ منہ بامستثنیٰ فاعل، فعل بافاعل ومفعول بہ جملہ فعلیہ خبریہ. یہ ترکیب مناسب نہیں. (۱۳) جَاءَنِي الْقَوْمُ غَيْرَ زَيْدٍ: یہ غَیْرَ کے بعد واقع ہو کر مستثنیٰ کے مجرور ہونے کی مثال ہے.

**ترکیب:** جَاءَ فعل، نون نون وقایہ، یائے متکلم مفعول بہ، اَلْقَوْمُ ذوالحال، غَیْرَ زَیْدٍ مرکب اضافی حال، ذوالحال مع حال فاعل. فعل بافاعل ومفعول جملہ فعلیہ خبریہ.

(۱۴) جَاءَنِي الْقَوْمُ سِوٰی / سِوَاءَ زَيْدٍ: یہ سِوٰی اور سِوَاءَ کے بعد واقع ہو کر مستثنیٰ کے مجرور ہونے کی مثال ہے. ترکیب: جَاءَ فعل، یائے متکلم مفعول بہ، اَلْقَوْمُ، فاعل، سِوٰی زَيْدٍ و سِوَاءَ زَيْدٍ مرکب اضافی مفعول فیہ ظرف مکان، (کیونکہ اس کا معنیٰ جَاءَنِي الْقَوْمُ مَكَانَ زَيْدٍ ہے۔) فعل بافاعل ومفعول بہ ومفعول فیہ جملہ فعلیہ خبریہ. (۱۵) جَاءَنِي الْقَوْمُ حَاشَا زَيْدٍ: یہ حَاشَا کے بعد واقع ہو کر مستثنیٰ کے مجرور ہونے کی مثال ہے. ترکیب: جَاءَنِي الْقَوْمُ فعل بامفعول بہ وفاعل، حَاشَا حرف جر، زَيْدٍ مجرور۔ جار ومجرور جَاءَ فعل کے ساتھ متعلق ہے، فعل بافاعل ومفعول بہ و متعلق جملہ فعلیہ خبریہ.

(۱۶) جَاءَنِي الْقَوْمُ حَاشَا زَيْدًا: (جاننا چاہئے کہ بعض نحویوں کے نزدیک مستثنیٰ بعد حَاشَا منصوب ہوتا ہے. کیونکہ ان کے نزدیک حَاشَا فعل ماضی اور اس کا فاعل ضمیر مستترھُوَ ہے جو لفظ اللہ کی طرف راجع ہے، جو ہر مسلمان کی ذہن میں ہمیشہ مضمر رہتا ہے، زَيْدًا اس کا مفعول بہ. اور جملہ فعلیہ حال ہونے کی بنا پر محل نصب میں ہے، اور ذوالحال اَلْقَوْمُ ہے) ترکیب: جَاءَ فعل، نون نون وقایہ، یائے متکلم مفعول بہ، اَلْقَوْمُ ذوالحال، حَاشَا فعل، ضمیر مستترھُوَ فاعل، زَيْدًا مفعول بہ، پھر جملہ فعلیہ حال، ذوالحال مع حال فاعل، فعل بافاعل ومفعول جملہ فعلیہ خبریہ. ترجمہ ایسا ہوگا: میرے پاس قوم آئی جس حالت میں اللہ تعالیٰ نے زید کو قوم کی محیئت سے بری فرمایا.

بدانکہ اعرابِ لفظ غَیْرَ مثل اعراب مستثنیٰ بہ إِلَّا باشد در جمیع صور تہائے مذکورہ، چنانکہ گوئی جَاءَنِي الْقَوْمُ غَيْرَ زَيْدٍ، وغَيْرَ حِمَارٍ، ومَاجَاءَنِيْ غَيْرَ زَيْدٍ الْقَوْمُ، ومَاجَاءَنِيْ أَحَدٌ غَيْرَ زَيْدٍ/غَيْرُ زَيْدٍ، ومَاجَاءَنِيْ غَيْرُ زَيْدٍ/ومَارَأَيْتُ غَيْرَ زَيْدٍ،/ ومَامَرَرْتُ بِغَيْرِ زَيْدٍ.

بدانکہ لفظ غَیْرَ موضوع است برائے صفت وگاہ برائے استثناء آید.

چنانچہ إِلَّا برائے استثناء موضوع است. وگاہ در صفت مستعمل شود نحو قولہ تعالی:

لَوْ كَانَ فِيْهِمَا آلِهَةٌ إِلَّا اللهُ لَفَسَدَتَا. یعنی غَيْرُ الله وہمچنیں لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ.

یہاں تین اہم باتیں ہیں: (۱) کلمات استثنائیہ کے اعراب خصوصا لفظ "غَیْرَ" کے اعراب کا بیان (۲) لفظ غَیْرَ اور لفظ إِلَّا کے درمیان فرق کا ذکر (۳) مثالوں کی ترکیب.

پہلی بات کی تفصیل:

## گیارہ کلمات استثنائیہ کے اعراب کا بیان

معلوم رہے

کہ یہاں گیارہ کلمات استثنائیہ کا ذکر ہے اور وہ چار طرح ہیں:

(۱) ایک حرف ہے وہ إِلَّا اس لیے یہ مبنی ہے اور اعراب کو قبول نہیں کرتا ہے.

(۲) بعض فقط فعل ہیں اور وہ چار ہیں (۱) مَاخَلَا (۲) مَاعَدَا (۳) لَيْسَ (۴) لَايَكُوْنُ اب ان میں سے اول تین مبنی علی الفتح ہیں، اور لَايَكُوْنُ فعل مضارع ہے اور اس میں اعراب بحسب العوامل ہوگا (یعنی فعل مضارع کی پہلی قسم کا اعراب ہوگا)

(۳) بعض فعل ماضی اور حرف دونوں ہو سکتا ہے اور وہ تین ہیں (۱) حَاشَا (۲) خَلَا (۳) عَدَا. اس لیے یہ مبنی ہیں اور اعراب کو قبول نہیں کرتے ہیں.

(۴) بعض اسم ہیں اور وہ تین ہیں: (۱) غَيْرَ (۲) سِوٰى (۳) سِوَاءَ. اب ان میں آخری دونوں ظرف ہونے کی وجہ سے لازم النصب ہیں.

اب باقی رہا لفظ "غَیْرَ" کا اعراب چونکہ یہ اسم متمکن ہے اس لیے اس کو اعراب کی ضرورت ہے.

اب چونکہ ان کلمات استثنائیہ میں صرف لفظ غَیْرَ کا اعراب ہی قابل غور ہے اس لیے صاحب نحو میر رحمۃ اللہ علیہ نے صرف "لفظ غَیْرَ "کا اعراب کا ذکر کیا اور فرمایا "بدانکہ اعراب لفظ غَیْرَ مثل اعراب مستثنٰی بہ اِلَّا باشد در جمیع صور تہائے مذکورہ" (ارشاد النحوص: ۱۶۷)

## لفظ "غَیْرَ" کے اعراب کا بیان

یاد رہنا چاہئے کہ لفظ غَیْرَ صفت اور استثنا دونوں کے لیے مستعمل ہوتا ہے.

پس اگر صفت کے لیے مستعمل ہو تو اس میں اپنے ماقبل موصوف کے مطابق اعراب ہو گا اور اس وقت یہ واحد، جمع، مذکر اور مؤنث سب کے لیے استعمال ہوتا ہے جیسے: جَاءَ رَجُلٌ غَیْرُ زَیْدٍ وَرَأَیْتُ رَجُلًا غَیْرَ زَیْدٍ وَمَرَرْتُ بِرَجُلٍ غَیْرِ زَیْدٍ. پس تینوں مثالوں میں لفظ غَیْرَ اپنے ماقبل رَجُلٌ کی صفت ہونے کی بنا پر اس کے مطابق ہے. ("أَمْوَاتٌ غَیْرُ أَحْیَاءٍ" اس میں جمع کی صفت واقع ہوئی) لیکن جس وقت اپنے ماقبل کی صفت ہونا متعذر ہوے اس وقت استثناء کے لیے مستعمل ہو گا اور اس کا اعراب مستثنٰی بہ اِلَّا والا اعراب ہو گا. یعنی اِلَّا کے بعد مستثنٰی میں جس صورت میں جو اعراب ہوتا ہے لفظ "غَیْرَ" (کے راء) میں وہی اعراب ہو گا. (کیونکہ لفظ "غَیْرَ" نے جب اپنے مابعد مستثنٰی کو اضافت کی وجہ سے مجرور کر دیا تو اس کے اعراب کو خود قبول کریگا، لہٰذا اس کے بعد کے اسم میں صرف جر ہی ہو گا مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے)

اب چونکہ مستثنٰی بہ اِلَّا کے اعراب کی پانچ صورتیں ہیں اس لیے لفظ "غَیْرَ" کے اعراب کی بھی پانچ صورتیں ہیں:

(۱) اگر مستثنٰی متصل لفظ "غَیْرَ" کے بعد کلام موجب میں واقع ہو تو لفظ "غَیْرَ" میں وجوبًا نصب ہو گا. جیسے: جَاءَنِي الْقَوْمُ غَیْرَ زَیْدٍ.

(۲) اگر مستثنیٰ لفظ "غَیْرَ" کے بعد کلام غیر موجب میں واقع ہو اور مستثنیٰ۔ مستثنیٰ منہ پر مقدم ہو چاہے مستثنیٰ متصل ہو یا منقطع تو بھی لفظ "غَیْرَ" میں وجوبًا نصب ہو گا۔ جیسے: مَاجَاءَنِيْ غَيْرَ زَيْدٍ أَحَدٌ، و مَاجَاءَنِيْ غَيْرَ حِمَارٍ الْقَوْمُ.

(۳) اگر مستثنیٰ منقطع لفظ "غَیْرَ" کے بعد واقع ہو چاہے کلام موجب میں ہو یا کلام غیر موجب میں، تو بھی لفظ "غَیْرَ" میں وجوبًا نصب ہو گا۔ جیسے: جَاءَنِي الْقَوْمُ غَيْرَ حِمَارٍ، مَاجَاءَنِي الْقَوْمُ غَيْرَ حِمَارٍ.

(۴) اگر مستثنیٰ لفظ "غَیْرَ" کے بعد کلام غیر موجب میں واقع ہو اور مستثنیٰ منہ مذکور ہو، تو لفظ "غَیْرَ" میں استثنا کی بنا پر نصب ہو گا یا ماقبل سے بدل ہونے کی بنا پر مبدل منہ کا اعراب ہو گا۔ جیسے: مَاجَاءَنِيْ أَحَدٌ غَيْرَ زَيْدٍ. (یہاں لفظ "غَیْرَ" میں استثنا کی بنا پر نصب ہوا) اور مَاجَاءَنِيْ أَحَدٌ غَيْرُ زَيْدٍ. (یہاں لفظ "غَیْرُ" میں ماقبل سے بدل ہونے کی بنا پر مبدل منہ کے مطابق رفع ہوا)

(۵) اگر مستثنیٰ لفظ "غَیْرَ" کے بعد کلام غیر موجب میں واقع ہو اور مستثنیٰ منہ مذکور نہ ہو، تو لفظ "غَیْرَ" میں اعراب بحسب عوامل ہو گا۔ جیسے: مَاجَاءَنِيْ غَيْرُ زَيْدٍ، مَارَأَيْتُ غَيْرَ زَيْدٍ، مَامَرَرْتُ بِغَيْرِ زَيْدٍ.

## لفظ "غَیْرَ" کے اعراب کی صورتوں میں غور کر کے بتاؤ

## ذیل کی مثالوں کے "لفظ غَیْرَ" میں کیا اعراب ہو گا اور کیوں؟

حَضَرَ التَّلَامِيْذُ كُلُّهُمْ غير زُبَيْرٍ. أَكَلْتُ السَّمَكَةَ غيررَأْسِهَا. مَاعَادَ الْمَرِيْضَ عَائِدٌ غيرالطَّبِيْبِ. لَمْ يَقْتُلِ الذِّئْبُ غيرشَاةٍ. مَاسَلَّمْتُ عَلَى الْقَادِمِيْنَ غيرسَعِيْدٍ. لَايَفِرُّ مِنَ الْجِهَادِ غيرالْجَبَانِ. مَاجَاءَنِيْ رَجُلٌ غيرك. جَاءَنِي الْقَوْمُ غير عَلِيٍّ، مَاجَاءَ غير خَالِدٍ أَحَدٌ، مَااحْتَرَقَتِ الدَّارُ غير الْكُتُبِ.

دوسری بات (لفظ غَیْرَ اور لفظ إِلَّا کے درمیان فرق کا ذکر) کی تفصیل:

## لفظ غَیْرَ اور إِلَّا کے درمیان چند وجوہ سے فرق ہے

لفظ "غَیْرَ" کو صفت کے لیے وضع کیا گیا یعنی اپنے ماقبل کی صفت بننے کے لیے جیسے جَاءَ رَجُلٌ غَيْرُ زَيْدٍ =

= ورَأَيْتُ رَجُلًا غَيْرَ زَيْدٍ ومَرَرْتُ بِرَجُلٍ غَيْرِ زَيْدٍ. پس تینوں مثالوں میں لفظ غَیْرَ اپنے ماقبل رَجُلٌ کی صفت ہونے کی بناپر اس کا مطابق ہے. لیکن جس وقت اپنے ماقبل کی صفت ہونا متعذر ہوئے اس وقت استثناء کے لیے مستعمل ہوئے جیسے جَاءَنِي الْقَوْمُ غَيْرَ زَيْدٍ. اس میں غَیْرَ زَیْدٍ کا اپنے ماقبل الْقَوْمُ کی صفت ہونا متعذر ہے، بوجہ ان دونوں کے درمیان مطابقت نہ پائی جانے کے کیونکہ موصوف معرف باللام ہے اور صفت یعنی غَیْرَ زَیْدٍ نکرہ ہے. اس لیے کہ غیر ان اسموں سے ہے جو شدت ابہام کی وجہ سے معرفہ کی طرف اضافت ہونے کے باوجود معرفہ نہیں بنتے ہیں. اور وہ "مِثْلٌ وسِوًى وشِبْهٌ ونظيرٌ ونحو". وغیرہ ہیں. جیساکہ کہاجاتاہے: "جَاءَنِي رَجُلٌ مِثْلُكَ، أَوْ سِوَاكَ، أَوْ شِبْهُكَ، أو نَظِيْرُكَ أونَحْوُكَ". بخلاف لفظ "إِلَّا" کہ وہ استثناء کے لیے وضع کیاگیا. جیسے: جَاءَنِي الْقَوْمُ إِلَّا زَيْدًا. لیکن جس وقت استثناء متعذر ہوئے اس وقت وہ صفت کے لیے مستعمل ہوگا.

اور مصنف علام رحمۃ اللہ علیہ نے تعذر استثناء کی دو مثالیں پیش فرمائی. پہلی مثال آیت کریمہ ﴿لَوْ كَانَ فِيهِمَا آلِهَةٌ إِلَّا اللهُ لَفَسَدَتَا﴾ [الأنبياء:۲۲] اور دوسری مثال کلمہ توحید ﴿لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ﴾ [الصّفات:۳۵].

"إِلَّا" بمعنی غَیْرَ یعنی صفت کے لیے ہونے کی اور دو مثالیں: (۱) حدیث پاک: قَوْلُهُ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ: اَلنَّاسُ هَلْكٰى إِلَّا الْعَالِمُوْنَ. (یہاں اگر "إِلَّا" استثنا کے لیے ہوتا تو "الْعَالِمِيْنَ" نصب کے ساتھ ہوتا کیونکہ یہ کلام موجب ہے) (۲) لَوْكَانَ مَعِيْ دَرَاهِمُ إِلَّا هٰذَا الدِّرْهَمُ لَبَذَلْتُهَا. أي غَيْرُ هٰذَا الدِّرْهَمِ.

مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی عبارت "بدانکہ لفظ غَیْرَ موضوع است برائے صفت وگاہ برائے استثناء آید، چنانچہ إِلَّا برائے استثناء موضوع است، وگاہ در صفت مستعمل شود" میں إِلَّا اور غَیْرَ کے مابین کے اس فرق کی طرف اشارہ فرمایاہے.

(۲) لفظ إِلَّا یہ حرف ہے بخلاف لفظ غَیْرَ کہ وہ اسم ہے.

(۳) لفظ إِلَّا مبنی ہے بوجہ حرف ہونے کے، بخلاف لفظ غَیْرَ کہ وہ معرب ہے.

**فائدۂ نافعہ: مصنف رحمۃ اللہ علیہ کی دی ہوئی پہلی مثال میں تعذر استثناء کی وجہ:**

آیت کریمہ ﴿لَوْ كَانَ فِيهِمَا آلِهَةٌ إِلَّا اللهُ لَفَسَدَتَا﴾ [الانبیاء:۲۲] (اگر زمین وآسمان میں اللہ تعالی کے مغایر آلہہ ہوتے تو وہ دونوں تباہ ہو جاتے)

اس جگہ "إِلَّا" صفتی ہے بمعنی غَيْرَ، استثنا کے لیے نہیں بلکہ استثنا کے لیے ہونا متعذر ہے. کیونکہ آلِهَةٌ جمع منکور غیر محصور ہے یعنی آلِهَةٌ وہ جمع نکرہ ہے جس کی دلالت کسی معین عدد پر نہیں، لہذا یہ بھی نہیں کہہ سکتے ہیں کہ اللہ تعالی ان آلہہ میں داخل ہے جس کی بناپر مستثنٰی متصل قرار دیا جاسکے، (کیونکہ مستثنٰی متصل میں مابعد إِلَّا کا ماقبل میں داخل رہنا متیقن ہونا ضروری ہے) اور یہ بھی نہیں کہہ سکتے ہیں کہ اللہ تعالی ان آلہہ سے خارج ہے جس کی بناپر اسے مستثنٰی منقطع قرار دیا جاسکے (کیونکہ مستثنٰی منقطع میں مابعد إِلَّا ماقبل میں داخل نہ رہنا متیقن ہونا ضروری ہے) اب جب استثنا کی دونوں صورتیں ممکن نہیں اس لیے لازما یہاں إِلَّا کو صفتی قرار دینا پڑے گا.

**دوسری مثال میں تعذر استثناء کی وجہ:** جاننا چاہئے کہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ یہ کلمہ توحید ہے.

اس میں تعذر استثناء کی بہت وجوہ کتب تفاسیر میں مذکور ہے. صرف ایک وجہ یہاں بیان کی جاتی ہے کہ استثناء تکلم بالباقی کا حکم رکھتا ہے. پس اگر کوئی کہے " لَهُ عَلَيَّ عَشَرَةُ دَرَاهِمَ إِلَّا دِرْهَمًا " تو اس نے عَشَرَة سے جس درہم کو استثنا کیا اس کو نکالنے کے بعد جو نو دراہم باقی ہیں گویا اسی کو اپنی زبان سے تلفظ کیا اور درہم مستثنٰی کو زبان سے تلفظ ہی نہیں کیا ہو یعنی گویا اس نے ایسا کہا ہو کہ "لَهُ عَلَيَّ تِسْعَةُ دَرَاهِمَ". پس مذکورہ قاعدہ کی بناپر کلمۂ توحید کے إِلَّا کو استثنائیہ قرار دینے کی صورت میں آیت کریمہ کا معنی ایسا ہوگا کہ معبود برحق جس کا استثناء آلہہ سے کیا گیا، گویا آیت کریمہ میں اس کا تذکرہ ہی نہ کیا گیا ہو یعنی آیت کریمہ کے ذریعہ اللہ تعالی نے صرف معبودانِ باطلہ کی نفی تو کی، لیکن معبود برحق کا اثبات نہ کیا ہو. اور ظاہر ہے کہ اس صورت میں کلمۂ توحید مفید توحید نہ ہوگا. کیونکہ اس میں صرف معبودان باطلہ کی نفی ہے اور معبود برحق کا اثبات بالکل نہیں. حالانکہ آیت کریمہ کا نام کلمۂ توحید اسی وجہ سے رکھا گیا کہ اس کے ذریعہ معبودان باطلہ کی نفی کے ساتھ ساتھ معبود برحق کا اثبات بھی کیا گیا ہے. =

= کیونکہ توحید کا ثبوت دونوں چیزوں پر موقوف ہے۔ صرف معبودان باطلہ کی نفی سے توحید کا ثبوت نہیں ہوتا. اسی وجہ سے اس کو اِلَّا صفتیہ قرار دیا جاوے تاکہ کلمۂ توحید مفید توحید ہو۔ اور بعض علمائے نحات یہاں اِلَّا کو استثنا کے لیے ہونے کو ترجیح دی ہے. (انظر "معنی لا الہ الا اللہ" للامام الفاضل بدر الدین محمد بن عبد اللہ الزرکشی.)

## فائدۂ نافعہ:

معلوم رہے کہ "غَیْرَ" یہ نکرہ اور اسمائے متوغلہ فی الابہام والتنکیر سے ایک ہے پس یہ معرفہ کی طرف اضافت ہونے کے باوجود بھی تعریف کا فائدہ نہیں دیتا ہے، اسی بنا پر اس "غَیْرَ" کے ذریعہ بھی نکرہ کی صفت لایا جاتا ہے جسے معرفہ کی طرف اضافت کی گئی. جیسے جَاءَ نِيْ رَجُلٌ غَيْرُكَ أَوْغَيْرُ خَالِدٍ.

ہاں جب "غَیْرَ" دو اشیائے متضادہ کے درمیان واقع ہو تو معرفہ بن جاتا ہے. جیسے اَلنَّقْلُ هُوَالْحَرْكَةُ غَيْرُالسُّكُوْنِ کہ یہاں "غَیْرَ" دو اشیائے متضادہ یعنی الْحَرْكَةُ اور السُّكُوْنِ کے درمیان واقع ہوا، اس لیے یہ "غَیْرَ" معرفہ ہے اور الْحَرْكَةُ معرفہ کی صفت بنا درست ہوا.

## تیسری بات (مثالوں کی ترکیب) کی تفصیل:

پہلی مثال یعنی آیت کریمہ: لَوْ كَانَ فِيهِمَا آلِهَةٌ إِلَّا اللهُ لَفَسَدَتَا- کی ترکیب حروف غیر عاملہ کے بیان میں حروف شرط کے تحت گذر چکی. (وہاں ملاحظہ ہو۔ ص:۳۶۶)

## دوسری مثال یعنی لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ کی ترکیب: .

### پہلی ترکیب:

لَا برائے نفی جنس، إِلٰهَ (اسم لا، نکرۂ مفرد مبنی بر فتح، منصوب باعتبار محل قریب، مرفوع باعتبار محل بعید) موصوف، إِلَّا اللهُ بمعنی غَيْرُاللهِ اس کی صفت، موصوف مع صفت اسم لَا، مَوْجُوْدٌ محذوف خبر، لائے نفی جنس اپنے اسم و خبر سے جملۂ اسمیہ خبریہ.

اس ترکیب پر اعتراضات:

پہلا اعتراض: چونکہ کلمۂ توحید کا إِلَّا صفتیہ بمعنی غَيْرُ ہے۔ لہذا لفظ اللہ مضاف الیہ ہونے کی بنا پر مجرور ہونا چاہئے، حالانکہ وہ مرفوع ہے؟

تو اس کا جواب یہ ہے

کہ چونکہ لفظ إِلَّا مبنی ہونے کی وجہ سے اس میں اعراب کا ظہور ممکن نہیں، اس لیے اس کا اعراب اس کے مضاف الیہ میں دیا گیا، اور اس کا اعراب رفع ہے کیونکہ اس کا متبوع ابتدا کی بنا پر محلا مرفوع ہے اور یہ لائے نفی جنس کی دوسری قسم ہے اور علامت نصب پر مبنی ہے اس لیے إِلَّا اللہ مبنی کا تابع ہے، اور یہ بات ظاہر ہے کہ مبنی کا تابع اس کے لفظ کا تابع نہیں ہوتا بلکہ محل کا تابع ہوتا ہے اور محل رفع کا ہے۔

دوسرا اعتراض:

إِلَّا بمعنی غَيْرُ مضاف ہو کر معرفہ ہے اور اس کا موصوف نکرہ ہے لہذا صفت اور موصوف کے درمیان مطابقت نہیں؟

تو اس کا اعتراض کا جواب:

إِلَّا چونکہ غَيْرُ کے معنی میں مستعمل ہے، لہذا وہ بھی إِلَّا کی طرح توغل فی الابہام کی وجہ سے معرفہ کی طرف مضاف ہونے کے باوجود معرفہ نہ ہوگا، بلکہ وہ بعد الاضافت الی المعرفہ بھی نکرہ رہے گا جیسا کہ وہ قبل الاضافت نکرہ تھا، لہذا موصوف وصفت کے درمیان عدم مطابقت کا اعتراض باقی نہ رہا۔

دوسری ترکیب:

لَا برائے نفی جنس، إِلٰهَ (اسم لا، نکرۂ مفرد مبنی بر فتح منصوب باعتبار محل قریب، مرفوع باعتبار محل بعید) مبدل منہ، إِلَّا حرف استثناء ملغی، لفظ اللهُ بدل البعض، مبدل منہ مع بدل اسم لَا ، مَوْجُوْدٌ صیغۂ صفت [محذوف]، ضمیر مستتر نائب فاعل (راجع بسوئے الہ)، صیغۂ صفت اپنے نائب فاعل سے مل کر خبر لَا، لائے نفی جنس اپنے اسم وخبر سے جملۂ اسمیہ خبریہ۔ یہ اصح ہے۔ ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں۔ (البشیر: ص/۳۶۶)

تصحیح ثالث - ختم شد: ۱۳ ذی الحجہ / ۱۴۴۴ھ (دوپہر ایک بجے)

روح القادر - استاد: جامعہ اسلامیہ پٹیہ، چاٹگام

مؤلف کی دوسری قیمتی تالیفات




মুদ্রণ
مكتبة العبيد
ইসলামী টাওয়ার, বাংলাবাজার, ঢাকা
যোগাযোগ : 01977-467181

প্রকাশনায়
مكتبة الحسان
চট্টগ্রাম
যোগাযোগ : 01827-131649

Cover : Kefayat 01712-813999